(مجموعہ ماہوار فیصلجات عدالت العالیہ سرکار عالی)

دکن لا رپورٹ

جلد ۱۵ بابت سنہ ۱۳۴۳ ف

حصہ دوم فوجداری

فیصلجات محکمہ جوڈیشل کمیٹی و مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

زیر نگرانی و اہتمام

سرینواس راماؤ شرما بی ۔ اے بیرسٹرایٹ لا

دکن لارپورٹ

فہرست سالانہ

حصہ دوم جلد پنجم رسالہ دکن لارپورٹ بابتہ ۱۳۲۲ ف

صیغہ فوجداری

اسماء فریقین مقدمہ بہ ترتیب حروف تہجی

فہرست سالانہ مضامین رسالہ دکن لاء رپورٹ جلد پنجم حصہ دوم

مجلس عالیہ عدالت صیغہ فوجداری

چ

ح

غ

ک

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی		مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی	
دفعہ (۱۸۰) -	۵۰	دفعات ۲۰۹ - ۳۹۰ و	۱۲۴
" " دفعات ۲۲۷-۲۵۶	۱۹	" " دفعہ ۲۰ ۵ -	۱۲۳
" " دفعات ۲۳۷-۲۳۶		" " دفعہ ۲۰۱	۱۴۴ و ۱۵۰
ضمن ۲	۵۲	" " دفعات ۱۱۰ - ۱۰۸	
" " دفعہ ۱۹۹ ضمن ب	۲۵ و ۳۷	۱۰۹	۱۳۷
" " دفعہ ۲۱۱ -	۶۸ و ۷۲ و ۱۵۵	" " دفعہ ۲۱۱	۱۲۴ و ۹۸ و ۱۳۳
" " دفعات ۵۰۷-۳۱۲	۲۹	" " دفعات ۱۸۷-۲۰۷-۲۶۵	۱۲۹ و ۱۲۸
" " دفعہ ۱۰۳ -	۶۹	" " دفعات ۱۲۹-۱۲۸	۲۱۸ و ۲۰۶ و ۳۰۵
" " دفعہ ۱۴۸	۳۲ و ۵۵	" " دفعات ۲۲۲-۲۲۱	۲۰۵
و ۹۳ و ۹۶ و ۱۸۸ و ۵۳ و ۱۱	۳ و ۲۹۸	" " دفعات ۲۶۹-۱۹۸	۱۹۶
و ۹۵ و ۹۹ و ۱۹۳ و	۱۸۱	" " دفعہ ۲۱۸ -	۱۹۳
" " دفعہ ۲۱۱ ضمن (۳) و		" " دفعات ۵۰۳-۲۲۱-۲۲۰	۲۴۱
دفعہ (۲۸۱)	۳۷	" " دفعات ۲۲۲-۲۳۱	۲۴۴ و ۲۸
" " دفعات ۲۰۳-۲۰۸	۷۶	" " دفعہ ۱۸	۲۷۴
" " ۵۰۰-۲۶۹-۱۹۹	۳۹ و ۵۵ و ۹۸	" " دفعہ ۲۶۸ ضمن (ب)	۳۲۲
" " ۱۹۸ ضمن (۱) ۲۲۳		" " دفعہ ۲۱۳	۳۲۷
۲۶۹-۵۰۰-۲۸۱	۱۵۹	" " دفعہ ۲۸۱	۳۲۹
" " دفعہ ۳ ضمن دوم الف		" " دفعہ ۲۴۷	۳۳۷
۲۱۹ و ۸۳ و	۱۱۱	مچلکہ بسر رہائی -	۳۲۲
" " دفعہ ۲۸۰ -	۸۵	مچلکہ رہائی کی نسبت اختیار تمیزی -	۳۲۲
" " دفعہ ۲۵۶-۸۶	۳۰۵ و	مچلکہ حفظ امن کی کارروائی میں جائداد	
" " دفعہ ۳۰۲ ضمن (۲)	۱۰۶	غیر منقولہ کو نگرانی سرکار رہنی	

ن

دکن لاء رپورٹ

جلد پنجم

حصّہ دوم

فیصلجات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی

(صیغہ فوجداری)

نگرانی فوجداری

جلسہ کامل ارکان خمسہ

نمبر مقدمہ (۲۷۸) ۱۳۳۳ف منفصلہ ۱۰ اسفندار ۱۳۳۴ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب نواب نظامت جنگ صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا ارکان

چندو لال وغیرہ ... ملزمین ... نگرانخواہان

خلاصہ تجویز مولوی عبداللطیف صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع پربھنی مورخہ ... ۱۳۳۳ف منحصر بر ... ملزمین متعلق قلبندی کا کیہ شہادت استغاثہ نامنظور۔

تمت

نظائر بمقدمہ پنجاب ریکارڈ جلد ۳۸ صفحہ ۳۵ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۳۴ صفحہ ۸۶۳ و انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۲۶ صفحہ ۵۰۰ و انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۳۵ صفحہ ۴۵۷ کا حوالہ دیا گیا

واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ ایک مقدمہ ضرر شدید کو مولوی مرزا نذیر بیگ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ضلع پربہنی نے بعد قلمبندی شہادت حسب دفعہ (۲)۱۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی خارج اور ملزمین کو رہا کیا لیکن ہائیکورٹ سے بصیغہ نگرانی یہ تجویز فرمائی گئی کہ عدالت فرد جرم مرتب کرکے مقدمہ میں باضابطہ تجویز صادر کرے۔

جب مقدمہ بغرض تکمیل و تعمیل حکم عدالت ابتدائی میں واپس ہوا تو اوسوقت مولوی مرزا نذیر بیگ صاحب مجوز سابق کا تبادلہ ہوگیا تھا اسلئے مقدمہ مولوی اوحد الدین صاحب جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہوا۔ اور منجانب ملزمین حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تجدید شہادت کی درخواست کی گئی جسکو جائنٹ مجسٹریٹ صاحب موصوف نے اسوجہ سے نامنظور کردیا کہ جلسہ منقفہ عدالت العالیہ سے ترتیب فرد جرم کا حکم ہوا ہے اسلئے اب تجدید شہادت کا موقع باقی نہیں رہا۔

اس تجویز کی ناراضی سے منجانب ملزمین عدالت العالیہ میں یہ نگرانی دائر کیگئی جو ابتداً جلسہ منقفہ میں بغرض سماعت پیش ہوئی لیکن حکام عالیمقام جلسہ منقفہ نے اس مقدمہ کو بموجب تجویز ذیل اجلاس کامل ارکان کے سپرد فرمایا۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب و نواب ذوالقدر جنگ بہادر ارکان (متفق الرائے) جائنٹ مجسٹریٹ عدالت ضلع پربہنی نے ملزمین کو رہا کردیا تھا جسکے

بنام

سرکار عالی ذریعہ جو وبارا ؤ مستغیث — طرفثانی

تجدید شہادت - حکم ثانی کی تنسیخ بعینہ نگرانی - واپسی مقدمہ بغرض ترتیب فرد قرار داد جرم بعد واپسی مقدمہ کا دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہونا ہو تو اس درخواست تجدید شہادت اور اوسکی نامنظوری مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات - ۲۸۱ و ۲۶۴ -

از عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی ڈاکٹر سید صلاح الحسن صاحب و مولوی مفتی سید نور الضیا الدین صاحب ارکان -

فیصلہ اس تجویز ہوئی کہ جب عدالت العالیہ بعینہ نگرانی زیر دفعہ ۲۶۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مجسٹریٹ ماتحت کو بغرض ترتیب فرد قرار داد جرم تجویز جدید کا حکم دے اجلاس اثنا میں مجسٹریٹ بھی تبدیل ہو جائے اور اس وجہ سے مقدمہ دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہو تو ملزم کی درخواست تجدید شہادت زیر دفعہ (۲۸۱) مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی منظور نہیں کیا جا سکتی -

نظائر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۱ صفحہ ۱ کا حوالہ دیا گیا و نظائر مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۳ و انڈین لا رپورٹ الٰہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۰ و ویکلی رپورٹ کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۱۰۰ و آئین دکن جلد ۷ صفحہ ۶۲ و آئین دکن جلد ۹ صفحہ ۱۴۶ و آئین دکن جلد ۱۲ صفحہ ۲۴۴ پیش کئے گئے -

(از عالیجناب نواب ذو القدر جنگ بہادر رکن) حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ مذکور عدالت اپیل سے بغرض ترتیب فرد جرم مقدمہ کی واپسی کے بعد بصورت تبدیل مجسٹریٹ تجدید شہادت لازمی ہے اور اس سے تنسیخ حکم عدالت اپیل لازم نہیں آتی بلکہ مجسٹریٹ جدید قیام فرد جرم حسب دفعہ مذکور کارروائی شروع کریگا اور اگر اوسکی رائے میں جرم ثابت نہ ہو تو بجائے رہائی کے ملزم کو بری کریگا -

چندولال ودیگر
بنام
سرکار عالی

جلسۂ متفقہ نے اس مسئلہ کے تصفیہ کیلئے مقدمہ ارکان ہمکو سپرد کیا ہے۔

ضمن الف دفعہ (۲۸۱) ضابطہ فوجداری کا منشا ہے کہ کسی مقدمہ میں کل یا جزو شہادت قلمبند کرنیکے بعد کسی ناظم کو اختیار سماعت باقی نہ رہے یا اوسکی جگہ کوئی دوسرا ناظم مجاز سماعت مقرر ہو تو جب دوسرا ناظم اپنی کارروائی شروع کرے تو ملزم کل گواہوں یا انمیں سے کسی کا مکرر اظہار لیے جانیکی درخواست کرسکتا ہے۔

اس دفعہ میں یہ امر صاف نہیں کیا گیا کہ اگر دوسرے مجسٹریٹ مجاز سماعت کے تقرر کے قبل محکمہ مافوق کوئی تجویز صادر کرے تو مجسٹریٹ مابعد جو مجسٹریٹ ماسبق کا قایم مقام ہے کس نوبت مقدمہ سے اپنی کارروائی شروع کریگا۔

میری رائے میں قانون کا ہرگز یہ منشا نہیں ہوسکتا کہ محکمہ مافوق کی کارروائی کو کالعدم اور بلے اثر قرار دیا جائے۔ پس جبکہ مقدمہ زیر بحث میں عدالت العالیہ جلسۂ متفقہ نے فرد جرم سنانیکا حکم دیا تو اس حد تک یہ کارروائی مجسٹریٹ کی ہو چکی ہے اسکے بعد مجسٹریٹ مجاز نہیں ہے کہ شہادت استغاثہ کو از سر نو قلمبند کرے۔ البتہ فرد جرم سنا کر مجسٹریٹ ملزم کو موقع دیسکتا ہے کہ وہ شہادت استغاثہ پر جرح مکرر کرے اور اپنی شہادت صفائی پیش کرے مقدمہ اسطرح ختم ہونیکے بعد اگر مجسٹریٹ کی رائے میں جرم منسوبہ ملزم پر ثابت نہیں ہوا ہے تو وہ اوسکو بری کرسکیگا۔

یہی جواب جلسۂ متفقہ کو دیا جائے کہ مجسٹریٹ ماتحت نے ملزمین کی درخواست تجدید شہادت کو صحیح طور پر نامنظور کیا ہے۔

مولوی محمد عبدالغفور صاحب رکن۔ بحث سماعت ہوئی ایک مقدمہ فرد شد بجرم دفعہ ۲۲۷۔ تعزیرات آصفیہ مولوی نذیر بیگ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ضلع پربھنی کے یہاں پیش ہوا بعد قلمبندی اظہارات شہود قبل الذ قائم کرنے فرد قرار داد جرم کے حسب منشائی دفعہ ۲۱۳ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ۱۲ دی ۱۳۱۸ف ملزم رہا مقدمہ خارج کیا گیا۔

منجانب پولس مجلس عالیہ میں نگرانی ہوئی ۲۶ اردی بہشت ۱۳۲۰ف کو جلسۂ متفقہ نے مثل کو واپس کرنے کے حکم دیا کہ فرد جرم ملزمان کو سنائی جائے اور حسب ضابطہ تجویز ہو۔

برخلاف نگرانی پیش ہوئی ۔ اور بعینہ نگرانی تجویز ہوئی کہ عدالت فرد جرم مرتب کرکے
مقدمہ میں باضابطہ تجویز صادر کرے وہاں جب مقدمہ پیش ہوا تو حاکم عدالت بدل چکے
تھے ملزمین نے حسب دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری تجدید شہادت کی درخواست کی
حاکم حال نے اوسکی نامنظوری بدین وجہ انکار کیا کہ جلسہ منعقدہ کے فیصلہ کے لحاظ سے یہ موقع
باقی نہیں رہا ہے ۔ جسکی اراضی ہے ۔ یہ نگرانی ہمارے روبرو پیش ہے ۔ بحث
وکیل نگرانی خواہ کا ماحصل یہ ہے کہ وہ حق جسکو قانون نے ملزم کو عطا کیا ہے اس
صورت میں ساقط نہیں ہوا ہے درحقیقت یہ امر غور طلب ہے کہ جس صورت میں فرد
جرم مرتب کرنیکی غرض سے مقدمہ واپس ہو تو بحالت تبدیل اجلاس ۔ دفعہ ۲۸۱ سے ۔
ملزم فائدہ حاصل کر سکتا ہے یا نہیں چونکہ یہ مسئلہ بادی النظر میں اہم ہے لہذا ہم اوسکے
تصفیہ کو اجلاس کامل ارکان خمسہ کے سپرد کرنا مناسب خیال کرتے ہیں ۔

حسب تجویز صدر یہ مقدمہ اجلاس کامل ارکان خمسہ میں پیش ہوا

مجلس عالیہ عدالت نے حسب ذیل تجاویز صادر فرمائے ۔

منجانب نگرانیخواہ مسٹر ڈیباشاس کونسل ۔

منجانب طرف ثانی مولوی محمد عبدالقادر صاحب وکیل سرکار ۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس ۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت ہوئی واقعات
قابل تذکرہ یہ ہیں کہ ملزمین پر ضرب شدید کا الزام تھا بنا بر آن جب مجسٹریٹ نے استغاثہ کو خارج اور ملزمین کو رہا کیا ۔
جلسہ منعقدہ میں منجانب سرکار نگرانی ہوئی اور جلسہ موصوفہ نے مقدمہ واپس کرکے یہ حکم دیا کہ ملزمین کو
فرد جرم سنا کر حسب ضابطہ تصفیہ کیا جائے مجلس عالیہ کا یہ حکم عدالت تحت میں پہونچنے تک مجسٹریٹ تبدیل
ہو گئے ۔ مولوی اوحد الدین صاحب کے اجلاس پر جب مقدمہ پیش ہوا تو ملزمین نے بحوالہ دفعہ (۲۸۱) ضابطہ فوجداری
شہود استغاثہ کے مکرر طلب کرنیکی درخواست کی جسکو مجسٹریٹ موصوف نے نامنظور کیا اس حکم کی
نگرانی منجانب ملزمین جلسہ منعقدہ میں پیش ہوئی ۔ اور وہاں یہ بحث ہوئی کہ جلسہ منعقدہ کے حکم سے فرد جرم
سنائی گئی تو ایسی حالت میں دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری سے ملزمین فائدہ اوٹھا سکتے ہیں یعنی ہا نہیں
یعنے شہود استغاثہ کو اونکی شہادت کیلئے مکرر طلب کر سکتے ہیں یا نہیں ۔

دلالۂ نمبرہ
غلام
سرکار عالی

چندولال وغیرہ بنام سرکار عالی

وہ حسب دفعہ ۲۱۳ ملزم کو رہا نہیں کرسکتا مگر فرد جرم سنانا ضروری ہے یہ شبہ بمقابلہ اون حق
مستقل کے کارآمد نہیں ہے۔ مجسٹریٹ پر فرد جرم حسب الحکم جلسہ منعقدہ سنانا ضروری ہے اور
شہادت تائید الزام کا مکرر سماعت کرنا بھی حسب دفعہ مذکور ضروری ہے تمام شہادت پر جب
مجسٹریٹ کو عبور ہو جائے گا وہ ملزمین کے حق میں تجویز صادر کرے گا۔ ایسی تجویز جو تمام شہادت
تائید الزام پر غور کرنے کے بعد اور نیز اگر شہادت صفائی پیش ہو تو اوس پر غور کرنے
کے بعد صادر ہو تو وہ تجویز باقاعدہ سمجھی جائے گی۔ اگر مجوز کی رائے میں ملزمین قابل سزا ہوں
تو سزا دیجائے گی ورنہ وہ ملزمین کو بری کرسکتا نہ رہا۔ اسلئے کہ فرد قرارداد جرم حسب الحکم جلسہ
منعقدہ سنائی گئی ہے مجسٹریٹ مابعد جب اپنے پیشرو مجسٹریٹ کے مرتب کی ہوئی فرد جرم کو
منسوخ نہیں کرسکتا تو وہ جلسہ منعقدہ کے حسب الحکم جو فرد جرم مرتب کرتا ہے کب منسوخ کرسکتا ہو
جب ملزم بعد فرد قرارداد جرم بے قصور سمجھا جائے تو وہ بری ہوسکتا ہے نہ کہ رہا۔ ملاحظہ ہو
پنجاب رکارڈ ۱۹۱۳ء [illegible] سرکار بنام تھو۔

اسلئے حکم ہوا کہ نگرانی منظور۔ مجسٹریٹ کو حکم دیا جائے کہ بقبول درخواست ملزمین مکرر
شہادت استغاثہ قلمبند کرے اور فرد جرم حسب الحکم جلسہ منعقدہ سنائی جائے اگر ملزمین بے قصور
ثابت ہوں تو اونکو بری کرے یا قصوروار ثابت ہوں تو اونکے متعلق سزا سنائیں۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ لائق وکلاء فریقین کی بحث سماعت کیگئی۔ بحکم جلسہ
منعقدہ نے اس مقدمہ کو حسب ذیل مسئلہ قانونی کے تصفیہ کے واسطے اجلاس کامل یا مکمل
بنچ کے سپرد کیا ہے۔

اس مقدمہ مرجوعہ کی جسکی یہ نگرانی اسوقت ہمارے سامنے پیش ہے پہلے مولوی مرزا
بیگ صاحب نے تحقیقات کی اور شہادت استغاثہ کے قلمبند کرنے کے بعد بوجہ عدم ثبوت
ملزمین نگرانی خواہ کو رہا کیا۔ اس حکم کی نگرانی عدالت العالیہ میں ہوئی اور بتاریخ ۲۲ دی [illegible] ف
جلسہ منعقدہ سے بایں حکم مقدمہ کو بغرض تکمیل واپس کیا۔ کہ بمقابلہ ملزمین فرد جرم مرتب کیجائے
لیکن قبل تکمیل تحقیقات مجسٹریٹ موصوف کا وہاں سے تبادلہ ہوگیا اور بجائے اونکے
دوسرے صاحب مجسٹریٹ مقرر ہوئے ملزمین نے حسب منشاء دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری

مقدمہ [illegible] بنام سرکار عالی

جب یہ مقدمہ حسب الحکم جلسۂ منعقدہ فرد قرار داد جرم سنانیکے لیے واپس ہوا تو مولوی نذیر بیگ سابق مجسٹریٹ بدل گئے تھے مولوی احمد الدین جائنٹ مجسٹریٹ کار فرما تھے اون کے سامنے ملزمون نے درخواست کی کہ شہادت استغاثہ مکرر قلمبند ہو اس درخواست کو انہون نے بتاریخ ۲۷ اردی بہشت ۱۳۱۲ ف نامنظور کیا ۔

اس نامنظوری کی ناراضی سے نگرانی ہوئی ہے

حسب تجویز جلسۂ منعقدہ ثانیہ یہ نگرانی اجلاس خاص مین پیش ہے ۔

ملزمین کو بروئے دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری ایک مستقل حق حاصل ہے کہ وہ شہادت استغاثہ کو اوس مجسٹریٹ کے سامنے جو بعد مجسٹریٹ اول کے مقدمہ کی سماعت کرتا ہو طلب کرے ملزمون کی درخواست خلاف دفعہ مذکورہ بالا نامنظور ہوئی ۔ ملاحظہ ہو کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۸۶۳ و آئین دکن جلد ۷ صفحہ ۹۲ مابو بنام کلیانی ۔ آئین دکن جلد ۱ صفحہ ۷۰ امہ شمسی داس بنام جدیو ۔

بعض مقدمات مین یہ تجویز کی گئی ہے کہ ایسی صورت مین خود مجسٹریٹ مابعد کو چاہیے کہ وہ مکرر شہادت تائید الزام کے قلمبند کرانیکے متعلق ملزمون سے دریافت کرے اگر وہ چاہین تو مکرر شہادت الزام کو قلمبند کرے ۔ ملاحظہ ہو آئین دکن جلد ۹ صفحہ ۱۶۷ [illegible] بنام سرکار عالی ۔ ساتھا بنام [illegible] نظایرات مجلس عالیہ عدالت بابتہ ۱۳۱۱ ف صفحہ ۱۹۴ و آئین دکن جلد ۱۱ صفحہ ۲۴۰ سرکار عالی بنام [illegible] ۔

یہ ایک ایسا حق ہے کہ جب کبھی ایسی حالت محکومہ دفعہ ۲۸۱ پیدا ہو ملزم کو حق اعادہ و تکرار شہادت تائید الزام کا پیدا ہو جائیگا ۔ اسلیئے کہ جو مجوز ملزم کے حق مین تجویز کرے اوسکے سامنے تمام وہ شہادت جسکی بنا پر ملزم سزا پا سکتا ہے خود اس مجوز کی قلمبند کردہ ہونا چاہیے

مجسٹریٹ کو غالباً بوقت نامنظوری درخواست ملزمین یہ شبہ رہا ہوگا کہ جب جلسۂ منعقدہ نے فرد جرم کے قرار داد کیلئے حکم صادر فرمایا ہے تو اب شہادت تائید الزام مکرر قلمبند کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہے کہ مجسٹریٹ کی رائے بصورت اعادہ شہادت تائید الزام

ہمداللہ بنام سرکار عالی

میری رائے مین اگر عدالت مرافعہ ترتیب فردجرم کا حکم صادر کرے تو مجسٹریٹ
سے اس حکم کی تنسیخ لازم نہین آتی ہے اسلئے کہ تجدید شہادت کا یہ منشا نہین ہے کہ مجسٹریٹ
سابق کی کارروائی اسطرح کالعدم ہوجائے اور پہلے اثر مشتبہ ہوگی جو عدالت مرافعہ کے حکم سے
منسوخ اور کالعدم ہوجاتی ہے یہ دفعہ ۲۸۱ نظر احتیاط محض اس غرض سے رکہا گیا ہے کہ
مقدمات فوجداری مین مجسٹریٹ کو شہادت قلمبند کرتے وقت گواہون کے طرز بیان اور
انکے تمام حالات وغیرہ سے واقف ہونیکا بھی موقع ملے تاکہ حکم سزا یا رہائی کے
صدور کے وقت وہ اپنے اس علم کو بھی کام مین لاسکے یہ موقع اوسی مجسٹریٹ کو حاصل ہوسکتا
ہے جو اپنے ہاتھ سے شہادت قلمبند کرتا ہے پس میری رائے مین جسطرح کہ مجسٹریٹ
حاکم سابق کی مرتب کردہ فردجرم کو منسوخ نہین کرسکتا وہ بدرجہ اولی عدالت مرافعہ کی قائم
کردہ فردجرم کو منسوخ نہین کرسکتا۔ اور نہ دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری کی تعمیل سے تنسیخ حکم
عدالت مرافعہ لازم آتی ہے اسلئے کہ دفعہ مذکور مین صرف اسقدر حکم ہے کہ ملزم اگر استدعا
کرے تو گواہان استغاثہ کی مکرر شہادت لیجائے گی اور یہ ایک ایسا مستقل حق ملزم کا ہے کہ کسی
طرح ملزم کو اوسکے فائدہ سے محروم نہین کرسکتے نیا مجسٹریٹ فردجرم کو بدستور قائم رکہکر
حسب استدعا ملزم حسب دفعہ ۲۸۱ کارروائی شروع کردیگا۔ چونکہ فردجرم موجود ہے
صرف فرق اسقدر ہوگا کہ اگر مجسٹریٹ کی رائے مین جرم ثابت نہین ہے تو بجائے حکم رہائی
کے جو قبل ترتیب فردجرم صادر کیا جاتا ملزمین کو بری کرے گا۔ دیکھو پنجاب رکارڈ
حصہ اول جلد ۳۸ فیصلجات فوجداری صفحہ ۳۵ بابتہ سنہ ۱۹۰۳ع

میری رائے مین یہ بھی صحیح نہین ہے کہ چونکہ بعد ترتیب فرد قرارداد جرم ملزم کو ایک
حق گواہان استغاثہ پر جرح مکرر کرنے کا حاصل ہے لہذا اب چونکہ فردجرم مرتب ہوچکی ہے
اوسکو صرف جرح مکرر کا حق حسب دفعہ ۲۱۵ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری باقی ہے اور حق جدید دفعہ
۲۸۱ ضابطہ فوجداری ساقط ہوچکا ہے اسلئے کہ یہ دو حق بالکل مختلف ہین ایک حق اوسکو
تبدیل مجسٹریٹ کی وجہ سے اور دوسرا فردجرم کے قیام کے بعد حاصل ہوتا ہے اور دونون
اپنے نتیجہ اور اثر مین مختلف ہین جرح مکرر کا حق بمنزلہ ملزم کی شہادت استغاثہ کی سماعت کے

مدد علی وغیرہ بنام سرکار عالی

ایک درخواست باین استدعا پیش کی کہ گواہان استغاثہ از سر نو طلب کیے جاویں اس درخواست کا مجسٹریٹ ماتحت نے نامنظور کیا۔ اس پر ملزمین نے جلسہ صوبہ میں اس درخواست کے ساتھ نگرانی کی ہے چونکہ قانون نے اونکو مستقل حق تجدید شہادت کا دیا ہے لہذا دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری سے فائدہ اوٹھانے کا اونکو ہر قسم کا موقع ملنا چاہیئے ۔

تصفیہ اس مسئلہ کا چاہا جاتا ہے کہ جبکہ ایک بار جج متعلقہ نے بغرض نگرانی اون شہادت کو جو استغاثہ کی تائید میں پیش ہوئی تھی بادی النظر میں اثبات جرم کے واسطے کافی تصور کرکے ترتیب فرد قرار داد جرم کے حکم کے ساتھ مقدمہ کو عدالت ماتحت میں واپس کیا تو عدالت مرافعہ کے اس حکم کا کیا اثر ملزمین کے اون حقوق پر پڑے گا جو اونکو حسب دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری حاصل ہیں کیا اب بھی ملزمین کو ایک حق جرح مکرر کا حسب دفعہ ۲۱۵ ضمن ۲ ضابطہ فوجداری باقی ہے اور وہ مستقل حق جو اونکو دفعہ اول الذکر کی رو سے حاصل ہے عدالت العالیہ کے حکم متذکرہ صدر کے بعد بالکل ساقط ہو جائے گا ۔

یہ مسئلہ زیادہ تر اس واسطے نہایت اہم اور قابل غور ہو جاتا ہے کہ ملزمین کے وہ حقوق مد نظر میں ہیں جو اونکو قانون دیتا ہے جہانتک میں نے اس مسئلہ کے تمام پہلوون پر غور کیا اور عدالت ہذا و نیز انگریزی ہائیکورٹون کے فیصلون پر نظر ڈالی بیشتر رجحان اسی طرف مائل پایا جاتا ہے کہ ملزم کو ہمیشہ پورا موقع اون حقوق سے فائدہ اوٹھانیکا دینا چاہیئے جو بلا روئے قانون اسکو حاصل ہیں تبدیل اجلاس کے بعد منجملہ مجسٹریٹ کو یہ بات ملحوظ کرنی چاہیئے کہ اگر ملزم حسب دفعہ ۳۵۰ ضابطہ فوجداری خود تجدید شہادت کی استدعا نہ کرے تو مجسٹریٹ اپنے طور پر بھی استفسار دریافت کرے کہ آیا وہ اس دفعہ سے مستفید ہونا چاہتا ہے یا نہیں اصل احتیاط کی ضرورت اس لیے ہے کہ مقدمات فوجداری میں اکثر ملزمین بوجہ کم استطاعتی یا اور وجوہ سے مشیر قانونی کے مقرر کرنے کے اخراجات نہیں گوارا کر سکتے ہیں جیسے فاضل شریک جلسہ مولوی محمد یوسف صاحب نے اپنی تجویز میں عدالت ہذا کے فیصلوں کا ذکر فرمایا ہے لہذا زیادہ اعادہ کی ضرورت نہیں میں چند انگریزی فیصلوں کے حوالجات پر اکتفا کرتا ہوں ۔

تجدید لا نا رکھ

ظاہر ہوتا ہے اوس بار ہو اقعہ سے جو نبد یہ اوس تصور کے ملزم پر عائد کیا گیا تھا وہ ستکرد نہیں جو ایسے تصور سے علاقہ رکھتی ہو براءت نہیں ہے بلکہ رہائی ہے یہی وجہ ہے کہ حاکم جدید حاکم سابق کی مرتب کردہ فرد جرم کو منسوخ نہیں کر سکتا جسکے معنے یہ ہیں کہ اوسپر اوس تصور کی پابندی لازم ہے جسکو پہلے حاکم نے ظاہر کردیا ہے بدین لحاظ اگر کوئی حکم مفید ملزم صادر کریگا تو وہ براءت کا مصداق ہوگا۔ رہائی کے منشا سے اوسکو علاقہ نہ ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ تجدید شہادت کا عام منشاء جو ہر دو اشکال یعنی ثانی و ثالث پر حاوی ہے اپنے مفہوم مشتقی پر بوجہ اسکے کہ اوسکا محل باقی نہیں رہا۔ قائم نہیں رہا۔ ورنہ تجویز رہائی درست تسلیم کیجاتی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ وہ صورت ہے جہاں عادہ عدالت میں جدید مجسٹریٹ کے روبرو سابقہ کارروائی پیش ہوتی ہے مگر جب اس کارروائی نے عدالت اپیل کا مرحلہ طے کر لیا ہو تو یہ کہنا بعید نہ ہوگا کہ وہ شہادت جسکی تجدید چاہی جاتی ہے اوس حد اختیار سے متجاوز ہو گئی جسکے ذریعہ سے مجسٹریٹ نتیجہ اخذ کرسکتا ہے پس جو شئے کہ درجہ اختتام کو پہنچ جائے اوسکا اعادہ درحقیقت تجدید کے مفہوم میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اسلئے کہ تجدید کا مقتضے اصلی حالت کا بقاء ہے اور یہاں وہ اصلی حالت شہادت کی باقی نہیں رہی عدالت اپیل نے اوسپر رائے ظاہر کرکے خاص شکل میں کردیا یعنی شہادت جو پیش ہوگی وہ اس اثر سے بالکل آزاد ہوگی۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ حالت معدوم ہے اسلئے یہ تجدید وہ تجدید ہی نہیں ہے جو مقصود بالذات ہے اور دفعہ مولہ کی رو سے ملزم کو اوس سے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

مجلس عدالت العالیہ کے حکم سے جب فرد جرم مرتب ہوجائے تو مجسٹریٹ کا اختیار کارروائی مابعد کے بعد تک جسطرح محدود ہوجاتا ہے اوسی طرح ملزم کیلئے حق دفعہ ۲۸۱ کا محل استعمال باقی نہیں رہتا۔ پس اس تقدیر میں مجسٹریٹ کا انکار کرنا منظوری درخواست تجدید شہادت سے لائق اعتراض نہیں ہوسکتا۔ جو چیز حاکم کے اختیار میں نہ ہو ملزم کو اوس سے فائدہ حاصل کرنیکی توقع کرنی ایسی چیز ہوگی جیسے قانون میں کسی مفید اضافہ کی تمنا ہوا کرتی ہے بدین وجہ مجھکو بھی جواب مجوزہ نواب حاکم الدولہ بہادر سے اتفاق ہے

بمقدمہ فیروز
بنام
سرکار عالی

دیکھو انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۹ صفحہ ۸۸۵

اس مقدمہ سے حسب ذیل نظائر بھی تعلق رکھتے ہیں

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۳ -

(۲) " " بمبئی جلد ۲۲ صفحہ ۵۰

(۳) " " کلکتہ جلد ۳۵ صفحہ ۴۵۷

لہذا بلحاظ جملہ حالات میری رائے میں جلسۂ منعقدہ کو یہ جواب دینا چاہیے کہ اس تقدیر میں مجسٹریٹ ماتحت کو حسب دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری ملزمین کی درخواست کو منظور کرنا چاہیے

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن۔

مسئلہ زیر بحث کی صورت اور اوسکی اہمیت کا اندازہ میرے معزز ہمکار کی بسیط رائے سے ہوسکتا ہے میری مختصر رائے یہ ہے کہ جملہ احکام قانونی کا صدور ولفاذ منقضی وعمل کے تابع اثر ہے یہ ایک ایسا کلیہ ہے جس سے اصولاً انکار نہیں ہوسکتا۔

ضابطہ فوجداری کے دفعہ ۲۸۱ نے جو حق ملزم کو عطا کیا ہے وہ ایک ایسا حق ہے جو غیر اختیاری طور بر سبب واقعاتی سے پیدا ہوتا ہے (یعنی اجلاس کا بدل جانا) یہ حق گو مستمرہ نہیں ہے مگر لازمی ضرور ہے۔ تشکیلے منجانب ملزم درخواست پیش ہونے پر انکار ناجائز ہوجاتا ہے اس مقدمہ میں منجانب سرکار خواہ جو کچھ بحث کی گئی اور جسقدر نظائر اوسکی تائید میں پیش کئے گئے ہیں اون سے یہ صاف نہیں ہوتا کہ مقتضی تجدید شہادت کا اور اسلئے انتقال کا محل بھی باقی تھا۔ جسوقت مجسٹریٹ نے اوس سے انکار کیا۔ یعنے یہ کارروائی کے بظاہر دو حصہ ہوتے ہیں ایک وہ جو فرد جرم کے مرتب ہونے سے قبل اوسکی تکمیل ہوتی ہے اور دوسرا وہ جو اوسکی ترتیب کے بعد سے صدور تجویز تک تجدید شہادت شعبہ اول سے متعلق ہے۔ ترتیب فرد جرم درحقیقت تصور مجرمیت کا اظہار ہے جو منجانب حاکم عدالت کیا جاتا ہے یہ تصور کارروائی مابعد کے لحاظ سے اگر درجہ تصدیق کو پہنچ گیا تو ملزم کو سزا دیجائیگی ورنہ وہ بری کیا جائے گا۔ براءت کا مفہوم قانونی یکبارگی

فیصلہ [illegible]

حوالہ دیا گیا۔

فریق ثانی کیجانب سے یہ بحث کیجاتی ہے کہ دفعہ ۱۸۲ ضابطہ فوجداری اس صورت پر حاوی نہیں ہے جس میں کہ عدالت ما فوق سے بحیثیت نگرانی ترتیب فرد قرار داد جرم کا حکم ہوا ہو کیونکہ مجسٹریٹ کو اس امر کے تصفیہ کے لیئے آزادی باقی نہیں رہتی کہ فرد قرار داد جرم مرتب کرے یا نکرے اور اسپر عدالت مافوق کے حکم کی تعمیل لازم ہے پس تجدید شہادت کا کوئی موقع حاصل نہیں ہو سکتا۔ دکن لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲ کی نظیر جو نگرانی خواہ کیطرف سے پیش ہوئی ہے اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ ہر حالت میں تجدید شہادت لازمی نہیں قرار دیگئی ہے اور پنجاب ریکارڈ فوجداری نمبر ۱۴ صفحہ ۴۳ کے مندرجہ فیصلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب ایک مجسٹریٹ فرد قرار داد جرم مرتب کرکے سنا دینے کے بعد تبدیل ہو جائے تو اوسکا قائم مقام اوسکو منسوخ نہیں کر سکتا۔

ظاہر ہے کہ جب خود ہائیکورٹ فرد قرار داد جرم مرتب کردے یا مرتب کرنیکا حکم دے تو حاکم ماتحت کو اور بھی کم اختیار تمیزی باقی رہتا ہے۔

میں نے نہ صرف بلحاظ مباحث فریقین بلکہ بلحاظ اون اغراض کے جن پر دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری مبنی ہے اس مسئلہ پر غور کیا۔ اور اون نظائر کو بھی نہایت توجہ سے دیکھا جو اس مسئلہ سے کسی قسم کا بھی تعلق رکھتے ہیں کوئی نظیر ایسی نہیں ملی جو خاص صورت زیر بحث سے متعلق ہو جن نظائر میں اس مسئلہ کے ایک پہلو پر ایک حد تک توجہ کیگئی ہے وہ حسب ذیل ہیں۔

(۱) کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۳۔

(۲) دکن لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۔

لیکن کلکتہ کی نظیر اور مقدمہ زیر بحث میں اہم فرق یہ ہے کہ وہاں تجویز سزا کو منسوخ کرکے مقدمہ مجسٹریٹ کے پاس بغرض تحقیقات و تجویز بھیجا گیا تھا۔ یہاں وہ صورت نہیں ہے بلکہ جلس عالیہ عدالت نے موجودہ روئداد سے یہ رائے قائم کی ہے کہ فرد جرم سنائی جانے اور جسپر حکم دیا ہے فرد جرم کو مجسٹریٹ کی رائے پر محمول نہیں کیا۔ اور اس مقدمہ میں دراصل بحث یہی ہے کہ مجسٹریٹ کے روبرو کارروائی کا آغاز کب سے سمجھا جائے گا اور نیز یہ مسئلہ

چندو لال وغیرہ بنام سرکار عالی

نواب نظامت جنگ بہادر رکن - جلسہ شفقہ نے اس مقدمہ کو اجلاس کامل ارکان خمسہ کے سپرد اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کیا ہے کہ جس صورت مین مجلس عالیہ عدالت نے بصیغہ نگرانی بہ تنسیخ تجویز رہائی یہ تجویز صادر کیا ہو کہ ملزم کو فرد جرم سنا کر حسب قانون تحقیقات و تجویز کیا جائے -

اگر مقدمہ بعد واپسی اوس مجسٹریٹ کے سوا جس نے تجویز رہائی صادر کی تھی کسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا اور ملزمین حسب دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری تجدید شہادت کی خواہش کرین تو آیا بروئے قانون ماخذہ تجدید شہادت لازم ہے - اسمقدمہ مین ہوا یہ تھا کہ ضرر شدید کے الزام سے مجسٹریٹ نے ملزمین کو بلا ترتیب فرد قرار داد جرم رہا کیا تھا اسکی نگرانی مجلس عالیہ مین ہوئی اور جلسہ شفقہ نے روئداد مقدمہ پر غور کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی کہ ملزم کو فرد قرار داد جرم سنانیکے لیئے شہادت بادی النظر مین کافی ہی اور حکم دیا کہ فرد قرار داد جرم سنائی جائے جب اس غرض سے مقدمہ عدالت ابتدائی مین واپس گیا تو دوسرے مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا کیونکہ جس مجسٹریٹ نے پہلے تحقیقات کی تھی اوسکا تبادلہ ہوچکا تھا دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر ملزمین نے تجدید شہادت کی حسب دفعہ ۲۸۱ درخواست کی جو نامنظور کیگئی - اسکی ناراضی سے جلسہ شفقہ مین درخواست نگرانی پیش ہوئی - اجلاس ارکان خمسہ کے نصاب مین بعد سماعت بحث مگر قبل صدور فیصلہ یہ تبدیل واقع ہوئی کہ مولوی عبدالغفور صاحب جو اس جلسہ مین شریک تھے اس عدالت سے علحدہ ہوگئے اسوجہ سے نصاب مین مجھے شریک ہونا پڑا اور فریقین کیجانب سے میرے سامنے از سر نو بحث کی گئی جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے -

ملزمین [illegible] کیطرف سے یہ کہا جاتا ہے کہ جو حق قانون نے بذریعہ دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری ملزم کو عطا کیا ہے وہ ایک ایسا مستقل حق ہے کہ اوسکی حفاظت ہر حالت مین بپابندی احکام دفعہ مذکور لازم ہے اور وہ حق اوس صورت مین بھی باقی رہتا ہی جبکہ عدالت ملحق سے ترتیب فرد قرار داد جرم کی ہدایت ہوئی ہو اس بحث کی تائید مین نظائر مندرجہ حاشیہ کالم

انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۳ - انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۵۷ ، ۴م نمبر ۱۰
پنجاب رکارڈ فوجداری صفحہ ۱۰ - دکن لا رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲

جملہ عدالت ہائے نظم سرکار عالی

کہ ملزم قابل رہائی ہے اور بلا ترتیب فرد جرم اوسکو رہا کردیتا ہے تو اس نوبت کارروائی تک وہ اپنے فرائض پورے طور پر ادا کرچکتا ہے اور اسکے بعد پھر اوسکو کوئی موقع اس امر کے رائے قائم کرنیکا باقی نہیں رہتا۔ جب مجلس عالیہ عدالت بصیغہ نگرانی اوس بنیاد پر سے یہ رائے قائم کرتی ہے کہ بادی النظر میں الزام ثابت ہے اور تجویز کرتی ہے کہ فرد جرم سنائی جائے اور بجائے اسکے کہ خود ملزم کو فرد جرم سنائے یہ کام مجسٹریٹ ماتحت کے تفویض کرتی ہے تب بھی مجسٹریٹ کو کوئی موقع جدید رائے قائم کرنیکا باقی نہیں رہتا اگر مجلس عالیہ عدالت خود فرد جرم سنادے تو کیا ملزم کو یہ حق حاصل ہوگا کہ مقدمہ بعد واپسی دوسرے مجسٹریٹ کے پاس پیش ہونے پر تجدید شہادت کی استدعا کرے میں نہیں سمجھتا کہ حاصل ہوگا۔ اگر اوس صورت میں نہ ہوگا تو اس صورت میں بھی نہیں ہے چونکہ دونوں صورتوں میں مجلس عالیہ عدالت کا حکم یکساں قطعی ہے اور مجسٹریٹ کو اپنی رائے کے لحاظ سے عمل کرنے کا موقع باقی نہیں رہا۔ اگر اسکے خلاف یہ باور کیا جائے کہ دوسرے مجسٹریٹ کو اسکا موقع باقی رہتا ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ مجلس عالیہ کی تجویز قطعی نہیں سمجھی جاتی یا یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ نگرانی بیکار رہے اور ثانیاً یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ فرد جرم سنانے یا نہ سنانے کی نسبت مجسٹریٹ کی رائے قائم کرنا مقابلہ مجلس عالیہ عدالت کی رائے قائم کرنیکے مقدم اور مرجح ہے جو یقیناً مخالف اختیار نگرانی ہے ایسی تعبیر کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتی جس سے ایسے متضاد نتائج پیدا ہوں۔ ذرا غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ایسی صورتیں پیش آسکتی ہیں جن میں ایسی تعبیر کے لحاظ سے ایک طرف عدالت نگرانی مجسٹریٹ ماتحت کے تجویز رہائی کو منسوخ کرکے فرد جرم سنانیکا حکم دیتی ہے۔ اور دوسری طرف محض اس اتفاق کی وجہ سے کہ مقدمہ کسی دوسرے مجسٹریٹ کے پاس بعد واپسی پیش ہو۔ تجدید شہادت عمل میں آئی اور وہ مجسٹریٹ اوس جدید شہادت پر پھر رہائی کا حکم دیتا ہے اور پھر بصیغہ نگرانی وہ تجویز منسوخ ہوا اور پھر مقدمہ کسی اور مجسٹریٹ کے پاس واپس ہونے سے وہی صورت پیش آئے جو پہلے پیش آئی تھی ایسا نتیجہ پیدا کرنا کسی قانون کے منشا میں داخل نہیں سمجھا جا سکتا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ تجدید شہادت کے

جیند اللہ فقیر بنام سرکار عالی

کیا گیا کہ جب مجسٹریٹ اجلاس پر اور فریقین حاضر عدالت بغرض سماعت مقدمہ ہوں اور یہ بھی قرار دیا گیا کہ وہی وقت ملزم کیلئے تجدید شہادت کی درخواست کا صحیح وقت ہے نہ وہ وقت جبکہ ملزم کی جانب سے کوئی درمیانی درخواست پیش ہوئی ہو مقدمہ ہذا میں بحث یہ نہیں ہے کہ ملزم کو کس وقت تجدید شہادت کی درخواست کرنا چاہئے بلکہ سوال یہ ہے کہ عدالت نگرانی کی تجویز مشعر ترتیب فرد جرم کے بعد وہ ایسی درخواست کر بھی سکتا ہے یا نہیں۔ فیصلہ حوالہ میں ضمناً اس امر پر بھی کسیقدر زور دیا گیا ہے کہ مجرم کو گواہوں کی حالت اور اظہار پر توجہ کرنیکا موقع ملنا صحیح رائے قائم کرنیکے لئے ضرور ہے اس نظیر سے ہمکو کوئی اور بات بجز اسکے معلوم نہیں ہوتی کہ جس مجسٹریٹ کو ملزم کی مجرمیت کی نسبت رائے قائم کرنی ہو اوسکے سامنے شہادت تائید الزام کا پیش ہونا ضرور ہے تاکہ اوسکو صحیح رائے قائم کرنیکا پورا موقع ملے یہی غرض دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری کی ہے اور اوسکے لحاظ سے وہ تمام نظائر صحیح ہیں جنکا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور بہت سے ایسے موجود ہیں جنکا حوالہ نہیں دیا گیا ہے اور قضیہ جس امر کو طے کرتا ہے وہ یہ نہیں ہے کہ جس مجسٹریٹ کو رائے قائم کرنیکا موقع اور پوری آزادی حاصل ہو تو اوسکو کیا کرنا چاہیئے بلکہ یہ طے کرنا ہے کہ جس صورت میں کہ ایسا موقع اور ایسی آزادی حاصل نہو اوس صورت میں کیا کرنا چاہیئے اس لحاظ سے اولاً یہ امر تصفیہ طلب ہے۔ کہ عدالت مافوق کے اس فیصلہ کے بعد فرد جرم سنائی جائے آیا مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل ہے کہ اسکے خلاف عمل کرے یا یہ آزادی باقی رہتی ہے کہ خود اس امر کی نسبت رائے قائم کرے کہ فرد جرم سنائی جائے یا نہ سنائی جائے میں نہیں سمجھتا کہ اوسکو ایسا اختیار حاصل ہے یا ایسی آزادی باقی رہتی ہے۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ باقی رہتی ہے تو دفعہ ۴۳۷ ضابطہ فوجداری میں جو اختیارات نگرانی مجلس عالیہ عدالت کو عطا کئے گئے ہیں بیکار ہو جاتے ہیں احکام متعلقہ نگرانی مندرجہ باب ۳۲ جہانتک کہ مجلس عالیہ عدالت سے متعلق ہیں نہایت وسیع ہیں اور علاوہ وسیع ہونیکے قطعی بھی ہیں۔ جن اصول پر وہ مبنی ہیں اور جن اغراض کیلئے وہ وضع کیئے گئے ہیں اونکے لحاظ سے قطعیت کا لزوم ہے ورنہ وہ بے معنی اور بے اثر ہو جائینگے جب مجسٹریٹ شہادت تائید الزام قلمبند کرنیکے بعد اوسپر غور کرکے یہ رائے قائم کرتا ہے

تجدید اظہار [illegible] سرکار [illegible]

کے ہائیکورٹس کے دوسرے نظائر جن کا حوالہ اوپر دیا گیا ہے میری رائے میں مسئلہ زیر بحث سے اور بھی کم تعلق رکھتے ہیں۔ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۴۵۷ میں یہ طے ہوا ہے کہ ملزم کو تجدید شہادت کا حق اوس صورت میں بھی حاصل ہے جبکہ مقدمہ ایک مجسٹریٹ کے اجلاس سے دوسرے کے اجلاس پر منتقل ہو۔ بمبئی جلد ۲۶ صفحہ ۵۰ میں یہ طے ہوا ہے کہ سشن جج مجاز نہیں ہے کہ ایسی شہادت پر تجویز صادر کرے جسکا کچھ حصہ اوس نے قلمبند اور کچھ حصہ دوسرے جج نے قلمبند کیا ہو۔ ان دونوں میں سے اس سے بحث ہی نہیں کہ عدالت نگرانی کے حکم کے بعد کیا ہونا چاہیئے اسی طرح ہمارے ہائیکورٹ کے بھی نظائر اس مسئلہ کے متعلق ساکت ہیں۔

آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۲۲ - آئین دکن جلد ۹ صفحہ ۱۲۶ و آئین دکن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۰ میں صرف یہ طے ہوا ہے کہ جب دوسرے مجسٹریٹ کے سامنے مقدمہ پیش ہو تو ملزم سے دریافت کرنا چاہیے کہ تجدید شہادت کا خواستگار ہے یا نہیں۔ مسئلہ زیر بحث کے متعلق ان نظائر میں ایک لفظ بھی نہیں لکھا گیا ہے۔ البتہ ایک نظیر حال کی ایسی ہے جس سے مسئلہ زیر بحث کے انفصال میں کسیقدر مدد ملتی ہے۔ اجلاس ارکان خمسہ کا فیصلہ مندرجہ دکن لاء رپورٹ جلد ۲ صفحہ ۹ ہے جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے اوس فیصلہ میں بھی شریک تھا اور اس امر پر غور کیا گیا تھا کہ آیا بر صورتیکہ مقدمہ عدالت ماتحت میں واپس جائے اور دوسرے حاکم کے سامنے پیش ہو تو تجدید شہادت حسب منشاء دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری لازم ہے

اوس مقدمہ میں عدالت نگرانی نے تجویز بااثبات جرم کو بحال رکھکر محض اس ہدایت کے ساتھ مقدمہ واپس کیا تھا کہ قانونی سزا تجویز کیجائے۔ جلسہ کامل ارکان خمسہ کے فیصلہ کی عبارت ذیل قابل توجہ ہے۔ "ممکن ہے کہ بصورت متذکرہ میں تجدید شہادت کی ضرورت نہیں ہے ملزم کو تجدید شہادت کا جو حق قانون نے دیا ہے اسکا اصل منشا یہ ہے کہ جو حاکم اسکی نسبت تجویز کرے اوسکو کل شہادت پیش شدہ پر خود کچھ نہ کچھ رائے قائم کرنیکا موقع ملے۔ اس مقدمہ میں تو دوسرے حاکم کو اثبات یا عدم اثبات جرم کے متعلق رائے قائم کرنیکی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ مقدمہ اوسکے سامنے تجویز کے لیے پیش نہیں تھا

[illegible] بنام سرکار عالی

عدالت نگرانی کی تجویز کی تنسیخ لازم نہیں آتی - اور وہ بجائے خود قائم رہتی ہے تو تجدید شہادت کی اصل غرض سمجھ میں نہیں آتی - شہادت کی تجدید اگر اس غرض سے چاہی جائے کہ مجسٹریٹ فیصلہ کنندہ خود اسپر سے رائے قائم کرے کہ فرد جرم سنانا چاہیے یا نہیں تو یہ غرض تجدید فوت ہو جائیگی - جبکہ فرد جرم محکومہ عدالت ماتحت پہلے مرتب کر دیا جائے اور پھر تجدید شہادت ہو - ان وجوہ سے میری رائے یہ ہے کہ دفعہ ۲۸۱ ضابطہ فوجداری میں جو حق ملزم کو دیا گیا ہے اوسکا نفاذ اوس صورت میں نہیں ہو سکتا جبکہ بصیغہ نگرانی فرد جرم سنانیکا حکم مجلس عالیہ عدالت سے دیا گیا ہو -

عدالت نگرانی کے حکم کی قطعیت کا جو میں نے اوپر ذکر کیا ہے اوس سے مقصود یہ ہے کہ صرف فرد جرم سنائی جانے کی حد تک وہ حکم قطعی ہے اوس سے یہ نہیں لازم آتا کہ مجسٹریٹ اسکے لحاظ سے تجویز سزا صادر کرنیکا بھی پابند ہے تجویز سزا اور جبکہ ملزم کی جانب سے شہادت صفائی نہ پیش کیجائے تب بھی مجسٹریٹ مجاز ہے کہ ملزم کو بری کرے اگر اوس کی رائے میں جملہ حالات کے لحاظ سے ارتکاب جرم مشتبہ ہو - پس میں یہ تسلیم نہیں کر سکتا کہ تجدید شہادت نہ ہونے سے ملزم پر لازمی طور پر کوئی مضر اثر پڑتا ہے اگر بجائے اون ریمارکس کے جو فیصلہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۵ صفحہ ۸۶۳ میں ضمناً کئے گئے ہیں یہ فرض کر لیا جائے کہ گواہوں کے حالات اور طرز پر توجہ کرکے اونکی شہادت سے نتیجہ نکالنا ایک ایسا قانونی لزوم ہے جسکے بغیر کوئی تجویز صحیح نہیں ہو سکتی تب بھی یہ لزوم صرف مجسٹریٹ کی حد تک محدود ہوگا نہ کہ ہائیکورٹ کی کاروائی پر موثر ہوگا - اگر ہائیکورٹ سے متعلق سمجھا جائے تو کوئی تجویز ہائیکورٹ کی جو خلاف تجویز عدالت ماتحت ہو صحیح نہیں سمجھی جاوے گی -

لیکن قانون نے ایسی تجاویز کو جائز رکھا ہے پس یہ سمجھنا چاہیے کہ جب مجلس عالیہ عدالت بصیغہ نگرانی شہادت پیش شدہ پر غور کرکے ایک رائے قائم کرے تو فرد جرم سنانیکے متعلق مجسٹریٹ کو شہادت پر لحاظ طرز شہود وغیرہ غور کرنیکی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی جب اسکی ضرورت نہیں ہے تو تجدید کی بھی ضرورت نہیں ہے پر نقض بلند یا -

جلسۂ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم - اے - بیرسٹر ایٹ لاء و عالیجناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب رکن

نمبر مقدمہ ۲۲۲ سنہ ۱۳۲۲ف منفصلہ ۹ خورداد سنہ ۱۳۲۳ف فیصلے

ہیرا لال پرشاد — ملزم — مرافع

بنام

سرکار عالی فدویہ سماۃ نیلا — مستغیث — مرافعہ علیہ

شہادت رتی - شہادت انتفائیہ - شہادت قلمبند کردہ عدالت سپرد کنندہ کا جس سے سشن میں انحراف کیا گیا ہو قابل انتقال ہونا - اقبال - اقبال سے انکار - اقبال کا باوجود انکار کے قابل ادخال شہادت ہونا -

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۵۶ و ۲۵۷ -

تجویز ہوئی کہ

(۱) حسب دفعہ ۲۵۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی شہادت کسی گواہ کی جو حسب ضابطہ ہوا ہو بروقت عدالت سپرد کنندہ نے قلمبند کی ہو بحیثیت شہادت عدالت سشن باوجود گواہ کے سابقہ بیان سے رجوع یا انحراف کرنے کے عدالت سشن میں شہادت معتبرہ قرار دیجا سکتی ہے اور اسکی بنا پر تجویز ثبوت جرم صادر ہو سکتی ہے بشرطیکہ گواہ مذکور عدالت سشن میں پیش ہوا ہو اور اسکا بیان قلمبند کیا گیا ہو اور شہادت قلمبند کردہ عدالت سپرد کنندہ کی تائید دوسری شہادت قلمبند کردہ عدالت سشن سے ہوتی ہو

نظیر مندرجہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۰ صفحہ ۴۰۲ کا حوالہ دیا گیا - اور نظائر مندرجہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۳ صفحہ ۱۱۱ و انڈین لاء رپورٹ کلکتہ

[illegible]

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ جہاں اثبات جرم کی نسبت عدالت نگرانی کی رائے قائم ہو چکی ہو وہاں تجدید شہادت دوسرے مجسٹریٹ کے روبرو لازمی نہیں قرار دی گئی ہے فیصلہ مذکور کی یہ عبارت بھی خاص توجہ کے قابل ہے مقدمہ میں وہ ناظم جنکے سامنے مقدمہ دوسرے بار پیش ہوا حاکم منفصل کنندہ نہیں تصور کیا جا سکتا - جلسہ شفقہ کی تجویز کے لحاظ سے وہ بظاہر اسکا مجاز بھی نہیں تھا کہ تجویز اثبات جرم میں تبدیل کرے کیونکہ جلسہ شفقہ نے خود تجاویز اثبات جرم کو اپنے حال پر چھوڑ دیا تھا یا تجویز اثبات جرم کو بحال رکھنا اور تجویز اثبات جرم خود کرنا ان دو مقدموں میں بظاہر کوئی فرق معلوم نہیں ہے نظیر مولہ اور مقدمہ ہذا میں اگر فرق ہے تو صرف اسقدر ہے کہ اس میں تجویز اثبات جرم اخیر تھی اور اسمیں مرحلہ ثانی سے متعلق ہے ترتیب مرحلہ ہے لیکن عام اصول جو طے کیا گیا ہے دونوں میں ایک ہی ہے یعنی یہ کہ جب عدالت نگرانی ایک قطعی حکم صادر کر دے تو دوسرے حاکم کے سامنے تجدید شہادت کا لزوم باقی نہیں رہتا -

بسوالات مجوزہ بنام سرکار عالی

میری رائے میں

اس اجلاس سے جلسہ شفقہ کو وجوہ متذکرہ صدر کے لحاظ سے یہ جواب دینا چاہیئے کہ تجدید شہادت کی ضرورت نہیں ہے فرد جرم سنا کر اسی نوبت سے حسب ضابطہ کارروائی کیجائے

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن - مجھے جناب نواب نظامت جنگ بہادر کی رائے کے ساتھ اتفاق ہے -

فیصلہ جلسہ کامل ارکان خمسہ بتعلیقہ آرا نافذ ہوا - اور بہ بنا فیصلہ مذکور جلسہ شفقہ سے حسب ذیل تجویز صادر ہوئی :-

نواب ذوالقدر جنگ بہادر (مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے) [illegible] وکیل سرکار حاضر فاضل کونسل نگرانی خواہ حاضر - جلسہ کامل سے مسئلہ قانونی کا تصفیہ فرمایا گیا لہذا فیصلہ مذکور نافذ کیا جائے نگرانی نا منظور - فقط

مرافعہ فوجداری

وکیل مرافع کی بحث یہ ہے کہ اوس شہادت کی بنا پر جو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے اجلاس میں قلمبند ہوئی تہی ملزم کو مجرم قرار دینا درست نہیں ہے اور اپنی بحث کی تائید میں نظائر مندرجہ حاشیہ کا حوالہ دیا ہے { ۲۱ - الہ آباد صفحہ ۱۱۱ -
۲۷ - کلکتہ صفحہ ۲۹۵ -

بنا بر ارشاد سرکار عالی
بنام
سرکار عالی

ہماری رائے میں وکیل مرافع کا یہ عذر قابل قبول نہیں ہے حسب دفعہ ۲۵۷ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کسی گواہ کی شہادت جو حسب ضابطہ ملزم کے موجودگی میں ناظم سپرد کنندہ نے قلمبند کی ہو وہ باقتضائے رائے حاکم شہادت مقدمہ قرار دیجا سکتی ہے بشرطیکہ وہ گواہ پیش ہوا اور اوسکا اظہار قلمبند کیا جائے چونکہ اس مقدمہ میں عدالت سشن میں اون گواہوں کا اظہار ہوا ہے اسلئے بموجب دفعہ ۲۵۷ وہ شہادت جو ناظم سپرد کنندہ نے قلمبند کی ہے شہادت مقدمہ قرار دیجا سکتی ہے اور اوسکی بنا پر جرم کی نسبت تجویز ہو سکتی ہے ہماری اس رائے کی تائید مقدمہ وولد کا پرشاد بنام سرکار قیصری سے جو الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۸۲ میں ہے ہوتی ہے جن نظائر کا حوالہ وکیل مرافعہ نے دیا ہے اون کا منشا اس سے زیادہ نہیں ہے کہ اگر اوس شہادت کی جو ناظم سپرد کنندہ نے قلمبند کی ہے تائید اوس شہادت سے ہو جو سشن میں قلمبند ہو اوسکی بنا پر ملزم کی مجرمیت کی نسبت تجویز ہو سکتی ہے -

گو بندیا و لنگیا نے عدالت سشن میں اپنے سابقہ شہادت سے انحراف کیا ہے لیکن اون امور مستغیثہ کی شہادت سے جو کہ عدالت سشن میں قلمبند ہوئی ہے - بندیا و لنگیا کے اون بیانات کی تائید ہوتی ہے جو اونہوں نے ناظم سپرد کنندہ کے روبرو کیا تہا - اسلئے نظائر مولہ وکیل مرافعہ سے مرافعہ کی تائید نہیں ہوتی - قطع نظر اسکے ملزم نے حاکم سپرد کنندہ کے روبرو دو مرتبہ اقبال کیا ہے ایک بیان استفساری میں اور دوسرے بعد تنقیح فرد جرم کے اسلئے بروئے دفعہ ۲۰۶ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ملزم کا بیان اقبالی شہادت میں استعمال کیا جا سکتا ہے ان وجوہ سے جو تجویز کہ عدالت سشن نے کیا ہے اوس میں کوئی نقص قانونی نہیں ہے اور ہماری رائے میں بہی بندیا و لنگیا کی شہادت جو عدالت سشن میں ہوئی ہے محض بناوٹی ہے اور ناقابل اعتبار ہے جو شہادت کہ ان اشخاص نے قریب کے روبرو دادا کی ہے اوس سے ملزم کا جرم بخوبی ثابت ہوتا ہے ملزم کے

جلد ۲ صفحہ ۲۹۵ کی توضیح کی گئی ۔

(۲) جب ملزم عدالت سپرد کنندہ میں بیان اظہاری اور فرد جرم کے
سماعت کے بعد اقبال جرم کرے تو وہ اقبال باوجودیکہ ملزم عدالت سشن
میں اوس سے رجوع کیا ہو ۔ بروے دفعہ ۲۵۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری
سرکار عالی شہادت میں قابل استعمال ہے ۔)
(بغرض مقدمہ نمبر ... کے لیئے رپورٹ ضرور نہیں ہے ۔)

ارشاد نبام سرکار عالی

منجانب مرافع مولوی غلام اکبر خانصاحب و مولوی سید وحید الحسن صاحب و مسٹر گوپال راؤ صاحب وکلاء

منجانب مرافعہ علیہ مسٹر کلیان رام ایر صاحب وکیل سرکار ۔

نواب حاکم الدولہ بہادر صدر مجلس ۔ وکلاء فریقین کی بحث سماعت ہوئی ۔ ملزم پر یہ الزام ہے کہ اوس نے ۲۲ ؍ امرداد سنہ ۱۳۳۲ف کو دن کے ۱۰ ۔ ۱۱ بجے سماۃ نیلوا کے ساتھ زنا بالجبر کیا ملزم نے مجسٹریٹ کے روبرو بیان اظہاری میں جرم سے اقبال کیا و نیز فرد جرم سننے کے بعد لغایت جرم منسوبہ سے اقبال کیا اور استدعا کی کہ اوس کا قصور معاف کیا جائے تائید الزام میں علاوہ مستغیثہ کے تین گواہ پیش کیے گئے جن کے بیانات سے جرم کی تائید ہوتی ہے اسلئے مجسٹریٹ نے عدالت سشن گلبرگہ میں مقدمہ کو کمٹ کیا ۔ عدالت سشن میں ملزم نے اپنے اقبال سے رجوع کیا اور گواہان نیدیا و لنگیا جنہوں نے مجسٹریٹ کے روبرو تائید الزام شہادت دی تھی ۔ عدالت سشن میں اپنی شہادت سابقہ سے انحراف کیا اور یہ بیان کیا کہ عدالت ابتدائی میں مجسٹریٹ کے روبرو انہوں نے ایسی شہادت نہیں دی تھی ۔ ایک گواہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اوس نے پولس کے خوف سے مجسٹریٹ کے روبرو الزام کی تائید میں شہادت ادا کیا تھا عدالت سشن نے ان گواہوں کے بیانات کو جو عدالت سشن میں ہوئے تھے سازشی خیال کیا اور اوس شہادت کی بناء پر جو عدالت سپرد کنندہ کے اجلاس پر ہوئی تھی ۔ ملزم کو جرم منسوبہ کا مجرم قرار دیکر ۴ سال قید سخت اور یک سو روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کی ۔ اسکی ناراضی سے ملزم مرافعہ کرتا ہے ۔

نمبر مقدمہ ۶۷۳ سنہ ۱۳۳۲ف منفصلہ ۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۲۳ف

سرکار عالی فدوی مستغیثہ

بنام

ماوینکا ملزم

اقبال ۔ اقبال قبل چالان ۔ اقبال سے رجوع اور دیگر اثر تو باعث موجب شقت الملکا شہادت روبیت سنہ تعزیر ہوتی وجہ سے قصاص کا اظہار ہونا ۔۔

تجویز ہوئی کہ

(۱) اقبال قبل چالان سے گو ملزم بعد از رجوع کرے لیکن جبکہ سلسلہ شہادت سے اقبال کی پوری تائید ہوتی ہو اور اقبال قبل چالان کی تکذیب ثابت کرنیوالی کوئی چیز مسل پر نہ ہو تو ملزم مرتکب جرم سمجھا جائیگا ۔

(۲) اگر وارثان مقتول خواہان قصاص ہوں لیکن حسب شہادت بہ تعزیر قصاص ساقط ہو گا ۔

اعتراض مقدمہ مذا سکے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے ۔

منجانب مستغیثہ مسٹر علیان رام ایر صاحب وکیل سرکار

ملزم از ما التماس حاضر

نواب حاکم الدولہ بہادر صدر مجلس و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن متفق الرائے

ملزم پر ساۃ بجالی کے قتل کا الزام ہے کہا جاتا ہے کہ مقتولہ سے نامرقومہ سے ناجائز تعلق تھا اور نامرقوم کو ملزم کی زوجہ سے بھی آشنائی ہونے کا ملزم کو گمان تھا ۔ اس لئے ۱۲ شہریور ۱۳۳۲ف کو ملزم نے رات کے بارہ بجے کے وقت ساۃ بجالی کو کلہاڑی سے ضربات پہنچائے جنکے صدمہ سے وہ دوسرے روز ہلاک ہوگئی ۔

ملزم نے بتاریخ ۱۵ شہریور ۱۳۳۲ف ارتکاب جرم سے اقبال کیا مقتولہ کا بیان ۱۲ شہریور کو

تعمیل سے مولوی مرزا احمد حیدر بیگ صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ گلشن آباد مورخہ ۲ اسفندار ۱۳۲۲ف منشاء اینکہ ملزم تا عمر لحیات قید میں بسر کرے ۔

دفعہ ۳۴۷ تعزیرات ہند

اقبال کی پوری تائید ہوتی ہے

سزا کی نسبت ہماری یہ رائے ہے کہ ۴ سال قید کی سزا اول کافی ہے اور ۱۰۰ روپیہ جرمانہ کے عائد کرنے کی ضرورت نہیں پائی جاتی - لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ زیر بحث نامنظور - چار سال قید کی سزا بحال حکم جرمانہ منسوخ -

مولوی محمد عبد الغفور صاحب رکن - بعد سماعت، ہوئی عذرات کے متعلق حسب ذیل تصفیہ کیا جاتا ہے -

عدالت سشن کو یہ اختیار تھا کہ وہ کمٹ کرنے والے مجسٹریٹ کے سامنے جو شہادت پیش ہوئی ہے اوس کو سشن کی مثل میں شامل کرے اور بلحاظ اوس شہادت کے جو خود مثل میں قلمبند ہوئی ہے مقابلہ کرکے نتیجہ اخذ کرے ملزم نے بوقت استغاثہ بعد فرد قرارداد جرم اقبال کیا ہے تین گواہ ایک عورت اور دو مرد گواہ کمٹنگ مجسٹریٹ کے سامنے پیش ہوئے اور ان کی شہادت عدالت سشن میں پیش ہوئی اور ان کے سوا جن کا بھی اظہار لیا گیا تو یہ گواہ اپنے اظہار سابقہ سے منحرف ہو گئے اور شہادت کے ضمن میں لیکن سشن جج نے جو نتیجہ اثبات جرم کا اخذ کیا ہے ہم اوس کو خلاف نہیں خیال کرتے حالات و واقعات مثبتہ سے اس نتیجہ کے اخذ کرنے کی تائید ہوتی ہے مگر بجز چار سال قید کے سو روپیہ کا جرمانہ سخت معلوم ہوتا ہے -

حکم ہوا کہ

حکم چار سال قید بحال جرمانہ تخفیف ہو کر مرافعہ زیر بحث نامنظور فقط

تصحیح فوجداری

جلسہ کامل

باجلاس عالیجناب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

جلسۂ متفقہ

نمبر مقدمہ (۵۵) ۱۳۳۳ف منفصلہ ۱۳ مہر ۱۳۳۳ف

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا
و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

نگرانخواہ

بابا

مستغاث علیہ

بنام

مستغیث

سرکار عالی

طرف ثانی

اجازت - اجازت استغاثہ - استغاثہ پولیس میں جھوٹی اطلاع دینے کا - مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۸۲ - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۹۹ ضمن ب -

تجویز ہوئی کہ استغاثہ زیر دفعہ ۱۸۲ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کے متعلق حسب ضمن ب دفعہ ۱۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت کی اجازت صرف اوس صورت میں ضروری ہے جبکہ جرم کا ارتکاب عدالت کی کارروائی میں ہوا ہو لیکن جب جھوٹی خبر دینے یا جھوٹی نالش کی کارروائی صرف پولیس کی حد تک محدود رہے اور عدالت میں پیش نہ ہوئی ہو تو ایسا استغاثہ کے لئے عدالت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ منصب پولیس یا اُس شخص کے جس پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہو بلا اجازت استغاثہ دائر ہو سکتا ہے۔

باغراض مقدمہ ہذا کیلئے رپورٹ کی ضرورت نہیں ہے -

منجانب نگرانخواہ پنڈت کیشوراؤ صاحب وکیل

منجانب طرف ثانی مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار

نواب نظامت جنگ بہادر رکن - ناظم فوجداری نے پولیس کی درخواست پر مقابلہ نگرانخواہ زیر دفعہ ۱۸۲ تعزیرات سرکار عالی مقدمہ چلانے کی اجازت صادر کی ہے جس کی ناراضی سے

نگرانی بنا راضی تحریر مولوی وحید اللہ صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع ... مورخہ ... ۱۳۳۳ف ... لکھا تھا کہ

چونکہ دفعہ ۱۸۲ تعزیرات مقدمہ قائم کرکے عدالت میں استغاثہ پیش کرنے کی اجازت پولیس کو دیجاتی ہے -

سرکارعالی بنام مدرگا

طلب کیا گیا۔ وہ بیان کرتی ہے کہ ملزم نے اوسکو کھپی سے زخمی کیا۔ راجی اور چنگا بیان کرتے ہیں کہ مہلوکہ نے اونکے روبرو بھی کہا تھا کہ ملزم نے اوسکو مارا ہے۔ ثانی زوجہ ملزم بیان کرتی ہے کہ بروز واردات کے بارہ بجے ملزم اپنے گھر سے کھپی لیکر باہر گیا۔ اور دوسرے روز اوسکو معلوم ہوا کہ بلی ہلاک ہوگئی۔ زوجہ ملزم یہ بھی بیان کرتی ہے کہ واقعہ کے دوسرے روز صبح کو پولیس کے لوگ ملزم کے گھر آئے تھے اور ایک رومال سفید اور کھپی جس سے بلی کو ہلاک کرنا کہا جاتا ہے پولیس والے لے گئے اور ملزم نے اوسوقت کہا تھا کہ اسی کھپی سے اوسنے بلی کو قتل کیا ہے۔

کوشا اور عیدو پر صاحب پٹیل بیان کرتے ہیں کہ بروز واردات شام کے پانچ بجے ملزم مہلوکہ کے بال پکڑ کر کھینچ رہا تھا۔ اور مہلوکہ رو رہی تھی۔ عیدو پر صاحب نے ملزم کو ڈانٹا تو وہ بگڑ ہو کر دھنگرنی کو [illegible] ہے اوسوقت ملزم نے مہلوکہ کو چھوڑ دیا مگر کہا تھا کہ آج کل میں چکا بلی کو مار ڈالونگا چنانچہ اوسی شب چکا بلی قتل کی گئی۔

ڈاکٹر سرنیواس راؤ کا بیان ہے کہ مہلوکہ کی کنپٹی پر جو زخم تھے وہ باعث ہلاکت ہوئے ملزم کیجانب سے کوئی شہادت صفائی پیش نہیں ہوئی۔ ہماری رائے میں شہادت تائید الزام سے ملزم پر جرم منسوبہ بخوبی ثابت ہے مہلوکہ کے بیان اور شہادت واقعہ متعلقہ سے ملزم کے اقبال کی پوری تائید ہوتی ہے گو ملزم نے بعد میں اقبال سے رجوع کیا ہو مگر اقبال میں جو بات اون کی تاثیر کو زائل کرنے والی کوئی چیز مثل میں شریک نہیں ہے ورثا مقتولہ خواہان قصاص ہیں لیکن شہادت حدیث اس مقدمہ میں مفقود ہے اسلئے قصاص ساقط ہوگا۔

حکم ہوا کہ

مدرگا ولد لچما بپاداش قتل مسماۃ چکا بلی بعد منظوری سرکار۔ بدوام الحیات قید بامشقت میں رکھا جائے نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن سے مجھے اتفاق ہے۔ فقط

نگرانی فوجداری

تو اطلاع دینے والے پر پولیس مقدمہ چلا سکتی ہے عدالت سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں پولیس نے ایک بالکل بے ضرورت اجازت حاصل کی ہے اس سے نہ نگرانی خواہ کو نہ کسی اور شخص کو کوئی ضرر پہنچا نگرانی خواہ کی حالت اب بھی وہی ہے جو کہ اجازت کے قبل تھی۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور فقط

تصحیح فوجداری

اجلاس کامل

نمبر مقدمہ ۲۷ ۱۳۳۳ ف منفصلہ ۲۲ شہریور ۱۳۳۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی رشید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

سرکار عالی ذریعہ لب بہا مستغیث

بنام

بیریا وغیرہ ملزمین ملزمین

قتل ۔ قتل عمد ۔

تجویز ہوئی کہ جب ملزم مقتول کو اپنی زوجہ کے ذریعہ سے دھوکہ دیکر اپنے گھر بلاکر موسل سے ایسے ضربات پہنچائے جس سے ہلاکت واقع ہو تو ملزم کا یہ فعل بالعمد اور قتل عمد کا جرم متصور ہوگا۔

تصحیح رائے نواب سعد جنگ بہادر ناظم عدالت صوبہ گلبرگہ شریف مثل نمبر ۱۰ ۱۳۳۳ ف مورخہ ۱۴ اردی بہشت ۱۳۳۳ ف مشعر اینکہ ملزم قید دوام ابعبور دریائے شور کیا جائے اور مثل تصحیحاً عدالت العالیہ میں ارسال کی جائے۔

بنام سرکار عالی

یہ درخواست نگرانی پیش ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ نگرانی خواہ نے پولس میں کسی شخص کے خلاف ارتکاب جرم کی اطلاع دی تھی جسکو پولس نے غلط باور کیا۔ اور اسوجہ سے اطلاع دینے والے پر مقدمہ قائم کرنیکی ضرورت خیال کی۔ اور عدالت سے اسکی اجازت چاہی ایسی حالت میں غور طلب یہ امر ہے کہ آیا اجازت کی ضرورت قانون کی رو سے تھی دفعہ ۱۹۹ ب ضابطہ فوجداری میں یہ حکم ہے کہ بعض جرائم مندرجہ تعزیرات کی جن میں دفعہ ۲۱۱ بھی داخل ہے کوئی عدالت سماعت نہ کرے گی جب جرم کا ارتکاب کسی عدالتی کارروائی میں یا اسکے متعلق ہوا ہو بجز اس کے کہ استغاثہ منجانب یا بعد منظوری عدالت مذکور یا کسی اور عدالت کے جسکے وہ ماتحت ہو رجوع کیا جائے۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ منظوری اس عدالت کی مشروط ہے جسکی کارروائی میں یا اسکے متعلق ایسے جرم کا ارتکاب ہوا ہو۔ یہاں جرم کا ارتکاب اس عدالت میں نہیں ہوا۔ جس نے منظوری صادر کی ہے یعنے جھوٹی خبر یا جھوٹی نالش عدالت مذکور میں دائر نہیں کی گئی تھی صرف پولس کی حد تک کارروائی ہوئی تھی۔ ایسی صورت میں عدالت کی اجازت شرط نہیں تھی جا سکتی اور اسکی مطلق ضرورت نہ تھی دفعہ ۲۱۱ میں پولس کے روبرو جھوٹا الزام لگانے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے اور ایسا کرنا جرم ہے لیکن ایسے جرم سے محض اسوجہ سے کہ دفعہ ۲۱۱ کا ذکر ۱۹۹ ب میں کیا گیا ہے اسدفعہ کے احکام یا اسماء اور شرائط سے جو اسمیں مذکور ہیں متعلق نہیں کیے جا سکتے۔

ان وجوہ سے ہماری رائے میں ناظم فوجداری کا حکم زیر نگرانی صحیح نہیں ہے۔ مگر ہم یہ کہتے ہیں کہ غیر ضروری ہونے کی وجہ سے وہ بیکار ہے۔ بغیر اسکے پولس کی جانب سے اس شخص کی جانب سے جسپر جھوٹا الزام لگایا گیا تھا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے اس لئے ناظم فوجداری کے حکم کو بصیغہ نگرانی منسوخ کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ درخواست نامنظور۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن۔ پولس میں ایک شخص نے غلط اطلاع دی پولس نے اسپر مقدمہ چلانے کے لئے ناظم ضلع سے اجازت حاصل کیا۔ اس اجازت کے خلاف نگرانی کی گئی ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ اگر پولس میں غلط اطلاع دیا گیا

پر بلا سے تاکہ اوسکو ماریں۔ ملزم نمبر (۲) سے اپنے بھائی کی تائید میں مقتول کو نہایت بیرحمی سے مارا اسلیے وہ بھی اوسی طرح مجرم ہے جیسا کہ ملزم نمبر (۱) عدالت سشن سے ملزمین کی نسبت قید بادوام انجمات کی رائے دی ہے جس سے ہمکو اتفاق ہے۔

حکم ہوا کہ

ملزمین سیلو ولد ناگیا اور کامیا ولد ناگیا بعد منظوری سرکار قید مادام الحیات میں بسر کریں۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ مجھے اتفاق ہے۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسۂ متفقہ

نمبر مقدمہ (۲۲ ۵) ۱۳۲۲ف منفصلہ ۳ مہر ۱۳۱۲ف

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا

و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

عبداللہ خاں نگرانخواہ

بنام

علیخاں طرف ثانی

شہادت۔ شہادت کے ختم کردینے کے بعد منجانب مستغیث مزید شہادت کی پیشی کی ناجوازی۔ اختیار عدالت نسبت تکملہ شہادت۔ اقبال ملزم۔ اقبال ملزم روبرو ... مستغیث اور اوسکا قابل ادخال ہونا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۲ و ۵۰۴ قانون شہادت سرکار عالی دفعہ ۲۱۔

تجویز ہوئی کردا بدفعہ ۵۴۰ ضابطہ فوجداری برٹش انڈیا کا وہ جز و

نگرانی بر اراضی تجویز مولوی سید محمد احمد خاں صاحب رضوی جائنٹ مجسٹریٹ عدالت ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۲۲ شہریور ۱۳۲۲ف مشعر اینکہ بحث کے لیے وکیل ملزمین خواہاں موقع ہیں لہذا مثل بتاریخ ۱۸ شہریور ۱۳۲۲ف یوم یکشنبہ پیش ہو۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مستغیث مسٹر کلیان رام آریہ نائب وکیل سرکار۔

ملزم نمبر ۱ اصالتاً حاضر۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس عدالتی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن متفق بالرائے

ملزمین پر مسمی پنڈیا کے قتل کا الزام ہے کہا جاتا ہے کہ ہیریا ملزم نمبر (۱) کی زوجہ سے مقتول نے تعلق پیدا کرنا چاہا۔ ملزم کی زوجہ نے مقتول کی اس نیت سے ملزم کو مطلع کیا تو ملزم نے زوجہ سے کہا کہ تو رضامندی ظاہر کرکے کسی دن کا تعین کردے جب پنڈیا تیرے پاس آئیگا تو اسکو گرفتار کرلے چنانچہ ۱۲ آذر کو رات کے وقت مقتول ملزم کے گھر آیا اور زوجہ ملزم سے فعل ناجائز کرنے کی خواہش کی اور ہیر زوجہ ملزم نے حسب ایما اپنے شوہر کو اٹھایا اس نے اپنے بھائی کی امداد سے مقتول کو گرفتار کرلیا اور موسلوں سے مقتول کو مارنا شروع کیا حتی کہ مقتول بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ ہیریا ملزم نمبر (۱) نے ۱۲ آذر [illegible] جرم سے اقبال کیا ہے۔ گاما ملزم نمبر (۲) کو جرم سے انکار ہے۔

شہادت تائید الزام میں پانچ گواہ سرکار پیش ہوئے ہیں۔ بالیا۔ ویٹیا۔ تکیا۔ ناگی۔ (زوجہ ملزم نمبر ۱) اور [illegible] پدر مقتول۔ ان گواہوں کے گھر سیال ملزمین کے گھر سے قریب ہے شوروغل سنکر یہ لوگ ملزمین کے گھر پر پہونچے اور دیکھا کہ ملزمین مقتول کو موسل سے مار رہے ہیں تکیا اور ویٹیا گواہوں نے ملزمین کو گرفتار کرلیا۔ ملزم نمبر (۱) کی زوجہ ناگی بھی الزام منسوبہ کی تائید کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اوسکے شوہر اور [illegible] نے مقتول کو موسل کے مار سے ہلاک کیا اور یہ بھی کہتی ہے کہ مقتول کی کمل اور پگڑی ملزم کے گھر میں رہ گئی تھی۔

ڈاکٹر محمد حسین بیان کرتے ہیں کہ مقتول کی پسلی اور کلائی وغیرہ پر سخت چیز کی مار کے علامات تھے۔ اور یہی ضربات باعث ہلاکت ہوئے۔ ہماری رائے میں شہادت تائید الزام سے بخوبی جرم منسوبہ کی تائید ہوتی ہے۔

ملزم نمبر (۱) کا یہ فعل بالعمد تھا کیونکہ اوس نے اپنی زوجہ سے کہا تھا کہ مقتول کو دھوکہ دیکر اپنے گھر

مراسلہ نظام علیہ الرحمۃ

ختم کرنے کے بعد مستغیث نے عین بروز پیشی جو بحث کے لئے مقرر کی گئی تھی مزید شہادت تائیدالزام پیش کرنے کی درخواست کی جسکو مجسٹریٹ نے منظور کیا۔ حالانکہ یہ خلاف منشاء قانون ہے۔

واقعات یہ ہیں کہ نقصان رسانی کے الزام کی شہادت منجانب پولس بتاریخ ۱۱ تیر [illegible] ختم کی گئی۔ اور ۱۰ امرداد تاریخ پیشی بحث کیلئے مقرر کی گئی۔

تاریخ آخرالذکر پر مستغیث نے حسب ذیل درخواست کی مدعی علیہ نے مجھ مستغیث کے مکان پر آکر عفو قصور چاہا۔ اور میرے پیر پر گرا اور روپیہ دینے کا اقرار کیا۔ ان لوگوں کے سامنے یہ واقعہ ہوا میں اون لوگوں کو بواسطے شہادت طلب کرانا چاہتا ہوں جو ہمراہ مدعا علیہ تھے جنکے نام یہ ہیں۔

مجسٹریٹ نے اس شہادت کی پیشی کی اجازت اس بنا پر دی۔ کہ حسب دفعہ ۵ جو شہادت عدالت کو مناسب معلوم ہو سکتی ہے خواہ اسکا علم کسی ذریعہ سے ہوا ہو بلوانی میں امور تصفیہ طلب ہماری رائے میں یہ ہیں۔

(۱) آیا ایسی صورت میں جبکہ شہادت تائیدالزام کے متعلق یہ بیان کیا گیا ہو کہ ختم ہوئی مزید شہادت پیش کیجا سکتی ہے۔

(۲) اس مقدمہ میں جس اقبال کو ثابت کرنے کی تحریک کی گئی ہے آیا وہ حسب منشاء قانون شہادت قابل ادخال ہے۔

امر اوّل کی نسبت کوئی حکم صریح یہاں کے ضابطہ فوجداری میں موجود نہیں ہے اور انگریزی ضابطہ فوجداری کے دفعہ (۲۵۶) کا جزو جو مزید شہادت تائید الزام پیش کرنے کے متعلق ہے یہاں کے قانون میں ترک کر دیا گیا ہے جس سے یہ امر تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بعد ترتیب فرد جرم جرح کر کر مزید شہادت تائیدالزام پیش کرنے کی اجازت قانون میں اجازت نہیں ہے مگر یہ مسئلہ اس صاف نہیں ہوتا کہ قبل ترتیب جرم یہ امر جائز ہے یا نہیں جن اصول کے لحاظ سے ہمارے قانون میں اجازت مذکورہ دفعہ (۲۵۶) قانون انگریزی نہیں دیگئی ہے اون کے لحاظ سے یہ نتیجہ نکالا جاسکتا ہے

جو ضرورتاً شہادت تائید الزام کے پیش کرنے سے متعلق ہے ضابطہ فوجداری کے
سرکار عالی میں ترک کر دیا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد ترتیب
فرد جرم مزید شہادت تائید استغاثہ پیش کرنے کی قانون سرکار عالی میں
اجازت نہیں ہے اور اسی اصول کے لحاظ سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ قبل
ترتیب فرد جرم بھی ایک بار شہادت ختم کر دینے کے بعد مستغیث کو مزید موقع
تکمیل شہادت کا نہیں دیا جا سکتا ورنہ مستغیث شہادت ختم کرنے کے
بعد استغاثہ کی اثبات کی تحریک کر سکتا ہے کہ فرد شہادت تائید استغاثہ
قلمبند کیا جائے البتہ مجسٹریٹ حسب دفعہ ... مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کو
مجاز ہے کہ اگر اوسکو کسی طور پر علم ہو کہ کسی گواہ کی شہادت مقدمہ میں ضروری
ہے تو اوسکو طلب کرکے اوسکا اظہار لے۔

(۲) اقبال ملزم جو مستغیث کے روبرو کیا گیا ہو بلحاظ قیود و شرائط منکشفہ
دفعہ ۲۱ قانون شہادت سرکار عالی ثابت کیا جا سکتا ہے۔

از عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن ... نظر
گو از روئے دفعہ ۲۴۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی باختیار تمیزی حاکم
ہے کہ جس قدر شہادت وہ مناسب خیال کرے اوسکے پیش کرنیکی اجازت دے

(۳) چونکہ فوجداری مقدمات میں ملزم کے مقابلہ میں مستغیث ایک صاحب اثر
شخص ہے لہذا وہ دفعہ ۲۱ قانون شہادت سرکار عالی کے لئے ایک شخص
ذی منصب ہے اور ظاہر ہے کہ اگر ملزم نے مستغیث کی ترغیب یا دھمکی
یا وعدہ کی وجہ سے اقبال کیا ہو تو وہ ناقابل ادخال شہادت ہوگا۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں

منجانب نگرانیخواہ مولوی محمود علی صاحب وکیل۔
منجانب طرف ثانی مسٹر گلیان راؤ ام آر صاحب وکیل سرکار۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اہم عذر نگرانیخواہ یہ ہے کہ شہادت استغاثہ

جہانخاں بنام علیخاں

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بحث یہ ہے کہ آیا مستغیث کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی شہادت ایک دفعہ ختم کرنے کے بعد مزید شہادت پیش کرے اور آیا اس امر کی شہادت پیش ہو سکتی ہے یا نہیں کہ ملزم نے مستغیث کے روبرو جرم سے اقبال کیا۔ ہماری رائے میں ضابطہ فوجداری کے کسی دفعہ کی رو سے مدعی کو حق نہیں ہے۔ لیکن بازروے دفعہ ۲۱۲ مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ اسقدر شہادت قلمبند کرے جسکو وہ ضروری خیال کرے خواہ اس شہادت کی اطلاع اسکو مستغیث کے ذریعہ سے ہوئی ہو یا کسی اور طور پر نتیجہ یہ ہے کہ گواہوں کی تعداد کے متعلق عدالت کو اختیار تمیزی حاصل ہے کہ وہ جسقدر گواہ مناسب خیال کرے پیش کرنے کی اجازت یا حکم دے۔ لیکن مجسٹریٹوں کو چاہئے کہ اس اختیار تمیزی کو احتیاط سے استعمال کریں۔ ورنہ ایسا اندیشہ ہے کہ مقدمات فوجداری میں ایک قدر بیجا اور طوالت کا پیدا کیا جائے۔ ملزم کے اقبال کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ یہ اسوقت ناقابل ادخال شہادت قرار دیا جائے گا جبکہ عدالت کی رائے میں مستغیث کی ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کی بنا پر اقبال کیا گیا ہو بلحاظ اسکے کہ فوجداری مقدمات میں ملزم کے مقابلہ میں مستغیث ایک پر اثر شخص ہے ہم اپنے اختیار دفعہ ۲۴ قانون شہادت کے تحت اسکو ایک شخص ذی منصب سمجھتے ہیں اور ہماری رائے میں اگر ملزم نے مستغیث کے ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کی وجہ سے اقبال کیا ہو تو وہ ناقابل ادخال شہادت ہوگا لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

نمبر مقدمہ (۵۲۳) سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۱۲ مہر سنہ ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے ارکان۔

ایک بار شہادت ختم کرنے کے بعد مزید موقع اوسکی تکمیل کا مستغیث کو دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ احتمال یا مسببات کا ہو سکتا ہے کہ جانب مستغیث یہ دیکھے کہ شہادت پیش شدہ غالباً کافی نہیں خیال کیجائیگی تو مزید شہادت پیش کرے اسکو تقویت دینیکی کوشش کرے جسمیں تعلیمی گواہوں کے پیش کرنے کی ترغیب ہو سکتی ہے۔ ان وجوہ سے ہم قرار دیتے ہیں کہ کوئی مستغیث استحقاقاً اس بات کی تحریک نہیں کر سکتا کہ شہادت ختم کرنے کے بعد مزید شہادت یا نیا الزام پیش کرے۔ البتہ مجسٹریٹ حسب دفعہ (۵۴۰) مجاز ہے کہ اگر اسکو کسی طور پر علم ہو کہ کسی گواہ کی شہادت مقدمہ میں ضروری ہے تو اسکو طلب کرکے اسکا اظہار لے خواہ اسکے متعلق مستغیث کے بیان سے اسکو علم ہوا ہو یا کسی اور طور پر۔

امر دوم محض قانون شہادت کی دفعہ ۲۴ کی تعبیر پر منحصر ہے جسمیں یہ حکم ہے۔

"(۱) کہ فوجداری مقدمات میں ملزم کا اقبال ثابت نہیں کیا جائیگا اگر عدالت کی رائے میں کسی شخص ذی منصب کی ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کی بنا پر کیا گیا ہو جو الزام سے تعلق رکھتا ہو اور جو ملزم کو یہ باور کرانے کے لئے کافی معلوم ہو کہ ایسا اقبال کرنے کے استعمال میں اسکو کوئی فائدہ پہونچیگا یا وہ ضرر سے محفوظ رہیگا۔

(۲) اگر ایسا اقبال اوسوقت کیا جائے جبکہ عدالت کی رائے میں اس ترغیب یا دھمکی یا وعدہ کا اثر ملزم کے دل سے بالکل جاتا رہا ہو تو وہ ثابت کیا جاسکیگا۔"

یہ دفعہ بہت صاف ہے ان قیود و شرائط کے ساتھ اقبال ملزم ثابت کیا جاسکتا ہے مقدمہ ہذا میں اگر مجسٹریٹ کی یہ رائے ہوئی ہے کہ اقبال ملزم حسب تحریک مستغیث ثابت کیا جائے تو ان امور پر کافی غور کر لینا چاہئے۔

پس جب مجسٹریٹ مجاز ہے کہ مزید شہادت حسب اقتضا رائے خود قلمبند کرے اور اقبال ملزم بھی کا اس احتیاط کیساتھ ثابت کیا جاسکتا ہے تو نگرانی نامنظوری کے قابل ہے مجسٹریٹ کو صرف ہدایت کر دینا کافی ہے کہ امور مصرحہ صدر کو ملحوظ رکھکر کارروائی کرے۔ لہذا حسب ذیل حکم دیا جاتا ہے۔

خواجہ ابو ... بنام ... [illegible]

نواب نظامت جنگ بہادر رکن بحث سماعت ہوئی مجسٹریٹ نے بعد حصول اطمینان انسداد
نقص امن فریقین کو بیانات تحریری داخل کرنے کا حکم دیا اور تاریخ پیشی ۳ امرداد ۱۳۳۲ف
شہادت کے لئے مقرر کی گئی لیکن اسکے قبل تاریخ ۳۰ تیر یہ حکم صادر کیا کہ
جائداد متنازعہ زیر نگرانی سرکار لیجائے۔

اسکے متعلق مقدمہ نگرانی خواہ یہ ہے کہ نہ صرف قبل تاریخ مقررہ وہ صادر کیا گیا بلکہ اسکی
صدور کی بظاہر سرکاری قبضہ کرنیکی کوئی وجہ نہیں تھی۔ دوسری طرف سے کہا جاتا ہے کہ
مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ اگر وہ مناسب خیال کرے تو ایسا حکم صادر کرے اور بوقت حکم
صادر ہوا فریقین حاضر تھے۔ ہماری رائے میں یہ کافی نہیں ہے دفعہ (۱۴۵) میں صاف طور
پر ہدایت کی گئی ہے کہ بصورت اشد ضرورت جائداد متنازعہ سرکاری قبضہ میں لیجاسکتی ہے
مجسٹریٹ نے کوئی شدید ضرورت نہیں ظاہر کی۔ بلکہ صرف یہ لکھا ہے کہ فریقین درخواستیں
دیکر وقت ضائع کرتے ہیں۔ یہ صورت اشد ضرورت کی تعریف میں کسی طرح داخل نہیں
سمجھی جاسکتی۔ اور قبل تاریخ مقررہ تجویز کرنا بھی نامناسب اور قابل اعتراض ہے۔

اگر نقص امن کا اندیشہ نہ تھا تو کارروائی شروع نکرنا چاہئے تھا جب ایک دفعہ مجسٹریٹ کا
اطمینان ہوگیا اور کارروائی شروع کی گئی تو اسکو پابندی ضابطہ چلانا چاہئے تھا۔ اس
غلط طریقہ سے درمیانی حالت میں اسکو ختم کر دینا اور قبضہ اندرون دوماہ کی نسبت کوئی
فیصلہ نکرنا خلاف منشاء قانون اور قابل منسوخی ہے

حکم ہوا کہ

حکم زیر نگرانی منسوخ جس فریق سے جائداد سرکاری قبضہ میں لی گئی اسکو واپس کیجائے
اور جس غرض کے لئے ۳ امرداد ۱۳۳۲ف تاریخ پیشی مقرر ہوئی تھی۔ اسکی تکمیل کرکے
حسب ضابطہ تجویز کیا جائے۔

رائے محب الملک مختار جنگ رکن ... اس مقدمہ میں کارروائی دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
ہے عدالت ماتحت نے کارروائی میں نقص امن کی نسبت اپنا اطمینان کرکے فریقین کے بیانات
تحریری لئے اور مقدمہ میں ۳ امرداد ۱۳۳۲ف فریقین کے ثبوت کے واسطے تاریخ

خواجہ بی بی — **نگرانیخواہ**

بنام

خواجہ غلام اسد اللہ — **طرف ثانی**

نقص امن تحقیقات نقص امن بسبب جائداد متنازعہ سرکار کی نگرانی میں لیجا سکتی ہے۔
اشد ضرورت۔ تاریخ پیشی مقررہ کے قبل اور بلا تحقیقات ضبطی جائداد متنازعہ کا عدم جواز۔
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸۔

تجویز ہوئی کہ (۱) حسب دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بلا اشد ضرورت جائداد متنازعہ نگرانی میں نہیں لیجا سکتی۔ فریقین کا درخواستیں دیکر وقت عدالت کا ضائع کرنا اشد ضرورت کی تعریف میں داخل نہیں ہے قبل تاریخ پیشی اور بلا تحقیقات محض یک فریق کی درخواست پر حکم ضبطی جائداد متنازعہ بالکل غلط و خلاف ضابطہ ہے۔

(۲) جب بعد اطمینان اندیشہ نقص امن حسب دفعہ ۱۴۸ مجموعہ مذکور کارروائی شروع کردیجائے تو قبضہ اندرون دو ماہ کی نسبت تجویز کرنے کے بغیر جائداد متنازعہ کو زیر نگرانی سرکار رکھکر فریقین کو ہدایت عدالت دیوانی کی دیکر درمیانی حالت میں کارروائی کو ختم کر دینا بالکل خلاف قانون و قابل تنسیخ ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب نگرانیخواہ پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل۔
منجانب طرف ثانی مولوی میر محمود علی صاحب وکیل۔

نگرانی بابت تجویز مورخہ سید باقر علی حسینی صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع میدک مورخہ ۳۰ تیر ۱۳۳۲ ف جس کی رو سے جائداد متنازعہ زیر نگرانی سرکار رکھی جاکر کاشت وغیرہ کا انتظام منجانب تحصیل و پٹواری متعلقہ کیا جاکر فریقین کو عدالت دیوانی کی رہنمائی کی گئی ہے۔

لکشمن وغیرہ

بنام

مستغاث علیہم طرف ثانیان

اقبال - اقبال ملزم - وارنٹ کیس - مقدمات قابل اجرائی حکمنامہ میں محض اقبال ملزم کی بنا پر جبکی تائید شہادت تائید الزام سے نہ ہوتی ہو تجویز سزا کا عدم جواز - تجدید شہادت مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۱۱ ضمن ۳ و ۲۰۸ -

تجویز رہائی لہ

(۱) اگر ایک مجسٹریٹ نے بربنائے شہادت و اقبال ملزم فرد جرم ترتیب کی ہو لیکن جب بعد تبدیل مجسٹریٹ ملزم اقبال سے بیچ کر جرم سے انکار کرے تو مجسٹریٹ ثانی حسب دفعہ ۲۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تجدید شہادت کرے اور اسکی یہ رائے قرار پائی کہ شہادت سے الزام اور اقبال ملزم کی تائید نہیں ہو سکتی تو مجسٹریٹ ثانی کی تجویز رہائی بالکل صحیح ہے -

(۲) مقدمہ قابل اجرائی حکمنامہ میں بموجب ضمن ۳ دفعہ ۲۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی باوجود اقبال تمام شہادت تائید الزام کا مجری ہونا ضروری ہے -

مجسٹریٹ درجہ سوم نے ایک استغاثہ سرقہ کو زیر دفعہ ۲۱۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی خارج کرکے ملزمین کو رہا کر دیا جسکی ناراضی سے منجانب مستغیث عدالت فوجداری ضلع میں نگرانی پیش ہوئی جسکو ناظم صاحب ضلع نے قابل پذیرائی خیال کرکے بغرض تجویز آخر ہائیکورٹ میں مثل روانہ کیا -

منجانب سرکار نگرانخواہ مسٹر کلیان رام آر صاحب وکیل سرکار -

مستغاث علیہم غیر حاضر -

احکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا -

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس - ناظم صاحب فوجداری ضلع پربھنی کی تحریک ملاحظہ ہوئی واقعات یہ ہیں کہ ملزمین پر الزام سرقہ کا ہے منصرم تحصیلدار ہونے کے روبرو ملزمین ۱ و ۲ نے

خواجہ جیلانی بنام خواجہ غلام [illegible]

پیشی مقرر کی۔

لیکن اس تاریخ کے قبل ہی ۳ مہر ۱۳۲۳ف کو عدالت نے ایک فریق کی درخواست پر حکم دیا کہ اراضی پر نگرانی سرکار لیجائے اور فریقین کو عدالت دیوانی کی ہدایت دیجاوے

اسکی ناراضی سے فریق اوّل کی نگرانی ہمارے اجلاس پر پیش ہے ہماری رائے میں عدالت ماتحت کی کارروائی بہت شدید طور پر بے ضابطہ ہے جبکہ فریقین کے ثبوت کے واسطے ایک تاریخ پیشی مقرر تھی تو اسکے قبل کسی فریق کی درخواست پر کارروائی کرنا نہایت ہی غلط تھا اور جو حکم بہ نگرانی سرکار لینے کا دیا گیا ہے وہ بھی بلا کسی قسم کی تحقیقات کے دیا گیا ہے اور مثل میں کوئی مواد اس امر کی نسبت نہیں ہے کہ آیا فریقین سے کوئی فریق قبضہ پانے کا مستحق ہے یا نہیں ہے۔ اور یا اراضی پر قبضہ سرکار لینے کی آیا کوئی ضرورت ہے اور کسوجہ سے۔ افسوس ہے کہ عدالت ماتحت کی کارروائی سخت بے ضابطہ ہے اور نہایت ہی خلاف قانونی طور پر انہوں نے کارروائی زیر دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری ختم کر دی ہے ایسی صورت میں بجز اسکے چارہ نہیں ہے کہ عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کر کر مقدمہ میں حسب ضابطہ کارروائی کرنیکا حکم دیا جاوے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حکم زیر نگرانی منسوخ۔ اور مقدمہ حسب ضابطہ کارروائی کی تکمیل کیواسطے عدالت ماتحت میں واپس ہو۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۴۹ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۱۰ مہر ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا، میر مجلس عالیجناب راجا ملک [illegible] صاحب رکن [illegible]

مستغیثہ [illegible]

نگرانی بر ناراضی حکم عدالت فوجداری ضلع [illegible] نمبر (۱۹۰۸) مورخہ ۳ اسفندار ۱۳۲۳ف نسبت نامنظوری نگرانی۔

انہی وجوہ سے کہا کہ وہ اس درخواست نگرانی کی تائید نہیں کر سکتے لہذا حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور ہے

نگرانی فوجداری

جلسۂ متفقہ

نمبر مقدمہ ۳۶۶ سنہ ۲۲ ف منفصلہ ۲ مہر سنہ ۲۲ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء میر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے رکن

سرکار عالی — مستغیث — نگرانی خواہ

بنام

کنجم سوامی وغیرہ — ملزمین — طرف ثانی

سپردگی ۔ سپردگی بغرض ازدیاد سزا بوجہ سزایابی سابقہ ۔ اختیار ۔ اختیار مجسٹریٹ درجہ دوم نسبت سپردگی بغرض ازدیاد سزا ۔ باوجود نقص اختیار سپردگی کا جواز ۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۷۴ ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۰۸ و ۲۰۹ و ۵۰۰ ۔

تجویز ہوئی کہ ۔

(۱) جب عدالت تحقیقات کنندہ بہ تعلق دفعہ ۷۴ مجموعہ تعزیرات کوئی ایسا اپنے اختیار سے زائد سزا کا تجویز ہونا مناسب خیال کرے تو بموجب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت نظامت سشن میں سپرد کیا جا سکتا ہے ۔

(۲) مجسٹریٹ درجہ دوم کو بموجب دفعہ ۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی ایسے

نگرانی بنا بر نامنظوری تجویز مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت صوبہ ورنگل متعلق شعر تنگیہ حسب دفعہ ۱۹ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تحصیل کو واپس کیا جاتا ہے ۔

اقبال جرم کیا مگر جب تعلق تحصیلدار آگئے تو بموجب دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری کارروائی از سر نو شروع ہوئی اور اس نوبت پر ملزمین ۱ و ۲ نے اقبال سابق سے رجوع کر کے جرم سے انکار کیا تحصیلدار نے شہادت کی تجدید کی اور یہ تجویز کی کہ شہادت سے اقبال سابق کی تائید نہیں ہوتی لہذا ملزمین کو رہا کیا۔ ہماری رائے میں تحصیلدار کی تجویز درست ہے مقدمہ مقابل الجوار حکم ہوا۔ ہماری رائے میں بموجب ضمن ۳ دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری باوجود اقبال تمام شہادت تائید الزام جو پیش ہو قلم بند کرنا ضرور ہے اور چونکہ شہادت سے تائید اقبال کی نہیں ہوئی اسلئے تجویز رہائی ملزمین درست ہے۔

وکیل سرکار بھی اس تحریک کی تائید نہیں کرتے ان وجوہ سے ہم بصیغہ نگرانی دست اندازی کی ضرورت نہیں خیال کرتے۔ نگرانی نامنظور۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں ایک بار عمر تحصیلدار نے مقدمہ سنا تو میں تحقیقات کی تھی جس میں قبل شہادت کی قلمبندی کے عدالت کے استفسار پر ملزمین نمبر ۱ و ۲ نے اقبال جرم کیا تھا اور عدالت نے ملزمین کو فرد جرم بھی سنائی تھی۔ اسکے بعد بتقرر دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہوا جنہوں نے ملزمین کی درخواست پر بموجب دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری کارروائی کی تجدید کی اُنکے اجلاس پر ملزمین نمبر ۱ و ۲ نے جرم سے انکار کیا اور اس مجسٹریٹ نے بعد قلمبندی شہادت مدعی یہ رائے قائم کی کہ شہادت مستغیثہ سے الزام ثابت نہیں ہوتا ہے اور گو ملزمین نمبر ۱ و ۲ نے اقبال جرم کیا ہے لیکن شہادت تائید الزام سے تائید اقبالات کی نہیں ہوتی۔ لہذا انہوں نے ملزمین کو رہا کیا۔ اس حکم کے خلاف یہ نگرانی ہے کہ مجسٹریٹ نے باوجود اقبال جرم کے ملزمین کو رہا کیا ہے ہماری رائے میں یہ مقدمہ وارنٹ کیس ہے اور جبکہ اقبال کی تائید میں شہادت کافی طور پر موجود نہیں ہے تو ہم مجسٹریٹ کی رائے میں کوئی قانونی غلطی نہیں پاتے مجسٹریٹ کا حکم رہائی بھی صحیح ہے گو پہلے فرد جرم مرتب ہوئی تھی لیکن اسکے بعد دوسرے مجسٹریٹ نے تجدید کارروائی کی اور اسکو فرد جرم سنانے کی نوبت نہیں آئی تو ایسی صورت میں حکم برأت نہیں ہو سکتا تھا مجسٹریٹ نے جو حکم رہائی دیا ہے وہ صحیح ہے وکیل سرکار نے بھی

نالہ رسالہ بالکم (حکم مکرر)

خاص طور پر سرکار سے عطا نہیں ہوا ہے لہذا بموجب دفعہ ۲۰۶ ضابطہ فوجداری وہ مجاز سپرد کرنے کا نہیں ہے لیکن اس نوبت کا بدوائی پر مقدمہ کو بغرض تحقیقات مجسٹریٹ درجہ اول کے پاس واپس کرنا خالی از دشواری نہیں ہے اسلئے ہم حکم دیتے ہیں کہ بموجب دفعہ (۵۰۰) ضابطہ فوجداری ناظم عدالت نظامت سشن سپردگی کو جائز خیال کر کے حسب ضابطہ تحقیقات و تجویز کریں ۔

پولیس کو ہدایت ہونی چاہیئے کہ ایسے اشخاص کو جن سے دفعہ (۴۰۰) مجموعہ تعزیرات متعلق ہو کم سے کم درجہ اول کے مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا کریں کیونکہ ان سے کمتر درجہ کا مجسٹریٹ بروئے دفعہ (۲۰۶) ضابطہ فوجداری عدالت سشن میں سپرد کرنے کا مجاز نہیں ہے۔

درجہ دوم کا مجسٹریٹ بھی سپرد سشن کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کو خاص طور پر سرکار سے ایسا اختیار عطا کیا گیا ہو مگر وکیل سرکار کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا اختیار کسی مجسٹریٹ درجہ دوم کو سرکار سے ابھی عطا نہیں ہوا ہے لہذا درجہ دوم کے مجسٹریٹوں کو ایسا اختیار عطا ہونے تک پولس کو چاہیئے کہ اس قسم کے مقدمات درجہ اول کے مجسٹریٹ کے پاس پیش کیا کریں۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ عدالت سشن ودر محل میں بغرض تحقیقات و تجویز باضابطہ بھیجدیا جائے ایک نقل اس تجویز کی ناظم صاحب کوتوالی اضلاع کے پاس روانہ کیجائے ۔

رائے بالمکند صاحب رکن ۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ سوم کی تحقیقات کی بنا پر مقدمہ بموجب دفعہ ۲۰۹ ضابطہ فوجداری بوجہ تعلق دفعہ ۴۰۰ تعزیرات عدالت سشن سپرد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیونکہ دفعہ ۱۹۸ ضابطہ فوجداری کے مطابق عدالت سشن بطور عدالت ابتدائی کے صرف اون مقدمات کی سماعت کر سکتی ہے جو منجملہ مجسٹریٹ درجہ اول ہوں یا مجسٹریٹ درجہ دوم جن کو خاص اختیار دیا گیا ہو تعجب ہے کہ باوجود ملزمین کی سزا یابی سابق کے بھی پولس اس قسم کے مقدمات مجسٹریٹ درجہ سوم کے

سرکار عالی بنام [illegible]

[illegible] زیادہ سزا مقدمہ کو سپرد کرنیکا اختیار حاصل نہیں ہے۔

(۳) سپردگی باوجود نقص اختیار مجسٹریٹ سپرد کنندہ بلحاظ طوالت مدت دوران مقدمہ جو موجب پریشانی ہے حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ مذکورہ جائز رکھی جاسکتی ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ پولیس نے ملزم کو بالزام سرقہ عدالت تحصیل تعلقہ [illegible] ضلع ورنگل میں چالان کیا۔ عدالت تحصیل نے بعد تحقیقات ملزم قرار جرم زیر دفعہ ۳۷۲ قانون تعزیرات سرکار عالی ثابت کر کے بوجہ سزایابی سابقہ (۸) سال قید کی [illegible]۔ اور مثل مقدمہ عدالت فوجداری ضلع ورنگل میں بحوالہ دفعہ ۲۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تفویض کیا۔

عدالت ضلع نے مقدمہ کو عدالت سشن میں تفویض کرنے کی ہدایت دیکر مقدمہ واپس کیا۔

جب مقدمہ عدالت سشن میں سپرد ہوا تو عدالت سشن نے بحوالہ دفعہ [illegible] ضابطہ فوجداری سرکار عالی مثل کو واپس کر دیا جسکی وجہ سے مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ نے عدالت العالیہ سے یہ استصواب کی ہے کہ اب اس مقدمہ میں کیا چارہ کار اختیار کیا جائے۔ اس امر کے تصفیہ کے واسطے یہ مقدمہ عدالت متفقہ میں پیش ہوا۔

منجانب گورنمنٹ [illegible] مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔

حکام عدالت متفقہ نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ ملزم سزایاب سابق ہے اور عدالت ابتدائی کی رائے یہ ہے کہ اسکو ایسی سزا ہونی چاہیے جو اس عدالت کے اختیار سے باہر ہے۔ ایسی صورتوں کے لئے دفعہ (۲) [illegible] ضابطہ فوجداری میں حکم موجود ہے جب دفعہ ۷۵ مجموعہ تعزیرات ملزم سے متعلق ہو سکتی ہے اور ملزم کے مجرم قرار پانے کی صورت میں عدالت ابتدائی کافی سزا نہیں تجویز کر سکتی ہے تو ملزم عدالت نظامت سشن میں سپرد کیا جا سکیگا۔ جس مجسٹریٹ نے مقدمہ کو سپرد کیا ہے وہ درجہ دوم کا ہے اور اسکو سپرد کرنیکا اختیار [illegible]

سلیمان الدین
بنام
سرکار عالی

تجویز ہوئی کہ اثبات جرم (سرقہ) کیلئے روئیت کی شہادت کی عدم موجودگی میں واقعات متعلقہ کی شہادت نہایت مضبوط اور ایسی پیش ہونی چاہئے جو رفع شبہ کیلئے کافی تصور ہو سکے۔

واقعات مقدمہ تجویز عالیجناب ذوالقدر جنگ بہادر سے بخوبی ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مرافعین رائے گنپت لال صاحب وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہ مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ بحث لایق وکلائے فریقین تاریخ پیشی گذشتہ پر ساعت ہو چکی ہے۔ واقعات مقدمہ یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ تاریخ ۲۹ شہریور ۱۳۱۹ف ملزمین نے گلبرگہ شریف میں لالن بی طوائف کو اسی کے مکان میں شراب میں زہر شریک کر کے پلایا جب مستغیثہ بے ہوش ہو گئی۔ ملزمین نے اسکے جسم کا زیور اوتار لیا اور بعد ارتکاب جرم روپوش ہو گئے۔ وردات کے تقریباً ڈھائی سال بعد ملزمین ۲۴ اور ۲۵ تیر ۱۳۲۲ف کو بلدہ حیدرآباد میں گرفتار ہوئے اور انکی نشاندہی سے کوتوالی نے مال برآمد کیا۔ سوائے اسکے پہنچے اور چاندبالی کے اور سب مال گلا ہوا برآمد ہوا ہے۔

چونکہ سرکار کے لایق وکیل نے اپنی تقریر میں اس امر پر بہت کچھ زور دیا تھا کہ ابتدا سے کوتوالی نے کوئی پیروی اس مقدمہ کی تفتیش میں اٹھا نہیں رکھی۔ اور آباد خاں صاحب ایک نہایت تجربہ کار عہدہ دار کوتوالی نے کمال محنت کے ساتھ ملزمین کو گرفتار اور تفتیش کو مکمل کیا ہے چونکہ میں خود آباد خاں صاحب کی محنت اور عمدہ کارگذاری سے واقف تھا نہایت احتیاط کے ساتھ شہادت شمولہ مثل اور واقعات متعلقہ پر میں نے نظر ڈالی مگر افسوس ہے کہ مواد نہایت ضعیف پائی گئی۔ عدالت مجبور ہے کہ بلحاظ مواد موجودہ مثل رائے قائم کرے روئیت کی شہادت موجود نہیں گو کہا جاتا ہے کہ صحت واقعہ کا پنچنامہ واقعہ کے دوسرے ہی روز ہوا اور یہ پنچنامہ شریک مثل بھی ہے مگر اسکے پنچوں میں سے ایک پنچ بھی پنچنامہ کی تائید اور تصدیق کے واسطے پیش نہیں ہوا ظاہر ہے کہ روئیت کی شہادت کی عدم موجودگی میں واقعات متعلقہ کی نہایت مضبوط شہادت پیش ہونی چاہئے تھی

اجلاس پر رجوع کرتی ہے جو کسی طرح کافی سزا نہیں دے سکتے اور نہ بموجب دفعہ (۲۷۹) ضابطہ فوجداری سپردگی سشن کے مجاز ہیں۔

ایسی صورت میں اب یہ مقدمہ کسی مجسٹریٹ درجہ اول کے اجلاس پر تحقیقات کے واسطے قابل واپسی تھا لیکن چونکہ اس وقت تک مقدمہ نہ ایسی [illegible] اور آئندہ طوالت موجب پریشانی ملزم ہے لہذا ہماری رائے یہ ہے کہ بموجب دفعہ (۵۰۰) ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت سشن باوجود نقص اختیار عدالت سپرد کنندہ اس سپردگی کو منظور کرے لہذا

حکم ہوا کہ

مقدمہ عدالت سشن میں حسب ہدایات مندرجہ صدر کارروائی کے واسطے واپس ہو۔ فقط

مرافعہ فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۱۱۴ تا ۱۲۱ سنہ ۱۳۳۲ فصلی منفصلہ ۸ مہر شہریور سنہ ۱۳۳۲ ف

باجلاس عالیجناب نواب ذو القدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین خان صاحب ارکان

سید معین الدین وغیرہ ملزمین مرافعہ گذاران

بنام

سرکار عالی ذریعہ لائسنس علوائف مستغیثہ مرافعہ علیہ

سرقہ۔ شہادت رویت کی عدم موجودگی۔ شہادت واقعہ متعلقہ کا نا قابل اعتبار ہونا۔

مرافعہ بالاضی تجویز نواب معین جنگ بہادر ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ مورخہ ۲۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۳۲ فصلی جس سے مرافعہ گذاران شکلیہ ملزم نمبر ۱ و ۲ بپاداش جرم سرقہ ایک ایک دو دو سال علی الترتیب قید سخت پایا ہے اور ملزم نمبر ۳ کی نسبت سزا سنہ تحت بحال رہے۔

جرم کے واسطے کافی نہیں ہو سکتا۔ مستغیثہ طوائف پیشہ عورت ہے اُسکے گھر پر ہر وقت لوگوں کی آمد و رفت ضرور رہا کرتی ہوگی۔ یہ امر کہ آیا ملزمین مرتکب جرم مستوجبہ ہوے قابل اطمینان مشتبہ نہیں ہے اور اس قسم کی مشتبہ حالت میں بمقتضائے قانون انصاف ملزمین کو شبہ کا فائدہ ملنا چاہیے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ ملزمین بری کئے جائیں۔ ایک ایک نقل اس تجویز کی دیگر امثلہ میں شریک کی جائے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن مجھکو بھی اتفاق ہے۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسۂ منفصلہ

نمبر مقدمہ ۳۵ سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۲۸ شہریور ۱۳۲۴ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا معتمد مجلس و عالیجناب نواب سلطان حسن نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

نگرانخواہ پیران

بلزم

بنام

طرفثانی نیلوا مستغیثہ

نگرانی۔ نگرانی منجانب مستغیث بعدالت سشن۔ نگرانی منجانب سرکار بعدالت العالیہ دست برداری وکیل سرکار اور اُسکا اثر عدالت سشن کی کارروائی پر۔

تجویز ہوئی کہ وکیل سرکار کا اپنی نگرانی سے اس بنا پر کہ منجانب

نگرانی بنا مافی تجویز نواب ... جنگ بہادر سشن جج صوبہ گلبرگہ شریف مورخہ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۲۳ف مشعر اسکے مثل عدالت ابتدائی میں واپس کی جائے کہ ملزمین کے مقابلے میں بعد ترتیب فرد جرم مقدمہ کو سماعت مکمل کیا جائے۔

بجز رفع شبہ کے واسطے کافی تصور ہو سکتی۔ لیکن استغاثہ میں خود مستغیثہ کا بیان قابل بھروسہ
نہیں ہے۔ مستغیثہ نے تاریخ واقعہ ۱۹ ر شعبان بیان کی ہے اور یہ مطابق ہے ۲۹ ر مہر ۱۳۲۹ ف
کے حالانکہ تاریخ واقعہ ۱۹ ر خورداد بتائی جاتی ہے گو ۱۹ ر رجب ۱۳۴۸ھ کے مطابق ہوتی ہے ممکن
ہے کہ بوجہ امتداد زمانہ دنوں کا فرق ہو مگر مہینوں کا اختلاف ضرور قابل غور ہوگا علاوہ
اسکے اور جو شہادت اہم خیال کیجا سکتی ہے وہ شناخت مال کی ہے۔
چونکہ سوائے دو چیزوں کے اور تمام مال گلاختہ برآمد ہوا ہے اس شہادت کا انحصار
کچھے اور بالے پر ہے جو اصلی حالت میں برآمد ہوئے ہیں اس کی نسبت بھی ہم کو گواہوں کے
بیان پر نظر ڈالنے کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ خود مستغیثہ جسکا مال تھا اپنے مال کی شناخت
نہیں کر سکتی یہانتک نہیں بتا سکتی کہ جو مال سرقہ گئے تھے سونے کے تھے یا چاندی کے مستغیثہ
کا یہ اقرار کہ وہ اپنے ذاتی مال کی جو اُسکے استعمال میں آیا کرتا تھا حیثیت تک سے واقف
نہیں ہے نہایت تعجب خیز ہے مستغیثہ کو جب عدالت میں تمام مال بتایا گیا جس میں کچھے بھی
شریک تھا اُس نے محض مال کے شناخت کی کوشش کی کچھے کا ذکر تک نہیں کیا پس
جب مال مسروقہ کی شناخت نہ ہو سکی تو مقدمہ میں کوئی جان ہی باقی نہیں رہتی مستغیثہ
تک سے صحت واقعہ کے ہنگامہ کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا گیا۔ زہر کے دریافت کی
غرض سے ڈاکٹر ملنا نے باقیماندہ شراب کا امتحان بھی کیا مگر اُن کی تشخیص میں شراب
میں زہر کا بالکل پتہ نہیں ملا۔
اگر یہ کہا جائے کہ چھ ماہ بعد شراب میں زہر کا اثر باقی نہیں رہ سکتا تھا تو یہ کمال تساہل
کوتوالی کا تھا کہ بروقت شراب کا امتحان نہیں کرایا گیا۔ ہم بلحاظ دریافت ڈاکٹری یہی قرار
دے سکتے ہیں کہ زہر شریک کرنیکا واقعہ ثابت نہیں ہے اب گواہوں کا محض وہ بیان
رہجاتا ہے جسکا ماحصل یہ ہے کہ ان لوگوں نے ملزمین کو شب واقعہ کو لالن جی کے مکان
میں دیکھا تھا مگر حین ارتکاب جرم کے وقت یہ لوگ موجود نہیں تھے جب کہ نہایت اہم
واقعات متعلقہ کی شہادت متذکرہ صدر مشتبہ رہنا کافی ہے اور ناقابل اعتبار ہو تو محض
گواہوں کا یہ بیان کہ ملزمین شب واقعہ کو لالن جی کے مکان میں دیکھے گئے تھے سلبوت

عدالت جناب راجہ بالمکند صاحب بی۔ اے۔ رکن۔

سرکار عالی　　نگرانخواہ

بنام

تمایا　　طرفثانی

سزا۔ سزائے قید کے لزوم کی صورت میں محض جرمانہ کی سزا۔ سزائے خلاف قانون۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۳۴۳۔

قرار پایا کہ جرم زیر دفعہ ۳۴۳ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کی پاداش میں سزائے قید لازمی ہے اور محض جرمانہ کی سزا خلاف قانون ہے۔

ازروئے سند۔ اسکے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانخواہ مسٹر کلیان رام آر صاحب وکیل سرکار۔
طرفثانی غیر حاضر۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ ملزم کو عدالت ابتدائی نے زیر دفعہ (۳۴۳) تعزیرات پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی۔ پولیس کی طرف سے نگرانی کیجاتی ہے کہ حسب دفعہ (۳۴۳) تعزیرات قید کی سزا لازمی ہے محض جرمانہ پر اکتفا نہیں ہوسکتا۔ وکیل سرکار کا عذر قابل تسلیم ہے۔ دفعہ (۳۴۳) تعزیرات کے لحاظ سے بشرط اثبات جرم قید کی سزا لازمی ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ مقدمہ عدالت ابتدائی میں بغرض تجویز باضابطہ واپس کیا جائے۔

راجہ بالمکند صاحب رکن۔ عدالت ماتحت نے ملزم کو فرد جرم دفعہ (۳۴۳) تعزیرات آصفیہ سنا کر اور جرم ثابت قرار دیکر اسکو پچیس روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے حالانکہ اس

نگرانی بنا راضی تجویز فلاں مورخہ بہاری لال صاحب ناظم عدالت فوجداری درجہ دوم تعلقہ [illegible] آباد صوبہ [illegible] شعر لیکا تا پچیس روپیہ جرمانہ داخل کرے بصورت عدم وصول ایک ہفتہ قید سخت میں بسر کرے۔

مستغیث عدالت سشن میں درخواست نگرانی پیش ہو چکی ہے دست
برداری کا عذر مستغیث کیلئے مستغیث کی نگرانی کو متعلق صادر تجویز کا مانع
نہیں ہو سکتا۔

اغراض مقدمہ ہذا کیلئے رپورٹ ضرور نہیں ہے

منجانب نگرانخواہ مولوی محمد اصغر صاحب کونسل۔

منجانب طرفثانی مولوی عبدالعلی صاحب وکیل

نواب نظامت جنگ بہادر رکن و نواب حاکم الدولہ بہادر ممبر مجلس متفق الرائے ہیں

ملزمین کی طرف سے نگرانی اس بیان سے چاہی جاتی ہے کہ مجلس عالیہ عدالت میں جو نگرانی منجانب مستغاثہ پہلے پیش کی گئی تھی اس سے وکیل سرکار نے دست برداری کی تھی اور بربنائے دست برداری کارروائی ختم کر دی گئی تھی وہ تجویز مانع ہے کسی اور تجویز کے۔ مسل سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جو نگرانی مستغیث کی جانب سے پیش ہوئی تھی اسکا موجب واپس لیا گیا کہ وہ بروئے قانون عدالت سشن میں پیش ہونے کے قابل تھی اور چونکہ عدالت سشن میں درخواست پیش کر دی گئی تھی اسلئے یہاں سے کوئی حکم بصیغہ نگرانی نافذ کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ اسی وجہ سے وکیل سرکار نے بھی نگرانی کو یہاں چلانے کی ضرورت نہیں خیال کی۔

جب حالات یہ ہیں تو وہ بنا جس پر کونسل ملزمین نگرانخواہ زور دیتے ہیں باقی نہیں رہتی۔ مجلس عالیہ سے کوئی تجویز ایسی نہیں ہوئی ہے جو صدر عدالت کی تجویز زیر بحث کی مانع خیال کی جاتی ہو۔

حکم ہوا کہ

درخواست نگرانی نامنظور۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۱۵ سال ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۱۲ مہر ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر و مسٹر ... ممبر مجلس و

اسمعیل خان
بنام
سرکار عالی

عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب جج ہائیکورٹ دکن جبکہ
ملزم پر الزام ناقابل اجرائی وارنٹ زیر دفعہ ۳۲۲ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی
عائد کیا گیا ہو تو محض اقبال جرم کی بناء پر فرد قرارداد جرم مرتب کیا جا سکتا ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

نواب ذو القدر جنگ بہادر رکن سے اس مقدمہ کو ناظم ضلع نے بصیغہ نگرانی اس رائے کے ساتھ روانہ کیا ہے کہ مجسٹریٹ نے خلاف ضابطہ عمل کیا ہے کہ بغیر شہادت مستغیث لئے محض ملزم کے اقبال پر ملزم کو فرد قرارداد جرم سنائی۔ حالانکہ ملزمین کو ارتکاب جرم سے انکار نہیں ہے ہم نے ابتدائی مثل کو دیکھا۔ ملزمین کا بیان اقبال کی حد تک نہیں پہونچتا ہے بلکہ جو مواد کہ اسوقت مثل میں موجود ہے اس سے یہ نزاع دیوانی معلوم ہوتی ہے تعجب ہے کہ خود مستغیث کے بیان کا حوالہ دینے کے بعد جس سے مقدمہ ناقابل سماعت فوجداری ہو جاتا ہے مجسٹریٹ نے تحقیقات کو جاری رکھا لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ مقدمہ حسب وجوہ متذکرہ صدر خارج ملزم بری کیا جائے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن سلطنت سے باسالونہا فیصلہ۔ درخواست بصیغہ نگرانی پیش کی ہے کہ عدالت نے محض اقبال کو وجہ کافی قرار دیکر فرد جرم مرتب کی ہے جو صحیح نہیں ہے یہ عذر تو کوئی معقول نہیں ہے اسلئے کہ اگر جرم قابل وارنٹ نہ تھا اسپر جو الزام تھا وہ دفعہ ۳۲۲ تعزیرات سرکار عالی کا تھا اس مقدمہ میں یہ عذر قابل توجہ باقی نہیں رہتا۔ البتہ جو مثل کے ملاحظہ کارروائی سے ظاہر ہوتی ہے اور اس سے ملزم کو فائدہ واقعی طور پر پہنچ سکتا ہے یہ ہے کہ وہ بیان مابہ البحث بحد اقبال تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ بریں بیان استغاثہ سے صورت نزاع متعلق بعدالت دیوانی پائی جاتی ہے افسوس اس کا ہے کہ عدالت نے باوصف تسلیم کرنے اس وجہ معقول کے پھر بھی ملزم کو فرد جرم سنائی جو کسی طرح درست نہیں۔ دیوانی عدالت کا دروازہ مسدود نہیں ہے۔ مستغیث کو چاہئے کہ صحیح چارہ کار اختیار کرے۔

جرم کے واسطے سزائے قید کا دیا جانا لازمی ہے پس ہماری رائے میں سزائے مجوزہ مجسٹریٹ خلاف قانون ہے اور حسب قاعدہ وصدور حکم سزا کے واسطے مقدمہ قابل واپسی ہے

لہذا حکم ہوا کہ

نگرانی منظور حکم مصدرہ عدالت ماتحت منسوخ ہو اور حسب مندرجہ صدر عدالت ماتحت حسب ضابطہ حکم سزا صادر کرے ۔ فقط

نگرانی فوجداری

اجلاس متفقہ

نمبر مقدمہ ۳۹۰ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۲۴ شہریور ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الفضل اللہ صاحب ارکان

اسمعیل خان نگرانی خواہ

بنام

پیر بہاجی طرف ثانی

ترتیب فرد قرار داد جرم۔ بیان ملزم پر فرد قرار داد جرم کی ترتیب۔ مستغیث کے بیان سے نزاع کا از قسم دیوانی ظاہر ہونے کے باوجود فرد قرار داد جرم کی ترتیب جرم ناقابل راضی نامہ وارنٹ میں محض اقبال ملزم پر ترتیب فرد قرار داد کا جواز۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۲۲۲۔

تجویز ہوئی کہ جب خود بیان مستغیث سے نزاع موجودہ از قسم دیوانی ظاہر ہوئی ہے اور بیان ملزم اقبال جرم کی حد تک نہ پہنچا ہو تو ترتیب فرد قرار داد جرم کسی طرح صحیح نہیں ہے۔

نگرانی بر بنا تحریک ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع ناندیڑ نسبت تجویز مولوی شیخ الطاف حسین صاحب مجسٹریٹ درجہ سوم تعلقہ دیگلور مورخہ ۲ مہر سنہ ۱۳۲۳ ف شعر اینکہ ملزم کو فرد جرم سنائی جاوے۔

شیخ اقبال
بنام
بڑا کیا

بقصد ضبع اراضی مملوکہ و مقبوضہ مستغیث واقع موضع تلے گاؤں تعلقہ نانڈیڑ میں ملزمین آئے اور کشتی جھنڈی بیگ ملزم نمبر ۲ کی حسب ہدایت بلوتی بیگ ملزم نمبر ۱ کی ہیا رہ کو اراضی مذکور میں جبراً دخل کر دیا۔

منصف صاحب نے معائنہ موقع کر کے مقید استغاثہ رائے قائم کی ملزمین نے انتقال مقدمہ کی درخواست صدر عدالت تعلقات میں پیش کی جسکو ناظم صاحب صدر عدالت نے منظور کر کے مقدمہ کو جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر نقل فرمایا۔

جائنٹ مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات مقدمہ کو بعدم اصلیت خارج کر دیا جسکی ناراضی سے منجانب مستغیث عدالت العالیہ میں یہ نگرانی پیش ہوئی۔

منجانب نگرانخواہ انبا داس راؤ صاحب وکیل۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ ملزمین پر جبر مجرمانہ اور نقصان رسانی کا الزام ہے یہ مقدمہ منصف نانڈیڑ کے اجلاس پر دائر تھا صدر عدالت نے اسکو جائنٹ مجسٹریٹ نانڈیڑ کے اجلاس پر منتقل کیا جائنٹ مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات ملزمین کو رہا کیا مستغیث اسکی ناراضی سے نگرانی کرتا ہے۔ اور بحث اسی قدر کیجاتی ہے کہ صدر عدالت کو انتقال مقدمہ کا اختیار نہیں تھا اسلئے جائنٹ مجسٹریٹ کی کل کارروائی منسوخ کیجائے نفس تجویز جائنٹ مجسٹریٹ میں کسی قسم کی غلطی نہیں ظاہر کیجاتی ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اگر مقدمہ منتقل نہ ہوتا تو بھی بلحاظ صدر عدالتی جائنٹ مجسٹریٹ اس مقدمہ کی سماعت کے بربنائے دفعہ (۱۹۰) ضابطہ فوجداری مجاز تھے۔ اسلئے ایسی حالت میں جبکہ مقدمہ ختم ہو چکا اور ملزمین کی رہائی کی تجویز ہو چکی محض اس بناء پر کہ صدر عدالت کو انتقال مقدمہ کا اختیار نہ تھا۔ ہم بصیغہ نگرانی دست اندازی کرنا مناسب نہیں خیال کرتے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں نگرانی اس بنا پر ہے کہ صدر عدالت کو انتقال

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ قرار داد جرم منسوخ۔ ملزم رہا۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۲۰۲ سنہ ۱۳۳۲ف منفصلہ ۱۳ شہریور ۱۳۳۲ف

باجلاس عالیجناب نواب [illegible] الدولہ [illegible] ایم اے بیرسٹر ایٹ لا معین مجلس و عالیجناب راجہ [illegible] بہادر [illegible] صاحب بی اے رکن۔

شیخ [illegible] — نگرانیخواہ

بنام

بابی بیگ وغیرہ — طرف ثانی

نگرانی۔ نگرانی بنا راضی تجویز رہائی۔ بوجہ مداخلت بیجا بصیغہ نگرانی۔ انتقال مقدمہ بلا اختیار ایک [illegible] کے ایک مجسٹریٹ کے اجلاس سے دوسرے مجسٹریٹ کے اجلاس پر مقدمہ کا انتقال۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی۔ دفعہ ۱۸۰۔

تجویز ہوئی کہ جبکہ مجسٹریٹ مجوز بصورت ابتدا استغاثہ بلحاظ دفعہ [illegible]
حسب دفعہ ۱۸۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مقدمہ کی سماعت کا مجاز
ہو تو تجویز رہائی تا وقتیکہ نفس تجویز رہائی میں کوئی غلطی ظاہر نہ کی جائے محض
اس بنا پر کہ صدر عدالت نے بلا اختیار مقدمہ کو مجسٹریٹ مجوز کے
اجلاس پر منتقل کیا تھا بصیغہ نگرانی منسوخ نہیں کیا جا سکتی۔

ایک استغاثہ زیر دفعات ۲۵۵ و ۱۴۳ و ۳۴۱ ضمن سوم تعزیرات سرکار عالی عدالت منصفی تعلقات ناندیڑ وغیرہ میں بیان پیش ہوا کہ بتاریخ ۱۱ فروردی ۱۳۳۲ف

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی مرزا ساجد بیگ صاحب شریک ناظم فوجداری ضلع ناندیڑ صادرہ ۱۰ بہمن ۱۳۳۲ف شمولیتکہ بعدم صیغت استغاثہ نمبر سے خارج ملزمین رہا کئے جائیں۔

نگرانی سرکار عالی بنام [illegible]

ملزمین پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے استرے سے مستغیث کی ناک کاٹی۔ عدالت ابتدائی نے اس بنا پر کہ استرہ سلاح مہلک کی تعریف میں داخل نہیں ہے ملزمین کو دفعہ ۲۳۰ ضمن ۲ تعزیرات کی فرد جرم سنائی۔ بطریق نگرانی تجویز ہوئی کہ سبب دفعہ ضمن ۲ تعزیرات سرکار عالی سلاح مہلک میں ایسی شئے بھی داخل ہوگی کہ اگر بطور آلہ ضرب کام میں لائیں تو اُس سے ہلاکت کا احتمال ہو اور چونکہ استرہ ایسا آلہ ہے کہ اگر اُسکو بطور ضرب کام میں لائیں تو اُس سے ہلاکت کا احتمال ہوسکتا ہے اسلئے دفعہ ۲۳۰ ضمن ۲ اس مقدمہ سے متعلق ہوگا۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب نگرانیخواہ مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔

منجانب طرف ثانی مولوی مرزا خداداد بیگ صاحب وکیل۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ ملزمین پر الزام یہ ہے کہ انہوں نے استرے سے مستغیث کی ناک کاٹی۔ عدالت ابتدائی نے یہ بحث کرکے کہ استرہ سلاح مہلک کی تعریف میں داخل نہیں ملزمین کو دفعہ (۲۳۶) تعزیرات کے ضمن ۲ کی فرد سنائی۔ ناظم ضلع نے تحریک کی ہے کہ ملزمین کو دفعہ (۲۳۰) ضمن ۲ تعزیرات کی فرد سنائی چاہیے کیونکہ سلاح مہلک کی تعریف میں استرا داخل ہے۔

وکلا فریقین کی بحث سماعت ہوئی دفعہ ضمن ۲ تعزیرات سرکار عالی میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سلاح مہلک میں ہر ایسی شئے بھی داخل ہوگی کہ اگر اُسکو بطور آلہ ضرب کام میں لائیں تو اُس سے ہلاکت کا احتمال ہو اور چونکہ ہماری رائے میں استرا ایسا آلہ ہے کہ اگر اُس کو بطور آلہ ضرب کام میں لائیں تو اُس سے ہلاکت کا احتمال ہوسکتا ہے اسلئے دفعہ ۲۳۰ ضمن ۲ تعزیرات سرکار عالی اس مقدمہ سے متعلق ہوگا۔ اگر عدالت ابتدائی کی رائے میں بادی النظر میں یہ ثابت ہو کہ ملزمین نے مستغیث کی ناک استرے سے کاٹی تو دفعہ ۲۳۰ ضمن (۲) کی فرد جرم ملزمین کو سنانی چاہیے۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ کا اختیار نہ تھا لہذا صدر عدالت کے حکم انتقال کے بعد جو فیصلہ جائنٹ مجسٹریٹ نے صادر کیا ہے وہ کالعدم قرار دینے کے قابل ہے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ اگر صدر عدالت سے حکم انتقال مقدمہ نہ بھی ہوا ہوتا اور مقدمہ جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر رجوع ہوا ہوتا تو بھی وہ بلحاظ دفعہ (۱۸۰) ضابطہ فوجداری سرکار عالی مجاز سماعت تھے کیونکہ جرم کا ارتکاب انکے ہی اختیار سماعت کے حدود ارضی کے اندر ہوا تھا اور جبکہ انکے فیصلہ رہائی کی نسبت نگرانخواہ عذر نہیں کرتا ہے تو ہماری رائے میں کوئی وجہ اس مقدمہ میں بصیغہ نگرانی دست اندازی کی نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور ہے۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسۂ تنقیح

نمبر مقدمہ ۲۷۳ سنہ ۱۳۴۳ ف منفصلہ ۲۰ آبان سنہ ۱۳۴۳ ف۔

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے رکن

سرکار عالی ذریعہ تاگستی — نگرانخواہ

بنام

ملہاری وغیرہ — ملزمین — طرفثانیان

ضرر شدید بسلاح مہلک سے ضرر شدید کا پہنچایا جانا۔ استرے کا سلاح مہلک کی تعریف میں داخل ہونا۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۵ ضمن ۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۳۶ ضمن ۲ و ۲۳۷ ضمن ۲۔

نگرانی بربنائے تحریک مولوی مرزا خداداد بیگ صاحب ناظم عدالت ضلع بیدر نسبت تجویز مولوی سید عبداللہ صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ کو ہیر مورخہ ۱۱ امرداد ۱۳۴۳ ف مشعر اینکہ ملزمین کو زیر دفعہ ۲۳۶ بعلت ضرر شدید فرد جرم سنائی جائے۔

نمبر مقدمہ ۶۸ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۱۰ آبان سنہ ۱۳۲۳ ف

اجلاس عالیجناب نواب جمال الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب ارکان

گھنشام مستغاث علیہ نمبر (۲) **نگرانیخواہ**

بنام

لوباجی وغیرہ مستغاث علیہم **ملزم نگرانیاب**

نقض امن - بربنائے اطمینان احتمال نقض امن کے تلفبندی کا لزوم - صلح بمقدمات نقض امن - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴۸

تجویز ہوئی کہ بسبب دفعہ ۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایک حاکم مجسٹریٹ کو اولاً احتمال نقض امن کا مچلکہ لینا لازم ہے [illegible] مزید برآں خلاف اختیار ہونے کے کالعدم ہے۔

(۲) کارروائی نقض امن ایک فوجداری کارروائی ہے۔ اور باب نقض امن میں مصالحت کے متعلق احکام وضع نہیں کیے گئے۔ لہذا مجسٹریٹ کا بربنائے مصالحت کسی فریق کو چھوڑ دینا یا مچلکہ واپس کرنا خلاف ضابطہ و خلاف اختیار ہے۔

از عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن - کارروائی حسب دفعہ ۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی فی الحقیقت ایک نزاعی کارروائی ہے اور بربنائے مصالحت ختم ہو سکتی ہے۔

نگرانی بناراضی تجویز مولوی ... صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع ... مورخہ ... ۱۳۲۳ ف جسکی رو سے مقدمہ ... حسب استدعا فریق ثانی جو فریق اول کی ... گیا ہے۔

سرکار عالی بنام مهادیو

نگرانی منظورت

رائے بالمکند صاحب رکن۔ بحث سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں عدالت ڈویژن کو ہیر نے ملزمین کو فرد جرم ضرر شدید حسب دفعہ ۲۳۶ ضمن ۲ تعزیرات آصفیہ سنائی ہے

وکیل سرکار کی بحث ہے کہ جب مستغیث کی ناک اُسترے سے کاٹی گئی ہے تو فرد جرم الزام دفعہ ۲۴۳ ضمن ۲ کی (خطرناک حربوں یا ذرائع سے عمداً ضرر شدید پہونچانا) قائم ہونا چاہئے تھی اور یہی تحریک بعینہٖ نگرانی ناظم فوجداری ضلع نے بھی کی ہے۔ ہمکو وکیل سرکار کی اس بحث سے اتفاق ہے۔ استرہ سلاح مہلک کی تعریف میں حسب دفعہ ضمن ۱۲ تعزیرات آصفیہ آتا ہے۔

وکیل طرف ثانی کی بحث ہے کہ بروئے دفعہ ضمن ۱۲ سلاح مہلک ہونے کے واسطے کسی آلہ کا حرب ہونا ضرور ہے اور استرہ آلہ حرب نہیں ہے۔ یہ بحث صحیح نہیں ہے اُس دفعہ اور ضمن کے موجب کسی آلہ کا سلاح مہلک ہونے کے واسطے خود آلہ حرب ہونا ضرور نہیں ہے بلکہ جبکہ اُسکو بطور آلہ حرب کے کام میں لایا جائے تو اُس سے ہلاکت کا احتمال ہو اسطرح استرہ بھی سلاح مہلک کی تعریف میں داخل ہوجاتا ہے اور ایسی صورت میں جبکہ مجسٹریٹ کی رائے میں فرد جرم ضرر شدید کی سنائی جاسکتی تھی تو استرہ کے سلاح مہلک ہونے کی وجہ سے حسب دفعہ ۲۴۳ ضمن ۲ کا قائم کرنا لازم تھا۔ ہم اس امر کے اظہار کرنے کی ضرورت سمجھتے ہیں کہ ہم نے جسطرح کہ شہادت تائید الزام سے مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ نے نتیجہ نکالا ہے صرف فرد جرم کی تبدیل کرنے کی نسبت رائے ظاہر کی ہے۔ اس بحث کے واسطے ہمکو نہ شہادت تائید الزام کی نسبت کسی رائے کے قائم کرنیکی ضرورت تھی نہ ہم نے فی الواقع کوئی رائے قائم کی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

حسب صدر بالا فرد جرم میں تبدیلی کیجائے۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

گھنشام بنام مروا بی وغیرہ

دوبارہ متعاقدین میں رفع نزاع کی خواہش ظاہر کرے تو اُسکے حسب درخواست حکم کا صادر کرنا
خلاف منشاء قانون متصور نہیں ہوگا۔

ہم لائق وکیل طرفثانی کے بیان کو قابل لحاظ تصور کرتے ہیں عدالت حسب خواہش فریقین
حکم صادر کرسکتی ہے بشرطیکہ وہ قطعاً خلاف قانون نہو۔ دفعہ ۱۴۵ کی نوعیت فی الحقیقت ہو
ایک دیوانی نزاع کی ہے اور محض قبضہ کے تصفیہ پر منحصر ہے تاکہ نقض امن کا فوراً انسداد ہو
اور یہ نزاع میرے خیال میں بمصالحت بھی ختم ہوسکتی ہے بلکہ میری رائے میں اس قسم
کے تنازعات کا مصالحۃً طے ہونا اولیٰ ہے تاکہ نقض امن کا اندیشہ قطعاً رفع ہوجائے ظاہر
ہے کہ اس قسم کی مصالحت کا جسکا منشاء محض رفع نقض امن ہو کوئی اثر فریقین کے حقوق
پر نہیں پڑسکتا۔

کہا جاتا ہے کہ درخواست مصدرہ ارادت ۱۳۴۳ف گھنشام نے پیش نہیں کی حالانکہ
مجسٹریٹ نے اپنے ہاتھ سے گھنشام کے بیان حلفی کی تصدیق پشت دستاویز پر لکھی ہے۔
اگر بالفرض یہ سمجھا جائے کہ درخواست کے پیش کرنے میں اُسکو کسی قسم کا دہوکہ ہوا تھا
اُسکو چاہئے تھا کہ فوراً عدالت ماتحت کو توجہ دلاتا مگر وہاں اسنے کسی قسم کی شکایت پیش
نہیں کی۔ لہٰذا یہ انکار گھنشام کا قابل لحاظ نہیں ہے۔

پس بنظر جملہ حالات ہماری رائے میں مقدمہ کے ختم کرنے میں کوئی ایسی بےضابطگی
نہیں ہوئی ہے جو قابل دست اندازی قرار پاسکے لہٰذا ہم درخواست نگرانی نامنظور کرتے ہیں
مولوی شیخ نور الضیاء الدین صاحب کن بعض کارروائی باب ۱۲ ضابطہ فوجداری
عدالت نے جائداد کو خطرہ فوری کے احتمال پر زیر نگرانی کرلی تھی۔ ہنوز کوئی کارروائی تحقیقات
لازمی ہونے پائی تھی کہ فریق ثانی نے بحالی قبضہ فریق کو بذریعہ درخواست مستقلاً
منظور کرلیا عدالت اُسکو بنا بر تجویز قرار دیکر جائداد کو بحق فریق اول واگذاشت کردیا
عذر یہ ہے کہ دفعہ ۱۴۵ کی ضمن ۴ کی رو سے جو حکم ہوسکتا ہے وہ یا تو حکم اطلاع مقدمہ
یا قبضہ کے متعلق ایسا حکم ہوگا جس سے کسی کا حق قانونی ثبت ہو جسکے بعد جائداد متنازعہ
کے تصفیہ نہ ہو یہ صورت صلح یا اقرار کی ہوسکتی ہے مقصد درخواست مابہ البحث سے ظاہر ہے

گھنشام بنام ربابی

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔
منجانب نگرانیخواہ مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب و مولوی سید محمد حیدر الحسن صاحب وکلا
منجانب طرفثانیان پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل ترجمہ

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ بعد بحث لایق وکلا فریقین سماعت کیگئی۔ واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ ایک جائداد کی نسبت فریقین میں قبضہ کی نزاع شروع ہوئی اور عدالت ماتحت میں کارروائی زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری آغاز کیگئی مگر اولاً عدالت ماتحت نے یہ غلطی کی کہ قبل آغاز تحقیقات نقض امن کی نسبت اپنا اطمینان نہیں کیا جو حسب دفعہ مذکور لازمی قرار دیا گیا ہے اس شرط قانونی کی پابندی اسلئے کمال درجہ ضروری ہے کہ اگر بعد دریافت مجسٹریٹ کے خیال میں نقض امن کا احتمال نہ پایا جاتا ہو تو انکو چاہئے کہ اسی نوبت مقدمہ پر بغیر مزید تحقیقات فوراً مقدمہ کو ختم کر دے۔

لیکن بجائے اسکے بعض درخواستوں کے گذر جانے پر ثبوت وغیرہ کے واسطے تاریخیں تبدیل ہوتی رہیں۔ دوران مقدمہ میں فریق ثانی گھنشام نگرانیخواہ نے ایک درخواست بایں مضمون مورخہ ۱۰ اردیبہشت ۱۳۲۲ ف عدالت میں اصالتاً و وکالتاً پیش کی کہ چونکہ فریق اول نے بجلت صبر کرلیا ہے جائداد فریق اول کے قبضہ میں رہے۔ یہ خود عدالت مجاز میں چارہ جوئی کرے گا عدالت ماتحت نے درخواست گزار کے مواجہ میں اس سے اس درخواست کی تصدیق کی اور حسب درخواست جائداد کو فریق اول کے حق میں واگذاشت کا حکم دیکر مقدمہ داخل دفتر کر دیا۔

اب گھنشام نے یعنی جس نے درخواست مذکور عدالت میں خود پیش کی تھی یہ نگرانی داخل کی ہے نگرانیخواہ کے لایق وکیل دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری کے ضمن ۴ کو استدلالاً پیش کرتے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ اس دفعہ کی رو سے مجسٹریٹ کو چاہئے تھا کہ مقدمہ کے اخراج پر اکتفا کرتے اس نوبت مقدمہ میں جائداد کے قبضہ کی نسبت حکم نہیں دے سکتے تھے۔ لایق وکیل طرفثانی کا یہ جواب ہے کہ چونکہ نگرانی خواہ ہی کی درخواست پر عدالت نے حکم زیر نگرانی صادر کیا ہے اب اسکو نگرانی پیش کرنے کا حق نہیں ہے اگر کوئی فریق

تاہم مجسٹریٹ نے ایک فریق کی درخواست مصالحت پر دوسرے فریق کو اراضی نزاعی پر قبضہ دیدیا جبکہ ایسی درخواست کے پیش ہونے سے مجسٹریٹ کو اطمینان ہو چکا تھا کہ اراضی نزاعی کی نسبت نقض امن کا اندیشہ باقی نہیں رہا تھا تو بموجب ضمن (۲) دفعہ (۱۴۰) ضابطہ فوجداری انکو کارروائی ختم کردینا واجب تھا مجسٹریٹ اس باب کی کارروائی میں اسی باب کے احکام کی تعمیل پر مجبور ہے اس باب میں کوئی احکام مصالحت کی نسبت نہیں رکھے گئے ہیں اور جبکہ دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری کی کارروائی محض نقض امن روکنے کے انسداد کے واسطے رکھی گئی ہے تو عدالت فوجداری کا اختیار اس دفعہ کے مطابق کارروائی کرنے کیلئے اسوقت شروع ہوتا ہے جبکہ عدالت کو نقض امن کی نسبت اطمینان ہو جاتا ہے اور اسوقت تک قائم رہتا ہے جبتک کہ نقض امن کا اندیشہ باقی رہے جہاں یہ اندیشہ ختم ہوا یہ اختیار عدالت فوجداری کا ختم ہو جاتا ہے یہ نہیں نقض امن کا اندیشہ جاتا رہے۔ مزید وکیل طرفثانی ہمارے سامنے کوئی نظائر اس قسم کے پیش نہ کرسکے کہ اس باب کی کارروائی کی نوعیت کارروائی دیوانی کی ہوتی ہے۔ پس نتیجہ میں مجھے جناب مفتی صاحب کی رائے سے اتفاق ہے۔ فقط۔

مرافعہ فوجداری

اجلاس مشتقرہ

نمبر مقدمہ ۵۰ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۱۰ آبان سنہ ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لاء معین الدین علی خان صاحب و راے بالمکند صاحب بی اے کن

عبدالرحمن مرافع

بنام

ملزم

مرافعہ بار اضی تجویز سرسری اسسٹنٹ سید حیدر علیخان صاحب ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ منظم بحکم شہر ۱۲ مرداد سنہ ۱۳۲۳ ف ملزم ایکسال قید سخت میں رہے یا اور دس روپیہ جرمانہ ادا کرے ورنہ ایک ماہ قید سخت میں رہے

[illegible]

اسکو بنا ء الفصال قرار دینے کے بعد جو نتیجہ آئیندہ حیثیت فریقین کی نسبت پیدا ہو سکتا ہے وہ بمنزلہ ایک ایسے ڈگری کے ہوگا جو کسی صلح یا اقرار کی بنا پر صادر ہو حالانکہ عدالت تحفظ کا یہ منصب نہیں ہے ہم اس عذر کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں مگر تصفیہ ثالثی جیسے کہ عدالت نے جو حکم دیا ہے وہ ان عوارض کے تحت میں نہیں آسکتا جنکے لحاظ سے ہم باور کرتے ہیں کہ عدالت فوجداری اپنی حدود طریقہ کارروائی کی رو سے جسکا ذکر دفعہ (۱۴۸) ضابطہ فوجداری میں ہے مجاز ایسے حکم کے صادر کرنیکی تھی اس لئے کہ منشاء عبارت تجویز کو ہم اس سے زیادہ گنجایش نہیں دیسکتے کہ جو حالت نزاع سے قبل جائداد کی تھی وہی باقی رہنے کے قابل ہے جو تصور کرنا چاہئے دفعہ ۱۴۸ کی وضع سے پیدا ہوتا ہے اس منشاء کے لحاظ سے ذکر کیا ہے منافی نہیں ہے۔ اس تقدیر میں حکم عدالت تحت کو منسوخ یا تبدیل کرنیکی ضرورت خیال نہیں کرتے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نا منظور ہے

نواب حاکم الدولہ بہادر معین مجلس چونکہ اراکین جلسہ متفقہ میں اختلاف ہے حسب دفعہ بہادر مجوزہ ضابطہ فوجداری تیسرے جج کے اجلاس پر پیش ہونا چاہئے لہذا رائے بالمکند صاحب کے اجلاس پر پیش ہو۔

رائے بالمکند صاحب رکن ۔ جلسہ متفقہ کے حکام کے باہمی اختلاف رائے کی وجہ سے یہ مقدمہ میرے اجلاس پر پیش ہوا ہے۔ بحث سماعت ہوئی اس مقدمہ کے واقعات تفصیلاً نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی رائے میں تبلائے گئے ہیں ۔ لہذا انکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ نے سخت بے ضابطگیاں کی ہیں منجملہ انکے انہوں نے تنقیح امن کی نسبت اپنا اطمینان بہ تحریر وجوہ قلم بند نہیں کیا حالانکہ روسے دفعہ ۱۴۸ ایسا کیا جانا لازمی ہے ورنہ مجسٹریٹ کو اس قسم کے مقدمات میں مزید کارروائی کرنے کے لئے اختیار ہی حاصل نہیں ہوتا اور بغیر ایسے وجوہ کی تحریر کرنے کے مجسٹریٹ کی کارروائی مزید خلاف اختیار ہونے کی وجہ سے کالعدم ہوجاتی ہے

بیان الوطن
تمام
بکار بالا

کہتے تھے ایک جوان نے اُسکے ہاتھ میں یہ روپئے دیکر پکڑوا دیے اور فوراً ملزم گرفتار
کروا دیا گیا۔

شہادت تائید الزام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ادن ملازمین دار الضرب کی جن کے ذمہ
چاندی اور تانبا گلانے کا کام تفویض ہے بروقت برخواست تین مرتبہ جھڑتی لیجاتی ہے گواہان
تائید الزام اور پبلک پراسیکیوشن کا یہ مراسلہ ہے کہ مرتبہ اول کی جھڑتی میں ملزم کے پاس سے کوئی
چیز برآمد نہیں ہوئی ہے بلکہ مرتبہ ثانی کی جھڑتی میں ملزم کے ہاتھ سے روپئے لئے گئے
سمجھا جاتا ہے کہ روپیہ ایک کاغذ کی پڑیا میں بندھے ہوئے ملزم کی ایک مٹھی میں موجود
تھے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ملزم روپیوں کی پوٹلی اپنی مٹھی میں لیکر بند کر لیا تھا
تو اُن لوگوں نے جنہوں نے مرتبہ اول جھڑتی لی کیونکر اُسکو نہیں دیکھا۔ علاوہ اسکے غور
طلب یہ ہے کہ جو روپئے ملزم کی مٹھی سے برآمد ہوئے وہ کھرے تھے یا ناقص۔ گواہان
تائید الزام اس امر کی نسبت متفاوت البیان ہیں۔ شیخ فرید کا بیان ہے کہ روپئے اصلی یعنی
کھرے تھے محمد قاسم ان روپیوں کو ناقص بیان کرتا ہے۔ ایک گواہ نے بیان کیا ہے کہ
جو روپئے گلانے کے قابل ہوتے تھے وہ ملزم کے سپرد کر کے اُنکی رسید لیجاتی تھی
اگرچہ روپئے کہ برآمد ہوئے اُس قسم کے تھے جو گلانے کے لئے اُسکو دئے گئے تھے تو اس
رسید کو اور اُس صندوق کو جس میں اس قسم کے روپیہ مقفل تھے پیش کر کے بہت آسانی کے
ساتھ یہ ثابت کیا جا سکتا تھا کہ جو روپیہ صندوق میں مقفل کئے گئے اور جن کی رسید ملزم سے
لیگئی اُس میں آٹھ روپیہ کم ہیں۔ اور یہی آٹھ روپئے ہیں جو ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوئے
ہیں مگر اس قسم کا کوئی ثبوت پیش نہیں ہوا اور عدالت ابتدائی کی مسل سے بھی اسکا پتہ نہیں چلتا
کہ جو روپیہ اس مقدمہ میں عدالت میں داخل ہوئے وہ کھرے یا ناقص تھے۔ اگر حسب بیان شیخ فرید
ہم اون روپیوں کو کھرے خیال کریں تو اس سے ملزم کے بیان کی ایک طرح تائید
ہوتی ہے کیونکہ مسل سے یہ نہیں پایا جاتا کہ ملزم کے سپرد کھرے روپئے کئے گئے تھے
یا یہ کہ اُسکو کھرے روپیوں کے سرقہ کا کوئی موقع حاصل تھا۔ ملزم پر الزام ادن ناقص
روپیوں کے سرقہ کا ہے جو قابل گلانے کے سمجھے جاتے تھے اور جو روپئے اُن کی

سرکار عالی ذریعہ جی جی بھائی مستغیث - مرافعہ علیہ

سرقہ - سرقہ منجانب ملازم دار الضرب - سکہ ناقص کا سرقہ - شہادت - شبہ
شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جانا -

تجویز ہوئی کہ جبکہ ملزم پر جو ملازم دار الضرب ہے چند سکہ جات ناقص
کے سرقہ کا جو اسکو گلانے کیلئے دئے گئے تھے الزام لگایا گیا ہو
لیکن شہادت سے سکہ جات برآمدہ کا ناقص ہونا یا ناقص سکہ جات کا
دار الضرب میں صرف بقدر سکہ جات برآمدہ کے کمی ہونا ثابت نہیں کیا گیا
اور نیز جبکہ یہ کہا جاتا ہے کہ ملزم سکہ جات برآمد شدہ کو چھپائے ہوئے پکڑا گیا
سے جاتا تھا لیکن پہلی جستجو میں اسکے پاس کوئی چیز برآمد نہیں ہوئی
پس ملزم کے جرم سرقہ کے متعلق سخت شبہات پیدا ہیں اور اس بنا پر
وہ قابل رہائی ہے -

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں -

منجانب مرافع مولوی سید لطف حسن صاحب وکیل -

منجانب مرافعہ علیہ مولوی کبیر خانصاحب وکیل سرکار -

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس - اس مقدمہ میں عبد الرحمن ملازم دار الضرب ملزم ہے اسپر یہ الزام ہے کہ اوس نے آٹھ روپیہ جو قابل گلانے کے تھے چرالیا - شہادت تائید الزام میں تین گواہ سید امتیاز الدین و سید فرید و محمد قاسم پیش ہوے - سید امتیاز الدین کے بیان کا ماحصل یہ ہے کہ دار الضرب میں چاندی اور تانبا گلانا ملزم کا کام تھا - سید فرید نے ملزم کو ناظر کے پاس پکڑ لایا اور کہا کہ اس نے آٹھ روپیہ چرائے ہیں اسوقت ملزم کے ہاتھ میں روپیہ موجود تھے - سید فرید گواہ صدر کے بیان کی تائید کرتا ہے اور محمد قاسم نے بھی بیان کیا کہ ملزم کے ہاتھ میں آٹھ روپئے تھے ملزم کو اس امر سے اقبال ہے کہ اسوقت سید فرید نے اسکو گرفتار کیا اسکے ہاتھ میں روپیہ تھے مگر سرقہ سے انکار ہے وہ یہ کہتا ہے کہ جی جی بھائی سے اسکی عداوت تھی اسلئے جی جی بھائی کے

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۱۱۵ سنہ ۲۳ ف منفصلہ ۱۰ آبان سنہ ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا
وعالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ارکان انجمن عدالت

محبوب بیگم — مستغیثہ

بنام

میر واحد علی — مستغاث علیہ — طرف ثانی

نقض امن ۔ کارروائی نقض امن بوجہ احتمال نقض امن کی قلمبندی کا طریقہ ۔ قبضہ اندرون دو ماہ کی تجویز ۔ بے ضابطگی ۔ نگرانی ۔ بصورت عدم بے ضابطگی نگرانی کا ناقابل سماعت ہونا ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۵ ضمن ۱ و ۴ ۔

تجویز ہوئی کہ ضمن (۱) دفعہ ۱۴۵ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں حصول اطمینان نقض امن کے متعلق کوئی خاص طریقہ معین نہیں ہے ۔ علی ہذا ضمن (۴) دفعہ مذکور میں یہ حکم ہے کہ تاریخ نزاع پیدا ہونے کے قبل دو مہینے کے اندر کون شخص فی الواقع قابض تھا فیصلہ میں اس امر کی صراحت کرنا لازم نہیں ہے کہ کس تاریخ تک کس فریق کا قبضہ ثابت ہوا ہے جبکہ مجسٹریٹ نے احتمال نقض امن کی وجہ تحریر کی ہو اور یہ بھی طے کیا ہو کہ دو ماہ کے اندر فریق ثانی کا قبضہ تھا تو یہ کافی ہے ۔

نیز تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ کا قبضہ کی نسبت غلط رائے قائم کرنا بے ضابطگی

نگرانی برخلاف حکم تجویز نواب عزیز یار جنگ بہادر ناظم عدالت ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۔ مہر سنہ ۱۳۲۳ ف مشعر اینکہ فریق دوم کا قبضہ متعلقہ تنازعہ پر تا حال بحال رہے اور فریق اول مداخلت سے روک دیا جائے ۔

عبدالرحمن بنام سرکار عالی

پاس سے برآمد ہوئے اس قبیل کے ثابت نہیں کئے گئے اسلئے ملزم کی مجرمیت کی نسبت ہمکو بہت شبہ ہے اور شبہ کا فائدہ ملزم کو ملنا چاہئے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ ملزم عبدالرحمن بری کیا جاتا ہے۔

رائے نواب المسکین صاحب رکن۔ واقعات بہت ہی تفصیل کے ساتھ جناب صدر مجلس صاحب نے اپنی تجویز میں تحریر فرمائے ہیں جنکے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے سرکار کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ جو روپئے ملزم کے پاس سے برآمد ہوئے تھے وہ ناقص روپئے تھے۔ جو دارالضرب میں گلوانے کے واسطے آئے تھے افسوس ہے کہ اس امر کا کوئی ثبوت پیش نہیں ہوا کہ جو روپئے گلوانے کے واسطے دارالضرب میں موجود تھے انمیں آیا کچھ کمی ہوئی تھی یا نہیں یہ امر نہایت ہی آسانی سے ثابت کیا جاسکتا تھا یہ امر بھی قابل افسوس ہے کہ پولیس نے عدالت فوجداری بلدہ میں ان برآمد شدہ روپیوں کو علیحدہ محفوظ نہیں رکھوایا جسکی وجہ سے اب یہ کچھ معلوم نہیں ہو سکتا کہ جو روپئے ملزم کے پاس سے برآمد ہوئے تھے وہ درحقیقت حسب بیان سرکار ناقص روپئے تھے جو گلانے کے واسطے دارالضرب میں داخل ہوئے تھے یا حسب بیان ملزم کھرے روپئے تھے ان کے ساتھ ان واقعات سے بھی سخت ترین شبہ پیدا ہوتا ہے کہ بروقت برآمدگی روپئے ملزم ایک پوٹلی مٹھی میں لیا ہوا تھا اگر ملزم روپیوں کو سرقہ کر کے لیجا رہا ہوتا تو بموجب تجربہ انسانی وہ انکو کسی طرح اور پوشیدہ کر کے لیجاتا کہ بآسانی انکی گرفت دشوار ہوتی اور پھر یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ جبکہ روپیہ ملزم کی مٹھی میں تھے تو وہ پہلی جھڑتی سے کیونکر بچکر نکلا افسوس ہے کہ پہلی جھڑتی جس شخص نے لی تھی اسکو سرکار کی طرف سے پیش بھی نہیں کیا گیا۔ بہرحال یہ امور ایسے ہیں جن سے متعدد سخت شبہات پیدا ہوتے ہیں اور انکا فائدہ ملزم کو دیا جانا ضروری ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ عبدالرحمن منظور ہو اور وہ بری ہو۔

(… بیگم بنام … بیروامہ)

آدمی جمع ہیں اور جھگڑا ہونیکا اندیشہ ہے کوتوالی نے دونوں کو منتشر کردیا ہے۔ اور فریق کو اپنی ملکیت کا دعوے ہے اور اپنے کو قابض سیند بن تبلاتے ہیں تو اس امر باور کرنیکی وجہ ہے کہ فریقین میں جھگڑا اندیشہ نقض امن ہے ہماری رائے میں بالکل کافی ہے۔ قانون میں صرف یہ ہدایت ہے کہ اطمینان کے وجوہ تحریر کئے جائیں اور وہ تحریر کئے گئے ہیں عذر دوم بھی قابل لحاظ نہیں ہے کیونکہ فیصلہ سے ظاہر ہے کہ فریقین کی شہادت پر مجسٹریٹ نے یہ رائے قائم کی ہے کہ "یہ ثابت ہے کہ قبل آغاز نزاع فریق دوم کا قبضہ تھا اور آذر ۱۳۲۳ف سے اب تک فریق دوم کا قبضہ مسلمہ ہے" دفعہ ۱۴۰ کے ضمن ۴ میں حکم ہے کہ ناظم فوجداری اس امر کی تحقیقات اور تصفیہ کریگا کہ تاریخ حکم پر یا اسکے قبل دو مہینے کے اندر کون شخص فی الواقع قابض تھا یہ حکم نہیں ہے کہ فیصلہ میں اسکی صراحت کرنا لازم ہے کہ کس تاریخ سے کس تاریخ تک کس فریق کا قبضہ ثابت ہوا۔ مجسٹریٹ نے جو تجویز اس متعلق کی ہے اس سے واضح ہے کہ انکو اطمینان ہوگیا کہ قبل نزاع دو ماہ کے اندر کس فریق کا قبضہ تھا یہ بالکل کافی ہے اگر انہوں نے غلط رائے قبضہ کی نسبت کی ہے تو وہ بین غلطی کی تعریف میں داخل نہیں ہے جسکی بنا پر نگرانی کیجا سکتی ہے یہ امر طے شدہ ہے کہ دفعہ (۱۴۸) کے متعلقات میں نگرانی بجز خلاف ورزی ضابطہ کے اور کسی صورت میں جائز نہیں ہے ان وجوہ سے نگرانی نامنظور کیجاتی ہے۔ فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ (۳۶۱) سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۱۰ آبان ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب حسام الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا معین مجلس عالیہ عدالت العالیہ و جناب … صاحب بی اے رکن

بیجو راؤ … نگرانخواہ

نگرانی مادہ فیصلہ مولوی سید زین العابدین صاحب بی اے اول تعلقدار ناظم عدالت فوجداری ضلع عثمان آباد مورخہ … ۱۳۲۳ف … [illegible]

مسماۃ بیگم بنام عبدالطیف علی

کی تعریف میں داخل نہیں ہے اور دفعہ ۴۳ کے مقدمات میں نگرانی
بجز خلاف ورزی ضابطہ کے اور کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔

ایک مقدمہ نقض امن میں ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ نے
حسب ذیل تجویز صادر کی۔

مثل بنا بر رپورٹ نقض امن پولیس سے رپورٹ طلب ہوئی تھی جس سے نقض امن کا اندیشہ ظاہر ہوتا ہے اور فریق اول و فریق ثانی کے تحریری بیانات بھی داخل ہو چکے جس میں فریق اول کی طرف سے ۱۳ گواہ پیش ہوئے ہیں اور فریق دوم کی طرف سے چار گواہ پیش ہوئے فریق اول کی شہادت ضعیف ہے بعض گواہ تو آنکھ دیکھے نہیں ہیں۔ فریق دوم کی شہادت سے جس میں مقدم پٹواری بھی ہے ثابت ہے کہ قبل آغاز تنازع فریق دوم کا قبضہ تھا۔ آذر ۱۳۳۱ف سے اب تک فریق دوم کا قبضہ مستحکم ایسی حالت میں فریق اول کی مداخلت لائق مدافعت ہے لہٰذا تجویز ہوئی کہ فریق دوم کا قبضہ مقطعہ متنازعہ پر علی حالہ بحال رہے اور فریق اول مداخلت سے روک دیا جائے۔

تجویز بالا کی ناراضی سے منجانب محبوب بیگم یہ نگرانی پیش ہوئی۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی عبدالباقی خاں صاحب و مولوی احمد لطیف صاحب وکلاء
منجانب طرف ثانی مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب وکیل۔

حکام عدالت عالیہ نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن و مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن متفق الرائے

نگرانی اس بنا پر چاہی جاتی ہے کہ ناظم فوجداری نے حسب منشاء دفعہ ۴۳ ضابطہ فوجداری اس امر کا اطمینان حاصل نہیں کیا کہ فی الواقع نقض امن کا اندیشہ ہے اور دوسرے وجہ یہ ہے کہ قبل نزاع دو ماہ کے اندر کس فریق کا قبضہ تھا اسکی صراحت نہیں کی ہم نے مثل ملاحظہ کی عذر اول صحیح ہے کیونکہ فرد کارروائی مورخہ ۱۲ مہر ۱۳۳۱ف میں یہ لکھا ہے کہ پولیس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے فریقین کے

لازم قرار دیا گیا ہے اس مقدمہ میں مجسٹریٹ ماتحت نے دفعہ ۱۴۴ کے ضمن (۱) کی پابندی نہیں کی یعنے وجوہ تحریر نہیں کئے اور ضمن ۳ کی پابندی کی اس لئے مقدمہ قابل واپسی ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور مقدمہ واپس کیا جائے کہ پابندی دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری تحقیقات و تجویز کیا جائے۔

راستے بالمکند صاحب رکن۔ بحث ماحت یہی نگرانی اس بنا پر ہے کہ مجسٹریٹ ماتحت نے نقض امن کی نسبت اپنے اطمینان کے وجوہ قلمبند نہیں کئے ہیں اور اس بنا پر مجسٹریٹ کی کارروائی بصیغہ نگرانی لائق دست اندازی ہے وکیل طرفثانی کی بحث ہے کہ گو مجسٹریٹ نے وجوہ قلمبند نہیں کئے ہیں۔ لیکن نقض امن کی نسبت پولس کی رپورٹ شامل مثل ہے اور اس سے نقض امن کا اندیشہ ثابت ہے اور عدالت ماتحت نے اس رپورٹ کی بنا پر نقض امن کا اندیشہ تسلیم کر کے فریقین کو بیانات تحریری داخل کرنیکا موقع دیا ہے ہماری رائے میں دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کا حکم اس امر میں بہت ہی صاف ہے بروئے اس دفعہ کے مجسٹریٹ کو نہ صرف بوجوہ معقول نقض امن کی نسبت اطمینان حاصل کرنا چاہئے بلکہ بلحاظ وجوہ متذکرہ مین کے بیانات تحریری کے داخل کرنیکا حکم دینا چاہئے یہاں تحریری وجوہ سے مراد وجوہ اطمینان اندیشہ نقض امن ہے چنانچہ متعدد نظائر عدالت العالیہ میں یہی طے ہوا ہے دیکھو نظائر مندرجہ ذیل

آئین دکن جلد ۴ صفحہ ۱۲۹ و جلد ۲ صفحہ ۱۴۴ و جلد ۲۰ صفحہ ۱۴۲۔

ہماری رائے میں اس مقدمہ میں مجسٹریٹ ماتحت نے ایک قانونی لزوم کو ترک کیا ہے لہذا بصیغہ نگرانی دست اندازی کی ضرورت ہے لہذا۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور مثل عدالت ماتحت کو اس غرض سے واپس ہو کہ سب سے پہلے مجسٹریٹ نقض امن کے اندیشہ کی نسبت اپنا اطمینان کر کے اور اسکے وجوہ قلمبند کرے اس کے بعد حسب ضابطہ کارروائی کرے۔ فقط

بنام

جگلنا تھم — طرف ثانی

نقض امن ـ کارروائی نقض امن ـ وجوہ احتمال نقض امن کا قلمبند نکرنا ـ اشتہار کا منظر عام پر چسپاں نکرا جانا ـ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ـ ضمن (۱) (۲) ضمن او ۳ ـ

تجویز ہوئی کہ مقدمات نقض امن میں حسب دفعہ ۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ضمن (۱) احتمال نقض امن کی نسبت وجوہ کا تحریر کرنا اور بموجب ضمن (۳) دفعہ مذکور اشتہار کا منظر عام پر چسپاں کرنا لازم ہے ورنہ خلاف ورزی تجویز مجسٹریٹ بعد تنقیح قابل تنسیخ ہوگی۔

نظائر مندرجہ آئین کمیٹی جلد ۲ صفحہ ۳۰ و صفحہ ۱۴۲ و صفحہ ۱۹۱ کا حوالہ دیا گیا۔

اغراض متعلقہ کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانیخواہ مسٹر کیشور راؤ صاحب وکیل

منجانب طرف ثانی مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب وکیل۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس ـ اس مقدمہ میں نگرانیخواہ کی طرف سے یہ بحث کیجاتی ہے کہ مجسٹریٹ ضلع نے بہ دفعہ ۱۲ ضابطہ فوجداری کی پابندی نہیں کی یعنے نقض امن کے احتمال کی نسبت اپنی وجوہ تحریر نہیں کی اور ضمن ۳ دفعہ مذکورہ کے لحاظ سے اشتہار منظر عام پر چسپاں کرنے کا حکم نہیں دیا ہماری رائے میں بحث وکیل نگرانی خواہ کی درست ہے۔

بروئے دفعہ ۱۲ ضابطہ فوجداری ضمن (۱) اگر مجسٹریٹ کو بوجوہ معقول اطمینان ہو جائے کہ اسکے حدود اراضی کے اختیار کے اندر کسی اراضی کے قبضہ یا حدود کے بابت ایسی نزاع برپا ہے کہ اوس سے امن خلایق میں نقض کا احتمال ہے تو وہ بہ تحریر وجوہ متنازعہ زمین کو بیانات تحریری داخل کرنے کا حکم دیگا اس دفعہ کے ضمن (۱) کی رو سے وجوہ کا تحریر کرنا

ؔ ملاحظہ ہو دکن لا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۱۰۰ و صفحہ ۳۰۷۔

اس وجہ سے ہم مجسٹریٹ کی تجویز کو بصیغہ نگرانی منسوخ کرکے حکم دیتے ہیں کہ حسب ضابطہ تحقیقات ہو تجویز کی جائے۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

نمبر مقدمہ ۶۱۲ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۱ آبان سنہ ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا

و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا ارکان

رامراؤ — مستغاث علیہ — نگرانی خواہ

بنام

سرکار عالی بذریعہ اسد الدین خان — مستغیث — فریق ثانی

نگرانی نگرانی کی بلا طلبی فریق ثانی سماعت و تجویز حفظ امن، کارروائی مچلکہ حفظ امن میں جائداد غیر منقولہ کو نگرانی سرکار میں لینے کا عدم جواز۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۰۴ و ۱۴۸۔

(۱) تجویز ہوئی کہ جب نگرانی میں ایک غلطی قانونی کی اصلاح چاہی جائے اور غلطی مذکور خود مجسٹریٹ کے فیصلہ سے ظاہر ہوتی ہو تو بلا طلبی فریق ثانی نگرانی سماعت اور اسکی اصلاح جا سکتی ہے

(۲) کارروائی زیر دفعہ ۱۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں جائداد غیر منقولہ ضامن زیر نگرانی نہیں لی جا سکتی البتہ ایسا حکم بصورت احتمال نقض امن بحالت اشد ضرورت حسب دفعہ ۱۴۸ مجموعہ مذکور دیا جا سکتا ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ بمقابلہ رامراؤ شیخ محمود عرب نے اخذ مچلکہ و ضمانت حفظ امن کی کارروائی بموجب دفعہ ۱۰۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت فوجداری

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی مرزا حمید بیگ صاحب ناظم صدر عدالت مورخہ ۲۳ شہریور ۱۳۲۳ف نگرانی نامنظور۔

نگرانی فوجداری

جلسۂ شقہ

نمبر مقدمہ ۹۳۹ / سنہ ۲۳ ف منفصلہ ۱۷ آبان سنہ ۱۳۳۱ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

نامالہ کشٹیا — نگرانی خواہ

بنام

دیگا گوڑ — طرف ثانی

اقبال ۔ اقبال ملزم ۔ تجویز سزا بربنائے اقبال ملزم کن صورتوں میں جائز ہے ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۱ ۔

تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۲۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مقدمات قابل اجرائی طلبنامہ میں ملزم کے اقبال پر سزا تجویز کی جا سکتی ہے لیکن مقدمہ قابل اجرائی حکمنامہ میں باوجود اقبال ملزم شہادت کا لینا ضرورت ہے ۔

بغرض تقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرورت نہیں ہے ۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے)

وارنٹ کیس میں محض اقبال ملزم پر سزا تجویز کی گئی ہے ۔ اس بے ضابطگی کی طرف ناظم ضلع نے بجا توجہ دلائی ہے ۔ چونکہ حسب دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری صرف سمنز کیس میں اقبال ملزم تجویز سزا کیلئے کافی قرار دیا گیا ہے ۔ لیکن وارنٹ کیس میں شہادت لینی ضروری

بہ تحریک ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع ... مورخہ ... نسبت تجویز مولوی بشیرالدین احمد صاحب ... ملزم ... کیا گیا بصورت عدم ادا ملزم ایک ہفتہ قید سادہ میں رہے ۔

جبکہ یہ پیش آئی تھی پس تو نگرانی خواہ کا کاشت سے روکا جانا۔ ظاہر ہے کہ قیام
حشمت کو اس امر کا اندیشہ ہے کہ اگر نگرانی خواہ نہ روکا جائے تو فساد برپا ہوگا لیکن
عدالت ابتدائی کی جملہ کارروائی مطابق ضابطہ نہیں ہے لازم تھا کہ حسب ضابطہ
دریافت کرنے کے بعد حکم صادر کرتے۔ نگرانی خواہ نے دفعہ ۱۴۸ و دفعہ ۱۴۴ کی
کارروائی کو مخلوط کر دیا ہے اگر فرض کیا جائے کہ عدالت تحت کی ماتحت مصرحہ
دفعہ موخر الذکر کے متعلق کارروائی پیش تھی تو کیا کسی اطلاع کی بنا پر مجسٹریٹ دفعہ
دفعہ ۱۴۳ ضابطہ فوجداری کی کارروائی کر سکتا تھا یا مجاز ہے نہیں ہے بلکہ
نہیں ہے کہ مجسٹریٹ ماتحت نے جو حکم نظر کر کے نگرانی کر دیا۔ دفعہ
ضابطہ فوجداری بھی جاری۔ چونکہ اس حکم کے خلاف نگرانی سماعت کرنے کا
ہونے دفعہ ۱۴۴ ضمن عدالت کو نہیں ہے اس لئے درخواست
قابل اخراج ہے گو یہ ضرور ہے کہ عدالت ابتدائی کا حکم باقاعدہ نہیں ہے
بلا دریافت ضابطہ کسی شخص کو کاشت سے روک دینا درست نہیں ہے لہذا درخواست
نگرانی نامنظور۔

تجویز صدر عدالت کی ناراضی سے منجانب ... عدالت العالیہ میں نگرانی
پیش ہوئی۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل۔
طرف ثانی کی جانب سے کوئی حاضر نہیں ہوا۔
حکام عالی مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید سراج الحسن صاحب کا متفق الرائے

چونکہ اس نگرانی میں ایک قانونی غلطی کی اصلاح چاہی جاتی ہے لہذا باطلبی فریق ثانی بغیر
سماعت کئے گئے اور چونکہ غلطی مذکور خود مجسٹریٹ کے فیصلہ سے ظاہر ہوتی ہے لہذا اس
کی اصلاح کی جاتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ... کی کارروائی ...
کہ بتاریخ ... مجسٹریٹ نے پولیس کو لکھ بھیجا کہ تخم ریزی کے متعلق جھگڑا ہوا ہے

ضلع نظام آباد میں زیر تحقیقات تھی کہ جناب مسمی محمد یوسف الدین تحصیلدار جاگیر ریجی
وغیرہ تعلقہ نواب محمود اسد اللہ صاحب ایک درخواست موضع دار اسرواڈ کے [illegible]
امن قصبات کی پیشی ہوئی کہ پنجاہ سالہ امن کا سلسلہ چلا کہ ضمانت نقض امن لینے
کی چل رہی ہے [illegible] راسراؤ شیخ محمد سے مچلکہ لینے کی راستے ہوتی ہے اب اسکی
تردید کے لئے صورت [illegible] آگئے پیش ہوا ہے جو آج پیشی ہے۔ لیکن مسماۃ
وغیرہ جاگیر کی منضبطہ زمینات پر ناگر کشی تخم ریزی وغیرہ خلاف استحقاق کرنا
چاہتا ہے اور [illegible] جاگیر حسب ضابطہ زمینات اسامی منضبطہ کی ناگر کشی تخم
ریزی کی ممانعت کی گئی ہے لیکن وہ اپنی عادت کے موافق جاگیر کے انتظام
واسطے میں [illegible] خلاف قانون سے خلل انداز ہوتا ہے۔ دو سال سے جناب
[illegible] کی روک اور [illegible] ضبط ہونیکی وجہ سے اب تک امن قائم ہے اس لئے
استدعا ہے کہ جناب منتظم صاحب کے نام حکم دیا جائے کہ جاگیر کے انتظام
میں خلل انداز اور جاگیر کے منضبطہ زمینات میں ناگر کشی و تخم ریزی خلاف احکام
جاگیردار [illegible] وغیرہ نہ کرنے کا انتظام کیا جائے"

اس درخواست کی بناء پر ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع نظام آباد نے منتظم صاحب
کوتوالی کو بہ ترسیل نقل درخواست یہ تحریر کیا کہ "بلاحظہ درخواست واضح ہوتا ہے
اس وقت اراضیات متنازعہ میں کاشت اور ناگر کشی و تخم ریزی کیلئے [illegible]
وغیرہ ناجائز مداخلت ہو رہی ہے اور ہر سال ناجائز طور پر تخم ریزی کرنے سے وقت
[illegible] کا حکم دیا جاتا ہے جب ہر سال یہ جھگڑے پیش آتے ہیں لہذا ٹھیک
نہیں ہے مناسب تو یہ ہے کہ تا تصفیہ مقدمہ ہذا اراضیات متنازعہ میں [illegible] وغیرہ
کی جانب سے کاشت نہ ہونے کا انتظام کیا جائے۔

اس حکم کی بابت سے جناب [illegible] صدر عدالت نے [illegible]
[illegible] پیش ہونے پر [illegible] صاحب صدر عدالت [illegible]
کی جاتے ہیں عدالت ضلع کے حکم کا منشا یہ معلوم ہوتا ہے کہ دریا [illegible] ہر سال

وارنٹ کیس
تمام
شہادت لینا

اجلاس مکمل میں باوجود اقبال ملزم شہادت کا لینا ضروری ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ مسمی زمالا گشٹیا پر استغاثہ بالزام ضرر و توہین تحت دفعات ۲۳۶ و ۲۱ تعزیرات سرکار عالی دائر ہوا مولوی کبیر الدین احمد صاحب ناظم درجہ سوم تعلقہ میدک نے فریقین کے بیانات قلمبند کرکے بر بنا اقبال ملزم صرف جرمانہ کی سزا تجویز کی۔ اس مقدمہ کی مثل کو عدالت فوجداری ضلع میدک نے بربنا تحتہ تمہیدیہ تجویز طلب معائنہ کیا اور تنسیخ تجویز مجسٹریٹ ماتحت کیلئے یہ تجویز عدالت العالیہ میں تحریک کی کہ بروئے دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری مقدمہ ہذا ضمن ۲ محض اقبال ملزم پر تجویز سزا صادر کی گئی ہے حالانکہ جرایم متذکرہ بالا جنکہ دفعہ ضمن ۲ وارنٹ کیس ہے ایسی حالت میں بموجب دفعہ ۲۱۱ متذکرہ بالا ضمن ۳ اس صورت میں تمام شہادت قلمبند کیجا کر اسکے لحاظ سے تجویز نافذ صادر کرنا چاہیئے تھا۔

اظہار ملزم کے معائنہ سے ظاہر ہے کہ اس نے صرف جرم ضرر سے اقبال کیا ہے لیکن فرد جرم دو جرایم یعنے ضرر و توہین دفعات ۲۳۶ و ۲۱ تعزیرات ملکی سے متعلقہ کی سنائی گئی ہے اور ملزم نے جواب آخر میں بھی جرم توہین کے ارتکاب سے انکار کیا ہے ایسی حالت میں جو تجویز سزا محض اقبال ملزم کی بنا پر صادر کیگئی وہ خلاف ضابطہ ہے اور بعد اخذ شہادت تجویز صادر ہونی چاہیئے۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حاکم الدولہ میر مجلس متفق الرائے)

الزامات ضرر و توہین وارنٹ کیس ہیں صرف بربنا اقبال ملزم متعلق بالزام ضرر بلا اخذ شہادت فرد جرم ضرر و توہین سنادی گئی ہے اس خلاف ضابطہ عمل کی نسبت ناظم عدالت ضلع نے مجلس عالیہ عدالت کو توجہ دلائی ہے دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری میں یہ حکم ہے کہ جو مقدمہ قابل اجرا طلبنامہ ہیں ملزم کے اقبال پر سزا تجویز کیجا سکتی ہے لیکن مقدمہ قابل اجرا حکمنامہ یعنے وارنٹ کیس میں شہادت لینی ضرور ہے اس لحاظ سے مجسٹریٹ کا عمل

حسب ہر سال ایسے جھگڑے پیش آئیں تو ٹھیک نہیں ہے مناسب تو یہ ہے کہ تا تصفیہ مقدمہ لہذا نزاعات متنازعہ میں راماراؤ وغیرہ کی جانب سے کاشت ہونے کا انتظام کیا جائے۔ اس حکم کا اثر یہ ہے کہ جا بجا اراضی متنازعہ پر گویا سرکاری قبضہ کیا گیا جو بصورت اشد ضرورت دفعہ ۱۴۶ کی کارروائی میں جائز ہے لیکن جھگڑو دفعہ ۱۰۴ کی کارروائی سے تعلق نہیں ہے لہذا

حکم ہوا کہ

حکم مورخہ ۱۰ اسفندار ۱۳۲۲ف جس حد تک کہ بوجہ ممانعت کاشت قبضہ پر موثر ہے منسوخ ہو اگر نقص امن کی صورت پیدا ہے تو حسب دفعہ ۱۴۴ علیحدہ کارروائی کی جا سکتی ہے۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ تنقیح

نمبر مقدمہ ۱۲۹۲ ۱۳۲۲ف منفصلہ ۱۰ آبان ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے سپرنٹنڈنٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب منظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

ونکا گوڑ — مجرا تنخواہ

تا ملا کشٹیا — طرفثانی

اقبال اقبال ملزم تجویز سزا پر بنا اقبال ملزم کن صورتوں میں جائز ہے۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۱۔

تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۲۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مقدمات قابل اجمالی سماعت میں ملزم کے اقبال پر سزا تجویز کی جا سکتی ہے لیکن مقدمات قابل

خلاصہ بنا تحریک ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع ... زیر ملاحظہ ... نمبر ۱۳۲۳ف نسبت تجویز ... منصف ... عدالت ... متعلقہ تحصیل ... مورخہ ۱۰ ... ۱۳۲۳ف ... مالک کشٹیا ... جرم ... بہ جرمانہ ... روپیہ جرمانہ کیا گیا ہے بصورت عدم ادائی ایک ہفتہ قید سادہ میں ہے۔

نگرانی بنام کشناجی

نواب متقامت جنگ بہادر رکن ، نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے ۔
اس مقدمہ کی حالت یہ ہے کہ کشناجی نے پولس کو راجہ رام کی نسبت یہ اطلاع دی تھی کہ وہ اُسکے مکان میں بہ نیت سرقہ داخل ہوکر اُسکی لڑکی کے جسم سے زیورات اوتار لئے ۔
پولس نے عدم اصلیت کی رپورٹ عدالت میں پیش کر کے اجازت چاہی کہ کشناجی کے مقابل میں زیر دفعہ (۲۱۱) مقدمہ چلایا جائے ناظم عدالت نے عدم اصلیت کا اطمینان کرنے کی غرض سے کشناجی سے شہادت لی اور کچھ شہادت لینے کے بعد ایک حد تک اس رائے کا اظہار کرکے کہ راجہ رام کی نسبت کشناجی کے مکان میں بہ نیت سرقہ داخل ہونا پایا جاتا ہے غلطی سے یہ تجویز کردی کہ مقدمہ خارج الاقتدار ہونیکی وجہ سے خارج ہو ۔ پولیس نے غلط بیجا و سرقہ کے الزام کو بے اصل ظاہر کرنے کے اجازت نالش بمقابل کشناجی چاہی تھی ۔ حالانکہ اسکی ضرورت ہی نہ تھی ۔ مقدمہ خود پولس کی طرف سے چلایا جاسکتا تھا کیونکہ دفعہ (۱۹۵) ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے جب الزام زیر دفعہ (۲۱۱) کسی کارروائی کے ضمن میں پیدا ہو جو عدالت میں ہوئی ہو یا اسکے متعلق ہو اوس صورت میں عدالت کی اجازت شرط ہے ۔
مجسٹریٹ کو چاہئے تھا کہ اسپر توجہ کرکے درخواست اجازت واپس کردیتے لیکن جبکہ انہوں نے اصل الزام مندرجہ بالا راجہ رام کی تحقیقات شروع کردی اور کچھ شہادت بھی قلمبند کی اور بادی النظر میں الزام صحیح پایا گیا تو چاہئے تھا کہ تحقیقات کی تکمیل کرتے اور مسل کارروائی کو درمیان میں ختم کردیکر پولس کی درخواست اجازت پر یہ تجویز کردینا کہ دفعہ ۲۱۱ کا الزام خارج الاقتدار ہے صحیح نہ تھا پولس نے ابھی کوئی مقدمہ تحت دفعہ ۲۱۱ پیش ہی نہیں کیا تھا صرف اجازت چاہی تھی بحالت موجودہ یہ مناسب ہوگا کہ اونکی تجویز مورخہ ۱۱ اردیبہشت ۱۳۲۳ ف منسوخ کرکے حکم دیا جائے کہ جو مقدمہ راجہ رام کے مقابل میں چلا ہے اوسکی تحقیقات جاری رکھی جاوے اور اوسمیں حسب ضابطہ تجویز کیجاوے ۔ اسکے نتیجہ پر اس امر کا تصفیہ منحصر ہوگا کہ کشناجی کے مقابل میں زیر دفعہ ۲۱۱ کسی کارروائی کی ضرورت ہے یا نہیں ۔ لہذا حسبہ حکم دیا جاتا ہے فقط ۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نہیں ہے لہذا اوس کی تجویز فسخ کیجاتی ہے۔ اور حکم دیا جاتا ہے کہ حسب ضابطہ تحقیقات و تجویز کیجائے۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسۂ متفقہ

نمبر مقدمہ ۴۹ سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۱۴ شہریور سنہ ۱۳۲۳ف

با جلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا ممبر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا رکن

سرکار عالی ذریعہ پولیس۔ نگرانخواہ

بنام

مستغاث علیہ کشنا جی — طرفثانی

اجازت۔ اجازت استغاثہ جرم جھوٹی اطلاع دینے کا۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۷۴۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۹۱

تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی استغاثہ زیر دفعہ ۱۷۴ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کے نسبت عدالت کی اجازت صرف اوس صورت میں شرط ہے جبکہ الزام عدالت کی کسی کارروائی کے ضمن یا اوس کے متعلق پیدا ہوا ہو۔ پولیس میں جھوٹی اطلاع دینے کے متعلق ابتدائی استغاثہ کے لئے عدالت کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

الغرض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب سرکار مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل۔

طرفثانی غیر حاضر۔

نگرانی بناراضی تجویز مسٹر کوشٹیا بلدنا ناظم عدالت فوجداری تحصیل گیوراہی مورخہ ۲۹ مہر سنہ ۱۳۲۲ف ، شعر بنکہ مقدمہ ہذا خارج بنا قابل تعدادی ہونے کی وجہ سے خارج کیا جا کر ملزم رہا ہے۔

نگرانی منجانب
بنام
...

ہو چکا ہے استغاثہ ثانیہ بھی خارج ہو عدالت تحصیل تعلقہ نسبت کی یہ رائے صحیح نہیں ہے دفعہ
۴۰۳ کے بموجب جب ملزم سزا دیا یا بری ہوا ہو تو استغاثہ ثانیہ ناجائز ہے صورت
موجودہ سے دفعہ ۴۰۳ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ نگرانی قابل منظوری ہے استغاثہ ثانیہ قابل
سماعت و تجویز عدالت ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور حسب ہدایت بالا کارروائی کرنے کیلئے مثل مسترد کی جاتی ہے۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ مجھے بھی اتفاق ہے۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۶۹ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۹ شہریور ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب
نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

عمر بن عبداللہ — نگرانی خواہ

بنام

سرکار عالی — طرف ثانی

اختیار۔ اختیار عدالت فوجداری۔ اخراج استغاثہ بربنائے مصالحت۔ تجویز میں
فریق مقدمہ کے خلاف ایسے ریمارک جو نیکنامی پر مؤثر ہو سکتے ہوں۔ مجسٹریٹ کا فریق مقدمہ
کو بربنائے علم خارجی ریمارک کرنا۔ اجرائی اشتہار نسبت استغاثہ ناجائز۔

تجویز ہوئی کہ (۱) مجسٹریٹ کا بربنائے علم خارجی فریق مقدمہ کے متعلق ایسے
ریمارک کرنا جس سے اوس کی نیکنامی پر ایک قسم کا اثر ہو سکتا ہو ناجائز ہے

نگرانی بناراضی تجویز صوبہ داری ... صاحب ... ناظم ... فوجداری ... صادرہ ... ۱۳۲۲ ف
... بربنائے ... استغاثہ ... اور ... آئندہ کیلئے ... کیا جاتا ہے۔

نمبر مقدمہ ۲۳ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۱۹ اردیبہشت سنہ ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و
عالیجناب مولوی محمد عبدالغفور صاحب رکن

سرکار عالی ذریعہ ناظمین — **نگرانی خواہ**

بنام

نرسنگ وغیرہ — **طرف ثانی**

استغاثہ مکرر — استغاثہ کا اخراج بلا اخذ شہادت — استغاثہ مکرر مجموعہ ضابطہ فوجداری

سرکار عالی دفعات (۲۰۳ و ۲۰۸)

تجویز ہوئی کہ چونکہ استغاثہ اول بوجہ عدم پیشی ثبوت خارج اور ملزم رہا ہو چکا ہے
لہٰذا استغاثہ مکرر بموجب دفعہ ۴۰۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ناقابل سماعت
نہیں ہے اور زیر دفعہ ۴۰۳ مجموعہ مذکور خارج نہیں کیا جا سکتا۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب سرکار مسٹر کلیان راؤ ایم آر صاحب وکیل۔

منجانب نگرانی علیہ کوئی حاضر نہیں۔

مولوی محمد عبدالغفور صاحب رکن۔ یہ نگرانی از طرف ناظم عدالت فوجداری ضلع بھونگیر بذریعہ مراسلہ نشان (۵۲۸۷) مورخہ ۲۱ شہریور ۱۳۲۳ ف پیش ہوئی۔ بموجب دفعہ ۴۰۳ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ناقابل کہ اس صورت میں ہو سکتی ہے جب ملزم سزا یاب ہوا ہو اور بری نہ ہوا ہو فیصلہ سابقہ مورخہ ۲۸ آذر ۱۳۲۲ ف میں بوجہ ثبوت کے پیش نہ ہونے کے ملزم رہا ہوا ہے اس کے بعد اسی جرم کے متعلق استغاثہ ۲۹ آذر ۱۳۲۲ ف کو پیش ہوا۔ استغاثہ ثانی کے متعلق ۱۹ بہمن ۱۳۲۲ ف کو یہ تجویز کی کہ اسی جرم کا استغاثہ ۲۸ آذر ۱۳۲۲ ف کو عدم ثبوت میں خارج

نگرانی بر فیصلہ مولوی سید علی الدین خان صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بھونگیر نسبت تجویز راجہ بیر پال صاحب ناظم تحصیلدار نسبت مورخہ ۱۹ اردیبہشت ۱۳۲۳ ف مشمولہ استغاثہ ابتدائی۔

عرب عبداللہ
بنام
سرکار عالی

عرب ساکن آرمور نے ۱۲ نفر رعایا زراعت پیشہ موضع نگرمی تعلقہ آرمور پر پرسش
کیا اور جب جملہ مدعی علیہم علی الخصوص عین موسم زراعت میں عدالت فوجداری
کا خوف کھا کر آئے تو اون سے اغراض پورے کر کے پہلی ہی پیشی پر حسب عادت
قدیمانہ راضینامہ داخل کر دیا گیا جو مثل عدالت ہذا نمبری ۳۲۳ مسلک رجسٹر نگرانی
شامل نہیں ہے ۔
تجربہ سے و نیز خارجاً معلوم ہوا کہ یہاں پر لوگوں نے عام طور پر ناجائز طریقہ اختیار
کر رکھا ہے کہ بلا سبب ناکردہ گناہ بے زبان اور تابع فرمان رعایا سرکار عالی پر بے
سرپا مقدمات فوجداری رجوع کر دیا کرتے ہیں اور جب انکا اغراض ان دباؤ سے پورے
ہو جاتے ہیں تو شہادت پیش نہ کر کے عین وقت تحقیقات میں راضینامہ پیش کر کے
دلی مقاصد پورے کر لیتے ہیں اور کہا یہ جاتا ہے کہ مقدمہ قابل راضینامہ ہے سو عدالت
عدالت ہذا ایسے مدعیوں کا طرز عمل بالکل نا درست اور احکام عدالت و ضابطہ
فوجداری کے خلاف و مبنی بہ تکالیف دہی و ایذا رسانی ہے تا وقتیکہ حسب دفعہ ۲۵۰
ضابطہ فوجداری کے ان لوگوں کے ساتھ کارروائی اختیار نہ کیجائے جیسا کہ چاہیے
ویسا انسداد نہیں ہو سکتا ۔ اگرچہ کہ مقدمہ مذکورہ کے ۱۲ نفر ملزمین اقوام کنبی و
دہقانی یا ابن دہقانی تھے اور جو بالنسبت عدالت ناکردہ گناہ معلوم ہوتے تھے اس لئے عدالت
سے انکو بری کر دیا گیا ہے کہ آئندہ کے لئے ایسے لوگوں کو سخت تنبیہ اور معقول ہدایت
کیجاتی ہے کہ ایسے بے بنیاد و مجہولہ استغاثوں کو پیش کر کے خود بھی مرتکب جرم ہوں
اور تضیع اوقات عدالتی بھی نہ ہو ورنہ ایسے عدم ثبوت تدارک کیا جائیگا ۔
نقل ۔ ہذا اس حکم کی بلیک کاپی جسکے دوسرے رخ پر ترجمہ زبان مروجہ ہو کرا کے
بغرض اشاعت عوام الناس منظر عام پر چسپاں کیجائے ۔
تجویز عدالت و اشتہار مجریہ کی ناراضی سے عرب عبداللہ مستغیث نے بمقابلہ سرکار عالی
عدالت العالیہ میں درخواست نگرانی پیش کی ۔
حکام عالی مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا ۔

اشتہار کا شائع کرنا بھی علاوہ اسکے کہ اسکا علم ہونا مناسب اور خلاف طریق عدالت اور خلاف اختیار او بصیغہ نگرانی قابل تنسیخ ہے۔

(۲) ہرگاہ عدالت کو کسی استغاثہ کی نسبت یہ باور کرنیکی وجہ معقول ہو کہ وہ ناجائز اغراض کے حاصل کرنیکے لئے دائر کیا گیا تھا تو اسکو اس امر پر غور کرنا چاہئے کہ آیا جھوٹی نالش دائر کرنے کا الزام قائم کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

ایک مقدمہ نقصان رسانی زیر دفعہ ۴۲۶ تعزیرات سرکار عالی میں منصرم ناظم صاحب عدالت فوجداری تعلقہ آرمور نے حسب ذیل تجویز صادر کی۔

آج بروز پیشی مقدمہ پیش ہوا جملہ فریقین اصالۃً حاضر ہیں۔ مستغیث نے حسب عادت قدیمانہ راضینامہ پیش کر دیا ہے جو شامل مثل ہے۔ بنظر ... نیز ذریعہ خانگی دریافت سے معلوم ہوا کہ یہاں پر لوگوں نے عام طور پر ناجائز طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ بلا سبب ناکردہ گناہ بے زبان رعایا پر بے سروپا مقدمات فوجداری ابتداءً رجوع کر دیا کرتے ہیں اور جب اونکے اغراض اس دباؤ سے پورے ہو جاتے ہیں تو بوقت تحقیقات راضینامہ پیش کر دیا کرتے ہیں جسکے یہ معنے ہیں کہ اس جابرانہ دھمکی سے اپنے اغراض پورے ہو جائیں بظاہر یہ کہدیا جاتا ہے کہ مقدمہ قابل راضینامہ ہے لہذا مصالحت کر لی گئی ہے۔ آئندہ ایسے لوگوں کو تاوقتیکہ کوئی سزائے قانونی بموجب احکام نافذہ نہ دیجائے اسکا انسداد نہ ہوگا لہذا حکم ہوا کہ بربنائے مصالحت مقدمہ خارج ملزمین حسب دفعہ ۲۴۷ ضابطہ فوجداری سرکار عالی محسن و بری کئے جاتے ہیں کیونکہ دراصل بدانست عدالت ناکردہ معلوم ہوتے ہیں۔ دستخط اطلاع یابی لے لئے جائیں اور آئندہ کے لئے مستغیث کو سخت تنبیہ کر دیا جائے۔

بعد صدور تجویز صدر عدالت موصوف نے ایک اشتہار بھی حسب ذیل جاری کیا۔

نقل اشتہار عدالت فوجداری تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد۔ مورخہ ... امرداد ۱۳۲۳ ف

عوام کو بذریعہ ہذا اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمارے اجلاس پر بتاریخ ۱۴ امرداد ۱۳۲۳ ف ایک استغاثہ بعلت نقصان رسانی جرم زیر دفعہ ۴۲۶ تعزیرات آصفیہ کا عبد اللہ

[illegible] بنام محمد عبداللہ

سپردگی - تصحیح سپردگی بوجہ سزایابی سابقہ - اختیار سپردگی - مقدمات لائق سپردگی کس مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہونا چاہئے - باوجود نقص سپردگی کے تسلیم کر لینے کی ہدایت - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۸۰ و ضمن ۱ و ۲۲۳ و ۲۷۹ و ۵۰۰ -

تجویز ہوئی کہ (۱) سشن کی عدالتوں کے قائم ہو جانے کے بعد سے بغرض تصحیح مقدمہ کے بھیجنے کا طریقہ مندرجہ دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی باقی نہیں رہا -

(۲) حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ مذکور مقدمہ جو عدالت سشن میں سپرد ہو جاتا ہے بغرض تصحیح نہیں بھیجا جا سکتا -

(۳) حسب ضمن ۱ دفعہ ۸۰ مجموعہ مذکور مجسٹریٹ عہدہ دوم تا وقتیکہ اس کو ایسا اختیار سرکار سے نہ ہو عدالت سشن میں مقدمہ سپرد کرنے کا مجاز نہیں ہے -

(۴) ایسے مقدمات جن میں بلحاظ سزایابی سابقہ زیادہ سزا اور سپردگی سشن کی ضرورت ہو مجسٹریٹ عہدہ اول کے اجلاس پر پیش ہونے چاہئے -

(۵) چونکہ کار سرکاری کو کالعدم کر کے دوسرے اجلاس پر از سر نو تحقیقات کا حکم باعث طوالت و ضرر ہوگا لہذا عدالت سشن باوصف مجسٹریٹ کے غیر مجاز ہونے اور مثل کے بغرض تصحیح روانہ کئے جانے کے حسب دفعہ ۵۰۰ مجموعہ مذکور سپردگی کو جائز تسلیم کرے -

اطلاع مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے -

منجانب نگرانی خواہ مسٹر کلیان رام آر صاحب وکیل سرکار -

طرف ثانی غیر حاضر -

(نواب نظامت جنگ بہادر رکن و نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے) -

اس مقدمہ میں تحصیلدار ناظم عہدہ دوم نے سرقہ کی الزام کی تحقیقات کر کے بوجہ سزایابی سابقہ مثل عدالت کے حسب دفعہ ۵۰۰ عدالت سشن میں روانہ کی ہے جس کے متعلق عدالت سشن نے صحیح طور حسب ذیل اعتراض کیا ہے کہ -

[illegible] بنام سرکار عالی

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے) مجسٹریٹ کی کارروائی قابل اعتراض ہے۔ استغاثہ نقصان رسانی بربنا مصالحت خارج ہوا۔ جو قانوناً جائز ہے اس قیاس کے اظہار کی مجسٹریٹ کو کوئی ضرورت نہ تھی کہ استغاثہ ناجائز اغراض حاصل کرنے کے لئے دائر کیا گیا تھا اگر ایسا باور کرنے کی وجہ معقول تھی تو اس پر غور کرنا چاہئے تھا کہ جھوٹی نالش دائر کرنے کا الزام قائم کیا جا سکتا ہے یا نہیں بجائے اس کے مجسٹریٹ نے اپنے خارجی علم کی بنا پر جو کسی خاص شخص کی نسبت نہیں بلکہ عوام کی نسبت تھا تجویز میں نگرانی خواہ کے متعلق ایسے امور لکھے جس سے اوس کی نیک نامی پر ایک قسم کا اثر پڑ سکتا ہے اور ایک اشتہار بھی شائع کیا تا کہ عوام الناس کو اس کا علم ہو چونکہ یہ نامناسب ہے اور کسی عدالتی طریقہ یا عدالتی اختیار میں داخل نہیں سمجھا جا سکتا لہذا ہم اس کارروائی کو بصیغہ نگرانی منسوخ کر دینے کی ضرورت خیال کرتے ہیں۔

حکم ہوا

بجز تجویز برات ملزمین باقی تجویز منسوخ فقط۔

نگرانی فوجداری

اجلاس متفقہ

نمبر متفرقہ ۳۰ سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۱۹ شہریور ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا رکن

راگھوچاری نگرانیخواہ

بنام

محمد خان طرف ثانی

۱۳۲۲ف ۷۲۲

نگرانی بربنا تحریک مولوی مرزا حبیب بیگ صاحب ناظم صدر [illegible] گلشن آباد [illegible] نشانی صفحہ ۱۰ [illegible] نسبت تجویز مولوی سید غلیم الدین صاحب ناظم عدالت فوجداری تحصیل [illegible] صفحہ ۱۱ [illegible] مشمولہ [illegible] محمد خان [illegible] اشتعال [illegible] ہے۔

چندریا وغیرہ — ملزمین — بنام — طرف ثانیان

اختیار سماعت ۔ اختیار سماعت مجسٹریٹ درجہ سوم ۔ وارنٹ کیس ۔ اخراجات ۔ وارنٹ کیس ۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعات ۴۲۸ و ۴۴۳ ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴ ضمن ۲ و دفعہ ۲۱۹ ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جرم نقب زنی مستوجبہ دفعہ ۴۴۳ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کی سماعت کا مجسٹریٹ درجہ سوم مجاز نہیں ہے۔

(۲) حسب ضمن ۴ دفعہ ۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی جرم مداخلت بیجا مستوجبہ دفعہ ۴۲۸ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی وارنٹ کیس ہے۔

(۳) دفعہ ۲۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی صرف مقدمات قابل [illegible] طلبنامہ سے متعلق ہے اور مقدمات زیر دفعات ۴۲۸ و ۴۴۳ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی سے متعلق ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانخواہ کوئی حاضر نہیں۔

منجانب طرف ثانی کوئی حاضر نہیں۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس ۔ مثل ملاحظہ ہوئی عدالت ضلع کی تحریک درست ہے بلحاظ واقعات ملزم پر دفعہ (۴۴۳) تعزیرات سرکار عالی کا الزام قائم ہوتا ہے اس وجہ سے درجہ دوم سے کم درجہ کا مجسٹریٹ اس مقدمہ کی تجویز نہیں کرسکتا تحصیلدار چنچولی کو درجہ سوم کے اختیارات حاصل ہیں اس لئے وہ مجاز سماعت اس مقدمہ کے نہیں ہیں۔

لیکن اور غلطی مجسٹریٹ نے یہ کی ہے کہ دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری کو متعلق کرکے استغاثہ خارج کیا۔ اگر تھوڑی دیر کے لئے فرض کیا جائے کہ حسب رائے مجسٹریٹ تحت دفعہ ۴۲۸ تعزیرات کا الزام ملزم پر عائد کیا گیا تھا تو باعتبار اپنی نوعیت کے وہ مقدمہ حکمنامہ گرفتاری کے تعریف میں داخل تھا دیکھو دفعہ ۴ ضمن ۳ ضابطہ فوجداری ۔ کیونکہ اس

راگھو ریڈی بنام محمد غوث

(۱) جب سشن کی عدالتیں قائم ہو چکی ہیں تو مقدمہ بصیغہ تصحیح بھیجنے کا طریقہ (جو حسب دفعہ ۲۲۳ پہلے تھا) باقی نہیں رہا۔

(۲) حسب دفعہ ۹۰ مقدمہ عدالت سشن میں سپرد ہوتا ہے۔ تصحیح میں نہیں بھیجا جاتا ایسا اختیار سرکار سے عطا ہو (دیکھو دفعہ ۹۸ ضمن ۱)۔

یہ اعتراض بالکل درست ہے ایسے مقدمات جن میں بلحاظ سزا یابی سابقہ زیادہ سزا اور سپردگی سشن کی ضرورت ہو ناظم درجہ اول کے پاس پیش ہونی چاہئیں۔ یہ ناظم عدالت ضلع کے پاس جو اپنے حد اختیار تک کافی سزا تجویز کر سکتے ہیں۔ اور سپردگی سشن کے مجاز ہیں۔

اس خاص مقدمہ میں چونکہ کارروائی کالعدم کر کے دوسرے اجلاس پر از سر نو تحقیقات کا حکم دینا باعث طوالت و خرابی ہوگا اسلئے ہم تجویز کرتے ہیں کہ ناظم عدالت سشن حسب منشاء دفعہ ۵۰۰ سپردگی کو گو وہ ناظم غیر مجاز کی ہے قبول کر لے اور گو مثل مقدمہ بصیغہ تصحیح وصول ہوئی ہے اسکو سپردگی قرار دے۔

نوٹ - صیغہ انتظامی میں اس تجویز کی ایک نقل بھیجی جائے تا وہاں سے گشتی [illegible] نقلہا جاری ہو سکے۔

نگرانی فوجداری

جلسۂ [illegible]

نمبر مقدمہ ۱۰۱ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۲ اسفندار ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب عماد الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا امیر مجلس و عالیجناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب رکن

سرکار عالی بذریعہ [illegible] نگرانی خواہ

نگرانی بر بنا تحریک [illegible] صاحب ناظم عدالت ضلع گلبرگہ [illegible] ۱۳۲۳ف [illegible] مولوی [illegible] رشید [illegible] صاحب مجسٹریٹ درجہ سوم [illegible] اسفندار ۱۳۲۳ف [illegible] سپردگی [illegible] حسب دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری [illegible]۔

غلام رسول

بنام

ملو غانی

سپردگی - سپردگی بوجہ سزایابی سابقہ - اختیار سپردگی - مقدمات لائق سپردگی کس مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہونا چاہیئے - باوصف نقص سپردگی کے تسلیم کر لینے کی ہدایت مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۵۰۰ -

تجویز ہوئی کہ (۱) مجسٹریٹ درجہ دوم تا وقتیکہ وہ ایسا اختیار سرکار سے نہ پائے عدالت سشن میں مقدمہ سپرد کرنے کا مجاز نہیں ہے -

(۲) پولیس کو ایسے مقدمات جنمیں سزایابی سابقہ ثابت کرکے زیادہ سزا دلانی مقصود ہو ایسے مجسٹریٹ کے اجلاس پر جو حسب دفعہ ۲۷۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مجاز سپردگی ہو چالان کرنا چاہیئے -

(۳) چونکہ از سر نو تحقیقات کا حکم دینا باعث طوالت و ضرر ہے لہذا عدالت سشن سپردگی کو گو وہ عدالت غیر مجاز کی ہے حسب منشاء دفعہ ۵۰۰ مجموعہ مذکور قبول کرکے حسب ضابطہ کارروائی کرے -

مقدمہ[1] سرکار بنام محمد خاں کا حوالہ دیا گیا -

مجسٹریٹ درجہ دوم عدالت فوجداری نمبر ۲ تعلقداری مستقر محبوب آباد ضلع ورنگل نے ذریعہ مراسلہ نشان (۸۰۲) مورخہ ۱۳ شہریور [illegible] ف عدالت العالیہ میں پیش کیا کہ اس مقدمہ کا مجرم سابق سزا یافتہ ہونیکی وجہ حسب دفعہ ۷۴ تعزیرات سرکار عالی تجویز سزا میعادی سہ سالہ قید با مشقت کی رائے کیساتھ حسب دفعہ ۲۷۹ ضابطہ فوجداری مقدمہ سپرد سشن صوبہ ورنگل کیا گیا تھا عدالت موصوف نے واپس کرکے ہدایت دی کہ عدالت ضلع کے سپرد کیا جائے حسب ہدایت عدالت ضلع کے سپرد کیا گیا - عدالت ضلع سے بھی واپس ہو کر ہدایت ہوئی کہ دفعہ ۲۷۹ ضابطہ

[1] ملاحظہ ہو دکن لا رپورٹ جلد (۵) صفحہ (۸۰) -

نگرانی سرکار عالی بنام پنڈریا

جرم کی سزا چھ ماہ قید سے زیادہ کی ہے دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری صرف مقدمات طلبانہ سے متعلق ہے اسلئے کسی طرح دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری اس مقدمہ سے متعلق نہیں کیا جاسکتا پس ہر پہلو سے تحصیلدار کی تجویز قابل منسوخی ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حسب

مولوی محمد عبد الغفور صاحب رکن۔ نگرانی صدر عدالت صوبہ گلبرگہ مورخہ ۲۹ اردی بہشت ۱۳۲۳ف نشان نو ۱۳۶ بھیجی گئی جرم مداخلت بیجا بخانہ بقفل شکنی ہے جسپر نقب زنی کا اطلاق حسب دفعہ ۳۰۴ تعزیرات ہوتا ہے جسکی دریافت ناظم صاحب عدالت اول و دوم کرسکتے ہیں مجوزہ مجسٹریٹ درجہ سوم میں حکم رہائی غلط و قابل تنسیخ ہے صرف مداخلت بیجا کو مرد فعہ (۲۸۰) کے لحاظ سے بھی گو اسکی سماعت ہر ناظم فوجداری کرسکتا ہے لیکن اسکا اخراج حسب دفعہ ۲۱۹ اسلئے درست نہیں تھا کہ حسب تعلیقات مندرجہ دفعہ ۳ ضمن ۲ جرم جسکی سزا زائد از ششماہہ ہو وہ مقدمہ ممکن الگرفتاری ہے ایسے مقدمات جو وارنٹ کیس ہوجاتے ہیں خارج نہیں ہوسکتے حکم رہائی منسوخ۔ باضابطہ کارروائی کرنے کیلئے مثل واپس کیجائے عدالت ضلع حکم دریافت صادر کرے گی۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۳، ۱۳۲۳ف منفصلہ ۲۹ شہریور ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب جابر الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا رکن

سری رام راؤ نگرانخواہ

نگرانی بر فیصلہ مولوی محمد اکرام الدین [illegible] مجسٹریٹ درجہ دوم تعلقہ [illegible] ضلع ورنگل مورخہ [illegible] ۱۳۲۳ف [illegible] ملزم [illegible] سابقہ حسب دفعہ ۷۵ تعزیرات آصفیہ تین سال قید با مشقت [illegible] ہے

نمبر مقدمہ ۵۳ سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۴ مہر ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب راجہ بالمکند صاحب بی اے ارکان۔

سرکار عالی　　مستغیث

بنام

بھیمپا　　ملزم

شہادت۔ شہادت قلمبند کردہ عدالت سپرد کنندہ سے گواہ کا عدالت سشن میں انحراف۔ شہادت قلمبند کردہ عدالت سپرد کنندہ کا قابل ادخال ہونا۔ اقبال جرم۔ اقبال بذریعہ پیادہ۔ پیادہ کا پولس کی تعریف میں داخل نہ ہونا۔ وجہ سقوط قصاص۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی (دفعہ ۲۵۷)

تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ [illegible] مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی شہادت گواہ جو عدالت سپرد کنندہ نے قلمبند کی گو اس سے گواہ نے عدالت سشن میں انحراف کیا ہو لیکن جب دوسری شہادت سے اوس کی تائید ہوتی ہو قابل ادخال شہادت ہے۔

از عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر و عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر

(۱) گاؤں کے پیادہ کی خدمت داخل پولس کی خدمت نہیں ہے اوس کے روبرو اقبال جرم ملزم [illegible] علحدہ رکھی گئی تھی کہ پیادہ ملازم کوتوالی ہے اور نیز ملزم نے پیادہ سے انفرادا اقبال جرم کیا ہے لہذا وہ ہر طرح قابل ادخال ہے۔

(۲) باوجود ثبوت جرم قتل عمد قصاص بعض وجوہ کے ساقط ہو جانے کے قصاص

تصفیہ اجلاس کے نواب نظامت جنگ بہادر ناظم عدالت صوبہ گلبرگہ مورخہ ۲۹ امرداد ۱۳۲۳ف مشعر اینکہ ملزم [illegible] کا مستوجب ہے اور مثل تصفیہ عدالت العالیہ ارسال ہے۔

فوجداری کی رو سے راست عدالت سشن میں سپرد ہونا چاہئے جبکہ عدالت سشن نے واپس کر دیا ہے تو عدالت العالیہ کے سپرد کیا جائے لہذا حسبہ حکم گرامی میں یہ مقدمہ مرسل ہے۔

حکام عدالت العالیہ مقام جلسہ متفقہ نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر (نواب حاکم الدولہ بہادر) میر مجلس متفق الرائے

اس مقدمہ میں ملزم پر سرقہ کا الزام ہے اور یہ سزا یابی سابقہ ناظم درجہ دوم نے از دیاد سزا کے واسطے عدالت سشن میں بھیجا ہے مگر اس طریقہ سے نہیں جو سپردگی سشن کا طریقہ ہے اور یہ بھی قابل توجہ ہے کہ ناظم درجہ دوم مجاز سپردگی سشن نہیں ہے تاوقتیکہ ایسا اختیار خاص طور پر سرکار سے عطا ہوا ہو ایسے ہی ایک مقدمہ سرکار بنام محمد خان نمبر ۱۲ بابتہ سنہ ۱۳۲۲ ف جلسہ متفقہ میں ہم نے تجویز کیا ہے کہ از سر نو تحقیقات کا حکم دینے سے طوالت اور خرابی کا اندیشہ ہے اسلئے عدالت سشن کو حکم دیا جائے کہ حسب منشاء دفعہ ۵۰۰ ضابطہ فوجداری سپردگی کو گویا ناظم مجاز کی ہو قبول کرے معلوم ہوتا ہے کہ مقدمہ ہذا ابتداءً عدالت سشن میں بھیجا گیا تھا اور پس عدالت سے ہدایت کی کہ حسب دفعہ عدالت ضلع میں بھیجا جائے۔

عدالت ضلع نے اسکو دفعہ ۲۸۰ میں نا قابل سمجھکر واپس کیا افسوس ہے کہ اسقدر غیر ضروری کارروائی اور نامناسب طوالت ہوئی اور ایک بدنما صورت اسمقدمہ میں پیدا ہوئی پولس کو چاہئے کہ ایسے مقدمات جنمیں سزا یابی سابق کو ثابت کر کے زیادہ سزا دلانی مقصود ہو انکو ایسے مجسٹریٹ کے پاس چالان کرے جو عدالت سشن میں سپرد کرنے کا مجاز ہو تاکہ وہ حسب دفعہ (۲۷۹) بعد تحقیقات مقدمہ کو عدالت سشن میں سپرد کرے۔

بحالت موجودہ ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ عدالت سشن صوبہ در نقل حسب دفعہ ۵۰۰ سپردگی کو قبول کر کے حسب ضابطہ تجویز کرے۔ فقط۔

تصحیح فوجداری
بجنسہ کامل

سرکار عالی بنام بھیما

ظاہر کیا ہے کہ مقتول ایک مالسی گیت گا رہا تھا جس میں کسی عورت اور مرد کے ناجائز تعلقات کا ذکر تھا یہ سنکر ملزم نے اوسپر تلوار سے حملہ کیا اور تلوار چلتے ہی گویا . . ہاں سے فرار ہوگیا برخلاف اس بیان کے اس لڑکے نے سشن میں لاعلمی ظاہر کی ہے اور پولس کے اثر سے پہلے بیان میں اون واقعات کا ظاہر کرنا باور کرانا چاہتا ہے مگر ہم کو طرز بیان اور تفصیل واقعات کے لحاظ سے اسکا پہلا بیان سچا اور بعد کا بیان جھوٹا معلوم ہوتا ہے اس گواہ کے علاوہ سنجیوا کی شہادت بھی اہم ہے اس شخص کے متعلق منجانب ملزم یہ اعتراض ہوا ہے کہ چونکہ یہ گاؤں کا پیادہ ہے اسوجہ سے اس کو پولس کا ملازم سمجھنا چاہئے اور جو اقبال ملزم اوسکے روبرو کیا گیا وہ ناقابل ادخال شہادت ہے لیکن ہماری رائے میں سنجیوا سے جو اقبال ملزم نے از خود کیا وہ ہر طرح قابل ادخال ہے اقبال کرتے وقت نہ تو ملزم حراست میں تھا نہ اوسکو یہ باور کرنے کی وجہ تھی کہ سنجیوا ملازم کوتوالی ہے۔ دراصل پیادہ کی خدمت پولس کی خدمت ہے۔

دوسرا امر جو ایک حد تک ملزم کے حق میں مفید ہو سکتا یہ تھا کہ عین ارتکاب جرم کے وقت اشتعال طبع ثابت ہوتا۔ لیکن خود ملزم کے بیان سے ظاہر ہے کہ اوس نے اس واقعہ کے وقت نہیں بلکہ اوسکے قبل مقتولہ کو مقتول کے ساتھ کسی پہاڑ پر دیکھا تھا اگر یہ واقعہ صحیح بھی ہو تو جو وقفہ اسکے اور ارتکاب جرم کے درمیان گذرا وہ اشتعال طبع کے عذر کو ساقط کر دیتا ہے۔ جرم قتل عمد بخوبی ثابت ہے۔ لیکن قصاص کا استجاب نہیں ہو سکتا کہ بعض ورثا نے اسکی استدعا نہیں کی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم بھیما باداش جرم قتل عمد منظوری سرکار تا دوام الحیات بامشقت قید رکھا جائے

رائے بالمکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں ملزم پر اپنی عورت لنگوا اور اوسکے آشنا ہنمپا کے قتل کا الزام ہے واقعہ ۱۲ آذر ۱۳۲۲ف کا ہے ملزم اوسی روز ... کے موقع واردات پر موضع مدگل میں گرفتار ہوا اور پولس نے ۲۳ آذر ۱۳۲۲ف کو لنگسگور میں دوم تعلقداری کے اجلاس پر (جو مدگل سے ۸ کوس کے فاصلہ پر ہے)

سرکار عالی بنام بھیما

نہ کرنیکی وجہ سے ساقط ہوجاتا ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب سرکار مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔

ملزم اصالتاً حاضر۔

نواب نظامت جنگ بہادر و نواب ذوالقدر جنگ بہادر ارکان متعلق (الف)

وکیل سرکار نے مقدمہ پیش کیا۔ فیصلہ عدالت سشن اور روئداد پر غور کیا گیا۔ ملزم بھیما پر قتل عمد کا الزام قائم کیا گیا ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ تاریخ ۲۱ آذر ۱۳۲۳ف دن کے بارہ بجے اوس نے ہنمپا کو اور اپنی زوجہ کو تلوار سے ہلاک کیا۔ ہنمپا ملزم کے مکان میں کپڑا بننے کی غرض سے آیا تھا اور اسی کام میں مصروف تھا اور کچھ گا رہا تھا۔ جبکہ ملزم نے اوس گیت سے مشتعل ہوکر اوسکے سر پر تلوار کا وار کیا اوسکے قتل کے بعد جب ملزم کی زوجہ چلاتی ہوئی مکان سے باہر چلی تو ملزم نے اوسکو پکڑا اور کھینچکر مکان میں لیگیا اور اوسکو بھی تلوار سے ایسے زخم لگائے کہ وہ فوت ہوگئی ارتکاب جرم کے بعد اسی وقت ملزم گرفتار ہوا قبل گرفتاری وہ مکان کے سامنے بیٹھا ہوا تھا اوسکے ماں کے شور و غل کو سنکر گواہ سنجوا ادہر گیا تو ملزم نے اوس سے کہا کہ مکان کے اندر نہ جاؤ اور یہ بھی کہدیا کہ ہنمپا کو اور اپنی زوجہ کو اوس نے قتل کیا ہے یہ سنکر سنجوا نے چاوڑی پر جاکر اطلاع دی اور ملزم کو گرفتار کرایا گرفتاری کے وقت ملزم کے جسم پر خون تھا مکان کے اندر نعشیں مجروح پڑی تھیں اور زمین پر خون موجود تھا ملزم نے خون آلودہ تلوار بھی (بغیر میان کے) کھونٹی سے لگائی اور ملزم نے گرفتار ہونے کے بعد تیسرے روز اقبال جرم کیا۔

اس اقبال کی تائید دو گواہوں کے بیانات سے ہوتی ہے ایک گواہ رامچندر لڑکا ہے جسنے ہنمپا کے قتل کا واقعہ دیکھا ہے اگرچہ اوسکی عمر بارہ چودہ سال کی بتلائی گئی ہے لیکن اوسکے بیانات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہوشیار لڑکا ہے پہلا بیان جو مجسٹریٹ کے سامنے ہوا اوس میں تفصیل سے واقعات بیان کئے ہیں اور یہ

عالیجناب مولوی محمد عبدالغفور صاحب رکن

نرسنت اپا نگرانی خواہ

بنام

گنڈپا وغیرہ طرفثانیان

اخراج اجرائے وارنٹ کیس بابت غیر حاضری مستغیث یا عدم پیشی شہادت۔ عدالت کا فرض نسبت طلبی شہادت استغاثہ۔

تجویز جس میں گرفتاری وارنٹ کے بابت غیر حاضری مستغیث یا عدم پیشی شہادت خارج نہیں ہو سکتا بلکہ عدالت کا فرض ہے کہ گواہان استغاثہ کو بطور خود طلب کر کے جرح کا موقعہ دے۔

اغراض انعقاد مرافعہ کے لئے پورٹ ... وجہ نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہ کوئی حاضر نہیں۔
منجانب طرفثانی نمبر ۳ ... صاحب وکیل حاضر۔
فیصلہ عالیجناب ... بہادر صدر مجلس و (مولوی محمد عبدالغفور صاحب رکن) متفق الرائے
وارنٹ کیس دفعہ ... کے بابت مجسٹریٹ نے مستغیث کی عدم پیروی کے سبب خارج کر دیا جس کی نگرانی
ہے نوعیت مقدمہ کا مقدمہ متکرہ امر گرفتاری کی ہے اس لئے اگر مستغیث غیر حاضر ہو یا شہادت
پیش کرنے سے قاصر ہے تو مقدمہ خارج نہیں ہو سکتا بلکہ عدالت کو چاہئے کہ گواہوں کو
بطور خود طلب کرے۔ خصوصاً جبکہ گواہان استغاثہ نے عدالت میں حاضر ہو کر ایک مرتبہ
شہادت ادا کی تھی اور جرح نہ ہو سکی۔ کیونکہ مستغیث نے اُن کو حاضر نہیں
کیا تھا تو عدالت کا فرض تھا کہ بطور سرکاری اون کو طلب کرتی اور
فریق ثانی کو جرح کا موقع دیتی۔ حکم اخراج مقدمہ بحال رہنے کے قابل نہیں ہے۔

نگرانی بابت تجویز مولوی مرزا ... بیگ صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع ... مورخہ ۱۱ ... ۱۳۳۲ف ... استغاثہ نمبر ... ۱۳۳۱ف۔

اقبال جرم کیا اور مقدمہ ۲۲ میں آنند کو چاؤان بھی ہمراہ ملزم نے اپنے اقبال میں صاف طور پر
اینوا اور ہنپا کے قتل کرنے سے صاف صاف اقبال کیا ہے اور گو ملزم نے مقدمہ
اوس سے عدالت سیشن میں رجوع کیا ہے لیکن تائیدا وسکے اقبال کے شکل میں کافی
شہادت موجود ہے۔ راجہ گواہ (جسکے بیان کے پڑھنے سے ثابت ہے کہ اوس کی
عقل پوری ترقی کو نہیں پہنچی ہے) کہتا ہے کہ اوس نے ملزم ہنپا کو تلوار مارتے دیکھا
وہاں سے بخوف فرار ہو گیا۔ لیکن اوس نے یہ بھی دیکھا کہ ملزم اینوا کو کھینچکر لیجا رہا تھا
گو اس گواہ نے ان دو واقعات سے عدالت سیشن میں برخلاف اپنے بیان منصفی
کے لاعلمی ظاہر کی ہے۔ لیکن عدالت سیشن نے بروئے دفعہ ۲۸۸ ضابطہ فوجداری
اوسکی شہادت عدالت منصفی بطور شہادت قبول کیا ہے اور ہماری رائے میں یہ استدلال [illegible]
مذکور بالکل صحیح ہے۔ گواہ نمبر ۲ سے ابتدائی نسبت راجہ گواہ کے بیان کی تائید ہوتی ہے
گواہ نے ملزم کے مکان سے مارتا ہے مارتا ہے کہکر بھاگتے ہوئے [illegible] اور ملزم اوسکو
کھینچکر لیجا رہا تھا۔ اسکے علاوہ مقدمہ میں شہادت [illegible] اور شہادت [illegible]
جارہی ہے۔ اس مقدمہ میں ایک اور گواہ [illegible] کا پیادہ ہے جسکے روبرو [illegible] مختار [?] [illegible]
پہلے جرم کے ارتکاب کے بعد ملزم نے اقبال جرم کیا ہے لیکن عدالت سیشن نے
اس اقبال کو ناقابل ادخال اور غیر مفید قرار دیا ہے اور چونکہ بغیر اس اقبال کو ثابت
قرار دئے جانے کے بھی مقدمہ میں کافی ثبوت ملزم کے خلاف موجود ہے ہم اس
مقدمہ میں اس قانونی مسئلہ کے تصفیہ کی ضرورت* سمجھتے ہیں بلحاظ حالات بالا ہمکو
عدالت سیشن کی رائے سے اتفاق ہے کہ ملزم ما دام الحیات قید باشقت [illegible]
اور بعد منظوری سرکار یہ سزا نافذ ہو فقط۔

نگرانی فوجداری

بابت [illegible]

نمبر مقدمہ ۲۳۲ سنہ ۱۳۲۳ف فیصلہ ۳۰ فروردی ۱۳۲۴ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس

* لفظ "نہیں" فیصلہ میں سہوا رہ گیا ہے۔

سرکار عالی
بنام
حیدر خاں

لگایا گیا کہ انہوں نے ایک لاوارث جائداد میں سے ایک دستاویز رقمی یکصد روپیہ اور ایک فرد رقمی ۵۰ کی خیانت کی اور مدیونان سے روپیہ وصول کر لیا لہذا زیر دفعہ (۴۰۶) سزا دیجائے۔

ہر دو ملزمین نے ارتکاب جرم سے انکار کیا جائنٹ مجسٹریٹ ضلع محبوب نگر نے شہادت تائید استغاثہ کو قلمبند کرتے اور فرد جرم شارع کرنے کے بعد ہر دو ملزمین کو بری کر دیا جسکی ناراضی سے منجانب پیشکار سرکار باجازت سرکار یہ اپیل پیش ہوا۔

منجانب سرکار مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔
منجانب ملزمین مولوی سید مشتاق حسین صاحب و پنڈت شیشو ناتھ صاحبان وکلاء۔

بحکم عالیمقام حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر (مولوی مفتی سید محمد انور الضیاء الدین صاحب ارکان متفق الرائے)

بحث اپیل وکلاء فریقین سماعت کی گئی واقعات یہ ہیں کہ ملزمین حیدر خان اور عبدالمجید خان ملازم کوتوالی اضلاع کے مقابلہ میں چالان بالزام خیانت مجرمانہ باجی بیان عدالت ماتحت میں پیش ہوا کہ مال لاوارث میں سے جسکی دریافت اور حفاظت ملزمین کے ذمہ تھی [illegible] جن کے ذریعہ سے متوفیہ نے لوگوں کو قرض دیا تھا ملزمین نے بوقت پنچنامہ فہرست لاوارث میں شریک نہیں کیں۔ ایک دستاویز کی مقدار رقم سو روپیہ اور ایک کی پچاس بتائی جاتی ہے اور کہا یہ جاتا ہے کہ جن اشخاص کی طرف ان دستاویزات کا روپیہ واجب الادا تھا اُن سے ملزمین نے ایک سے تیس روپیہ ایک سے ۵۰ روپیہ حاصل کئے اور یہ رقم ناجائز طور پر اپنے تصرف میں لائے۔

دستاویزیں شہادت میں پیش نہیں ہوئیں بیان یہ ہے کہ ملزمین نے رقوم وصول کرنے کے بعد ان کو تلف کر دیا۔

عدالت ماتحت نے تعداد بوجہ عدم ثبوت جرم خارج اور ملزمین کو جرم منسوبہ سے بری کیا جس کی ناراضی سے یہ مرافعہ منجانب سرکار پیش ہوا ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ہے مقدمہ عدالت ابتدائی میں تحقیقات و تجویز کیلئے واپس کیا جائے۔

مرافعہ فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۲۴۴ سنہ ۱۳۳۲ ف منفصلہ یکم آبان سنہ ۱۳۳۲ فصلی۔

باجلاس عالیجناب نواب ثبات القدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی محمد عبد الغفور صاحب ججان

سرکار عالی　　مرافع

بنام

حیدر خاں　　ملزمین　　مرافعہ علیہم

خیانت مجرمانہ۔ خیانت مجرمانہ ملازم سرکاری۔ شہادت۔ موازنہ شہادت۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۳۰۰۔

تجویز ہوا کہ عدالت ماتحت نے اہتمام طور پر مقابلہ ملزمین فرد جرم مرتب کی تھی لیکن بعد ازاں بلا وجہ کر دیا اور شہادت صفائی بعض غیر ضروری دفتر متعلق اشخاص پر جو عقیدت کی ہے کہ شہادت استغاثہ کو ناکافی قرار دیکر موازنہ شہادت میں غلطی کی۔

یہ بھی تجویز ہوا کہ ملزمین جو ملازم پولیس ہیں انہوں نے شہادت کے مٹانے کی پوری کوشش کی ہوگی اور انکا باوجود موقع ملنے کے شہادت صفائی کا نہ پیش کرنا نہایت غور کے قابل ہے۔

واقعات قابل ذکر یہ ہیں کہ حیدر خاں و عبد المجید جمعدار و دفعدار پولیس پر یہ الزام

مرافعہ بالا منسلکہ تجویز مولوی ملک نعمت اللہ صاحب اسسٹنٹ سشن جج عدالت فوجداری ضلع محبوب نگر مورخہ ۔۔۔ و درج مشمولہ مسل ہوا ہوں۔

کیشن پرشاد مستغاث علیہ **نگرانخواہ**

بنام

نواب عنایت علیخاں مستغیث **طرفثانی**

نقض امن - کارروائی نقض امن میں بطور خود پولس کی مداخلت - پولس کی غلطی کی اصلاح کا طریقہ - اختیار عدالت - اختیار عدالت جائداد متنازعہ کے محاصل آئندہ کے نسبت - اختیار سماعت ناظم ضلع - نگرانی - اصلاح غلطی - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکارعالی دفعہ ۱۴۸۔

تجویز سرسری گردا (۱) پولس کو بطور خود جائداد متنازعہ پر جسکے متعلق کہ نقض امن کا اندیشہ ہو مداخلت نکرنی چاہئے اگر غلطی سے ایسی مداخلت کیجائے تو مجسٹریٹ کو چاہئے کہ پولس کو حکم دے کہ وہ جائداد اس فریق کے حوالہ کرے جسکو قبضہ سے علحدہ کیا گیا تھا اور اگر پولس یہ ظاہر نہ کر سکے کہ اُسوقت کس فریق کا قبضہ تھا تو مجسٹریٹ کو چاہئے کہ بطور سرسری تحقیقات کرکے جائداد اُس فریق کو دلائے جسکا قبضہ عین ماقبل مداخلت پولس ثابت ہو۔

(۲) عدالت کو زیر دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکارعالی جائداد متنازعہ کے محاصل آئندہ کے بابت کسی حکم دینے کا اختیار حاصل نہیں ہے۔

(۳) ناظم ضلع کو کارروائی نقض امن میں نگرانی کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ہے

(۴) عدالت العالیہ سے بصیغہ نگرانی نہ صرف عدالت نگرانی تنہا کی غلطی کی اصلاح کیجا سکتی ہے بلکہ اسکی تحت عدالتوں کے غلطیوں کی بھی اصلاح کیجا سکتی ہے۔

ایک کارروائی نقض امن میں مجسٹریٹ صیغہ اول یا دوم تعلقہ ضلع بیڑ نے جبکہ درخواست خارج کیا تھا اور پولس متعلقہ کو لکھا جائے کہ اب بھی اگر نقض

نگرانی بالا ضمن تجویز سرسری مورخہ ... صاحب ناظم عدالت ضلع بیڑ مورخہ ... ۱۳۴۳ف مشمولہ نگرانی ... فوجداری ... کو ... حاصل ہے۔

پنچنامہ گواہوں سے ہماری رائے میں دستاویزات کا وجود پایا جاتا ہے اور اس امر کا بھی پتہ ملتا ہے کہ ملزمین نے انکو شریک فہرست نہیں کیا اسکے بعد وہ اشخاص بھی پیش ہوئے ہیں جنہوں نے انہیں دستاویزات کے ذریعہ سے متوفیہ سے روپیہ قرض لیا تھا اور جن سے ملزمین نے بعد ازاں رقم ناجائز طریقہ پر وصول کی۔

پس ابتداءً عدالت ماتحت نے صحیح طور پر الزام کو بادی النظر میں ثابت قرار دیکر فرد جرم بمقابلہ ملزمین مرتب کی۔ مگر ملزمین نے اپنی صفائی میں کسی قسم کی شہادت پیش ہی نہیں کی اور نہ گواہان استغاثہ پر جرح کی۔ اس تقدیر میں بظاہر اخراج مقدمہ کی وجہ نہیں معلوم ہوتی تھی مگر عدالت ماتحت نے بعد سماعت بحث نہ صرف شہادت استغاثہ بلکہ بعض غیر ضروری اور غیر متعلق امور پر جرح و قدح کرنے کے بعد شہادت مشمولہ مثل کو ناکافی قرار دیا اور ملزمین کو بری کیا۔

ہماری رائے میں عدالت نے شہادت کا موازنہ کرنے میں غلطی کی ہے یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ملزمین کوتوالی کے ملازم ہیں اور انہوں نے شہادت کے مٹانے کی پوری کوشش کی ہوگی اور انکا شہادت صفائی باوجود عطائے موقع پیش نہ کرنا نہایت غور کے قابل ہے۔

استغاثہ کی تائید میں جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ ہماری رائے میں بہمہ وجوہ ثبوت جرم کے واسطے کافی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ہو ملزمین دو دو سال قید با مشقت میں بسر کریں فقط۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۵۰ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۳ آبان سنہ ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا وعالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے ارکان

جسکے وہ مجاز نہ تھے۔ اگرچہ ہمارے اجلاس پر جو درخواست نگرانی پیش ہے وہ اُس حکم ناظم ضلع کی ہے لیکن ہم بلحاظ حالات مبینہ اسکی ضرورت پاتے ہیں کہ نہ صرف اوس کو منسوخ کریں بلکہ مجسٹریٹ کے اوس حکم کو بھی کالعدم قرار دیں جو آئندہ فقرہ کے متعلق بطور ہدایت کریں کہ وہ پولیس کو حکم دے کہ قیمت ثمرہ اوس فریق کو دے جسکے قبضہ سے بذمت سرکاری قبضہ میں لیا گیا تھا اگر پولیس یہ نہ ظاہر کر سکے کہ اوس وقت کس کا قبضہ تھا تو مجسٹریٹ کو اجازت دیجاتی ہے کہ وہ خود سرسری طور پر تحقیقات کر کے اوس شخص کو رقم دلائے جسکا قبضہ عین قبل مداخلت کو توالی ثابت ہو۔ مجسٹریٹ کی یہ تحقیقات تحت دفعہ ۱۴۵ نہیں بلکہ ایک سرسری انتظامی کارروائی ہوگی اوس سے فریقین کی حقیت کا بھی بحالت کر دیں جو پولیس کی بیجا مداخلت کیوقت تھی۔ اسطرح پر منظوری نگرانی ہذا سب کارروائی کالعدم قرار دیجاتی ہے جو عدالت ہائے ماتحت سے غلط طور پر عمل میں آئی ہے۔ فقط۔

مرافعہ فوجداری

جلسہ متفقہ

نمبر مقدمہ ۲۰ ۱۳۴۳ف منفصلہ ۱۲ امرداد ۱۳۴۳ف

باجلاس عالیجناب نواب ذو القدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ارکان

ملریڈی (ملزم) مرافع

بنام

سرکار عالی ذریعہ ساتریڈی (مستغیث) مرافعہ علیہ

مرافعہ بالا متعلق تجویز جناب ڈاکٹر سید ... صاحب حاکم ابتدائی فوجداری عدالت العالیہ مورخہ ۲۲ اسفندار ۱۳۴۲ف جس سے شمولیت ملزم ملریڈی با ارتکاب جرم ... سات سال قید سخت میں بسر کرے اور بجا اختتام مدت ... ۵۶۵ ضابطہ فوجداری پانچ سال تک اپنی سکونت کی اطلاع پولیس کو دیتا رہے۔

اس کا احتمال ہو تو اوسکا انسداد کرے اور فریقین سے جو عدالت مجاز کی ڈگری حاصل کرے اوسکو باخذ بیعانہ ثمرہ ضبط شدہ دلادیں اور آئندہ بھی ثمرہ بہ ترتیب پنچنامہ سپرد اشخاص معتبر کرے بشرطیکہ نقض امن کا احتمال ہو۔

اس حکم کی ناراضی سے بجناب سشن جج عدالت فوجداری ضلع بیڑ میں نگرانی پیش ہوئی اور بہ لیوی بغلام احمد خانصاحب ناظم عدالت ضلع نے بمنظوری نگرانی یہ حکم صادر کیا کہ قیمت ثمرہ حاصل کرنے کا نگرانی خواہ کو حق حاصل ہے۔

تجویز عدالت ضلع کی ناراضی سے بجناب مستغاث علیہ عدالت العالیہ میں یہ نگرانی باین عذر پیش ہوئی کہ عدالت ضلع کو کوئی اختیار سماعت نگرانی کا نہ تھا اور بلحاظ واقعات بھی حکم عدالت ضلع خلاف قانون ہے۔

منجانب نگرانخواہ پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل حاضر
منجانب فریق ثانی مولوی محمد عبد القیوم صاحب وکیل۔

حکام مافیہ مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب نظامت جنگ بہادر مولوی سید علی حسن صاحب بلگرامی ارکان متفق الرائے

اس مقدمہ میں پولیس کی غلط کارروائی کی وجہ سے پیچیدگی واقع ہوئی ہے پولیس نے اس درخت انبہ کے ثمرہ کو جس کے متعلق نقض امن کا اندیشہ تھا بطور خود فروخت کرکے پولیس پٹیل کے پاس اوس کی قیمت جمع کرادی اور اس واقعہ کی اطلاع بذریعہ مراسلہ نشان سوم خدمت عدالت کو دی۔ عدالت نے اس خیال سے کہ نقض امن کا اندیشہ پولیس کی کارروائی کے بعد گو وہ غلط تھی باقی نہیں رہا حسب دفعہ ۱۴۸ تحقیقات قبضہ غیر ضروری خیال کی اور یہ حکم دیا کہ اب بھی اگر نقض امن کا احتمال ہے تو اوس کا انسداد کیا جائے اور ثمرہ کی قیمت اس شخص کو دیا جائے جو عدالت مجاز سے ڈگری حاصل کرے بلحاظ حالات یہ حکم غلط نہ تھا لیکن اس پر یہ بھی اضافہ کیا کہ آئندہ بھی ثمرہ بہ ترتیب پنچنامہ سپرد اشخاص معتبر کرے اس حکم کی نہ ضرورت تھی اور نہ وہ قرین مصلحت تھا نہ مطابق ضابطہ جب مجسٹریٹ کی تجویز کی نگرانی ناظم ضلع کے پاس کی گئی تو انہوں نے اوسکی سماعت کرلیا

طریقہ تمام مقدمات

نہایت مختلف ہے اسکے بعد اس مقدمہ کا صرف ایک امر باقی رہتا ہے اور
یہ شہادت ظاہر ہے کہ اس عدم ثبوت کی صورت میں صدور سرقہ کا [illegible]
نہیں ہے سوا اسکے کہ تہیا کی شہادت بھی قابل پذیرائی نہیں معلوم ہوتی ہے یہ
کہا یہ جاتا ہے کہ قفل صندوق کا ملزم نے پتھر سے توڑا تھا مگر تہیا میں لکھا ہے کہ
[illegible] ہے پس جرم بھی ثابت نہیں ہے تو سزا یابی سابق کی شہادت سے کوئی
مفید نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا۔

ایک امر قانونی کی نسبت ہم اشارہ کرنا مناسب خیال کرتے ہیں جیسا کہ ہم نے
قانون پر غور کیا ہماری رائے میں ان مقدمات کا بھی جن میں عدالت ماتحت نے بغرض
از زیادہ سزا کی جانے کی ہے عدالت سشن میں مثل دیگر مقدمات قابل سماعت
عدالت موصوف باضابطہ طریقہ پر سپرد ہونا لازمی ہے جب [illegible] سپرد ہو تو
ان قواعد کے مطابق کارروائی ہونی چاہئے جو اس قسم کے مقدمات کے بابت قانون
میں مقرر ہیں یعنے اگر ملزم بعد [illegible] جرم کے ارتکاب سے انکار کرے تو
عدالت سشن میں تمام شہادت جو تائید الزام عدالت ابتدائی میں پیش ہوئی تھی پیش
ہونی چاہئے دیکھو دفعہ ۲۰۹ ضابطہ فوجداری اس دفعہ میں کوئی فرق مابین مقدمات قابل
تجویز عدالت سشن اور ان مقدمات کے جو بغرض از زیادہ سزا عدالت سشن میں بھیجے جائیں نہیں
کیا گیا ہے۔

بہرکیف اس مقدمہ میں چونکہ ہماری رائے میں جرم سرقہ بمقابلہ ملزم ثابت نہیں ہے
محض تکمیل ضابطہ کیواسطے واپس بھیجنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا
جاتا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم [illegible] بوجہ عدم ثبوت جرم بری کیا گیا۔

نواب نظامت جنگ بہادر [illegible] ملزم [illegible] کی جانب سے کوئی وکیل نہیں ہے [illegible]
مرافعہ جات [illegible] پیش [illegible] سرسری [illegible] سے ہم نے شہادت

سرقہ - شہادت - برآمدگی مال - شہادت بغرض اثبات مال - مال برآمدہ کا بلحاظ نوعیت ملزم کی حیثیت سے زیادہ نہونا - سپردگی - سپردگی بربنائے سزایابی سابقہ - سپردگی بعدالت سشن بغرض ازدیاد سزا - ضابطہ کارروائی عدالت سشن - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۹۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جبکہ مدعیت سرقہ اور نیز شناخت مال کی بابت بجز مستغیث کے کوئی شہادت موجود نہو اور مال برآمدہ بلحاظ اپنی نوعیت کے ملزم کی حیثیت سے زیادہ نہ ہو تو محض شہادت برآمدگی مال کی بنا پر تجویز جرم سرقہ صادر نہیں کیجا سکتی۔

(۲) جبکہ ملزم بربنائے سزایابی سابقہ بغرض ازدیاد سزا مقدمہ عدالت سشن میں سپرد کیا جائے تو عدالت سشن کو حسب دفعہ ۲۰۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت سشن میں تمام شہادت استغاثہ جو عدالت سپرد کنندہ میں پیش ہوئی تھی پھر قلمبند ہونی چاہئے بلا قلمبندی شہادت محض روئداد مثل پر تجویز سزا خلاف قانون ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

ملزم اصالتاً حاضر
منجانب مرافعہ علیہ مسٹر کلیان رام آر صاحب وکیل سرکار۔

نواب ذو القدر جنگ بہادر رکن - ملزم مرافع اصالتاً حاضر اور منجانب سرکار لائق وکیل سرکار حاضر۔ عدالت سشن نے ملزم کے حق میں بہ پاداش جرم سرقہ چھ سال قید با مشقت کی سزا تجویز کی ہے جسکی ناراضی سے ملزم نے یہ مرافعہ پیش کیا ہے۔ مدعیت کی شہادت موجود نہیں ہے اور نہ شناخت مال کا کوئی گواہ مستغیث کی بیان کی تائید میں پیش ہوا ہے۔ مال متعلقہ شناخت از قسم پارچہ ہے اور یہ نہایت معمولی قسم کا کپڑا ہے جو ملزم کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہے ایسی حالت میں یہ ضرور تھا کہ مستغیث کی بیان کی تائید میں یہ مال معلوم اوسی کا ہے قابل اطمینان شہادت مال کی پیش کیجاتی مستغیث کے محض بیان پر بھروسہ

ملیکی بنام سرکار عالی

اس امر کا اظہار بھی اس موقع پر مناسب خیال کرتے ہیں کہ پولیس اور عدالت دونوں کا یہ فرض ہے کہ محض سزا یابی سابق کی وجہ سے یہ قیاس نہ کریں کہ ملزم نے الزام زیر عدالت کا ضرور ارتکاب کیا ہوگا بلکہ جو الزام حال عائد کیا جاتا ہے۔ اوس کے متعلق کامل شہادت پولیس کی جانب سے پیش ہونی چاہیے اور عدالت کو اوس کے لحاظ سے تجویز کرنی چاہیے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ ملزم مرافع فرنگی ولد رام ریڈی بری کیا گیا فقط

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۲ از ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۳ آبان ۱۳۲۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب عالم الدولہ بہادر ناظم۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا میر مجلس عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے ایل ایل بی رکن

فاطمہ بیگم ملزمہ مرافعہ

بنام

سید خدا علی مستغیث مرافعہ علیہ

دفعہ خیانت مجرمانہ۔ ملزم کا مال کو خرید فروخت لیجا کر اوس کو رہن کر کے زر رہن کا خود تصرف کرلینا قرار داد جرم۔ سزا۔ سزائے مجوزہ کی کمی۔ سزائے مجوزہ کے بھگت لینے کا اثر کمی سزا پر۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ ملزمہ نے مستغیثوں کا مال لیکر معاوضہ کی قیمت مستغیثوں کو ادا کی نے گئی۔ لیکن مال کو گرو رکھکر رقم کو اپنے تصرف میں لائی لہذا صحیح طور پر قرار داد جرم علی ہذا القیاس جرم خیانت مجرمانہ کی ثابت ہوگئی ہے۔

مرافعہ نامنظور تجویز مولوی میر حمید علی خان صاحب ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۳۲۳ ف مشروط اینکہ ملزمہ ایک ہفتہ قید بامشقت میں رہے۔

مرشد علی بنام سرکار عالی

تائید الزام اور پنچناموں پر بطور خاص توجہ کی۔ الزام یہ ہے کہ ملزم نے بتاریخ ۲۴ امرداد ۱۳۳۲ف
سائرہ بی کے مکان کا قفل توڑ کر ایک صندوق جس میں پندرہ روپئے تھے اور ایک
سرخ غسالی اور ... بہ خصوصیت قیمت کا سرقہ کیا ۲۵ امرداد ۱۳۳۲ف کو یعنی واقعہ
کے دوسرے روز ملزم گرفتار ہوا اور ۲۶ امرداد کو بجز نقد دو روپیے کل مال اوسکی نشاندہی
سے برآمد ہوا چونکہ سرقہ کی شہادت روئیت مطلق موجود نہیں ہے برآمدگی مال کی شہادت
پنچناموں اور پنچوں کے بیانات سے ہم پہونچائی گئی ہے شناخت مال کی شہادت بجز بیان
مدعیہ اور کوئی نہیں ہے نیز مال بلحاظ نوعیت ایسا نہیں ہے کہ ملزم کی استطاعت سے باہر کہ
سمجھا جاسکے ان حالات میں برآمدگی کی شہادت خاص توجہ کے قابل ہو جاتی ہے اور
اس پر مقدمہ کا دار و مدار ہے جہاں تک ہم نے غور کیا وہ قابل اطمینان نہیں ہے صندوق
کا شمالو کے پچھواڑے سے برآمد ہونا ظاہر کیا گیا ہے لیکن ایسے کوئی واقعات ظاہر نہیں ہوے
جن سے یہ باور کیا جاسکے کہ ملزم نے اوس مقام کی نشاندہی کی تھی اور پولیس خود پہونچ کر وہاں
سے لیا تھا تاوقتیکہ اس امر کی صراحت نہ ہو کبھی ایسے بیانات کا اطمینان نہیں ہو سکتا کہ ملزم ہی کی
نشاندہی سے مال برآمد ہوا دوسرا امر قابل توجہ یہ ہے کہ جس قفل کا توڑا جانا ظاہر کیا جاتا ہے
اسکے متعلق ایک پنچنامہ میں یہ بیان ہے کہ بگڑا ہوا نہیں ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ توڑا
نہیں گیا اور دوسرے پنچنامہ میں بھی یہ لکھا گیا ہے کہ مدعیہ نے بیان کیا کہ جب وہ مکان کو
واپس آکر دیکھا تو قفل باضابطہ طور پر لگا ہوا تھا جب برآمدگی مال کی شہادت کی یہ حالت
ہو اور اسکے علاوہ کوئی اور شہادت موجود نہ ہو جس پر سے ملزم کے خلاف قیاس غالب
بھی پیدا ہو سکے تو ہرگز یہ نہیں کہا جاسکتا کہ شہادت تائید الزام سے ارتکاب جرم ملزم کے
نسبت کافی اطمینان حاصل ہوتا ہے اور جب یہ نہ ہو تو سزا تجویز نہیں کیجا سکتی اس مقدمہ
میں یہ بھی ایک نقص ہے کہ بوجہ سزا یابی سابق جب مقدمہ حسب دفعہ ۲۷۹ عدالت سشن
میں آیا تو اس عدالت نے کوئی شہادت طلب نہیں کی حالانکہ سشن کے مقدمات میں کم از کم
جبکہ صرف مثل مرتبہ عدالت ماتحت پر سے بلحاظ سزا یابی سابقہ زیادہ سزا کی تجویز صادر
کردی گئی جو صحیح نہیں ہے ان جملہ وجوہ سے ہم اپیل کو قابل منظوری خیال کرتے ہیں اور

ناجی بیگم بنام سرکار عالی

دیکھی ہے وہ لایق دست اندازی نہین ہے اگر ملزمہ سزا بھگت کر، یا ہو چکی ہوتی تو مین ضرور از دیاد سزا کے واسطے مثل بہ صیغہ نگرانی سپردگی کی ضرورت خیال کرتا۔ ملزمہ نے ہمارے سامنے اس امر پر زور دیا کہ ایک مستغیث کے بھائی نے اوس سے عقد کی خواہش کی تھی چونکہ اس سے اوس نے انکار کیا۔ لہذا یہ جھوٹا استغاثہ کیا گیا ہے۔ عدالت ابتدائی کی مثل مین ملزمہ نے اس واقعہ کا ذکر نہین کیا ہے۔ قطع نظر اس کے اگر ایک مستغیث کے استغاثہ کی یہ وجہ سمجھی جائے تو دوسرے مستغیثون کے استغاثہ پر اس کا کیا اثر پڑ سکتا ہے

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ مجھے بھی اتفاق ہے کہ مرافعہ قابل نامنظوری ہے فقط

نمبر مقدمہ ۲۳۹ بابت ۱۳۲۳ ف — **مرافعہ فوجداری** — منفصلہ ۱۵ آبان ۱۳۲۳ ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا اراکین

سرکار عالی ذریعہ [illegible] — مستغیث — مرافع

بنام

نوبکیا وغیرہ — ملزمین — مرافعہ علیہم

مداخلت بیجا۔ مداخلت بیجا بمجرمانہ نیت ملزم۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۳۴۲)

تجویز ہوئی کہ جرم دفعہ ۳۴۲ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی [illegible]

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی حکیم سید علی صاحب ناظم عدالت صوبہ مورخہ ۲۱ آبان ۱۳۲۳ ف مشعر اینکہ مرافعہ علیہا کو الزام سے بری کیا جائے فقط

فاطمہ بیگم
بنام
سرکار عالی

(۲) سزائے مجوزہ ایک ہفتہ قید بلا مشقت کم ہے۔ اگر ملزمہ سزا بھگت کر رہا نہ ہو گئی ہوتی تو ضرور دراز دیا (سزا) ر۔ کے لئے شل بہ صیغہ نگرانی پیش ہوجاتی۔

واقعات یہ ہیں کہ مسماۃ فاطمہ بیگم کے مقابلہ میں تین الزامات کے بالائی تحت دفعہ ۴۰۸ تعزیرات سرکار عالی جن کا وقوع بارہ مہینے کے اندر ہوا تھا اس بیان سے پیش ہوئے کہ ملزمہ نے شرفن بی و خدا علی و اصغر علی سے مال بیچنے کی غرض سے لیکر اوسکو رہن کر دیا۔ عدالت تحت میں ان تینوں الزامات کی تحقیقات یکجائی عمل میں آئی۔ ملزمہ نے جواب میں بیان کیا کہ جن اشخاص نے اسے بغرض فروخت اشیاء دے تھے اون کی قیمت بعد فروخت اون کو لا دیدی ہے اور میں نے اون اشخاص کی خواہش پر جنہوں نے اون اشیاء کو خرید کیا تھا میں نے وہ اشیاء بہر رہن کرا دئے ہیں۔

عدالت نے با خذ شہادت الزام منسوبہ کو ثابت قرار دیکر ایک ہفتہ قید بلا مشقت کی سزا تجویز کی جس کی ناراضی سے بجانب ملزمہ یہ اپیل پیش ہوا۔

ملزمہ اصالتاً حاضر۔

منجانب مستغیث مرافعہ علیہ مولوی کبیر خان صاحب وکیل سرکار

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ ملزمہ کی نسبت عدالت مرافعہ ضلع نے علی السبیل البدل الزامات دغابازی یا خیانت مجرمانہ کی فرد جرم سنا کر اوسکو ایک ہفتہ قید بلا مشقت کی سزا دی ہے۔ جس کی ناراضی سے وہ مرافعہ کرتی ہے ملزمہ کی نسبت بخوبی ثابت ہے کہ وہ مختلف مستغیثون سے مال قیمتی علی الترتیب ... و ... و ... لیکر کہ وہ اون اموال کو بیچکر اوس کی قیمت مستغیثون کو لا دیگی ملزمہ کے خلاف شہادت سے ثابت ہے کہ اوس نے مال بیچکر اون کی قیمت مستغیثون کو ادا نہیں کی بلکہ اونکو مختلف اشخاص کے پاس مختلف رقوم میں گرو رکھ کر رقم اپنے تصرف میں لائی۔ ایسی صورت میں جسطرح فرد جرم قائم کی گئی ہے۔ اور ملزمہ کو سزا

سرکار عالی بنام بیکیا

سا بوقت واقعہ مستغیث کے مکان مین موجود ہوتا اور خصوصاً اسلئے کہ غلہ مین
سکھا جاتا باور کرنے کے قابل نہین ہے۔ ان ظروف کے متعلق یہ رائے ظاہر کیجی
کہ اگر اس واقعہ کی کوئی اصلیت ہوتی تو ضرور کوئی ظروف برآمد کرلئے جاتے اور غلہ
لیجانیکی نسبت یہ کہا ہے کہ غلہ اور اراضی کی حقیت عرصے متنازعہ فیہ رہی ہے چنانچہ ملزم
مندا دنیکیا نے اپنے استفساری بیان مین لکھا ہے کہ گیارہ کھنڈی دس من دان اور دو
پلہ ار نڈی مسماۃ پوچا کے مکان مین خود رکھا تھا اور بعض گواہون کے بیان سے پایا جاتا ہے
کہ یہ شخص دیکھنی کی سیری کا کام کرتا تھا۔ ان تعلقات سے صدر عدالت نے نتیجہ یہ
نکالا ہے کہ اگر غلہ لیجانا ثابت قرار دیا جائے تب بھی اس پر سرقہ کی تعریف صادق نہین
آتی کیونکہ بدنیتی سے مال منتقل نہین کیا گیا۔ ملزمین کو اپنی ذاتی نہ کوئی خواہش تھی نہ بدنیتی
تھی۔ راموا اور مادرس کے مختار کے حکم کی تعمیل کرتے تھے تاہم جن ملزمین کی نسبت جرم
مداخلت بیجا بذریعہ شہادت سے قابل اطمینان طور پر ثابت ہوا۔ اون کی سزا صدر
عدالت نے بحال رکھی ہے۔ اور جن کی نسبت شبہ باقی رہا اون کو بری کردیا ہے
ہم نے روئداد پر غور کیا دیکھنی اور مستغیث کے باہمی تعلقات کے لحاظ سے
ہمکو اس امر کے متعلق شبہ ہے کہ اون ملزمین نے بہ نیت جرم مداخلت کی۔ مداخلت بیجا
کی تعریف مین جو دفعہ ۴۴۲ میں کی گئی ہے یہ بتا دیا گیا ہے کہ اس نیت سے داخل
ہونا ضرور ہے کہ "کسی جرم کا ارتکاب ہو یا کسی ایسے شخص کی تخویف یا توہین کی جائے
یا اوس کو رنج پہونچے جو قابض ہو یا قابض کی اجازت سے وہان ٹھیرا ہو۔" ان صورتون
مین سے کسی صورت مین ان ملزمین کا فعل لیجانا نیت داخل نہین ہوتا۔ اگر وہ تعلقات
نہ ہوتے جو اوپر بیان کئے گئے ہین تو ضرور ملزمین کی نسبت ایسی نیت باور کی جاتی۔ مگر
موجودہ حالت میں وہ نہایت مشتبہ ہے اس وجہ سے ہم صدر عدالت کی تجویز کو قابل بحالی
خیال کرتے ہین۔
اور مرافعہ نامنظور کرتے ہین۔
نواب ذوالقدر جنگ بہادر صدر کن۔ مجھکو اتفاق ہے۔

[illegible] کیا

اس نیت سے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہو یا کسی ایسے شخص کی تخویف یا ترہیب کی جائے یا اس کو ضرر پہنچے جو قابض ہو یا قابض کی اجازت سے مال ٹھہرا تھا ہو دخل ہونا ثابت نہ کیا جائے جائز نہیں ہو سکتا۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے بہت ضروری نہیں ہے۔

بجانب مرافعہ مسٹر کلیان رام آیر صاحب وکیل سرکار۔

ملزمین غیر حاضر ہیں۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ صدر عدالت صوبہ ورنگل کی صادرہ تجویز برات کی ناراضی سے باجازت سرکار مرافعہ پیش ہے۔ عدالت ضلع نے ملزمین بلاپ نیکیا و منڈا نیکیا کو بھی بشمول اور اشخاص کے مجرم قرار دیکر ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا دی تھی۔ لیکن صدر عدالت نے اس خیال سے کہ ان کی نسبت بدنیتی سے مال لینا ثابت نہیں ہے۔ اون کو بری کر دیا۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ مستغیث راجی ریڈی وینکٹ کے علاقہ میں گماشتہ مالی کوتوالی تھا۔ دیسکھ کی وفات کے بعد اس کی بیوہ نے اسکو علحدہ کر دیا اور ان دونوں میں اراضی اور غلہ اور مویشی و مکان وغیرہ کی بابتہ نزاع رہی جس کا ثبوت سرکاری دفاتر میں موجود ہے۔ غرض ان تعلقات کی وجہ سے وہ حالت پیدا ہوئی جس کی نسبت مستغیث نے استغاثہ پیش کیا ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ اسفندار ۱۳۱۸ف میں [illegible] کے وقت ملزمین اس کے مکان میں سیڑھی لگا کر اترے۔ اور اس کو پکڑ لیا۔ اور [illegible] سے غلہ اور نقد رقم جو وہاں میں رکھی ہوئی تھی۔ اور لچھا اور [illegible] سکہ انگریزی اور دو سو روپیہ کے مولی لے گئے۔ اور ان چیزوں کے علاوہ بڑے ظروف مسی و برنجی جو مکان میں تھے وہ بھی لکھاپہ میں [illegible] کر لے گئے۔ عدالت ابتدائی نے ان واقعات کو ملزمین کے خلاف ثابت قرار دیا ہے۔ صدر عدالت نے روپیہ غلہ میں موجود ہونا خلاف قیاس تصور کیا ہے۔ اور خود مستغیث کے اس بیان سے کہ اس نے قبل ازقبل خبر سنکر قیمتی زیورات وغیرہ کو خوف کی وجہ سے علحدہ کر دیا تھا۔ یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ قیمتی [illegible]

کشتیات نیلم سرکار عالی

اور جرمانہ بھی کیا جا سکیگا۔ بس جرم سرقہ میں سزائے جرمانہ لازمی نہیں ہے
اغراض مقدمہ ہذا کیلئے رپورٹ ضروری نہیں ہے

مرافع اصالتاً حاضر۔
مرافعہ علیہ کیجانب سے مسٹر کلیان رام اثر صاحب وکیل سرکار۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن :- روئداد مقدمہ پر غور کیا گیا۔ اور عذرات مرافعہ ملاحظہ کئے گئے۔ ملزم مرافع پر الزام یہ ہے کہ دو شخصوں کا مال از قسم ظروف و پارچہ جو مسروقہ کہا جاتا ہے اسکی نشاندہی سے برآمد ہوا اور وہ مال ملزم سر پر باندھے ہوئے تھا اور ظروف اوس نے ایک پاڑ دی کے پاس آنبہ کے معاوضہ میں رکہائے تھے۔ ان اشیاء کی شناخت مالکوں نے کی ہے اور شناخت بظاہر قابل اطمینان ہے چونکہ الزام بحیثیت مجموعی سرقہ یا مال مسروقہ کو رکہنے کا ثابت ہے۔ مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ نے (جو قائم کیا بحیثیت ناظم ضلع کام کرتے تھے) سزایابی سابقہ کے لحاظ سے ازدیاد سزا کی ضرورت خیال کی سزایابی سابقہ اکسپرشن سلپ یا اندراج رجسٹر کے پیش کرنے سے ثابت نہیں کی گئی محض ملزم سے اقبال جو سوال کے جواب میں ہوا ہے کافی خیال کیا گیا ہے۔ اور قانونی فرد قرار داد جرم جو موافق دفعہ ۲۲۱ ضابطہ فوجداری ضمن (۶) فرد قرار داد جرم میں سزایابی سابقہ کا اندراج بہ صراحت ضروری نہیں کیا گیا۔ اس قانونی نقص کی نسبت وکیل سرکار بیان کرتے ہیں کہ چونکہ ملزم نے اقبال سزایابی سابقہ سے کر لیا ہے۔ لہذا اس نقص کا کوئی اثر باقی نہیں رہتا جو مضر مقدمہ سمجھا جائے۔ مگر ہم کو اس سے اتفاق نہیں ہے۔ ایک قانونی لزوم کے ترک کا اثر جہاں تک ممکن ہو مفید ملزم سمجھا جائیگا۔ اسوجہ ہم سزایابی سابقہ سے قطع نظر کرکے سزا تجویز کرنا قرین انصاف خیال کرتے ہیں۔ عدالت ماتحت نے ایک اور بھی غلطی کی ہے وہ یہ کہ جو قید بصورت عدم ادا جرمانہ تجویز کی ہے وہ ایک سال ہے جو سرقہ کی انتہائی قید کے ایک ربع سے زیادہ ہے اور اس وجہ سے قانوناً ناجائز ہے دو دفعہ ہم تجویزات سرکار عالی اسکو بھی ہم قابل اصلاح پاتے ہیں۔

بلحاظ حالات یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سرقہ کی بابت سزا و بجائے جرمانہ کی سزا کی

نمبر مقدمہ ۲۱۰ دیپاست ۱۳۴۳ ف — **مرافعہ فوجداری** — منفصلہ ۷ مہر آبان ۱۳۴۴ ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لاء و عالیجناب مولوی ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لاء ارکان

کشٹیا — مرافع

ملزم

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

مشمولہ- سزایابی سابقہ- فرد جرم میں سزایابی کا اندراج- ثبوت سزایابی سابقہ- اقبال سزایابی سابقہ- سرقہ- جرم سرقہ میں سزائے جرمانہ کا عدم لزوم- مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۴۰- مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۳۰ ضمن (د)

تجویز ہوئی کہ (۱) حسب ضمن (د) دفعہ ۲۳۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی فرد جرم میں سزایابی سابقہ کا صراحت ضروری اندراج کیا جانا چاہئے۔ اور سزایابی سابقہ باوجود اقبال ملزم ابتدائی رجسٹر کو پیش کر کے ثابت کرنا چاہئے۔

(۲) حسب دفعہ ۴۰ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی قید بصورت عدم ادائی جرمانہ اصل جرم کی انتہائی سزا کے تہائی سے زیادہ تجویز کرنا ناجائز ہے۔

(۳) الفاظ "لابد و جرمانہ کا مستوجب ہوگا" کے معنی صرف یہ ہیں کہ

مرافعہ بنا مانع تجویز مولوی سید محمد احمد غفار صاحب رضوی جائنٹ مجسٹریٹ عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۱۲ اردی بہشت ۱۳۴۳ ف مشعر انکہ کشٹیا چار سال قید بامشقت میں رکھا جائے اور پچاس روپیہ داخل کرے بصورت عدم ادائی جرمانہ ایک سال قید بامشقت میں رکھا جائے۔

۱۳۲۳ف
نمبر تجویز
۱۴ ابان ۱۳۲۲ف

سرکار عالی بذریعہ بھیمن داس — مرافعہ علیہ

بنام

مستغیث

ر ۔ ۳ ۔ شہادت ۱۱ اعتبار شہادت ۔

تجویز ہوئی کہ سبب عجز بیان مستغیث کے وقوع سرقہ کا کوئی ثبوت

دیا ہو ... پارچہ جات برآمد شدہ کو ملزم پہنکر آیا ہو تا بہیں لا نہ یہ بہنکر سلا ہو تو

باور نہیں کیا جا سکتا کہ ملزم نے اُن چیزوں کا سرقہ کیا تھا۔

پولس سمت کارواں نے زیر دفعہ ۲۲۴ تعزیرات سرکار عالی ایک چالان عدالت فوجداری بلدہ میں اس بیان سے پیش کیا کہ مستغیث بھیمی داس کے پارچہ جات جو دیول کی کھونٹی پر تھے سرقہ ہوئے مستغیث انکی تلاش میں مصروف تھا کہ بتاریخ ۱۱ تیر ۱۳۲۱ف ملزم کے جسم پر منجملہ پارچہ جات مسروقہ کے دھوتی وغیرہ دیکھکر شناخت کیا اور ملزم کو ماخوذ پولس کرا دیا اب مستغیث مدعی ہے کہ ملزم کو سزا ہو اور مال مجھے ملے۔

ملزم نے جواب استفساری میں یہ بیان کیا کہ میں نے چرایا نہیں بلکہ مستغیث نے خود مجھے یہ کپڑے دیا تھا اور مجھ سے دو تولہ کا چھلہ طلائی لیا تھا اور یہ بھی بیان کیا کہ بوقت گرفتاری واسکوٹ قمیص ۔ دھوتی برآمد شدہ پہنا ہوا تھا۔

مجسٹریٹ نے گواہان تائید استغاثہ پر بھروسہ کرکے ملزم کی نسبت سزا تجویز کی جسکی ناراضی سے یہ اپیل پیش ہوا۔

منجانب مرافع مولوی مرزا محمد عمر صاحب وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہ مولوی محمد کبیر خاں صاحب وکیل۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

مرافعہ بناراضی فیصلہ مولوی محمد اسد اللہ صاحب ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ مرقومہ ۲۲ مہر ۱۳۲۲ف جسکی رو سے ملزم ... قید باسختی میں رہے اور جرمانہ ادا کرے ورنہ ادا نہ کیا تو ایک ہفتہ قید محض میں رہے ۔

ضرورت نہیں ہے۔ اکثر عدالتہائے ماتحت نے ان الفاظ سے کہ " اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا" یہ خیال کر لیا ہے کہ جرمانہ کی سزا لازمی ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ " اور جرمانہ بھی کیا جا سکے گا"۔

بوجوہ متذکرۂ صدر

حکم ہوا کہ

مرافعہ اس طور پر منظور کیا جاتا ہے کہ ملزم کی سزائے قید بجائے چار سال کے تین سال کر دی جائے اور جرمانہ ساقط ہو۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ ملزم اصالتاً حاضر۔ وکیل سرکار حاضر۔ فیصلہ عدالت ماتحت فرد قرارداد جرم اور شہادت پر کامل غور کرنے کے بعد ہماری رائے یہ قرار پائی ہے کہ جو حکم سزا یابی سابقہ کا ذکر نہ تو فرد قرارداد جرم میں ہے نہ اس کی نسبت کوئی شہادت پیش ہوئی ہے بلکہ ضمناً ملزم کے اقبال سے نتیجہ اخذ کیا گیا ہے۔

لہذا تجویز سزا میں اس سابقہ سزا یابی کا کوئی اثر نہیں پڑنا چاہئے۔ موازنہ شہادت سے اطمینان ہوتا ہے کہ ارتکاب جرم کی نسبت فیصلہ عدالت ماتحت صحیح ہے۔

پس ہم یہ امر قرین انصاف سمجھتے ہیں کہ سزا جرمانہ حذف کی جائے اور بجائے ۴ سال کے بلحاظ دفعہ ۲۹۰ تعزیرات ملزم کنشیا ۳ سال قید با مشقت میں بسر کرے۔

مرافعہ ترمیماً منظور رہا۔

نمبر مقدمہ ۸۰ – سنہ ۱۳۳۱ف **مرافعہ فوجداری** منفصلہ ۲۳ مہر آبان سنہ ۱۳۳۱ف

جلسۂ منقسمہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل ایم بیرسٹرایٹ لاء و عالیجناب ڈاکٹر مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ڈی بیرسٹرایٹ لاء ارکان

بالاسام ملزم مرافع

سرکار عالی مستغیث نگرانی خواہ

بنام

لکشیا ملزم طرف ثانی

۲۳ سنہ ۱۳ ف
نمبر مقدمہ ۹۳
م ۲۳ ابان

جرم خلاف ورزی قواعد شکار۔ نوعیت جرم خلاف ورزی قواعد شکار۔ غیر حاضری مغلش و گواہان استغاثہ۔ غیر حاضری بلا وجہ کافی سے اخراج استغاثہ۔ قواعد شکار بابتہ ۱۳۲۱ف دفعہ ۸۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۹۔

تجویز ہوا کہ (۱) جرم دفعہ ۸ قواعد شکار بابتہ ۱۳۲۱ف لحاظ اپنی نوعیت کے سمنز کیس ہے اور مقدمہ بعلت غیر حاضری مغلش و گواہان تائید الزام حسب دفعہ ۲۱۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی خارج کیا جا سکتا ہے اور اس طرح کی تجویز اخراج میں بوجہ کسی غلطی ضابطہ کی نوعیت کے بعینہ نگرانی دست اندازی نہیں کیا سکتی۔

(۲) مغلش کا اس عذر سے کہ اوس کو سرکاری کام سے فرصت نہیں ہے بلا اظہار اوس شدید ضرورت کے جو مانع پیروی ہو غیر حاضر رہنا سخت غفلت اور موجب پریشانی ملزم اور نا قابل لحاظ ہے۔

فریقین کے واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب نگرانی خواہ مسٹر کلیان رام راؤ صاحب وکیل سرکار۔

ملزم اصالتاً حاضر۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ تحریک ناظم فوجداری ضلع اورنگ آباد ملاحظہ ہوئی اور مسٹر وکیل سرکار کا بیان سنا گیا اس مقدمہ میں ملزم پر جرم دفعہ ۸ قواعد شکار کا ہے کہا جاتا ہے کہ اوس نے ایک ہرن کا شکار کیا عدالت ابتدائی میں باجلاس سدرشن پرشاد صاحب

نگرانی برنا بر تحریک ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع اورنگ آباد نسبت تجویز مولوی میر حسین علی صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم تعلقہ ... مورخہ ۲۸ آذر سنہ ۱۳۳۲ف ... فیصلہ ... تحریک ...

بالادم بنام سرکار عالی

نواب نظامت جنگ بہادر (مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے)
منجانب مرافع یہ بحث کی جاتی ہے کہ ملزم کو محض اس بنا پر کہ اس کے پاس سے مستغیث کے کپڑے برآمد ہوئے سارق قرار دیکر سزا ہوگئی ہے مستغیث نے یہ ثابت نہیں کیا کہ اس کے پاس سرقہ ہوا کوئی ثبوت اس کا موجود نہیں ہے بجز بیان مستغیث اور یہ بھی ثابت نہیں ہوا ہے کہ اسنے سرقہ کی کوئی اطلاع پولس میں دی تھی ملزم اس کو تسلیم کرتا ہے کہ کپڑے اس کے جسم سے اور اس کی نشاندہی سے برآمد ہوئے اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ مستغیث نے اُس کو دی تھی ہم نے روئداد پر غور کیا فریقین کے تعلقات دوستانہ کے لحاظ سے ملزم کا بیان صحیح معلوم ہوتا ہے ملزم کا باپ ہمو کا ملازم ہے اور ملزم خود ملازم صرفخاص ہے ملزم نے جب اخفا کی کوشش نہیں کی بلکہ وہی لباس پہنکر اُسی محلہ میں علانیہ پھرتا رہا تو یہ باور کرنا مشکل ہے کہ اُس نے اُن چیزوں کا سرقہ کیا ہوگا جملہ حالات کے لحاظ سے ہماری رائے یہ ہے کہ مستغیث اور ملزم میں ایسے تعلقات تھے کہ مستغیث کے کپڑے ملزم کے پاس تھے اور انہوں نے اس کا استعمال اور ان میں سے کچھ بطور خیرات بعض لوگوں کو دیدینا کوئی جرم نہیں خیال کیا ملزم کی طرف سے شہادت اس امر کی پیش کی گئی ہے کہ مستغیث نے ایک چھلہ کے عوض وہ کپڑے اُس کے پاس رکھائے تھے گو یہ واقعہ ثابت نہیں ہوا صرف متعدد گواہوں نے بیان کیا ہے کہ کپڑوں کی پوٹلی مستغیث نے ملزم کو دی تھی ان حالات میں ہم ملزم کو قابل برات خیال کرتے ہیں ۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور ملزم بری کیا جائے ۔

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب راۓ بالمکند صاحب رکن

اس مقدمہ میں کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں پاتے لہذا
حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

مرافعہ فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم۔اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔اے سی ایل ای بی بیرسٹرایٹ لا ارکان

۱۳۲۳ف
نمبر عقد ۱۹۳۴ م ۱۳۲۳ف

مؤمن صاحب مرافع ملزم

بنام

سرکار عالی بذریعہ مہتمم پولیس مستغیثہ مرافعہ علیہ

اقبال۔ اقبال ناقابل ادخال شہادت۔

تجویز ہوئی کہ اقبال ملزم جو پولس کے روبرو کیا جائے بجز اس حصہ کے جس کی بناء پر مال برآمد ہوا ہو نیز اقبال جرم متضمنہ پنچنامہ نشاندہی سٹنیشنٹ قانوناً ناقابل ادخال شہادت ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب مرافع کوئی حاضر نہیں۔

منجانب مرافعہ علیہ مولوی کبیر خاں صاحب وکیل

نواب نظامت جنگ بہادر و نواب ذوالقدر جنگ بہادر ارکان متفق الرائے

۱۳۲۳ف
مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی میر جمیل خاں صاحب ناظم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۳ مہ اسفندار ۱۳۲۳ف بدیں شرط کہ ملزم دو سال قید سخت میں رہے چونکہ ملزم ایک اور مقدمہ میں سزا دی گئی ہے لہذا اس قید کی میعاد اُس کے ختم کے بعد شروع ہوگی۔

سرکار عالی
بنام
ملکشا

تحقیقات ہوئی اور ملزم کو فرد جرم سنائی گئی اور مقدمہ برج کر کے لئے ملتوی کیا گیا تھا کہ اس اثنا میں حاکم بدل گئے میر معین علی صاحب کے اجلاس پر توجیہ شہادت کی درخواست کی گئی جو منظور ہوئی ۲۸ فروردی ۱۳۲۳ف کی پیشی شہادت کیلئے مقرر تھی اگر تاریخ مغیث اور گواہان تائید الزام غیر حاضر ہوئے اسلئے عدالت نے مقدمہ کو عدم ثبوت میں خارج کیا اس حکم کی ناراضی سے نگرانی پیش ہے پولیس کی سخت غفلت ہے کہ تاریخ مقررہ پر مغیث اور گواہان تائید الزام کو پیش نہیں کیا کوئی معقول وجہ ان اشخاص کی غیر حاضری کی ظاہر نہیں کی گئی چونکہ مقدمہ کی نوعیت سمن کیس کی ہے اس لئے ایسی حالت میں عدالت مقدمہ کو ... کر سکتی ہے کوئی قانونی ضابطہ کی مخالفت نہیں ... لہذا بصیغہ نگرانی ہم ... مداخلت کرنے سے انکار کرتے ہیں ...

رائے بالکمانہ صاحب رکن - اس مقدمہ میں ملزم پر ... کا الزام ہے ... مقدمہ کو ضایع کر دیا ہے جس کے خلاف ... نے تحریک کی تھی - اس الزام کی سزا ... ہے اور ... نوعیت کے مقدمہ سمن کیس ہے اور اس سے دفعہ ۲۱۹ ضابطہ فوجداری متعلق ہو سکتی اگر ... حالانکہ پولیس ... حالت یہ ہے کہ مقدمہ ایک عرصہ سے چل رہا تھا اور تجدید کارروائی کے بعد ۲۸ فروردی ۱۳۲۳ف پیشی مقرر تھی اس روز مغیث نے حاضر کر دیا کہ اس کو سرکاری کام سے فرصت نہیں ہے یہ بھی کچھ نہیں بتلایا کہ اس کو کیا ضروری کام پیش تھا جو پیروی کا مانع تھا لہذا عدالت نے اس درخواست کو منظور نہیں کیا عدالت ماتحت نے نامنظوری درخواست کی نسبت تفصیلی رائے لکھی ہے ایسے خفیف مقدمات میں ایک ہی روز میں پولیس کو حتی الوسع پوری شہادت پیش کر دینا چاہیے بار بار کی درخواست مہلت دوسرے فریق کی سخت پریشانی کی موجب ہوتی ہے -

ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت ماتحت نے اس مقدمہ میں اختیار رائے کا استعمال غلط نہیں کیا مغیث نے کچھ نہیں بتلایا کہ اس کو کیا ضروری کام درپیش تھا بعض اس قسم کے عذرات اگر منظور کر لئے جائیں تو اس قسم کی درخواستہائے التوا کی کوئی حد نہ ہوگی پس ہم

سرقہ حسب منشا بنام سرکار عالی

یہ بیان کہ ملزم نے رکھایا تھا اور ملزم نے برآمد کرادیا پنچنامہ مورخہ ۱۵ اسفندار شہریور بسمبر آمدی مال کا ہے اور رامجی داس کے مکان پر ہوا ہے اس کے ایک ہفتہ بعد ایک دوسرا پنچنامہ بتاریخ ۲۳ شہریور ہوا ہے یہ محض نشان وہی مکان مدعیہ کا ہے اور اس میں ملزم کا اقبال ارتکاب جرم کے متعلق لکھا گیا ہے جو قانوناً بیکار ہے یہ نہیں سمجھ میں آتا کہ جب ملزم نے جاکر پولیس کو مطلع کردیا تھا کہ مال رامجی داس کے پاس رکھایا ہے تو کیا وجہ تھی کہ جس مقام سے مال لیجانا ظاہر کیا تھا اُس وقت اُس کی نشاندہی اُس سے نہیں کرائی گئی ان تمام حالات سے ہکو شبہ ہوا اس لئے ہم نے پولس کی کیس ڈائری طلب کی اس کے ملاحظہ سے ظاہر ہوا کہ مکان مدعیہ کی نشاندہی ملزم اُسی وقت کرائی گئی تھی مگر اُس کا پنچنامہ دوسرے علاقہ پولس میں مرتب ہوا ہے کیس ڈائری سے ملزم کی گرفتاری کا حال اور اس مقدمہ کے حالات کچھ معلوم ہوتے ہیں اور وہ شبہات رفع ہوجاتے ہیں جو پیدا ہوئے تھے اگر چیکہ بقیہ مال کی نسبت شہادت پیش شدہ سے اطمینان نہیں ہوتا لیکن تنقیح کے متعلق اس بات کا اطمینان ہوتا ہے کہ مال مسروقہ ہے اور اُس کو ملزم نے رامجی داس کے پاس رکھایا تھا اور نشاندہی کرکے برآمد کرادیا ملزم پہلے کا سزا یافتہ ہے اور اس سے اقبال ہے ان وجوہ سے دو سال قید بامشقت کی سزا جو مجسٹریٹ نے تجویز کی ہے زیادہ نہیں ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

چونکہ ۳۰ سابان کو نواب ذوالقدر جنگ بہادر رخصت پر تھے آج بتاریخ یکم آذر فیصلہ سنایا گیا۔

مرافعہ فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم ۔اے ۔ایل ایل ۔بی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم ۔اے

حبیب مومن خاں بنام سرکار عالی

ملزم مرافع پر پولیس نے الزام یہ قائم کیا ہے کہ اُسنے بتاریخ ۵ شہریور ۱۳۲۲ف ایک عورت کیمی کے مکان سے ایک دیگچہ دو لوٹے ایک تفنگچہ ایک تلوار سرقہ کیا اور مال کو رامجی داس کے پاس رہن کیا ایک دوسرے مقدمہ کی تفتیش میں ملزم نے اس واقعہ کا اظہار کیا اور مال کی نشاندہی کی اور برآمد کرا دیا ان واقعات کی بناء پر ابتداءً پولیس نے زیر دفعہ ۳۲۲ تعزیرات مقدمہ چالان کیا اور دفعہ جرم بھی اسی کی سنائی گئی تھی لیکن فیصلہ میں مجسٹریٹ نے برآمدگی مال و شناخت مال کی بناء پر سرقہ کا الزام ثابت قرار دیکر پانچسال قید با مشقت کی سزا تجویز کی ہے جسکی ناراضی سے یہ مرافعہ پیش ہے ہمنے مداخلت بیجا بخانہ شدہ (دفعہ ۳۲۲) کا کوئی ثبوت پیش نہیں ہوا صرف ملزم کے بیان اقبالی کے لحاظ سے (جو پولیس سے کیا جانے کی وجہ سے ناقابل ادخال شہادت ہے بجز اسقدر حصہ کے جسکی بناء پر مال برآمد ہوا ہے) یہ جرم قائم کیا گیا تھا سرقہ کی نسبت جو شہادت پیش ہوئی ہے حسب ذیل ہے۔

۱۔ پنچنامہ مورخہ ۱۵ شہریور ۱۳۲۲ف جس میں ملزم کے اقبالی بیان کے سلسلہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ اُس نے رامجی داس کی دکان کی نشاندہی کرکے مال مسروقہ (ظروف و تفنگچہ و تلوار) برآمد کرا دیا۔ اس پنچنامہ کے ثبوت میں رامجی داس پیش ہوا ہے لیکن اس کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف تفنگچہ ملزم مرافع نے رکھا تھا ظروف ایک دوسرے شخص شیخ حسین نے رکھائے تھے اور اُن کے رکھانے کے وقت شیخ حسین کیساتھ ملزم نہ تھا۔

۲۔ شہادت شناخت مال جس میں علاوہ مدعیہ کیمی کے چنیا کی بھی شہادت داخل ہے جس نے تفنگچہ کی پہچاننے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ اُس کے ہاں یہ رہن میں تھی کیمی کے بیان میں یہ امر قابل توجہ ہے کہ ۹ اسفندار ۱۳۲۲ف کو اسکا اظہار ہوا ہے اور اُس میں اُسنے لکھایا ہے کہ سرقہ ہوکر تین مہینے سے زیادہ ہوا اگر شہریور ۱۳۲۲ف کو سرقہ ہوا تھا تو بوقت اظہار مدعیہ چھ مہینے ہو چکے تھے یہ امر قابل توجہ ہے اس کے علاوہ یہ نظر انداز کرنیکے قابل نہیں ہے کہ جو گواہ پنچنامہ کی تائید میں پیش ہیں اور جن کے بیان بغیر پنچنامہ کے کوئی چیز نہیں ہے لکھتے ہیں کہ خیال نہیں کہ بوقت پنچنامہ ملزم مرافع کو انہوں نے دیکھا تھا یا نہیں جس طرح برآمدی مال کی بھی شہادت باقی نہیں رہتی اگر کچھ باقی رہتا ہے تو صرف تفنگچہ کی متعلق رامجی داس کا

عبدالکریم
سرکار عالی

بیان کیا کہ روپیہ مارواڑی کے پاس رکھا ہے لاکر دے دیگا۔ جب اوس کو وہاں لیجانے لگے تو موقع پاکر بھاگ گیا لیکن پھر گرفتار کر لیا گیا اس کے جسم پر سے ایک روپیہ سکہ عثمانیہ اور دو بر آمد ہوئے او راس کے پاس اس وقت کچھ مٹھائی وغیرہ تھی جو اوس نے خریدی تھی۔ واقعات یہی ہیں اور شہادت جو پیش ہوئی ہے حسب ذیل ہے۔ دہوکہ دیکر روپیہ لینے کی شہادت صرف مدعی کی ہے اور مسجد لیجاکر وضو کرانے کی شہادت بھی اوسی کی ہے اور وہاں سے مدعی کی نظر بچاکر فرار ہونے کی بھی شہادت صرف مدعی نے دی ہے چار گواہ دوکان کے سامنے گرفتار ہونے اور یہ بیان کرنے کی نسبت کہ روپیہ مارواڑی کے پاس رکھا ہے صلاح عرب نے شہادت دی ہے۔ اہم جزو یہی ہے جس سے اقبال مستنبط کیا جاتا ہے۔ گر ہم اس کو اقبال تسلیم نہیں کر سکتے اقبال جرم اوس وقت ہوتا جبکہ ملزم یہ بیان کرتا کہ دہوکہ دیکر اوس نے روپیہ وصول کیا ہے صرف یہ کہنا (اگر ایسا کہا ہو) کہ روپیہ کسی مارواڑی کے دوکان پر رکھا ہے جرم دغا کا اقبال نہیں ہے یہ ممکن ہے کہ خود یہ بیان دہوکہ دینے کے لئے کیا گیا ہو۔

اگر ملزم کے پاس سے کلدار روپیہ بر آمد ہوتا تو ایک حد تک الزام کی تائید ہوتی مگر ایسا نہیں ہوا نہ یہ ثابت کیا گیا کہ کلدار روپیہ کو تبدیل کرکے ملزم نے مٹھائی وغیرہ خریدی اور باقی رقم سکہ عثمانیہ اس کے پاس رہی اس اہم جزو شہادت کو کہ کہاں سے مٹھائی خریدی اور کس قدر اور کس سکہ کا روپیہ اس کے معاوضہ میں دیا گیا استغاثہ نے ترک کیا ہے۔

پس نتیجہ یہ ہے کہ دارومدار مقدمہ کا اوس اقبال پر ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اور جو ہماری رائے میں ناکافی ہے اور دہوکہ دینا اور رقم وصول کرنا محض مدعی کے بیان پر منحصر ہے جس کو بغیر تائیدی شہادت کے باور کرنا قرین احتیاط نہیں ہے چونکہ الزام دغا ثابت نہیں ہے۔ تجویز سزا منسوخ۔ اور ملزم بری کیا جاتا ہے فقط۔

تصحیح فوجداری

جلسہ کاملہ

سنہ ۱۳۲۲ف نمبر مقدمہ ۲۱۲ م ۴۰ آبان ۱۳۲۲ف

ایل ۔ ایل ۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا ارکان

عبدالکریم — ملزم — مرافع

بنام

سرکار عالی — مستغیث — مرافعہ علیہ

دفعہ ۔ اقبال جرم ۔

تجویز ہوئی کہ بغرض ثبوت جرم دغا بوقت گرفتاری ملزم کا یہ بیان کہ روپیہ ایک ارواڑی کے پاس رکھا ہے لاکر دیدونگا جرم دغا کا اقبال نہیں ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے ۔

مرافع اصالتاً حاضر۔

منجانب مرافعہ علیہ مولوی کبیر خاں صاحب وکیل سرکار۔

نواب نظامت جنگ بہادر (مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے)

شہادت تائید الزام پر غور کیا گیا ہماری رائے میں شہادت ضعیف ہے الزام یہ عائد کیا گیا کہ ملزم نے مدعی کو وضو کا دکرکیہ باور کرایا کہ کسی بیگم کے پاس خیرات ہو رہی لیکن قبل اسکے کہ وہاں سے کچھ ملنے کے کچھ نذر پیش کرنے کی ضرورت ہے چونکہ مدعی ایک ناواقف نوعمر شخص تھا اسنے اس بیان کی بنا پر ملزم کو (پیر) کلدار دیدیے ملزم اس کو مکہ لے گیا اور کہا کہ وضو کرکے نماز پڑھنا چاہئے بغیر اس کے خیرات نہیں ملیگی جب مدعی وضو کرنے میں مصروف ہوا تو ملزم وہاں سے فرار ہوگیا مدعی اس کی تلاش میں نکلا ایک چارکی دکان میں بیٹھا تھا کہ ملزم راستہ سے گزرتا ہوا نظر آیا مدعی نے فوراً اس کا تعاقب کیا اور جو لوگ جمع ہوگئے اُن سے واقعہ بیان کیا ملزم گرفتار کر لیا گیا اور

مرافعہ بلا راضی فیصلہ مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۴ آبان ۱۳۲۳ف جس کی رو سے ملزم پر ۔۔۔ قید بامشقت میں اسیر کرے

ملزم اصالتاً حاضر

نواب نظامت جنگ بہادر و نواب قدر القدر جنگ بہادر و رائے بالمکند صاحب ارکان متفق الرائے ۔ وکیل سرکار نے مقدمہ پیش کیا ۔ فیصلہ عدالت سشن اور روئداد مقدمہ سنی گئی ۔ ملزم پر قتل عمد کا الزام ہے واقعات یہ ہیں کہ بتاریخ ۹ شہریور سنہ ۱۳۲۲ ف رات کے ایک اور دو بجے کے درمیان اوس نے انجوا کو جس کے ساتھ اوس کو ناجائز تعلق تھا گلے میں چھری بھونک کر قتل کیا ۔ ۲۰ آذر کو گرفتار ہوا اور ۲۰ آذر کو ارتکاب جرم سے اقبال کیا اقبال میں تفصیل سے بیان کیا ہے کہ اوس عورت کو کسی اور شخص سے ناجائز تعلق پیدا ہونے کی وجہ سے اوس کو ہلاک کیا ۔ اور یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ ہلاک کرنے کے قبل اوس کو کھلایا پلایا اور جب وہ نشہ کی حالت میں سو گئی تب اوس کے گلے میں چھری بھونک دی اس بیان سے ثابت ہے کہ پہلے سے تیاری کی گئی اور ارتکاب جرم عین اشتعال کی حالت میں نہیں ہوا ۔ اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مقتولہ ملزم کی زوجہ نہ تھی بلکہ ملزم کو اوس سے ناجائز تعلق تھا ان وجوہ سے عدالت سشن نے صحیح طور پر اشتعال طبع کے عذر کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے رویت کی شہادت تو نہیں ہے مگر ملزم کے اقبال کی تائید پیش شدہ شہادت سے بخوبی ہوتی ہے اور اس شہادت سے یہ واقعات ثابت ہیں ملزم نے مقتولہ کی ماں چندری سے وہ چھری مستعار لی تھی جس سے ارتکاب جرم کیا ۔ اور نیز یہ کہ ارتکاب جرم سے چند روز پہلے ملزم نے یہ بیان کیا تھا کہ انجوا (مقتولہ) کی وہ پرورش کرتا ہے لیکن اس پر بھی وہ اوروں سے تعلق رکھتی ہے ایک روز اس کی جان لے گا ۔ ان تمام امور سے ایک ایسا سلسلہ واقعات کا ثابت ہوتا ہے جس سے ملزم کے مرتکب جرم قتل عمد ہونے کی نسبت ہم کو کوئی شبہ باقی نہیں رہتا اس کے ساتھ ہی یہ امر بھی ثابت ہے کہ ارتکاب جرم کے بعد وہ گرفتار ہوا اور اقبال کیا ۔ عدالت سشن نے اپنی تجویز میں ان سب امور پر توجہ کر کے جو رائے قائم کی ہے اس سے ہم کو پورا اتفاق ہے ۔ جرم ثابت ہے لیکن مقتولہ کی ماں قصاص نہیں چاہتی اور رویت کی شہادت بھی موجود نہیں ہے ۔ ان وجوہ سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے ۔

باجلاس عالیجناب نواب ذو القدر جنگ بہادر ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لاء و عالیجناب

مقدمہ نمبر ۱۳۳۱ف رائے بالمکند صاحب بی اے ارکان منفصلہ ۱۴ ۱۳۳۲ف

سرکار عالی ذریعہ [illegible]۔ **مستغیث**

بنام

اڈیپورہ وینکٹ ایا **ملزم**

قتل عمد۔ اشتعال طبع۔ عذر اشتعال طبع اور اوس کی نامنظوری۔ شہادت اقبال ملزم۔ شہادت رویت۔ شہادت رویت کی عدم موجودگی۔ شہادت واقعہ متعلقہ ہونا اقبال۔ قصاص۔ وجوہ سقوط قصاص۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب مقتولہ ملزم کی زوجہ نہ ہو بلکہ ملزم کو اوس سے ناجائز تعلق ہو اور ارتکاب جرم عین اشتعال طبع کی حالت میں نہ ہوا ہو بلکہ پہلے سے تیاری کرنے کے بعد کیا گیا ہو تو ایسی صورت میں ملزم کا عذر اشتعال طبع قابل لحاظ نہیں ہے۔

(۲) گو شہادت رویت موجود نہ ہو لیکن جب ملزم اقبال جرم کرے اور اوس کی تائید شہادت متعلقہ سے بخوبی ہوتی ہو تو ملزم مرتکب جرم قتل عمد قرار دیا جا سکتا ہے۔

(۳) جب مقتول کی ماں خواہان قصاص نہ ہو اور شہادت رویت بھی موجود نہ ہو تو قصاص ساقط ہو جاتا ہے۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مستغیث مسٹر کلیان رام اثر صاحب وکیل سرکار۔

تصحیح رائے مولوی حکیم سید علی صاحب سیشن جج صوبہ ورنگل مورخہ ۱۴ ارد یبہشت ۱۳۳۲ف مشعر اینکہ ملزم تا دوام الحیات قید میں بسر کرے۔

یہ تحریک کی کہ یہ مقدمہ چالانی ہے اور گواہوں کے نام چالان میں درج کئے گئے ہیں جو
بذریعہ عدالت طلب کرکے حسب ضابطہ تحقیقات کرنا چاہئے تھا پولیس کا جواب ہے
اگر کوئی عدم توجہی پیروی مقدمہ میں ہوتی تو اوس سے متعلق عہدہ داران متعلقہ
کو توجہ دلائی جا سکتی تھی جس دفعہ ۲۱۲ کی بنا پر عدالت نے مقدمہ کو خارج کیا
ہے وہ غیر متعلق اور نگرانی قابل منظوری ہے۔

حکام عالیمقام جلسہ متفقہ نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے)

محض مستغیث کی غیر حاضری کی وجہ سے مقدمہ خارج کیا گیا ہے مجسٹریٹ کی اس غلطی کی طرف صدر عدالت نے توجہ دلائی ہے اور مثل بصیغہ نگرانی یہاں بھیجی ہے۔ مجسٹریٹ کی تجویز قابل اعتراض ہے مستغیث کی کوئی قانونی حیثیت ایسی نہیں ہے کہ اس کے پیش نہ ہونے سے مقدمہ قابل اخراج سمجھا جائے دراصل مستغیث کی شہادت فوجداری مقدمات میں سب سے کم درجہ کی شہادت ہے کیونکہ مستغیث محض وہ واقعات بیان کرتا ہے جو اس کو دوسروں سے معلوم ہوئے ہیں اپنے علم سے وہ بہت کم واقعات بیان کرسکتا ہے اس وجہ سے اوس کی شہادت کو بمقابلہ شہادت شہود تائید الزام کسی قسم کی ترجیح حاصل نہیں ہے اگر مستغیث کا اظہار نہ بھی ہو تو مقدمہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا ان وجوہ سے ہماری رائے میں جو تجویز مجسٹریٹ نے اخراج مقدمہ کی محض اس وجہ سے کی ہے کہ مستغیث حاضر نہیں ہے بالکل غلط ہے چاہئے تھا کہ شہادت تائید الزام بلا انتظار مستغیث قلمبند کی جاتی۔ بعض مقدمات میں ہم کو علم ہوا ہے کہ ناظم فوجداری خود اپنے فرائض کی ادائی کے طرف کافی توجہ نہیں کرتے اور پولیس کی طرف سے مستغیث پیرو کا کسی پیشی پر ماخوذ ہو تو اس ضعیف عذر کے ساتھ یا تو پیشی تبدیل کر دیتے ہیں یا جیسا اس مقدمہ میں ہوا ہے غلط طور پر اخراج کی تجویز کرتے ہیں چونکہ یہ طریقہ سخت اعتراض کے قابل ہے اس لئے موقع پر ہم نے اس کی نوٹس لینے کی ضرورت خیال کی۔ تجویز زیر نگرانی منسوخ کرکے

حکم دیا جاتا ہے کہ

حسب ضابطہ تحقیقات و تجویز کی جائے فقط

حکم ہوا کہ
ملزم و نیکٹ اپیا پاپا ولد پاپا قتل عمد بنظوری سرکار عالی تا دوام الحیات قید بامشقت میں رہے۔ فقط

نمبر مقدمہ ۴۲ ۱۳۴۰ف   **نگرانی فوجداری**   منفصلہ ۸ آبان ۱۳۴۲ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر بیرسٹرایٹ لا ممبر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا رکن

سرکار عالی بذریعہ پبلک پراسیکیوٹر ... نگرانی خواہ

بنام

سیونگیا   طرف ثانی

اخراج۔ اخراج استغاثہ بوجہ غیر حاضری مستغیث۔ شہادت۔ وقعت شہادت۔ شہادت مستغیث بادعا اس کی وقعت۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ مستغیث کی کوئی ایسی قانونی حیثیت نہیں ہے جس کے حاضر نہ ہونے سے مقدمہ قابل اخراج سمجھا جائے اور نیز مستغیث کی شہادت مقدمات فوجداری میں سے کہ جس کی شہادت اور مستغیث کے اظہار سکنہ ہونے کا بھی مقدمہ پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا لہذا مقدمہ کا التوا یا اخراج بوجہ غیر حاضری مستغیث بالکل غلط ہے۔

ایک مقدمہ بعلت اقدام خودکشی کو ناظم عدالت ضلع گلبرگہ نے بوجہ غیر حاضری مستغیث خارج کر دیا بربنائے نگرانی منجانب پولیس صدر عدالت گلبرگہ نے مجلس عالیہ میں پیش کیا۔

نگرانی بربنائے تحریک ناظم صاحب صدر عدالت صوبہ گلبرگہ شریف بذریعہ مراسلہ نشان (۳۰۵۹۶) مورخہ ۱۲ امرداد ۱۳۴۲ف نسبت تجویز مولوی سید علی رضا صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تعلقات ... مورخہ ... ۱۳۴۲ف مستغیث کو غیر حاضر ... چونکہ مستغیث حاضر نہیں لایا گیا ہے۔ لہذا استغاثہ خارج۔

منصرم ناظم ضلع (مولوی محمد رضا صاحب) نے ایک مقدمہ میں جس کو سوم تعلقدار نے حسب دفعہ ۲۰۳ ضابطہ فوجداری خارج کیا تھا۔ یہ حکم دیا چونکہ مستغیث کا بیان نہیں لیا گیا ہے لہذا حکم اخراج منسوخ کیا جاتی ہے گویا انہوں نے نگرانی کا اختیار استعمال کیا موجودہ ناظم ضلع اس کو خارج الاختیار خیال کرتے ہیں۔

مثل ملاحظہ ہوئی۔ ناظم ضلع کو نگرانی کا اختیار صرف اس حد تک دیا گیا ہے کہ حسب دفعہ ۲۰۶ ضابطہ فوجداری نگرانی کی صورت میں گرفتاری ملزم و تحقیقات کا حکم دیں۔ اس سے زیادہ کوئی اختیار نہیں ہے مقدمہ ہذا میں جبکہ استغاثہ بلا اخذ شہادت خارج ہوا تھا تو نگرانی کی ضرورت ہی نہ تھی دوسرا استغاثہ پیش ہو سکتا تھا۔ منصرم ناظم ضلع کا حکم جو انہوں نے بصیغہ نگرانی اپنے اختیار سے تجاوز کرکے دیا ہے منسوخ کرنے کے بعد وہی حالت قائم ہوگی جو اخراج استغاثہ کے بعد تھی اگر مستغیث چاہے تو دوسرا استغاثہ پیش کرسکے گا۔ لہذا حکم منصرم ناظم ضلع زیر نگرانی منسوخ کیا جاتا ہے۔ فقط

نمبر مقدمہ ۹۲۲ سنہ ۱۳۲۳ ف   **نگرانی فوجداری**   منفصلہ ۲۳ آبان سنہ ۱۳۲۳ ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا رکن

پیرینیا   نگرانی خواہ

بنام

پیرلیا وغیرہ   فریق ثانیان

نگرانی بر خلاف حکم ناظم صاحب صدر عدالت صوبہ ... [illegible] ... ۲۲ ... [illegible]
[illegible] استغاثہ خارج ... [illegible]

نمبر مقدمہ ۲۹ و ۲۳ سنہ ۱۳۳۳ ف ... منفصلہ ۱۷ آبان ۱۳۳۳ ف

نگرانی فوجداری

علیہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا صدر مجلس و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل ایم بیرسٹرایٹ لا رکن

زناجی ... نگرانی خواہ

بنام

تلسی رام وغیرہ ... طرف ثانی

اختیار ۔ اختیار ناظم ضلع بعینہ نگرانی ۔ اخراج ۔ اخراج استغاثہ بلا اخذ شہادت ۔ استغاثہ جدید ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۰ و ۳۶۰ ۔

تجویز ہوئی کہ بعینہ نگرانی ناظم ضلع کو حسب دفعہ ۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بصورت رہائی جبکہ گرفتاری ملزم تحقیقات کا حکم دینے کا اختیار حاصل ہے اس سے زیادہ کوئی اختیار ناظم ضلع کو بعینہ نگرانی حاصل نہیں ہے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۲۰۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری کوئی استغاثہ بلا اخذ شہادت خارج کیا جائے تو دوسرا استغاثہ پیش ہو سکتا ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے ریمانڈ ضرور نہیں ہے ۔

فریقین غیر حاضر

نواب نظامت جنگ بہادر رکن ۔ نواب حاکم الدولہ بہادر صدر مجلس متفق الرائے

ناظم عدالت ضلع بیڑ نے اس مقدمہ کو بعینہ نگرانی یہاں بھیجا ہے ۔ اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے ناظم ضلع کو نگرانی کا اختیار ہے یا نہیں ۔

حوالہ حکم مولوی ... صاحب ... ناظم عدالت فوجداری ضلع بیڑ مورخہ ... ۱۳۳۳ ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم - اے بیرسٹر ایٹ لاء میر مجلس و
عالیجناب نواب ذو القدر جنگ بہادر ایم - اے بیرسٹر ایٹ لاء و
نمبر مقدمہ ۱۰۸ سنہ ۱۳۲۱ فصلی   عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی - اے ارکان   منفصلہ ۲۲ اسفندار ۱۳۲۱ فصلی
سرکار عالی بمدد یہ پنکا   مستغیثہ

بنام

سنگار یڈی   ملزم

قتل - قتل عمد - شہادت - شہادت رویت - شہادت واقعہ متعلقہ - شہادت واقعہ متعلقہ کی بناء پر جرم قتل عمد کا ثابت قرار دیا جانا -

تجویز ہوئی کہ گو شہادت رویت موجود نہیں لیکن شہادت سے ثابت ہے کہ
بروز وقوع واردات ملزم اور مقتول ایک جگہ دیکھے گئے اور ملزم مقتول کو کھینچ کر لیا
اور مقتول روتا اور چلاتا تھا اور اس کے بعد ملزم تیز تیز چلا گیا اور مقتول کی نعش
ملزم کے کھیت میں ملی - اور ملزم نے دوسرے مقام پر اپنی موجودگی ثابت
نہیں کی اس لئے جرم قتل عمد بمقابلہ ملزم ثابت ہے -

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں

منجانب مستغیثہ مسٹر کلیان رام ارصاحب وکیل سرکار -
نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس رمولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن متفق الرائے
ملزم پر سی نائک سیلدی کے قتل کا الزام ہے کہا جاتا ہے کہ مقتول اور ملزم کے درمیان
ایک کھیت کی نسبت تکرار تھی اس خصومت کی وجہ سے ملزم نے ۲۹ اسفندار ۱۳۲۱ فصلی کو
بمقام اودگیر تعلقہ بیدرون کے دس بجے کلہاڑی سے ہلاک کیا -
ملزم کو الزام منسوبہ سے انکار ہے تائید الزام میں سات گواہ پیش ہوئے ہیں - یکتا

تصحیح رائے نواب سعد جنگ بہادر ناظم صدر عدالت مورخہ ۲ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۱ فصلی منظور ہے کہ ملزم قید با مشقت
میں رکھا جائے اور نقل تصحیح عدالت ماتحت میں ارسال ہو -

معاوضہ - معاوضہ استغاثہ بلا وجہ - بلا اخذ جواب مستغیث حکم ادائی معاوضہ - بغیاً باطلی -
مجموعہ ضابطۂ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۵ -

تجویز ہوئی کہ بعد اخراج استغاثہ مستغیث سے ملزم کو معاوضہ دلائے جانے کے قبل مستغیث کو اس کے خلاف اظہار وجہ کا موقع دینا چاہیے۔ بلا اخذ جواب مستغیث حکم ادائی معاوضہ بغیاً باطلی و قابل تنسیخ ہے -

مولوی سید عیسیٰ صاحب مجسٹریٹ درجہ اول تعلقہ تلنگو رنے ایک استغاثہ مبنی بجا و استحصال بالجبر وانالہ حیثیت عرفی حسب دفعات ۱۷۴ و ۲۰۸ و ۲۱۴ انجمن کو خارج کر کے ملزمین کو مستغیث سے مرجہ دلانے کا حکم دیا جس کی نسبت صدر عدالت صوبہ گلبرگہ نے بصیغۂ نگرانی عدالت العالیہ میں یہ تحریک کی کہ "مجسٹریٹ نے حکم مذکور صادر کرنے سے قبل مستغیث کو اپنے عذرات پیش کرنے کا موقع نہیں دیا ہے حالانکہ از روئے دفعہ ۲۰۵ مجموعہ ضابطۂ فوجداری سرکار عالی ایسا موقع دینا لازمی ہے لہذا حکم مناسب صادر کیا جائے"۔

عدالت العالیہ کے جلسہ منعقدہ سے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی گئی -

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حاکم الدولہ بہادر ممبر مجلس متفق الرائے)

"ناظم فوجداری نے مقدمہ کے اخراج کی تجویز کے ساتھ مستغیث سے ملزمین کو معاوضہ دلایا ہے لیکن قبل اس کے مستغیث کو اس کے خلاف وجہ ظاہر کرنے کا موقع نہیں دیا اس بغیاً باطلی کی طرف صدر عدالت نے توجہ دلائی ہے اور مثل بصیغۂ نگرانی یہاں بھیجی ہے -

لہذا حکم ہوا کہ

ناظم فوجداری کے فیصلہ کا وہ جزو جو معاوضہ دلانے سے متعلق ہے منسوخ کیا جاتا ہے حسب ضابطہ مستغیث کا جواب لے کر معاوضہ کی نسبت تجویز کی جائے فقط

تصحیح فوجداری
جلسہ کاملہ

مثل سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس واقعہ کے بعد ملزم اپنے قصبہ سے فرار ہو گیا تھا۔ اور تقریباً دو ہفتہ بعد گرفتار کیا گیا۔

ہماری رائے میں شہادت تائید الزام سے جرم منسوبہ ملزم پر ثابت ہے۔

حکم ہوا کہ

سنگا ریڈی ولد بچہ ریڈی بعد منظوری سرکار قید بادام الحیات میں بسر کرے۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن ۔ مجھے اتفاق ہے فقط

تصحیح فوجداری

نمبر مقدمہ ۴۴ ۱۳۲۳ف — منفصلہ ۱۲ مہر ۱۳۲۳ف

جلسۂ کاملہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی ۔ اے و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

سرکار عالی بذریعہ عابد خان ۔ مستغیث

بنام

نو جن خان ملزم

قتل ۔ قتل عمد ۔ شہادت رویت کی عدم موجودگی ۔ شہادت واقعہ متعلقہ ۔ شہادت واقعہ متعلقہ کی بنا پر جرم قتل عمد کا ثابت قرار دیا جانا ۔ قصاص ۔ وجہ سقوط قصاص ۔

تجویز ہوئی کہ گو شہادت رویت موجود نہ ہو لیکن واقعہ متعلقہ کی نسبت بھی

مولوی اکرام اللہ خان صاحب ناظم عدالت فوجداری بلدہ نے بذریعہ تجویز مورخہ ۱۱ خورداد ۱۳۲۲ف بعد تحقیقات مقدمہ سپرد عدالت العالیہ صیغہ ابتدائی فرمایا۔

نواب معین جنگ بہادر حاکم ابتدائی عدالت العالیہ نے بتاریخ ۲ شہریور ۱۳۲۲ف ملزم کی نسبت دوام الحبس قید میں رکھنے کی رائے دیکر مثل تصفیہ عدالت العالیہ میں روانہ فرمائی ۔

اور رام ریڈی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ گواہان رویت ہیں ۔ ان لوگوں کا بیان ہے کہ بروز وارادات ملزم نے مقتول کو جو منچہ پر تھا نیچے بلایا اور ساتھ اوٹھا کر اوس کو مارا ۔ کس چیز سے مارا نہیں کہہ سکتے ۔

حیدرخان کا بیان ہے کہ بروز واردات مقتول صبح کے وقت اپنے کھیت کو جا رہا تھا اوس کے ایک گھنٹہ بعد ملزم بھی بیل لے کر اوس کے کھیت کی طرف گیا ۔ تھوڑی دیر کے بعد ملزم کے کھیت سے بوم کی آواز آئی یہ آواز سن کر میں کھیت کی طرف گیا اور رام ریڈی سے شور کی وجہ دریافت کیا تو اوس نے کہا کہ ملزم نے نامک ریڈی کو مار ڈالا ۔

ایرہیدرپا بیان کرتا ہے کہ اوس کا کھیت ملزم کے کھیت سے متصل ہے بروز واردات ملزم اپنے کھیت سے آٹھ بجے صبح کے وقت بہت تیز چلا جا رہا تھا ۔ گواہ کے استفسار پر ملزم نے یہ کہا تھا کہ اوس کا لڑکا بیمار ہے اس لئے دوا لانے جا رہا ہے ۔

یہ سب شہادت واقعہ متعلقہ کی ہے جو شہادت بنام شہادت رویت پیش ہوئی ہے وہ میرے خیال میں فی الحقیقت رویت کی شہادت نہیں ہے کیونکہ گواہوں نے ملزم کو مقتول کو ہلاک کرتے نہیں دیکھا ۔ مگر یہ شہادت اہم ضرور ہے ۔ البتہ اس کل شہادت سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ بروز واردات ملزم اور مقتول ایک جگہ دیکھے گئے ۔

ملزم مقتول کو کھینچکر لے گیا اور مقتول روتا اور بوم مارتا تھا اس کے بعد ملزم اپنے کھیت سے تیز تیز چلا گیا اور جب مقتول کی ماں مقتول کو ڈھونڈتے ہوئے ملزم کے کھیت کو گئی تو مقتول کی نعش وہاں ملی اور نعش پر سخت چیز کے ضربات کے علامات تھے ۔

ڈاکٹر محمد حسین بیان کرتے ہیں کہ مقتول کی بائیں کنپٹی پر ایک زخم دو انچ طول اور پون انچ عرض کا ہموار سا تھا اور پسلی بھی شکستہ تھی ۔ یہی صدمات باعث ہلاکت ہوئے ملزم نے اپنے بیان مورخہ ۱۵ آذر سنہ ۱۳۲۱ف میں یہ کہا ہے کہ مقتول پلاس کے جھاڑ سے اوس کے سامنے گر کر مرا ۔

سیشن جج نے اپنی تجویز میں کہا ہے کہ اوس کو مقتول کے مرنے کا سبب نہیں معلوم اور بروز واردات اپنی موجودگی کا قصہ بیان کرتا ہے مگر اس بیان کو ثابت نہیں کیا ۔

سرکار بنام نوجن خان

کے بائیں جانب تفنگچہ کا زخم تھا اور یہی باعث ہلاکت ہوا۔

پچون کے بیان سے بھی زخم مقتول کی گردن پر ہونا ثابت ہے۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ ملزم وار دات کے بعد ہی گرفتار کر لیا گیا۔ کوئی شہادت صفائی کی جانب ملزم پیش نہیں ہوئی۔

جملہ روئداد کے لحاظ سے ہماری رائے میں ثابت ہے کہ ملزم ہی امیر گل کا قاتل ہے چونکہ اس مقدمہ میں شہادت رویت مفقود ہے لہذا قصاص ساقط ہوگا۔

حکم ہوا کہ

نوجن خان ملزم بپاداش قتل عمد بعد منظوری سرکار قید بدوام الحیات میں بسر کرے۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں ملزم پر امیر گل خان کے قتل کا الزام ہے کہا جاتا ہے کہ شب کے آٹھ بجے بروز واقعہ مقتول اور ملزم میں پہرہ کے واقعہ کی نسبت تکرار ہوئی تھی۔ اور وہ رفع دفع بھی ہو گئی تھی۔ اوس کے بعد رات کے ایک بجے جبکہ نوجن خان کا پہرہ تھا اور مقتول اور احمد خان اور سعید خان گواہان وہاں سوئے ہوئے تھے تفنگچہ کی آواز آئی جس سے احمد خان اور سعید خان ہوشیار ہوئے اور انہوں نے دیکھا کہ ملزم اپنے پلنگ پر نہیں ہے اور مقتول اپنے پلنگ پر تڑپ رہا ہے اور اوس کے کپڑوں کو آگ لگی ہوئی ہے گواہوں نے ملزم سے پوچھا کہ یہ کیا واقعہ ہے اور ملزم نے کہا کہ مجھ سے خطا ہوئی۔ میں نے امیر گل خان کو مار ڈالا ہے غضنفر علی بیگ گواہ جو واقعہ کے ۱۰ منٹ بعد وہاں اپنے رونڈ سے واپس ہو کر پہونچ گیا تھا وہ بھی شہادت دیتا ہے کہ اوس کے استفسار پر ملزم نے اوس کو یہی جواب دیا کہ اوس نے مقتول کو مارا ہے اس مقدمہ میں بجز شہادت طبی کے اہم شہادت انہیں تین گواہوں کی ہے اور گو یہ شہادت رویت نہیں ہے۔ لیکن بلحاظ حالات مقدمہ جو شہادت متعلقہ جرم ہو سکتی ہے۔ یہ شہادت کسی طرح متزلزل نہیں ہوئی ہے اور نہ ملزم سے ان گواہان کی عداوت ثابت یا بیان ہوئی ہے۔ یہ گواہ ملزم کے ہم قوم ہیں اور اوس کے ساتھی فوجی ملازم ہیں اور وکیل ملزم اپنی بحث میں ملزم کو کوئی ایسا سبب نہ بتا سکے کہ یہ گواہ کیوں ملزم کے خلاف جھوٹی شہادت دے رہے ہیں اور کیا اسباب اون کی شہادت کے بے اعتباری کے ہیں۔ وکیل ملزم

شہادت سے جو پہلو ملزم مرتکب جرم قتل عمد قرار دیا جا سکتا ہے۔
یہ بھی تجویز ہوا کہ شہادت رویت کی عدم موجودگی کی وجہ سے قصاص
ساقط ہو جاتا ہے۔

قتل عمد
بنام
نور محمد

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔
منجانب مستغیث مولوی کبیر خان صاحب وکیل۔
منجانب ملزم مولوی عبدالقادر صاحب وکیل۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ وکلا کی بحث سماعت ہوئی۔ ملزم پر مسمی امیر گل خان کے قتل کا الزام ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مابین ملزم اور مقتول بتاریخ ۱۵ ار امرداد ۱۳۲۲ ف رات کے نو بجے تکرار ہوئی۔ ملزم اور مقتول نواب اقبال الدولہ مرحوم کی دیوڑھی میں نوکر تھے ملزم دن کے پہرہ کے وقت حاضر نہیں ہوا۔ اس وجہ سے مقتول کو پہرہ دینا پڑا یہی وجہ تکرار کی تھی۔ ملزم کے ساتھیوں نے اوس وقت تکرار کو رفع کرا دیا۔ رات کو بارہ بجے کے بعد بندوق کی آواز آئی۔ احمد خان اور سعید جو نشست میں سو رہے تھے بیدار ہوئے اور مقتول کو تڑپتے دیکھا ملزم ان لوگوں سے بیان کیا کہ اوس نے امیر گل خان کو مار ڈالا ہے اور اوس سے خطا ہو گئی ہے۔ ملزم کو جرم منسوبہ سے انکار ہے احمد خان اور سعید خان نے حلفاً واقعات متذکرہ کی تصدیق کی ہے۔ نظر علی بیگ کے بیان سے بھی جرم منسوبہ کی تائید ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ رات کو جب وہ دیوڑھی پر پہنچا تو بندوق کی آواز آئی وہ اسوار نسنگ نشست میں گیا اور وہاں ملزم پلنگ پر بیٹھا ہوا تھا گواہ کے استفسار پر ملزم نے کہا کہ اوس سے خطا ہو گئی۔ مظہر نے اوس وقت مقتول کو تڑپتے دیکھا۔ رویت کی شہادت اس مقدمہ میں نہیں ہے مگر شہادت واقعہ متعلقہ قوی ہے بروقت واردات نشست میں چار آدمی تھے۔ احمد خان۔ سعید اور مقتول سو رہے تھے اور ملزم پہرہ دے رہا تھا دفعتاً بندوق کی آواز آئی۔ احمد خان اور سعید بیدار ہوئے اور مقتول کو تڑپتے دیکھا اور ملزم نے ارتکاب جرم سے اون کے روبرو اقبال کیا۔ پس یہ سب واقعات ایسے ہیں۔ جن سے ملزم کی مجرمیت بخوبی ثابت ہوتی ہے ڈاکٹر فیاض الدولہ کا بیان ہے کہ مقتول کی گردن

نذر علی بیگ گواہ بندوق کی آواز سن کر نشست میں آیا تو اس نے بھی یہ واقعات دیکھا ملزم نے اس کے روبرو بھی جرم سے اقبال کیا ۔ ڈاکٹر فیض اللہ بہادر کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کی گردن پر بائیں جانب بندوق کی گولی کا ایک زخم تھا ۔ اور یہی باعث ہلاکت ہوا ہماری رائے میں جرم قتل عمد ملزم پر ثابت ہے ۔ لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم نوروز خان حبس دوام کی سزا پائے ۔ سزا بعد منظوری سرکار نافذ ہو ۔

نمبر مقدمہ ۱۳۰۲ و ۱۳۰۳ ۔ ۱۳۳۵ف **صیغہ مرافعہ فوجداری** منفصلہ ۲۶ آبان ۱۳۲۳ف

۱۳۰۲ و ۱۳۰۹ ۔ ۱۳۲۳ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم ۔ اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا
و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

راسن گوشہ وغیرہ ملزمین **مرافعین**

بنام

سرکار عالی ذریعہ سواد وغیرہ **مستغیث** مرافعہ علیہ

قتل ۔ قتل عمد ۔ بلوہ ۔ بلوہ مع قتل ۔ شریک جرم ۔ غرض مشترک ۔ غرض مشترک کے نفاذ میں کسی ایک ملزم کا ارتکاب جرم اور اس کا اثر ۔ بلوہ میں قتل کا واقع ہونا ۔ قتل انسان مستلزم سزا مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعات ۱۴۹ و ۱۷۱ و ۲۱۸ و ۲۲۰ ۔

تجویز ہوئی کہ جب بلوہ مع قتل کے مقدمہ میں یہ ثابت ہو کہ ملزمین کی غرض مشترک ایک ہی تھی اور مارتے وقت ملزمین موجود تھے تو گو جملہ ملزمین مارنے میں شریک نہ ہوں اور گو یہ ثابت ہو کہ کس ملزم نے قتل کیا

مرافعہ بنا راضی تجویز نواب سعد جنگ بہادر ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ مورخہ ۸ شہریور ۱۳۲۳ف ۔ بپاداش جرم ۔ منسوبہ دس سال قید سخت میں نذر ہے ۔

پہلے اس امر پر زور دیا کہ اس مقدمہ میں شہادت رویت نہیں ہے ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن
یہ ظاہر ہے کہ اس مقدمہ کے خاص حالات کے لحاظ سے جو شہادت متعلقہ ممکن تھی۔ ہے
اور وہ نہایت قوی ہے اور شہادت رویت کے نہ ہونے کا اثر یہی ہو سکتا ہے کہ ملزم پر
قصاص عائد نہ ہوگا۔

لیکن اوس سے ملزم کی برات لازم نہیں آتی ہے۔ دوسری بحث وکیل ملزم کی یہ ہے
کہ ڈاکٹر نے بیان کیا ہے کہ گولی کا زخم ملزم کی گردن کے بائیں جانب تھا۔ اور سرکار وزیر نے
بیان کیا ہے کہ زخم رخسارہ پر تھا یہ اختلاف ہے جس سے واقعہ کے وجود میں ہی شبہ پیدا
ہو جاتا ہے ہماری رائے میں یہ امر کچھ اہم نہیں ہے پنچوں نے بھی یہی بیان کیا ہے۔ کہ زخم
گردن پر ہی تھا۔ اور نعش کے فوٹو سے اس کی تصدیق ہوتی ہے کار وزیر نے کسی سہو سے
ایسا بیان کر دیا ہے اس مقدمہ میں ملزم بعد واردات کے اوسی وقت گرفتار ہوا ہے
اور اوس نے کوئی ثبوت صفائی مطلق نہیں دیا ہے بلحاظ جملہ حالات کے ہماری رائے میں ملزم
اس جرم کا مجرم ثابت ہوتا ہے شہادت رویت کے نہ ہونے سے قصاص ساقط ہوتا ہے
لیکن ملزم سزائے حبس دوام سے بچ نہیں سکتا لہذا

حکم ہوا کہ

بمنظوری سرکار ملزم تادوام الحیات قید با مشقت میں بسر کرے۔

مولوی سید ناظم صاحب بلگرامی رکن۔ ملزم نور عین خان پر یہ الزام ہے کہ اوس نے مسمی
امیر گل خان کو تمنچہ سے قتل کیا واقعات یہ ہیں کہ ملزم اور مقتول دفاع الامرا بہادر کی ڈیوڑھی کے
ملازم تھے بتاریخ ۱۰ امرداد ۱۳۲۲ف ملزم غیر حاضر ہو گیا۔ اور مقتول کو اس کی عوض میں پہرہ دینا
پڑا جب ملزم آیا تو ان دونوں میں تکرار ہوئی۔ وہ شب کے آٹھ نو بجے کا وقت تھا اس کے بعد
سو گئے شب کے ایک یا دو بجے بندوق کی آواز آئی تو گواہان سعید خان اور احمد خان جو کہ وہیں
سو رہے تھے بیدار ہوئے انہوں نے دیکھا کہ مقتول اپنے پلنگ پر تڑپ رہا ہے اس کے
کپڑوں میں آگ لگی ہوئی تھی اور ملزم اپنے پلنگ پر نہیں ہے۔ ملزم نے کہا کہ مجھ سے
خطا ہوئی۔ میں نے امیر گل خان کو مارا۔ ملزم کا تمنچہ دیوار سے لٹکا ہوا تھا۔

راس گوڑہ بنام سرکار عالی

نتیجہ پہلوک ہنپا اور اوس کی پارٹی کے اشخاص پر ہوا تہا۔ یہ وجہ تحریک تو ہماری رائے مین بطور کافی ثابت نہین ہے لیکن اس کا کوئی مضر اثر مقدمہ پر نہین پڑسکتا۔ بشرطیکہ وہ واقعہ جس سے ملزمین پر الزام عاید ہوتا ہے ثابت ہو۔ اس کے متعلق جو شہادت پیش ہوئی ہے اوس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) شہادت رویت جس مین بسوا ماید پہلوک ہنپا۔ آدم ہنپا ولد جگپا بیڈر۔ امد گر بسپا۔ اور حسین صاحب سا رہنپا ولد بسپا پیش ہوئے ہین۔ ان سب کے بیانات نفس واقعہ کے متعلق ایک ہین۔ تفصیل مین بھی کوئی ایسا اہم اختلاف نہین ہے جس سے اصل واقعہ کی نسبت کوئی شبہہ پیدا ہوسکے۔ بعض گواہون نے تعین کیا ہے کہ کس ملزم نے کس کو مارا۔ چنانچہ حسین صاحب نے کہا ہے کہ ہنپا جمادار کو راس گوڑہ نے مارا اور بتپا نے مارا۔ مگر تمام بیانات پر غور کرنے کے بعد اطمینان کے ساتھ ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ ان ملزمین سے کون ہنپا اور بالیا کے قاتل سمجھے جاسکتے ہین اور کس ملزم نے کس آلہ کا استعمال کیا۔ مگر یہ مجموعی طور پر ثابت ہے کہ مارنے مین نہین شریک تو مارتے وقت جملہ ملزمین مرافعین موجود تھے۔ یہان چونکہ غرض مشترکہ سب کی ایک ہی پائی جاتی ہے لہذا حسب منشاء دفعہ ۱۱۷ تعزیرات سرکار عالی خواہ کسی ملزم نے ہنپا و بالیا کو مارا ہو جملہ ملزمین جو اوس وقت وہان موجود تھے اوسی جرم کے مرتکب سمجھے جائین گے۔

(۲) شہادت واقعات متعلقہ۔ اس مین واقعات ذیل ثابت کئے گئے ہین۔ راس گوڑہ کے مکان پر ملزمین کا جمع ہونا ملزم بسپا کا گواہ نمبر ۲ کو، راس گوڑہ کے پاس بھیجنا کہ راس گوڑہ کی عورت کو لوگون نے لوٹ لیا ہے اتہہ دس آدمیون کو راس گوڑہ کے پاس بھیجتا ہون تو بھی وہان جا چند ملزمین کا بسپا کے ساتھ نکل رہی ہے شملور کو واقعہ کے کچھ قبل جانا۔

(۳) شہادت طبی جس سے کوئی قابل اطمینان نتیجہ نہین نکالا جاسکتا۔

(۴) اظہار ہنپا پہلوک قبل ازمرگ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راس گوڑہ وغیرہ ملزمین نے اوس کو اور بالیا کو ضربات پہنچائے۔

استعمال کیا اور کوئی ملزم کسی مقتول کا قاتل ہے تاہم حسب منشاء دفعہ (۱۱۷)
مجموعہ تعزیرات سرکار عالی جملہ ملزمین مرتکب جرم قتل سمجھے جائینگے۔
یہ بھی تجویز ہوا کہ جب بحالت بلوہ قتل انسان عمد کیا جائے اور قتل عمد کیلئے تسلیم
کی نیت یا علم یا احتمال ملزم کے ذہن میں حسب صراحت دفعہ [illegible]
ثابت نہ ہو بلکہ بلحاظ حالات ثبوت اس کے خلاف قیاس پیدا ہوتا ہو تو
ملزم ہیادہ اشخاص جرم قتل انسان مستلزم السزا زیر دفعات ۲۱۱ و ۲ تعزیرات
سرکار عالی سزا دی جانی چاہئے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں

منجانب مرافع پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل۔
منجانب مرافع علیہ مسٹر کلیان رام ائر صاحب وکیل سرکار۔
نواب نظامت جنگ بہادر مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن متفق الرائے

چونکہ اس مقدمہ میں چھ ملزمین نے مرافعہ کیا ہے ہم نے ایک ہی وقت اون سب سے متعلق مقدمہ پر غور کرنا مناسب خیال کیا اور اس لحاظ سے ملزمین مذکورہ کے وکیل کی بحث سماعت کرتے وقت اس سماعت پر جو ملزم مرافع کے متعلقہ کیس پیش ہوئی۔ نظر ڈالی گئی۔ اب اون سب کے متعلق یکجائی تجویز کی جاتی ہے۔

ملزمین مرافعین پر مشتمل اور اشخاص کہ جن میں سے بعض مفرور ہیں اور بعض نے تجویز سزا کا مرافعہ نہیں کیا ہے الزام بلوہ مع قتل عائد کیا گیا ہے جس کے واقعات یہ بیان کئے گئے ہیں کہ بتاریخ ۲۹ آبان ۱۳۳۲ ف بمقام موضع سبل گوڑہ تعلقہ [illegible] ضلع رائچور ملزمین جنکی تعداد بیس سے زیادہ تھی ہنمیا جی کے مکان پر پہونچکر (کیونکہ وہ دوسری پارٹی کا شخص تھا جس سے ملزمین کو مخالفت تھی) بالاشتراک اوس پر اور بالیا پر جو اوس کے پاس تھا حملہ کیا اور اون کو ایسے ضربات پہونچائے کہ بالیا تو اوسی وقت مر گیا۔ اور ہنمیا کچھ عرصہ کے بعد ہلاک ہوا۔ خاص وجہ تحریک اوس جرم کی یہ کہی جاتی ہے کہ ملزمین راسن گوڑہ وغیرہ کی [illegible] کو اس واقعہ کے کچھ عرصہ قبل بازار جاتے وقت چند اشخاص نے لوٹا تھا۔ اور اس کو شبہ [illegible]

بنام

سرکار عالی ذریعہ پولیس بلدہ مستغیث مرافعہ علیہ

خیانت مجرمانہ۔ سرقہ۔ شہادت۔ اصول موازنہ شہادت۔

تجویز ہوئی کہ جب مال برآمد شدہ وبلحاظ حیثیت وذہنیت کے ایسا ہو کہ ملزم کی ملک باور کیا جا سکے اور شہادت استغاثہ سے ملک مستغیث ہونا اور شناخت مال کی شہادت بھی قابل اطمینان نہ ہو تو ملزم مرتکب جرم تجویز نہیں کیا جا سکتا۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ شناخت مال کے متعلق ایسے اشخاص کی شہادت جنہوں نے سرسری نظر سے اوس کو دیکھا ہو بمقابلہ اون اشخاص کی شناخت کے جو اسکو اپنا بیان کرتے ہوں اور جن کے ذرائع شناخت زیادہ قابل وثوق ہو سکتے ہیں۔ قابل وثوق نہیں ہے۔

اغراض مقدمہ کیلئے یہ شعر ورنہیں ہے

بجانب مرافع مولوی سید مبارک حسن صاحب وکیل۔
بجانب مرافعہ علیہ مولوی کبیر خان صاحب وکیل۔

نواب نظامت جنگ بہادر (مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی ارکان متفق الرائے) وہم الدین ناظر عدالت فوجداری بلدہ کے سامنے اس مرافع پر بھی الزام خیانت مجرمانہ عاید کیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اس شخص نے بھی انہی حالات میں مال لاوارث داخلہ عدالت اور بعض رقم بیلدار کا تغلب کیا ہے جو اعتراضات ہم نے ترتیب مقدمہ اور طرز تحقیقات کی نسبت اوس فیصلہ میں کئے ہیں وہ سب اس سے بھی متعلق ہیں کیونکہ دونوں ملزمین کی ایکجائی تحقیقات ہوئی ہے۔ اس فیصلہ میں اون تمام اشیا کی فہرست درج کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو حسب بیان استغاثہ ملزم نمبر ۲ غلام حسین خان کے مکان سے برآمد ہوئے ہیں صرف اون اشیاء کے نام بتا دینا کافی ہے جن کی بنا پر مجسٹریٹ نے الزام خیانت مجرمانہ ثابت قرار دیا ہے۔ رضائی تودہ پوش۔ بقچہ۔ سیلابچی آفتابہ۔ پاندان۔ ان اشیاء کو

رامن گوڑہ نام سرکار

اس تمام شہادت سے عدالت مرافعہ نے صحیح طور پر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ رامن گوڑہ و دیگر ملزمین نے (جن کے نام مرافعین داخل ہیں) بلوہ کیا اور اس بلوہ میں بالیا اسی وقت ہلاک ہوا اور تمپا کو ایسے ضربات پہونچے کہ اون کے صدمہ سے وہ جانبر نہ ہوسکا۔

ملزمین کی جانب سے شہادت صفائی اس بات کو ثابت کرنے کے لیے پیش کی گئی ہے کہ بوقت واردات اس مقام پر موجود نہ تھے۔ لیکن خود انہیں کے بیانات سے جو قبل چالان قلمبند کئے گئے ہیں اس شہادت صفائی کی تردید ہوتی ہے۔

اسی وجہ سے عدالت سشن نے شہادت صفائی کو ایک بیکار قرار دیا ہے جب بلوہ میں قتل وقوع میں آیا ہے تو یہ امر تصفیہ طلب ہے کہ وہ قتل عمد کی تعریف میں داخل ہے یا کسی وجہ سے اس سے گھٹ کر قتل انسان مستلزم السزا بموجب دفعہ ۲۲۰ قرار دیا جا سکتا ہے۔ ہماری رائے میں بھی مثل عدالت ابتدا ماتحت کی رائے کے یہ ہے کہ قتل عمد کیلئے جس قسم کی نیت یا علم یا احتمال کا ملزم کے ذہن میں ہونا دفعہ ۲۱۸ تعزیرات میں لازمی قرار دیا گیا ہے وہ ثابت نہیں ہے۔ اس کے خلاف بلحاظ حالات مشتبہ ایک قیاس پیدا ہوتا ہے اس وجہ سے عدالت سشن کی مجوزہ تجویز قابل بحالی ہے کہ ملزمین بپاداش جرائم متذکرہ دفعات ۱۴۶ و ۲۲۰ تعزیرات دس دس سال بامشقت قید میں رکھے جائیں۔ ملزم کا مرافعہ نامنظور کیا جاتا ہے یک ایک نقل اس تجویز کی ہر مثل متعلقہ میں شریک کیجائے فقط۔

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ ۴۰ ۱۳۳۳ ف   منفصلہ ۴ مرداد ۱۳۳۳ ف

جلد بتقدمہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

غلام حسین خان   مرافع

بنام

مرافعہ ناراضی تجویز مولوی سید حبیب اللہ خان صاحب ناظم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۶ امرداد ۱۳۳۳ ف مقرر جس کی

ملزم چھ ماہ قید بلا مشقت میں رہے اور سو روپیہ جرمانہ داخل کرے ورنہ تین ماہ قید رہے۔

غلام حسین خان
بنام
سرکار عالی

جشکہ میں سے جو مال لیا گیا ہے تب بھی یہ قیاس لازم نہیں آتا کہ پہلے ہی یا منتقل کرنے کی بنا پر
اس خیال سے عمل میں لائی جا رہی تھیں کہ اشیاء جو ثبوت میں پیش نہ ہو سکیں اگر اخفا کی
کوشش کی جاتی تو رات کے وقت انکو منتقل کرنا ممکن تھا۔ اور یہ بھی قابل لحاظ ہے کہ ان چیزوں
کی نسبت کسی خاص شہادت سے یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ منجملہ اون مال لاوارث کے
میں جو عدالت کے قبضہ میں تھا۔ نادر علی چپراسی نے شناخت کر کے لکھا ہے کہ یہ سب
مال مالخانہ کا ہے۔ لیکن اس قسم کی چیزوں کی شناخت جیسے کہ مستورات کا لباس وغیرہ ہے
ایسے اشخاص کی جنہوں نے سرسری نظر سے اوس کو دیکھا ہو بمقابلہ اون اشخاص کی شناخت
کے جو اس کو اپنا بیان کرتے ہوں اور جن کے ذرائع شناخت زیادہ تر قابل وثوق ہو سکتے
ہیں کم وقعت رکھتے ہیں۔ ان تمام وجوہ سے ہم کو یہ قرار دینا پڑتا ہے کہ جو مال ملزم نمبر (۲)
کے پاس سے برآمد ہوا وہ مال خانہ کا ثابت نہیں ہوا۔ بجز رجسٹر وغیرہ کے جن کی نسبت ملزم
کا بیان ہے تکمیل فہرست کی غرض سے مکان کو لے گیا تھا۔ ملزم نمبر ۲۔ بھی ہماری رائے میں
بحالت موجودہ قابل برأت ہے لیکن یہ بھی ہم کہینگے کہ اس شخص کا طرز عمل بھی مشتبہ ہے اور
وہ اس قابل نہیں ہے کہ سرکاری خدمت پر بحال رہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ ملزم بری کیا جائے۔ جو مال اس کے قبضہ سے لیا گیا ہے (باستثنا
رجسٹرات و کاغذات سرکاری کے) اوس کو واپس دیا جائے۔

نمبر مقدمہ ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ سنہ ۱۳۳۳ ف — مرافعہ فوجداری — منفصلہ ۸ آذر ۱۳۳۳ ف

جلسہ منقسمہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے۔ ایل ایل۔ بی
بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے
ایل ایل بی ارکان

پدی گا وغیرہ — ملزم — مرافعین

ہم نے منگا کر دیکھا سب ایک معمولی حیثیت کے ہین تیچہ کی نسبت کہا گیا ہے کہ اوس مین کچھ مال بطور گہنون کے باندھ کر ایک شخص فخر علی نامی نے ایک سو روپیہ پر ہیمراج کے پاس رہن رکھا یا تھا نہ کوئی قیمتی مال برآمد ہوا اور نہ اس کی شہادت قابل اطمینان ہے کہ یہ وہی غلاف ہے کچھ مارواڑی الفاظ اس کے اندرونی حصہ پر لکھے ہوئے ہین مگر اون کی شناخت کے متعلق اطمینان نہین ہوتا۔ رضائی اور تورہ پوش کے اندر بھی کچھ عبارت لکھی ہے اسکی بھی نسبت یہی رائے ہے۔ سیلا بھی آفتابہ کے متعلق دونون طرف کی شہادت ہے شہادت تائید الزام یہ ہے کہ ہیمراج کے مال مین یہ داخل ہے شہادت صفائی یہ ہے کہ ملزم کے ہین کوئی خاص علامت اون پر نہین ہے اور بالکل معمولی قسم کی چیزین ہین۔ پاندان کی نسبت بھی یہی حالت ہے اور اوس کی نسبت ہماری یہی رائے ہے۔

ان ملزم کے نسبت بعض واقعات جو ظاہر ہوئے ہین وہ خاص توجہ کے قابل ہین۔ اگرچہ وہ واقعات متعلقہ ہین لیکن اگر ثابت قرار پائے اور مال کی شناخت بھی قابل اطمینان ہو تو اون سے ایک خاص قیاس مقدمہ پر پڑتا ہے یہ ظاہر ہوا ہے کہ ملزم نمبر (۲) غلام پیر خان کے پاس سے جو مال برآمد ہوا کچھ تکیہ کے اندر سے برآمد ہوا اور کچھ باولی مین سے نکالا گیا اور جنگل مین رکھکر منتقل کیا جاتا تھا کہ گرفتار کر لیا گیا پنچناموں کے ملاحظے سے ظاہر ہوتا ہے کہ رضائی اور تیچہ وغیرہ تکیہ مین سے برآمد ہوا۔ باولی مین سے ظروف برآمد ہوئے جنگل مین سے عورتوں کے لباس کی چند چیزین برآمد ہوئے ہین۔ ان تمام مال کی نسبت ملزم کی جانب سے شہادت یہ پیش ہوئی ہے کہ اوس کے مکان کا ہے اور چیزون کی حیثیت کے لحاظ سے اوسکو باور کرنے مین بھی کوئی دقت نہین ہے بجانب استغاثہ جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ جیسا کہ ہم نے اوپر ظاہر کیا ہے قابل اطمینان نہین ہے۔ صرف یہ امر قابل غور رہ جاتا ہے کہ ان چیزون کے اخفا کی ملزم نے کوشش کی تھی یا نہین۔ جہانتک ہم نے اس امر پر غور کیا ہماری رائے مین کوئی خاص کوشش اخفا کی ثابت نہین ہے یہ نہین معلوم ہوتا کہ باولی مین ظروف کس بنا پر اور کس طریقہ سے برآمد ہوئے تکیہ مین رضائی وغیرہ چند چیزون کا موجود ہونا لازمی طور پر اخفا نہین سمجھا جا سکتا تکیہ بنانے کے لئے اوس مین ان چیزون کا رکھا جانا بعید از قیاس نہین ہے

پہنگا وغیرہ بنام سرکار عالی

مدعیان وجہ دو چیزوں پر تھیں۔ اونکو بھی چھپا کر رکھنا چاہا مگر وہ نہیں ملی۔ رویت کی شہادت نہیں ہے اور نہ مدعیون نے ملزمین کی شناخت کی ہے سا اور نہ اونہوں نے واقعہ کی اطلاع پولس مین دی۔ بلکہ کہا یہ جاتا ہے کہ جب خفیہ پولس کا کوئی شخص اوس مقام سے گذرا تو اونہوں نے اوس سے واقعہ کا ذکر کیا۔ اس بنا پر تفتیش کی گئی اور چونکہ ملزمین جرایم پیشہ ہین اون پر شبہہ ہوا اون کی خانہ تلاشی کی گئی جس مین مال مسروقہ برآمد ہوا۔ جو کچھ شہادت تائید الزام پیش ہوئی ہے صرف اسی قدر ہے کہ مال مسروقہ مدعیان کا ہے اور شناخت مدعیون نے ادا کی ہے۔

مال مسروقہ ایک پرانا کوٹ ایک پرانی پھٹی ہوئی دہوتی۔ اور رومال اور ایک لٹہ مال کی اس شناخت کی وجہ سے مجسٹریٹ نے اوس کو مسروقہ قرار دیکر اون اشخاص پر جن کے پاس سے وہ برآمد ہوا ہے سرقہ کا الزام عاید کیا ہے۔ ڈاکہ کے متعلق کوئی ثبوت نہ ہونے سے وہ الزام عاید نہین کیا۔

پس محض شناخت مال پر اس مقدمہ کا دارمدار ہے مدعیون نے مال کا اپنا ہونا بیان کیا ہے اور ملزمین نے اپنا۔ مدعیون نے آپس مین ایک دوسرے کے مال کی شناخت کی ہے اور ملزمین نے اشخاص ثالث کو پیش کیا ہے۔ مجسٹریٹ نے مدعیون کی شناخت کو اس دلیل سے ترجیح دی ہے کہ وہ ایک جگہ رہتے تھے۔ اور ہمیشہ ایک دوسرے کے لباس کو دیکھا کرتے تھے ملزمین کی پیش کردہ شہادت کو ناقابل اعتبار اسوجہ سے قرار دیا ہے کہ کوٹ کے متعلق ایسا کوئی گواہ پیش نہین ہوا جو ہمیشہ اوسے دیکھتا تھا بلکہ ایسا گواہ پیش ہوا ہے۔ جس نے چند مرتبہ دیکھا تھا۔ دہوتی کے متعلق یہ قیاس قایم کیا ہے کہ ایسی پھٹی ہوئی پرانی دہوتی ملزم نے نہین خریدی ہوگی۔ وغیرہ۔ جہانتک ہم نے تعداد پر غور کیا ہماری رائے مین سزا دہی کے لئے مواد کافی نہین ہے مال برآمد شدہ ایسا ہے کہ ملزمین کا ذاتی خیال کیا جاسکتا ہے اسقدر پرانی چیزون کے بھی سرقہ کرنے کی کسی جرایم پیشہ کو بھی ترغیب نہین ہوسکتی۔ جرایم پیشہ لوگ نہ صرف اپنے فعل کی ماہیت اور اوس کے نتایج سے واقف ہوتے ہین بلکہ اخفا مین بھی مشاق ہوتے ہین۔ پس یہ نہیں ہاوہ کہا جاسکتا کہ اگر اون سے ایسی حالت

بنام

سرکار عالی فدیہ لعل - مرافعہ علیہ

سرقہ۔ سرقہ بالجبر۔ مال مسروقہ۔ شہادت۔ شہادت سرقہ و شناخت ملزمین کا موجود نہ ہونا شہادت شناخت مال پنچنامہ۔ بیانات مندرجہ پنچنامہ کا جو شہادت عملی قلم بند کردہ عدالت کے خلاف ہوں غیر موثر ہونا۔

تجویز ہوئی کہ جب جرم سرقہ بالجبر میں رویت اور شناخت ملزمین کی کوئی شہادت نہ ہو اور شناخت مال کے متعلق بھی بعض مدعیوں کی شہادت ہو اور مال برآمد دلجا نا ثابت ہو تو محض بیان ملزمین ملزمین کا ذاتی قیاس کیا جا سکتا ہے تو ملزمین مرتکب جرم تجویز نہیں کئے جا سکتے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ بیانات مندرجہ پنچنامہ بمقابلہ اوس شہادت کے جو عدالت میں قلمبند کی گئی ہو موثر نہیں سمجھے جا سکتے۔

متعلقات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

مرافعان ملزمین ناصر الدین حاضر۔
منجانب مرافعہ علیہ مسٹر سلیمان نامی وکیل سرکار۔

نواب ثقاہت جنگ بہادر (مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے)

اس مقدمہ میں چھ ملزمین ڈاکہ کے الزام میں ماخوذ کئے گئے ہیں جن میں سے چار نے مرافعہ کیا ہے واقعات یہ بیان کئے گئے ہیں کہ ان چھ شخصوں نے شب کے وقت مدعیوں کو جو کاشتکار ہیں اور اپنی باولی کے قریب سوتے ہوئے تھے باندھ کر اونکے جسم پر جو کپڑے تھے اوتار لئے اور ان کی ایک مرغی اور اوس کے دو بچے جو وہیں موجود تھے لے لئے دوسرے

سرافعہ باستثنیٰ تجویز مولوی سید محمد احمد خان صاحب رضوی جائنٹ مجسٹریٹ ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۲۲ ماہ تیر ۱۳۲۲ف شعلقہ ایک سیاں پیو یکا و منگل پیو کا تین تین سال قید با مشقت میں اور سیاں یکا و جانگیا ایک ایک سال قید با مشقت میں رہیں۔

مرافعہ منظور۔ مرافعان بری کئے جائیں۔

اس کی ایک ایک نقل بہ مرافعہ کی شکل میں بشمول مع بہا ئے فقتا

نمبر قدیم ۔ ۔ ، ۱۳۲۳ف — **مرافعہ فوجداری** — منفصلہ ۱۲ ، ۱۳۲۳ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لاء و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی ۔ اے بیرسٹرایٹ لاء ارکان

کلپا — ملزم — مرافع

بنام

سرکار آصفیہ نہالا جنگ بہادر — مستغیث — مرافعہ علیہ

قتل ۔ قتل انسان مستلزم السزا ضرر بشہادت ۔ شہادت رویت ۔ شہادت واقعہ متعلقہ ۔ موازنہ شہادت ۔

تجویز ہوئی کہ جب طریقہ قتل کے متعلق اختلاف بیانات گواہان رویت کا حالت یہ ہو کہ باوجودیکہ قتل کی واردات اونکے سامنے ہوئی مگر انہیں کسی نے مقتولہ کو بچانے کی کوشش کی اور نہ بعجلت کسی کو اس کی اطلاع خبر کی بلکہ تماشہ دیکھا کئے کہ کون مار رہا ہے ہوں اور بعجلت بیان نہیں کیا جا سکتا۔ نیز اونہوں نے اپنے علم کو ظاہر کیا ہو تو اونکے بیانات پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہیں

منجانب مرافع مسٹر محمد اصغر صاحب کونسل و
مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل ۔

مرافعہ بنا راضی تجویز برائے لطا پرشاد صاحب ناظم صدر عدالت ادنشن جج جاگیرات مورخہ ۱۳۲۳ف سنگلاف شراین کہ ملزم مرافعہ قید سخت میں رہے۔

بدچلنی ظاہر کرنا کا بتانا

پہلے ہی ہو کہ یہ اپنے اور بیکار لباس کا سرقہ بالجبر کریں تو اوس کے چھپانے کی کوشش کی ہو اور اپنے مکان میں اوسکو رکھا ہو اور اوس کا استعمال بھی کیا ہو ملزم نمبر ۱ جس کی نسبت کوٹ کے سرقہ کا الزام ہے اوس نے اس امر کی شہادت پیش کی ہے کہ کوٹ اس کا ہے اوسکو پہنا کرتا تھا گو مجسٹریٹ نے ملکیت کی نسبت اس شہادت کو بے وقعت قرار دیا ہے لیکن اس سے یہ تو ثابت ہے کہ ایک کوٹ اس ملزم کے پاس دیکھا گیا تھا جو مثل اوس کوٹ کے تھا جو سرقہ کیا جاتا ہے ہم نہیں سمجھتے کہ کوئی خاص وجہ اس بیان کی شروع سے آخر تک غلط باور کرنے کی موجود ہے چونکہ ملزم نمبر ۱ سابق کا سزا یافتہ ہے اس کے خلاف اس مقدمہ میں بھی نتیجہ نکالا گیا ہے۔ اور اسی طرح بعض دیگر ملزمین کی نسبت بھی الزام حال بلحاظ سزایابی سابق آسانی سے باور کر لیا گیا ہے۔ ہم اسکی ضرورت نہیں خیال کرتے کہ ہر ملزم کی نشاندہی سے جو مال برآمد ہوا ہے اس کے متعلق تفصیل سے بحث کریں کیونکہ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو سرقہ کی ترغیب دینے کے قابل سمجھی جا سکتی ہے پنچنامہ میں بعض ایسے امور درج ہیں جن کا اثر بظاہر مجسٹریٹ کے خیال پر ہوا ہے۔ لیکن ہماری رائے میں بیانات مندرجہ پنچنامہ بمقابلہ اوس شہادت کے جو عدالت میں پیش ہوئی ہے موثر نہیں سمجھی جا سکتی ہے۔

مثلاً دھوتی کے متعلق پنچنامہ میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے جس کے پاس ملزم نمبر ۔ کے نشاندہی سے برآمد ہوئی بیان کیا کہ اوس کے حاشیہ کو پھاڑ کر ملا دیا گیا تا کہ شناخت نہ ہو سکے جب یہ عورت عدالت میں پیش ہوئی تو اس نے بیان کیا کہ ایسا نہیں کیا تھا چونکہ پنچنامہ کا مندرجہ بیان حلفی نہیں ہے لہذا اس کو ہم بمقابلہ اس عورت کے حلفی بیان کے قابل وثوق نہیں خیال کرتے جب شناخت مال کی نسبت بوجوہ متذکرہ صدر کے اطمینان نہیں ہوتا تو کوئی اور بات باقی نہیں رہتی جس کی وجہ سے ملزمین کی علامت ارتکاب جرم باور کیا جا سکے اگر ملزمین جرائم پیشہ ہیں اور ان کی حالت مشتبہ ہے تو پولیس کو چاہیے تھا کہ ضمانت نیک چلنی کی کارروائی کرتی نہ کہ ایسی ضعیف حالت میں ڈکیتی کا مقدمہ قائم کیا جاتا ہماری رائے میں جملہ ملزمین جنھوں نے مرافعہ کیا ہے قابل برات ہیں لہذا

حکم ہوا کہ

تہا کہ ملزم نے فقیرا کو گلا گہونٹ کر مارا - ان اختلافات کے ساتھہ نمبر ۱۲ مان بدلوا کا بیان قابل غور ہے جہاں اوس نے یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ مقتولہ کو زہر دیا گیا تہا اور بات وہ اسہال اور قے سے فوت ہوئی -

یہ ایسے اختلافات نہیں ہیں کہ بلا وجہ نظر انداز کر دئے جائیں کونسل کا فرض تہا کہ ان کے صاف کرنے کی کوشش کرتی برخلاف اس کے اون شہادت کو قائم رکہکر یہ کوشش کی جاتی کہ دیت کے دو گواہوں کے بیان کو ہم بغیر دلیل یا دریافت تسلیم کریں ان گواہوں کی یہ حالت ہے کہ باوجودیکہ قتل کی واردات ان کے روبرو ہوئی مگر ان میں سے کسی نے مقتولہ کو بچانے کی کوشش کی اور نہ بروقت کسی کو اس واقعہ کی خبر کی - دونوں تماشہ دیکہکر اپنے اپنے مقام سکونت پر جاکر سو رہے بن گوڑہ گواہ نے باوجودیکہ پنچنامہ کے وقت موجود تہا اپنے علم کو ظاہر نہیں کیا لسیا گواہ اقرار کرتا ہے کہ دوسرے روز صبح کو راستہ میں نجم نمبر ۲ گورشا سے واقعہ قتل کا بہی ذکر کیا تہا - مگر اوس نے بہی اپنا علم ظاہر نہیں کیا -

غرض جہاں تک ہم غور کرتے ہیں شہادت ثبوت جرم کے واسطے بالکل ناکافی ہے اس کے بعد ملزم کی شہادت صفائی پر نظر ڈالنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی لہذا

حکم ہوا

مرافعہ منظور - ملزم کلپا بری کیا جائے فقط

نمبر مقدمہ ۲۲۴ سنہ ۱۳۲۲ ف — **نگرانی فوجداری** — منفصلہ ۲۹ تیر سنہ ۱۳۲۳ ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذو القدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ججان

دلورا تو — سرکار

نگرانی بناراضی تجویز میرزا محمد بیگ صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بیدر ۔۔۔ ۱۲ ۔۔۔ شمول نمبر ۔۔۔ ۳۰۲ ۔۔۔ داخل دفتر ہوئے

منجانب مرافعہ علیہ مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل

نواب ذوالقدر جنگ بہادر و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی ارکان متفق الرائے

بحث ابتدائی وکلائے فریقین کی تاریخ پیشی پر سماعت ہو چکی ہے واقعات مقدمہ جس کا یہ مرافعہ منجانب ملزم کیا گیا ہے یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ مقتولہ نقیرو ملزم کی داشتہ تھی ملزم نے کسی اور عورت سے تعلق پیدا کیا تھا جس کی وجہ سے ان دونوں میں نزاع شروع ہوئی کہا جاتا ہے کہ ۱۴ فروری سنہ ۱۳۲۲ ف کو بوقت شب ملزم نے اٹھا اٹھا کر نقیرو کے سینہ پر پتھر سے ایسے سخت ضربات پہونچائے کہ جس کے صدمے سے وہ فوت ہو گئی بعد تفتیش ڈوٹیا کو مستغیث قرار دیکے کوتوالی نے چالان بالزام قتل عدالت میں پیش کیا۔ عدالت ابتدائی نے دفعہ ۲۲۰ تعزیرات یعنی قتل انسان مستلزم السزا ثابت قرار دیکر ملزم کے حق میں تین سال قید با مشقت کی سزا تجویز کی صدر عدالت جاگیر نے بلحاظ واقعات بالزام ضرر صرف تین ماہ کی سزائے قید صادر کی

خود عدالت ہائے ماتحت کے اختلاف رائے سے واقعات کی لغزش کا پتہ ملتا ہے روئیت کی شہادت دو گواہ لپا صاحب صاحب ادا کرتے ہیں بین گوڑہ اوس بیان کا اعادہ کرتا ہے جو اوس نے ملزم سے سنا تھا۔

اس مقدمہ میں خاص واقعہ قتل کی نسبت اس ذریعہ پیچیدگی واقع ہوتی ہے اور ساز قسم کے مختلف طریقہ قتل کے بتائے گئے ہیں کہ جن کی بنا پر صحیح رائے کا قائم کرنا نہایت دشوار ہو گیا ہے یہ پیچیدگی ابتدا میں بآسانی رفع ہو سکتی تھی بشرطیکہ تفتیش کے وقت پوری احتیاط مد نظر رکھی جاتی چنانچہ جس شخص کی حیثیت بلحاظ قرابت قریبہ مقتولہ سے مستغیث کی بتائی جاتی ہے وہ ڈوٹیا ہے مگر بالآخر معلوم ہوا کہ یہ مقتولہ کا بہت دور کا رشتہ دار ہے اس کا ایک قریب رشتہ دار نقیرپا نے ایک درخواست اس مضمون کی پیش کی تھی کہ اوس کی بہن کو خود ڈوٹیا نے زہر دیکر ہلاک کیا باوجودیکہ فقیرپا پر مستحق بھی کی گئی اور وہ گرفتار بھی ہوا مگر اس شکایت کی نسبت قابل اطمینان تحقیقات عمل میں نہیں آئی۔ تفتیش کا یہ طریقہ نہ تھا کہ اگر کوئی شخص اس قسم کی درخواست کرے تو اوس پر توجہ کی جائے آخر کار نقیرپا کو رہا کر دیا گیا دوسری وجہ شبہ کی یہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ خود ڈوٹیا نے پتھر سے ہلاک کرنا بیان نہیں کیا بلکہ اوس کا یہ بیان

حاصل کرنے چونکہ اجازت حاصل نہیں کی گئی تھی۔ عدالت نے مستغاثہ کو خارج کردیا۔ عدالت ہذا سے یہ طے ہوچکا ہے کہ دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری سے یہ لوگ مستثنیٰ نہیں ہوسکتے ہیں لہذا اجازت نامہ محکمہ مال کی ضرورت نہیں۔ عدالت ماتحت نے ان ملزمین کے بابت دیگر جرائم کے مقابلہ میں بھی مقدمہ کو خارج کیا۔ حالانکہ دوسروں کے مقابلہ میں یہ عذر نہیں کیا گیا تھا اون کے مقابلہ میں تحقیقات کو جاری رکھنا چاہیے تھا بہرکیف ہم نگرانی منظور اور عدالت ماتحت کے حکم کو منسوخ کرتے ہیں مقدمہ بغرض تحقیقات واپس کیا جاتا ہے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن۔ ملزم نمبر ۱ و نمبر ۲ ان میں سے اول مالی پٹیل اور دوسرا کوتوالی پٹیل ہے عدالت نے اون کے مقابلہ میں نالش اس وجہ سے خارج فرمادیا کہ مستغیث نے سررشتہ متعلقہ سے اجازت اجراء نالش حاصل نہیں کی ہے یہ درست نہیں ہے اس لئے یہ طے کردیا گیا ہے کہ ایسے دیہی عہدہ دار دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری سے مستثنیٰ نہیں ہیں اس کے علاوہ ایک امر بادی النظر اس کا روائی کے ملاحظہ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بقیہ ملزمین کے مقابلہ میں اخراج نالش کی کوئی وجہ نہیں بتلائی گئی کہ وہ تحقیقات کیوں نہیں ہے بظاہر اون کے مقابلہ میں امتناع کارروائی کی کوئی وجہ ہونا چاہئے تھی تب ایسا حکم ہوسکتا ورنہ دو ناموں کے علیحدہ ہونے سے مقدمہ کا اختتام ایک امر عجیب ہوگا۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ جملہ ملزمین کے مقابلہ میں تحقیقات کی جائے فقط

نمبر مقدمہ ۱۲۵ ۱۳۲۳ف **نگرانی فوجداری** منفصلہ یکم اسفندار ۱۳۲۳ف

جلسہ شفعہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا وعالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا ارکان۔

رامراؤ نگرانی خواہ

بنام

بنام

ویلو راؤ وغیرہ — طرف ثانی

اجازت ۔ اجازت استغاثہ بمقابلہ عہدہ داران دیہی ۔ عہدہ داران دیہی کے مقابلہ میں سماعت استغاثہ کے لئے سررشتہ مال کی اجازت کا عدم ضرورت ۔ اخراج استغاثہ ۔ بعض ملزمین چونکہ عہدہ دار دیہی ہونے کے باعث تمام ملزمین کے مقابلہ میں بوجہ عدم اجازت سررشتہ مال باخراج استغاثہ کا عدم جواز ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۱ ۔

تجویز ہوئی کہ یہ پہلے طے شدہ ہے کہ عہدہ داران دیہی دفعہ ۱۹۷ وکوتوالی دفعہ ۲۰۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی سے مستفید نہیں ہو سکتے اس لئے ان کے مقابلہ میں سماعت استغاثہ کے لئے اجازت سررشتہ مال کی ضرورت نہیں ہے ۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ بعض ملزمین کے عہدہ داران دیہی ہونے کے باعث بمقابلہ کل ملزمین بوجہ عدم اجازت سررشتہ مال اخراج استغاثہ کی تجویز صحیح نہیں ہے ۔

ایک استغاثہ اتحصال بالجبر و حبس بیجا زیر دفعات ۲۰۰ و ۲۰۴ تعزیرات سرکار عالی کر جو بمقابلہ چند اشخاص کے پیش ہوا تھا عدالت فوجداری ضلع نے بعد تحقیقات ابتدائی تجویز خارج کر دیا کہ "ملزمین ایک مالی پٹیل جاگیر دار دوسرا کوتوالی پٹیل معلوم ہوتا ہے اس لئے اول پٹیل کے متعلق اجازت حاصل کرنا چاہئے اور بعد استغاثہ پیش ہو سکتا ہے" اس تجویز کی ناراضی سے بجناب ہنسی عدالت العالیہ میں یہ نگرانی پیش ہوئی ۔

منجانب نگرانی خواہ کوئی حاضر نہیں ۔
منجانب طرف ثانی اتبا داس راؤ صاحب وکیل ۔

حکام عالی مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن ۔ نگرانی خواہ غیر حاضر ۔ وکیل طرف ثانی حاضر ۔ واقعات یہ ہیں کہ ملزمین نمبر ۱ اور ۵ مالی اور کوتوالی پٹیل ہیں اور ان کے متعلق اس مقدمہ فوجداری میں عدالت ماتحت نے یہ طے کیا ہے کہ قبل ابتدائی نالش مستغیث کو چاہئے کہ سررشتہ مال سے ادعائی نالش کی اجازت

نگرانی نا منظور فقط

نمبر مقدمہ ۲۳ ۱۳۲۴ف **نگرانی فوجداری** منفصلہ ۱۸ مہر ۱۳۲۴ف

جلسۂ منقسمہ

باجلاس عالیجناب نواب جام نظم الدولہ بہادر ایم ۔ اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی ۔ اے رکن

سنباجی نگرانی خواہ

بنام

سرکار عالی فرنقانی

مچلکہ وضمانت نیک چلنی ۔ کارروائی اخذ مچلکہ وضمانت نیک چلنی بابت کن امور کی پابندی ضرور ہے ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۰۶ و ۱۰۸ و ۱۱۰ ۔

تجویز ہوئی کہ کارروائی اخذ مچلکہ وضمانت نیک چلنی زیر دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں حسب دفعہ ۱۰ مجموعہ مذکور حکم تحریری ایسی اطلاع کا مضمون پہنچا ہو بہ تصریح ان واقعات کے جن پر مبنی ہو درج کرنا ضرور ہے اور بموجب دفعہ ۱۰ مجموعہ مذکور اظہار دینے کیلئے کم از کم یک ہفتہ فاصلہ سے تاریخ پیشی مقرر کرنا چاہئے اور جب ملزم حاضر ہو تو اس کو حکم کا مطلب سمجھا کر مسل میں نوٹ کرنا چاہئے بصورت عدم تعمیل احکام مصرحہ تجویز مجسٹریٹ کالعدم اور قابل تنسیخ ہے ۔

واقعات یہ ہیں کہ ناظم صاحب عدالت ضلع پربھنی کے اجلاس پر بمقام دو ضعہ

نگرانی نا راضی تجویز مولوی سید محی الدین علی خاں صاحب ناظم عدالت فوجداری صرفخاص ۱۲ اسفندار ۱۳۲۱ف بابت مشعر اس کہ سنباجی ملزم سے نیک چلنی کی ضمانت اور مبلغ ہزار کا مچلکہ نیک چلنی کا ایک سال کے لئے لیا جائے بصورت عدم ادخال یک سال قید با مشقت میں رہے ۔

نگرانی علیہا

النسا بانی زوجہ رامراؤ

سرقہ۔ الزام سرقہ کا اون زیورات کے متعلق جو شوہر نے زوجہ کو دیدیا ہو۔ مال سرقہ بصورت عدم ثبوت جرم مال کا ملزمہ کو واپس کیا جانا۔

تجویز ہوئی کہ منجانب شوہر جب زیور کسی عورت کو دیدیا جاتا ہے تو وہ اوسکا ہوجاتا ہے اور اوس کے متعلق سرقہ کا الزام اوسوقت تک عائد نہیں ہو سکتا۔ جبتک کہ بدرجہ اطمینان یہ ثابت نہ کیا جائے کہ شوہر نے وہ زیور اوس کو صرف کسی موقع یا بعض موقع پر استعمال کرنے کے لئے بطور مستعار دیا تھا اور الا نہیں مستغیث بعد اخراج استغاثہ مال مستغیث کو واپس کیا جا سکتا۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواجہ مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب و مولوی سید وحید الحق صاحب و مولوی محمد ولد اعلیٰ صاحب وکلا۔ حاضر

نواب نظامت جنگ بہادر و نواب فخر القدر جنگ بہادر ارکان (متفق الرائے)

نگرانی اس امر پر چاہی جاتی ہے کہ جو مال بہ تقسیم زیور وغیرہ عدالت نے ملزمہ کو دلایا ہے وہ تجویز صحیح نہیں ہے اور استدعا یہ ہے کہ اوس کو منسوخ کر کے مال مستغیث کو دلایا جائے جہاں تک ہم نے روئداد پر غور کیا یہ ثابت نہیں ہے کہ زیورات ملزمہ کے نہیں ہیں۔ جب زیور کسی عورت کو دیدیا جاتا ہے تو اوس کا ہوجاتا ہے اور اس کے متعلق سرقہ کا الزام عائد نہ ہونا چاہئے تاوقتیکہ بدرجۂ اطمینان یہ ثابت نہ کیا جائے کہ شوہر نے وہ زیور اس کو صرف کسی موقع یا بعض موقعوں پر استعمال کے لئے دیا تھا۔ یہاں مستعار دینا ثابت نہیں ہے اس وجہ سے ہم عدالت ماتحت کی تجویز کو غلط تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں ہیں۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور تجویز مولوی مرزا ساجد بیگ صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع بالمبیر مورخہ ۳ آذر سنہ ۱۳۳۴ف مشعر اس کہ مال مسروقہ ملزم کو دیا جائے۔

فاصلہ سے تاریخ مقرر کرنا چاہئے تہا عدالت ضلع نے صرف تین یوم کے فاصلہ سے تاریخ مقرر کی جو درست نہیں ہے ان اقدام کی اصلاح کے لئے مقدمہ عدالت ضلع میں قابل واپسی ہے۔

نگرانی منظور۔ مقدمہ عدالت ضلع میں واپس کیا جائے کہ حسب ضابطہ درخواست کی نسبت تجویز کی جائے۔

رائے بالمکند صاحب رکن - بحث سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں بروئے دفعہ (۱۰۶) انتظام فوجداری نگرانی خواہ سے ضمانت نیک چلنی لی گئی ہے جس کی ناراضی سے وہ نگرانی کرتا ہے۔ اس مقدمہ میں اہم بے ضابطگیاں ہوتی ہیں دفعہ ۱۰۰ کے بموجب حکم اظہار وجہ میں اوس اطلاع کا مضمون جو مجسٹریٹ کو پہونچی تھی۔ بہ تصریح اون واقعات کے جن پر وہ پہنچی تھی لکھا جانا ضروری تہا۔ لیکن اس مقدمہ کے نوٹس اظہار وجہ میں اطلاع کے مضمون و واقعات متعلقہ کا مطلق ذکر نہیں ہے بروئے دفعہ ۱۰۱ جبکہ وہ شخص عدالت میں حاضر ہو تو اوس کو نوٹس کا مطلب سمجھا دیا جانا چاہئے اور اوسکو نوٹس کی نقل دی جانی چاہئے مثل سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ان امور کی تکمیل ہوئی ہے تحقیقات بروئے اس دفعہ کے کم سے کم ایک ہفتہ کے فاصلہ سے تاریخ وصول اظہار کرنے اور تحقیقات کیلئے مقرر کی جانی لازم تھی سمجھانے اوس کے تیسرے روز اس غرض کے لئے پیشی لکھدی گئی۔

ان امور سے ضرور نگرانی خواہ کو نقصان ہوا ہے اور انصاف میں خلل واقع ہوا ہے پس اس حالت میں مقدمہ حسب ضابطہ کارروائی کی غرض سے واپس ہونا چاہئے چونکہ مقدمہ واپس ہوتا ہے لہذا ہم کو شہادت پیش شدہ سے بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ میری رائے میں اگر مقدمہ کا مدار صرف اوس شہادت پر ہوتا ہے جو اس وقت مثل میں شامل ہے تو میری رائے میں وہ کسی طرح حسب دفعہ ۱۱۰ حکم اخذ ضمانت کے واسطے کافی نہ ہوتی لہذا

حکم ہوا۔

نگرانی منظور۔ حکم عدالت ماتحت منسوخ مقدمہ حسب مندرجہ صدر کارروائی کی غرض سے واپس ہو فقط

نمبر مقدمہ ۲۲۳ سنہ ۱۳۲۳ ف نگرانی فوجداری منفصلہ ۹ امرداد سنہ ۱۳۲۳ ف

جلسہ متفقہ

کہ گاؤں خطلم پولیس نسبت نگرے دو اشخاص کو ایک رپورٹ پیش کیا ان کی حالت
تحقیق طلب ہے لہٰذا ان سے ضمانت نیک چلنی زیر دفعہ ۱۰۹ مجموعہ
ضابطہ فوجداری سرکار عالی لی جائے ۔
ناظم صاحب موصوف نے بوجہ اس کے کہ ادنیٰ تحقیقاتی میں ان کی
اصلیت پائی گئی تھی۔ بتاریخ ۱۰ اردی بہشت ۱۳۲۳ف دونوں کے نام نوٹس اس مضمون کی
جاری کی کہ وہ تاریخ مذکور پر حاضر ہو کر ظاہر کریں کہ کیوں ان سے ضمانت مچلکہ
نیک چلنی مبلغ یکسال نہ لیا جائے اور تاریخ مقررہ پر عدالت موصوف نے یہ تجویز
کی کہ ملزمین سے تنہا کے اظہار لئے تمیز و بعد درخواست پابند حاکی ہے لہٰذا دونوں سے
ضمانت مچلکہ لیا جاتا ہے لیکن ہم نے مزید اطمینان کی غرض سے مزید گواہوں کی
شہادت بھی متعلقہ ملزمین قلم بند کی جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لوگ سخت
بدمعاش ہیں اور ملزمین خفیف جرائم کرنے کے عادی ہیں " لہٰذا حکم ضمانت
مچلکہ صادر کیا جس کی ناراضی سے جانب ملزمین یہ نگرانی پیش ہوئی ۔

منجانب نگرانخواہ مولوی محمد غلام اکبر خاں صاحب وکیل ۔
منجانب فریق ثانی مسٹر کلیان راؤ ناظر صاحب وکیل سرکار ۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس ۔ وکلا کی بحث سماعت ہوئی ناظم صاحب فوجداری ضلع نے دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ ضابطہ فوجداری کی پابندی نہیں کی حالانکہ وہ لازمی تھی دفعہ ۱۱۲ کی رو سے مجسٹریٹ کو اپنے تحریری حکم میں اوس اطلاع کا مضمون جو پہونچی ہو بہ تصریح اون واقعات کے جن پر وہ مبنی ہو درج کرنا ضرور تھا جو نوٹس مجسٹریٹ نے سائل کے نام جاری کی اوس میں تصریح واقعات کی نہیں ہے ۔

دفعہ ۱۱۳ ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے نگرانی خواہ کو حکم کا مطلب سمجھانا چاہیے تھا کیونکہ نگرانخواہ عدالت ضلع میں حاضر ہوا تھا مثل پر کہیں نوٹ اس امر کا نہیں ہے کہ حکم کا مطلب نگرانی خواہ کو سمجھا دیا گیا ۔ اس دفعہ کی رو سے وجہ ظاہر کرنے کے لئے کم سے کم ایک ہفتہ کے

نظائر مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۰ و انڈین لا رپورٹ
مدراس جلد ۲ صفحہ ۵ کا حوالہ دیا گیا۔

(۲) سپردگی تا وقتیکہ کوئی قانونی اعتراض عائد نہو تا محض مقدار کا
غلطی کی بنا پر منسوخ نہیں کی جا سکتی۔

اعتراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

متجاهب نگرانی خواہ کوئی حاضر نہیں۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حسام الملک الدولہ بہادر میر مجلس) متفق الرائے

اس مقدمہ کو ناظم صاحب صدر عدالت صوبہ گلشن آباد میدک نے بصیغہ نگرانی بھیجا ہے اون کا اعتراض یہ ہے کہ

(۱) ملزم بھیم سنگ راؤ ملازم تحصیل نے بحکم تحصیل جو فعل کیا اس کی بنا پر بلا اجازت کے متعلقہ اس پر مقدمہ نہیں چلایا جا سکتا چونکہ مجسٹریٹ نے خلاف منشاء دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری عمل کیا ہے سپردگی سشن قابل تنسیخ ہے۔

(۲) ستولال تو مجسٹریٹ کے سامنے حاضر بھی نہیں ہوا اور اوس کو فرد جرم نہیں سنائی گئی ایسی حالت میں اوس کی سپردگی کس طرح ہو سکتی ہے۔

مثل کے ملاحظہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ستولال کے مقابلہ میں کوئی تحقیقات نہیں ہوئی۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ وہ سپرد سشن نہیں ہو سکتا گو مجسٹریٹ نے اپنے طویل فیصلہ میں (جس میں بعض غیر متعلق امور کی غیر ضروری صراحت ہے) ستولال کا نام لکھا ہے لیکن محض اس سے وہ بلا ترتیب فرد جرم و کارروائی ضابطہ سپرد سشن نہیں ہو جاتا اور نہ فیصلہ کے اخیر حصہ میں یہ لکھنے سے وہ سپرد سشن ہو جاتا ہے کہ "ستولال کی تجویز نظامت سشن سے ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے" اس تجویز کو سپردگی نہیں کہہ سکتے اور نہ یہ قرار دیا جا سکتا ہے کہ ستولال سپرد سشن کیا گیا اس وجہ سے اس کے متعلق بصیغہ نگرانی کسی تجویز کو منسوخ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بھیم سنگ راؤ کے متعلق ہماری رائے یہ ہے کہ دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری صرف انہیں جرائم سے متعلق ہے جو عہدے سے تعلق رکھتے ہیں یہ کافی نہیں ہے کہ مجرم ملازم سرکار ہے بلکہ جرم اوس کے

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس عالیجناب
نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا رکن

بورگوسیا [illegible]

بنام

بھیم سنگ راؤ طرفثانی

سپردگی - سپردگی ایسے ملازم کی جس کے مقابلہ میں تحقیقات عمل میں نہ آئی ہو - درخواست تنسیخ سپردگی - اجازت استغاثہ بمقابلہ ملازم سرکاری کب ضروری ہے مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۱ -

تجویز ہوئی کہ اگر کسی ملزم کے مقابلہ میں مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ کے اجلاس پر تحقیقات عمل میں نہ آئی ہو تو محض اس وجہ سے اس کی سپردگی ناجائز نہیں کہا جاسکتا۔

(۲) باوجود تحقیقات مرتب شدہ مواد سے مجسٹریٹ کی رائے ہو کہ ملزم کی تجویز عدالت سیشن سے مناسب معلوم ہوتا ہے تو اس کی سپردگی کی جاسکتی ہے اور قرار دیا جاسکتا ہے کہ وہ سپرد سیشن کیا گیا۔

(۳) دفعہ ۲۰۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی صرف ان جرائم سے متعلق ہے جو ملازم سرکاری سے بحیثیت ملازمت سرزد ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ جرم ایسا ہو کہ جو کام سرکاری کرتے ہوئے ارتکاب کیا گیا ہو اگر کوئی ملازم سرکاری نقصان جانی یا ضرر کا ارتکاب کرے تو وہ کسی ایسے کام کے ضمن میں کیا جانا ہے جو اس کے عہدہ سے تعلق رکھتا ہو تاہم نہیں کہا جاسکتا کہ بحیثیت ملازم ارتکاب کیا گیا اور ایسی حالت میں اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

نگرانی بر [illegible] عدالت سیشن صادرہ اسفندار ۱۳۳۲ ف نسبت تجویز کہ ملزم بھیم سنگ راؤ زیر دفعہ ۴۹۰ قانون آصفیہ عدالت سیشن کے سپرد کیا جائے۔

بنام

صدر الدین وغیرہ　　　**طرفثانیان**

نقض امن - کارروائی نقض امن - طریقہ انسداد نقض امن - انسداد نقض امن کے بعد جائداد کو کسی معتبر ضامن کی سپردگی میں رکھنے کا مسئلہ - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸ -

ایک مقدمہ نقض امن میں مجسٹریٹ نے نقض امن نہ ہونے دینے کیلئے پولیس کو حکم دیا اور اس کے بعد تحقیقات تفصیلی کی ضرورت باقی نہیں رہی لہذا کارروائی ختم کردی اور یہ بھی حکم دیا کہ عدالت دیوانی سے نزاع کا تصفیہ ہونے تک پیداوار کسی معتبر ضامن کی سپردگی میں رکھی جائے۔

بربنائے نگرانی تجویز ہوئی کہ انسداد نقض امن کے متعلق جو طریقہ اختیار کرکے کارروائی ختم کی گئی ہے وہ قابل مداخلت نہیں ہے البتہ پیداوار کو کسی معتبر ضامن کی حفاظت میں دینے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ قانونی اختیار کے بغیر ہے دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں ایسا حکم دینے کا اختیار نہیں لہذا ایسا حکم کسی فریق سے لینے کیلئے صرف اسی قدر ہے اور اس انسداد نقض امن کے بعد نہیں کہا جا سکتا کہ ایسی اشد ضرورت باقی رہی۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہ پنڈت وشوناتھ راؤ صاحب وکیل۔

طرفثانی کی جانب سے کوئی حاضر نہیں۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے) تو۔

نگرانی نمبر ... تجویز ... صاحب ناظم ... متعلقہ اسلام پیر ... بابت ... کی گئی۔ مسٹر ... کہ درخواست انسداد نقض امن کے فریقین کو ہدایت دی جائے کہ عدالت دیوانی سے چارہ جوئی کریں پیداوار کو ... تا تصفیہ عدالت دیوانی نقض امن کا انسداد کرے۔

اجازت لازمی نہیں ہوجاتی اگرکوئی ملازم سرکار متہم با نقصان رسانی یا ضرر کا مرتکب ہو۔ گو اسکا فعل کسی ایسے کام کے ضمن میں کیا جاتا ہے جو اس کے عہدے سے تعلق رکھتا ہوتا ہم یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بحیثیت عہدہ دار اسنے سرقہ یا نقصان رسانی یا ضرر کا ارتکاب کیا۔ عہدہ کی حیثیت جو اس ... ہے ... ملازم سرکار اس کا ارتکاب کرسکتا ہے ... جرائم تعزیرات میں موجود ہیں مثلاً بعض جرائم مندرجہ باب ۹ ہم۔ ہماری اس رائے کی تائید ... ہوتی ہے۔

... جس کی تقلید اس جلد صفحہ ... میں کی گئی ہے اور عدالت ... متعدد متعلقہ ... طے کیا ہے کہ دفعہ ... صرف ان جرائم کی تحقیقات کے لئے ... ہے جو صرف بحیثیت عہدہ دار سرزد ہوسکتے ہیں۔

پس نتیجہ یہ ہے کہ جو کارروائی بمقابلہ ... مجسٹریٹ نے کی ہے یعنی الزامات کی تحقیقات ... اجازت نہ تھی۔ اور اس وجہ سے مجسٹریٹ کے طرز عمل پر کوئی قانونی اعتراض عائد نہیں ہوتا۔ ... مجسٹریٹ ... نتیجہ نکالا ہے یا نہیں یہ ادسا بات ہے ... تو ان امر کی نسبت تجویز مناسب ہو سکتی ہے ہم کوئی وجہ تنسیخ سپردگی کی ... تعلق نہیں پاتے۔

حکم ہوا کہ

عدالت سشن ... سپردشدہ کی نسبت حسب ضابطہ تجویز کرے۔ ... اس کے متعلق کسی تجویز کے ضرورت نہیں ہے فقط

نگرانی فوجداری

... باجلاس ... ایم اے بیرسٹر ایٹ لا ... نواب نظامت جنگ ... بیرسٹر ایٹ لا ...

حسن الدین ... نگرانی خواہ

دینے کا جو حکم ہے وہ بظاہر قانونی حد سے متجاوز ہے دفعہ ۸۴ میں جانوروں کو سرکاری
قبضہ میں لینے کی شرط اشد ضرورت بتائی گئی ہے یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اس مقدمہ
میں اس طریقہ سے نقض امن کا انسداد کرنے کے بعد جو اوپر بیان کیا گیا ایسی اشد
ضرورت تھی کہ قابض کے قبضہ میں پیداوار کو چھوڑ دیا جاتا تھا۔ دوسرا فریق عدالت دیوانی
سے اس کے متعلق ہی حکم حاصل کر سکتا تھا ان وجوہ سے اس تجویز کو ہم منسوخ کر کے اسی
حالت سے جو قبل آغاز کارروائی تھی فقط

نمبر مقدمہ ۱۸۴ سنہ ۱۳۲۳ف — **نگرانی فوجداری** — منفصلہ ۱۱ ماہ بہمن ۱۳۲۳ف

جلسہ منفردہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا
عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا

سرکار عالی ذریعہ تحریر — نگرانی خواہ

بنام

مشکا — ملزم — علی ستانی

جرم خلاف ورزی قانون شکار۔ تجویز۔ تجویز بصیغہ انتظامی۔ مقدمات فوجداری میں بصیغہ انتظامی تجویز سزا کی ناجوازی مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۔

تجویز ہوئی مقدمہ فوجداری کی حسب دفعہ ۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
باضابطہ تحقیقات و تجویز ہونی چاہئے ایسی صورت میں بصیغہ انتظامی
سزائے جرمانہ بالکل خلاف ضابطہ ہے۔

ملزم بالزام خلاف ورزی قانون شکار سرکار عالی تحت دفعہ ۲ قانون کلکٹری

نگرانی برنا تحریک مولوی غلام محمد صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع محبوب نگر نسبت تجویز مولوی محمد حسن صاحب جس میں حکم صادر ہوا
تحصیلدار کلواکرتی مورخہ ۱۵ فروری ۱۳۲۲ف سے صادر ہوا کہ ملزم کو دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائے۔

بلقن بنام زالفین

سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ نے نقض امن نہ ہونے دینے کے لئے پولس کو حکم دیا
اور اس کے بعد تحقیقات تفصیلی کی ضرورت باقی نہیں رہی اس وجہ سے کارروائی ختم
کردی اور یہ بھی حکم دیا کہ عدالت دیوانی سے نزاع کا تصفیہ ہونے تک پیداوار کو کسی معتبر
ضامن کی سپردگی میں رکھا جائے اس تجویز کی ناراضی سے درخواست نگرانی پیش کی گئی ہے
یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ کو بصراحت دفعہ ۱۴۸ لازم تھا کہ قبضہ کی تحقیقات کرے ہماری
رائے میں دفعہ مذکور میں اجرائے اختیار کارروائی کی یہ ہے کہ مجسٹریٹ کو اطمینان ہو کہ اس علاقہ
میں نقض کا احتمال ہے لفظ اطمینان ایک ایسی حالت ذہنی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو یقین کے
درجہ تک پہنچ جاتی ہے ظاہر ہے کہ جب ایسا انتظام کردیا گیا جس سے ذرا بھی اندیشہ نقض
امن باقی نہیں رہا تو وہ حالت پیدا ہی نہیں ہوتی جس میں مزید کارروائی کی قانون نے ہدایت
کی ہے یعنے بجائے اس کا اطمینان ہونے کے کہ نقض امن کا اندیشہ ہے اب کامل
اطمینان حاصل ہوجاتا ہے کہ نقض امن نہ ہوگا۔

اور ہم نہیں سمجھتے کہ قانون میں کوئی ممانعت اس بات کی ہے کہ مجسٹریٹ نقض امن کے
اندیشہ کو مناسب تدابیر انسدادی ذرائع سے رفع کردے ایک طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ جن اشخاص سے
احتمال نقض امن ہو ان سے مچلکہ مع یا بلا ضمانت لیا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ ہوسکتا ہے کہ
پولس کو امن قائم رکھنے کی یا نقض امن نہ ہونے دینے کی ہدایت کردی جائے ان میں سے
جو طریقہ بلحاظ حالات مناسب ہو اختیار کرنا چاہئے اور دفعہ ۱۴۵ کی کارروائی سے جہاں تک
ہوسکے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ وہ دراصل عدالت دیوانی کی کارروائی ہے اور بصورت
خاص اس کو اختیار کرنے کی قانون فوجداری میں اجازت ہے چونکہ مجسٹریٹ اس کی کافی جانچ
نہیں کرتے اس وجہ سے لوگوں کو اس کا موقع ملتا ہے کہ عدالت دیوانی سے بچنے کی غرض سے
یا بعد قبضہ حاصل کرنے کے فریق ثانی کو عدالت دیوانی میں چارہ جوئی پر مجبور کرنے کیلئے
مجسٹریٹ کے پاس بلحاظ اندیشہ نقض امن درخواست پیش کردیں۔

[illegible]

ان وجوہ سے مقدمہ ہذا میں مجسٹریٹ کی تجویز کا وہ جز جو کارروائی ختم کردینے کے
اس کو ہم قابل دست اندازی نہیں خیال کرتے البتہ پیداوار کو کسی معتبر ضامن کے حوالے کے

سرکار بنام ضابطہ اور قابل تنسیخ ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ مقدمہ عدالت ابتدائی پر تحقیقات و تجویز باضابطہ کیلئے مسترد ہو۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ مثل ملاحظہ ہوئی تحصیلدار صاحب پلکو اکرتی نے اس مقدمہ میں صحیح طریقہ سے عمل نہیں کیا ملزم علیت خلاف ورزی قانون شکار چالان کیا گیا تھا اس کا بیان یہ ہوا کہ سانبر کو جان بوجھ کر نہیں مارا بلکہ اوس نے یہ سمجھ کر مارا گو اس بیان سے ملزم تو ثابت تھا لیکن تحصیلدار صاحب نے اس کو قابل خیال نہیں کیا اور چونکہ علی الظاہر بیان ملزم پیرو کار نے شہادت تائید الزام پیش کرنے کی ضرورت نہیں خیال کی موجودہ صورت میں ملزم قبول کر رہا لیکن تجویز میں رہائی کا ذکر نہیں کیا اور نصیبہ انتظامی اس پر [illegible] جرمانہ کر دیا ہے اون کو چاہیے تھا کہ اگر ملزم قابل رہائی خیال کیا گیا تھا تو رہائی کی تجویز کرتے تاکہ جو مقدمہ عدالتی طریقہ سے چلایا گیا تھا اوس کی تجویز بھی عدالتی ہوتی۔

ان وجوہ سے اون کی تجویز کو منسوخ کر کے حکم دیا جاتا ہے کہ حسب منشاء دفعہ ۲۱۲ ضابطہ فوجداری عمل کیا جائے فقط

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۶۹ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ [illegible] ۱۳۲۳ ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لاء و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیا الدین صاحب ارکان عدالت العالیہ

سرکار عالی — نگرانخواہ

نگرانی بنا بر تحریک مولوی سید [illegible] ناظم عدالت فوجداری ضلع میدک نسبت تجویز مولوی سید عظیم الدین [illegible] مجسٹریٹ [illegible] متعلق [illegible] ضلع میدک مقدمہ [illegible] سنہ ۱۳۲۳ ف [illegible] کہ ملزم [illegible] میں رہے [illegible] کر دیا جائے۔

چالان اس بیان سے عدالت تحصیل میں پیش کیا گیا کہ ملزم نے بوقت بارہ بجے
نصف النہار ایک سانبر شکار کیا ہے مجسٹریٹ درجہ سوم عدالت تحصیل کلم ارتی
نے بصیغۂ انتظامی ملزم کا بیان بایں تخصیص کہ "دہوکے سے سانبر مارا ہے"
قلمبند کرکے ملزم پر دو روپیہ جرمانہ کیا اور چرسہ کو سررشتہ جوبنیہ میں روانہ کرنے
اور گوشت کو دفن کرنے کا حکم دیا۔
ناظم صاحب عدالت ضلع محبوبنگر نے تحمین تنقیح دفتر عدالت تحصیل اس مسل کو ملاحظہ
کیا اور بموجب دفعہ ۴۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بطلبی دعا مسل فسخ تجویز
عدالت تحصیل کے لئے عدالت العالیہ میں اپنی رائے تحریک کی کہ عدالت تحصیل نے
ایک فوجداری کارروائی کو انتظامی پیرایہ پہنایا ہے جو بموجب ضابطہ فوجداری
سرکار عالی نامعمول ہے اور چونکہ عدالت تحصیل کی کارروائی خلاف قانون
و ضابطہ ہے اس لئے بصیغۂ نگرانی قابل فسخ ہے۔
منجانب سرکار مسٹر کلیان رام ایر صاحب وکیل سرکار۔
طرف ثانی غیر حاضر

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب حاکم الدولہ بہادر مجلس۔ ملزم کو پولیس نے خلاف ورزی قانون شکار کی علت میں
چالان کیا الزام یہ تھا کہ اوس نے ایک سانبر کو ہلاک کیا ملزم کا بیان ہے کہ اوس نے دہوکہ سے
یعنے سانبر کو بوجہ چیتال کرکے ہلاک کیا۔ پولیس کی جانب سے کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی اور
استدعا کی گئی کہ ملزم کے اقبال پر اوس کو سزا دی جائے۔ مجسٹریٹ نے ملزم کا بیان قلمبند کیا مگر
فرد جرم نہیں سنائی۔ اور تجویز میں یہ لکھا کہ بصیغۂ انتظامی دو روپیہ جرمانہ کیا جاتا ہے جس کی یہ
نگرانی ہے عدالت ضلع محبوبنگر کی تحریک درست ہے مجسٹریٹ ماتحت نے غلطی کی کہ اس مقدمہ
میں تجویز باضابطہ نہیں کی اگر ملزم کا بیان اقبال کی حد تک پہونچا تھا تو ملزم کو فرد جرم
سنا کر تجویز کرنی چاہئے تھی اور اگر عدالت ملزم کے بیان کو اقبال کی حد تک نہیں
سمجھتی تھی تو ملزم کو رہا کرنا چاہئے تھا۔ بہرحال جو مجموعہ اس وقت زیر نگرانی ہے بالکل خلاف

میں محض اقبال پر سزا تجویز کرنا بالکل خلاف منشاء قانون ہے مجسٹریٹ کو ہر حالت میں شہادت جو تائید استغاثہ موجود ہو قلمبند کرنا چاہئے تاکہ کوئی محل شبہ کا باقی نہ رہے۔ اس ہدایت کے ساتھ مثل داخل دفتر کیجائے فقط

نمبر مقدمہ ۱۳۰ سنہ ۱۳۲۳ ف　　**تصحیح فوجداری**　　منفصلہ ۱۲ آذر سنہ ۱۳۲۳ ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا امیر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے رکن

سرکار عالی　　　مستغیث

بنام

شیخ مستان　　　ملزم

تقسیم۔ رہائی مقدمہ بصیغہ تصحیح۔ بعد قیام عدالت سشن قاعدہ تصحیح کا باقی نہ رہنا۔ سپردگی۔ سپردگی بعدالت سشن۔ اختیار سماعت۔ اختیار سماعت راجہ سیونلال دھرم ونت بہادر۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۲۳۔

تجویز ہوئی کہ بعد قیام عدالت ہائے سشن مقدمات کے بصیغہ تصحیح عدالت العالیہ میں بھیجنے کا قاعدہ باقی نہیں رہا اب ایسے مقدمات جو قابل تجویز عدالت سشن ہوں بموجب دفعہ ۲۲۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت سشن متعلقہ کو سپرد ہونا چاہئے۔

(۲) راجہ سیونلال دھرم ونت بہادر کے اختیارات سشن حاصل نہیں ہیں لہذا مقدمہ سشن ورنگل ابادی ہیں جن کے حدود میں جاگیرات واقع ہیں سپرد ہونا چاہئے

کیفیت۔ مولوی محمد شریف الدین صاحب معتمد عدالت جاگیرات راجہ سیونلال بہادر دھرم ونت نے مقدمہ سرقہ ادخال مشعر ازیں کہ ملزم اکیا ئل قید ہے مثل تصحیحاً عدالت العالیہ میں ارسال کی ہے۔

چیکا **بنام** طرفثانی

(ملزم)

تجویز - تجویز سزا بربنا ماقبال۔ مقدمہ قابل اجرائی حکمنامہ میں بلاقلمبندی شہادت استغاثہ مجرد اقبال ملزم پر تجویز سزا کا عدم جواز۔

تجویز ہوئی کہ ایسے مقدمہ سرقہ میں بلاقلمبندی شہادت تائید استغاثہ محض اقبال ملزم پر تجویز سزا بالکل خلاف قانون ہے۔

ایک مقدمہ سرقہ زیر دفعہ ۲۰۲ تعزیرات سرکار عالی میں مجسٹریٹ درجہ سوم تعلقہ میہلک نے بربنا اقبال ملزم پندرہ روز قید کی سزا تجویز کی۔

ناظم صاحب عدالت ضلع میدک نے بربنائے تحت تمہید و تجویز مثل عدالت ماتحت کو طلب کرکے تنسیخ تجویز مجسٹریٹ درجہ سوم کے لئے عدالت العالیہ میں بایں وجہ تحریک کی کہ جرم دفعہ ۲۰۲ تعزیرات سرکار عالی کا قابل اجرائی حکمنامہ و ناقابل مصالحت ہے اس لئے بموجب دفعہ ۲۱۱ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تمام شہادت تائید الزام کا قلمبند ہونا ضرور تھا مجسٹریٹ نے مجرد اقبال ملزم پر جو سزا تجویز کی ہے وہ غلط ہے اگرچہ کہ ملزم سزائے قید بھگت کر رہا ہو چکا ہے لیکن تجویز عدالت تحت حفاظت ضابطہ مجرد اقبال ملزم پر صادر ہوئی ہے وہ لائق تنسیخ ہے

منجانب گورنمنٹ مسٹر کلیان رام ایڈوکیٹ سرکار۔

منجانب طرفثانی کوئی حاضر نہیں۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر مولوی سید نورالضیاء الدین صاحب ارکان متفق الرائے

لائق وکیل سرکار عالی حاضر مثل ملاحظہ ہوئی عدالت ضلع نے اس مقدمہ کو بصیغہ نگرانی اس رائے کے ساتھ پیش کیا ہے کہ عدالت ابتدائی نے ملزم کو محض اوس کے اقبال کی بنا پر بغیر شہادت استغاثہ کو قلمبند کئے پندرہ یوم کی سزائے قید دی۔ ملزم سزائے مجوزہ بھگت کر رہا ہو چکا ہے۔

لیکن آئندہ کی احتیاط اور رہنمائی کے واسطے ہم یہ ہدایت کرتے ہیں کہ اس قسم کے مقدمات

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لاء و عالیجناب مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب ارکان

مالی کوٹیا وغیرہ — نگرانخواہان

بنام

احمد حسین وغیرہ — طرفثانیان

اخراج ۔ اخراج استغاثہ بعدم اصلیت ۔ استغاثہ جدید ۔ اخراج استغاثہ کے بعد استغاثہ جدید کے پیش کرنے کا جواز و عدم جواز۔

تجویز ہوئی کہ استغاثہ جدید صرف اس صورت میں پیش ہوسکتا ہے جبکہ مقدمہ بوجہ عدم تقدیم ثبوت جیسا دریافت خارج کیا جائے لیکن اگر مقدمہ واقعات پر غور کرنے کے بعد خارج کیا جائے تو جدید استغاثہ جبکہ کہ حکم اخراج قائم ہے پیش نہیں ہوسکتا ۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ ایک استغاثہ مزاحمت بیجا و مداخلت بیجا وغیرہ کا باجلاس مولوی عبدالسلام صاحب منصرم سوم تعلقدار سرپال گورڈہ اس بیان سے پیش ہوا کہ مستغیث نمبر ۲ نے اپنے نمبری زمینات کا حق متقابضت مستغیث نمبر ۱ و ۲ کے ہاتھ بیع و ہبہ کر دیا اور جب ان دونوں نے زمینات بیع و ہبہ شدہ پر قبضہ کرنا چاہا تو (۲ ، ۳) نفر ملزمین نے مزاحمت و مداخلت کی منصرم سوم تعلقدار صاحب موصوف نے مستغیث نمبر ۱ و ۲ کا بیان قلمبند کرکے ملزمین کا طلبی کے احکام جاری کئے مستغیث نمبر ۳ کا بیان نہیں لیا گیا بلکہ اس کی بابت مستغیث نمبر ۱ نے بیان کیا کہ مستغیث نمبر ۳ ایک تیرہ برس کی لڑکی ہے ۔ اس کے بعد مثل مقدمہ مرزا اعلام محمد بیگ صاحب

نگرانی بر بنائے تحریک مولوی محمد تقی حسن صاحب ناظم عدالت ضلع نلگنڈہ نسبت تجویز مولوی مرزا اعلام محمد بیگ صاحب سوم تعلقدار دیولان سرپال گورڈہ ضلع نلگنڈہ مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ شہر اپیل کہ استغاثہ بعد قابل سماعت ہے استغاثہ اور جملہ شہادت بوجہ ملزمین و جملہ مستغیثین قلمبند نہیں ہوئی ہے اس لئے غلط ہے ۔

مولوی محمد شریف الدین صاحب مددگار صدر عدالت جاگیرات راجہ شیولال بہادر دہرم ونت
نے ایک مقدمہ مجریہ دفعہ ۲۱۹ تعزیرات سرکار عالی کی تحقیقات کر کے ملزم کی نسبت
بعلت قتل انسان مستلزم السزا اقبال قیدی کی سزا تجویز کی اور مثل مقدمہ بحوالہ دفعہ ۲۲۲ مجموعہ
ضابطہ فوجداری سرکار عالی بعینہ تصحیح عدالت العالیہ میں روانہ کی۔

منجانب مستغیثین مولوی محمد نصیر خان صاحب وکیل۔
منجانب ملزم مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب وکیل۔

حکام عدالت العالیہ نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب حاکم الدولہ بہادر ممبر مجلس۔ عدالت جاگیر نے ملزم کو بعلت قتل انسان مستلزم السزا ایک سال قید بامشقت کی رائے دیکر مثل بعینہ تصحیح عدالت العالیہ میں روانہ کی ہے۔
تصحیح میں ایسے مقدمات بھیجنے کا طریقہ اب نہیں رہا ہے جب سے کہ عدالتہائے سشن کا تقرر ہوا ہے ایسے مقدمات جو قابل تجویز عدالت سشن ہوں بموجب دفعہ ۲۲۳ ضابطہ فوجداری کا عدالت سشن میں سپرد ہونا چاہئے۔
راجہ شیولال دہرم ونت بہادر کو اختیارات سشن حاصل نہیں ہیں اور جہاں ان کی جاگیر واقع ہے وہ سشن اورنگ آباد کے حدود اراضی میں ہے لہذا یہ مقدمہ عدالت سشن اورنگ آباد میں سپرد ہونا چاہئے۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ عدالت سشن اورنگ آباد کے سپرد کیا جائے۔

رائے یار الملک صاحب رکن۔ عدالتہائے سشن کے قیام کے بعد بروئے دفعہ ۲۲۲ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنے کا موقع نہیں ہے اب جبکہ اضلاع سرکار عالی کے واسطے عدالت سشن کا قیام ہو چکا ہے لہذا مجھے جناب ممبر مجلس صاحب کی رائے سے اتفاق ہے۔

نمبر مقدمہ ۱۳۲۳ف　　**نگرانی فوجداری**　　مفصلہ ۲۰ ۱۳۲۳ف

جلسہ متفقہ

اسی استغاثہ کو پہلے بوجہ عدم اصلیت نزاع کو قسم دیوانی قرار دیکر خارج کیا۔ لہذا اس مقدمہ میں جدید استغاثہ دائر نہیں ہو سکتا دونوں استغاثوں قدیم اور جدید دیکھے گئے فریقین دونوں میں ایک ہی ہیں اور واقعات اور استدعا اور جرائم میں بھی کسی قسم کا فرق نہیں ہے۔ لہذا جدید استغاثہ صرف اس صورت میں پیش ہو سکتا ہے جبکہ مقدمہ بوجہ عدم تقدیم ثبوت بغیر دریافت خارج کیا جائے اگر مقدمہ واقعات پر غور کرنے کے بعد خارج ہو گیا ہو تو اس مقدمہ میں دوبارہ جدید استغاثہ اوس وقت تک پیش نہیں ہو سکتا جب تک کہ حکم اخراج قائم ہے لہذا ہم نگرانی کو منظور کرتے ہیں حکم عدالت ابتدائی کالعدم منسوخ۔

فیصلہ
مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن یہ استغاثہ کا مسئلہ مشکل ہے صاحب مستغیث نے ضرورت اس امر کی خیال کی ہے کہ مجلس سے اجازت دی جائے ہمارے خیال میں کسی طرح نہیں آسکتا کہ جو شئے ایک مرتبہ انفصال پائے وہ پھر معرض تحقیق میں کیونکر آسکتی ہے۔ استغاثہ سابقہ کو عدالت نے اس تجویز کے ساتھ خارج کیا ہے کہ نوعیت مقدمہ کی دیوانی کی ہے نہ کہ فوجداری ہے اور اس حکم تحقیق کرنا غلط ہے یا نہیں ہمہ کیا وجوہ ایسے پیدا ہو گئے کہ اوس حالات واقعات سابق بدل گئی اور تصور متغیر ہو گیا۔ واقعات سے ظاہر ہے کہ اوس حد تک مقدمہ کی قلب ماہیت نہیں ہوئی جب تک کہ تجدید استغاثہ کی صورت پیدا نہ کی گئی۔ ایسے حالات میں اجازت کا دینا انصاف کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ ایک ایک نقل اس کی اسلئہ متعلقہ میں شامل کی جائے۔ فقط

نمبر مقدمہ ۲۳۲ سنہ ۱۳۳۰ف — **نگرانی فوجداری** — سنہ فیصلہ ۲۳ آذر سنہ ۱۳۳۲ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

پتلی بیگم — نگرانی خواہ

بارثبوت بنام ... فوجداری

سوم تعلقدار کے۔ دوبرہ پیش ہوئی اور تاریخ پیشی مقررہ ۲۲ آبان ۱۳۲۲ف پر
مستغیثان حاضر نہیں ہوئے۔ بلحاظ عذرات ملزمین حاضر سوم تعلقدار صاحب نے
یہ تجویز کی کہ مستغیثوں کے بیان سے اون کا قبضہ ثابت نہیں ہے نہ اونکا کاشت
کرنا ثابت ہے بلکہ قبضہ کرنا چاہتے ہیں جس سے دیوانی کی شکل پیدا ہے صیغہ
فوجداری میں کوئی حق نہیں لہذا مقدمہ خارج ہے اخراج استغاثہ کے بعد مستغیثون
نے اونہیں واقعات کی بنا پر مکرر استغاثہ پیش کیا جس کی نسبت مجوزہ سابق سوم
تعلقدار صاحب نے بعنوان مستغیثان کا بیان قلمبند کرکے مقدمہ کو نمبر پر لینے کے
لئے بدین وجہ حکم دیا کہ استغاثہ جدید اس وجہ سے قابل سماعت ہے کہ استغاثہ
سابق میں شہادت بواجبی وجملہ مستغیثین کے قلمبند نہیں ہوئی تھی۔ اور بلا
قلمبندی شہادت مقدمہ کی نوعیت دیوانی کی ہے جو قرار دی گئی تھی وہ حالت
مقدمہ سابقہ استغاثہ جدید پر نظر ڈالنے سے غلط پائی گئی ہے۔ اس حکم کی ناراضی سے
عدالت ضلع تلنگانہ میں نگرانی پیش ہوئی اور مولوی محمد تقی حسین صاحب ناظم
عدالت ضلع نے فسخ تجویز زیر نگرانی کے لئے بایں رائے تحریک کی کہ استغاثہ
جدید اون صورتوں میں ہوسکتا ہے جبکہ مقدمہ بعدم پیروی یا بعدم تعمیل ضرورت
خارج کیا گیا ہو یہ مقدمہ حسب دفعہ ۲۰۰ ضابطہ فوجداری سرکار عالی واقعات پر غور
کرنے کے بعد خارج کیا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ واقعات متعلق بعدالت دیوانی ہیں اور
بوجہ تعلق دیوانی مقدمہ خارج ہوا ہے ایسی حالت میں حکم اخراج سابق بصیغہ
نگرانی یا مرافعہ فسخ ہو کر مقدمہ ما بعد کی سماعت نہیں ہو سکتی ہے۔

منجانب نگرانی خواہان مولوی تقی حسین صاحب وکیل۔

طرفثانیان غیر حاضر۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب عماد القدر جنگ بہادر رکن۔ لائق وکیل نگرانی خواہ حاضر۔ طرفثانی غیر حاضر۔ ناظم
ضلع نے اس رائے کے ساتھ مقدمہ کو بصیغہ نگرانی یہاں روانہ کیا ہے۔ عدالت ابتدائی سے

پیشی حکم بنام غلام حسین

اس تجویز کی ناراضی سے درخواست گذار نے عدالت العالیہ میں یہ نگرانی پیش کی
منجانب نگرانی خواہ پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل۔
طرفثانی غیر حاضر۔

حکام مالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن ۔ بحث لائق وکیل نگرانی خواہ سنی گئی۔ غلام حسین نا شوہر نگرانخواہ غیر حاضر۔ بحث صرف اسقدر ہے کہ حسب دفعہ ۱۱۴ ضابطہ فوجداری ایام عدت کا نفقہ دلایا جاسکتا ہے یا نہیں۔ عدالت ماتحت نے اس زمانہ کا نفقہ دلانے سے انکار کیا ہے عدالت ماتحت نے بظاہر یہ رائے اسلئے قائم کی کہ شوہر نے نگرانخواہ کو طلاق دیا ہے اور وقوع طلاق سے زوجہ کو انکار نہیں ہے۔ پس کیا بیشک نزاع قابل تصفیہ دار القضاء ہو جاتی ہے اس رائے سے ہمکو اتفاق نہیں ہے نگرانخواہ دفعہ ۱۱۴ کے واقع ہونے تک عدالت کے حکم سے نفقہ پاتی رہی یا اب تک ہے ہم نے دفعہ مذکور کے منشاء پر غور کیا زمانہ عدت کے نفقہ دلانے میں کوئی امر قانونی مانع نہیں ہے۔ بلکہ سابق میں بھی اس دفعہ کے تحت میں زمانہ عدت کا نفقہ دلایا گیا ہے۔ دیکھو آئین دکن جلد ۱۶ صفحہ ۲۷۸۔
نگرانی خواہ کی استدعا قابل لحاظ ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حکم عدالت ماتحت منسوخ۔ عدت کے زمانہ کا نفقہ نگرانی خواہ کو دلایا جائے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن ۔ مطلقہ عدالت فوجداری سے ایام عدت کا گذارہ چاہتی ہے عدالت نے اس کے دلانے سے بدین وجہ انکار کیا ہے کہ اس قسم کے وجوب عائد کرنے کا اختیار عدالت دار القضاء کا ہے۔ فوجداری سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے درحقیقت عدالت تحت کا یہ عذر ایک حد تک غلط نہ تھا اگر اصل شئے یہ ہے کہ ماہیت شئے مطلوب نفقہ عدت کا نہیں ہے۔ بلکہ معاوضہ اس حبس کا ہے جس میں عورت اپنے اکتساب سے ممنوع کیگئی ہے جسپر وہ فطرتاً مجبور ہے اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ فی الواقع یہی گذارہ نفقہ عدت ہے تو پھر بصورت تقلیل یہ تمام گذارہ وہ مجاز اس امر کے باقی نہیں رہیگی کہ اس کا تعلق

بنام

غلام حسین — طرف ثانی

نفقہ۔ نفقہ ایام عدت کا عدالت فوجداری سے دلایا جانا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱

تجویز ہوئی کہ جب درخواست گذارندہ تو قبل طلاق تک بحکم عدالت فوجداری نفقہ پاتی رہی ہے تو اوس کو بعد طلاق بھی تا ختم مدت عدت عدالت فوجداری سے نفقہ متفرقہ دلایا جا سکتا ہے۔

نظیر منسلکہ ... جلد ۱ صفحہ ۲۰ کا حوالہ دیا گیا۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ پتلی بیگم نے بمقابلہ اپنے شوہر غلام حسین کے عدالت فوجداری بلدہ سے بحکم ادائی نفقہ زیر دفعہ ۴۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی حاصل کر کے نفقہ لیتی رہی بعد اس کے غلام حسین نے بذریعہ درخواست مورخہ ۱۹ اردی بہشت ۱۳۲۲ ف عدالت دیوانی میں مدعیہ کو طلاق بائن دی۔ مدعیہ نے ۱۱ خورداد ۱۳۲۲ ف کو اس مضمون کی درخواست پیش کی کہ مدعا علیہ سے نفقہ عدت تین ماہ دس یوم ... یعنی ... ماہ ۱۹ یوم کا نفقہ مبلغ ... دلایا جائے اس درخواست مدعیہ پر ناظم صاحب سوم عدالت فوجداری بلدہ نے یہ تجویز کی کہ مد نفقہ ایام عدت عدالت فوجداری سے نہیں دلایا جا سکتا اس کے متعلق مدعیہ چارہ کار قانونی اختیار کر سکتی ہے۔ لہذا استدعا نفقہ عدت نامنظور کی جاتی ہے ... یوم کا نفقہ بقایا بالوجہ حسب الطلب مدعا علیہ سے طلب کیا جائے۔

نگرانی نیاز ... بر تجویز مولوی ... ابو الحمید صاحب ناظم سوم عدالت فوجداری بلدہ ... کہ نفقہ ایام عدت فوجداری سے نہیں دلایا جا سکتا چارہ کار قانونی اس کے نسبت اختیار کیا جائے ... یوم کا نفقہ بقایا بالوجہ حسب الطلب مدعا علیہ سے طلب کیا جائے۔

سرکار عالی بنام محمد امام

فوجداری ڈویژن رائیم پیٹھ مین زیر تحقیقات تھا ترتیب فرد جرم کے بعد ملزم نے شہادت تائید استغاثہ پر جرح مکرر کی درخواست کی اور بغرض حاضری شہود تاریخ پیشی ۱۱ خورداد ۱۳۳۱ف مقرر ہوئی۔ اس تاریخ پر جانب پولیس عدالت کو اطلاع دیگئی کہ ملزم اثنار راہ سے فرار ہو گیا ہے۔ عدالت نے غیر حاضری مقدمہ فیصل اور ملزم کی نسبت سزائے قید کی تجویز کی جسکو تنسیخ کرنے کیلئے ناظم صاحب عدالت ضلع میدک نے عدالت العالیہ مین باین اسباب تحریک کی کہ غیاب ملزم جبکہ وہ فرار ہو تجویز سزا صادر کرنا دفعہ ۴۹۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے منشا کے خلاف ہے ماسوا اس کے ملزم نے جرح کی درخواست کی تھی اور اس قانونی حق سے وہ ہرگز محروم نہین کیا جاسکتا۔ لیکن اس مکرر جرح کے قبل مقدمہ کی تجویز ہو جانے سے عملاً جرح مکرر کی درخواست بیکار رہ گئی جو ملزم کے حق مین بے انصافی ہے۔ لہذا تجویز مجسٹریٹ ڈویژن لایق تنسیخ ہے۔

بمقابلہ نگرانی خواہ مسٹر کلیبارن راؤم آر صاحب وکیل سرکار۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب حاکم الدولہ بہادر نیر مجلس۔ تحریک ناظم صاحب فوجداری ضلع درست ہے۔ ملزم کے غیاب مین اوس کی نسبت تجویز سزا کی نہین ہوسکتی ملزم فرار ہے اوس کی گرفتاری کے بعد اوس کے مواجہ مین تحقیقات و تجویز کرنی چاہئے ملزم کے گرفتار ہونے تک کارروائی ملتوی کیجائے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ ملزم بعد ساعت فرد جرم فرار ہوگیا اور عدالت نے اوس کی غیر حاضری مین بغیر اوس کی صفائی لینے کے اوس کی نسبت حکم سزا صادر کردیا ہے ایسی صورت مین انتظار گرفتاری ملزم مقدمہ کو ملتوی کرنا مناسب تھا اور ملزم کے حق مین جو سزا تجویز کی گئی ہے وہ قابل تنسیخ ہے

عدالت دار القضا سے ... یہ استحقاق شرعی کرانے والا کہ ایسا نہیں ہے جس سے ظاہر ہو کہ بالکل کتابیوں بعدالت فوجداری اور نفقہ شرعی میں بین فارق موجود ہے۔ پس اس تقدیر میں عدالت فوجداری کو گزارہ دلانے سے انکار نہ کرنا چاہئے۔ اس مقدمہ میں تعیین مقدار کی تو بحث ہی پیش نہیں آئی اس لئے کہ مقدار خود محکومہ مجلس عدالت العالیہ ہے۔

حکم ہوا کہ

حسب ... اجلاس ... نگرانی منظور ہے۔

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ [illegible] منفصلہ [illegible] ۱۳۲۳ف

جماعت مقدمہ

اجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ ادہم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس عالیجناب رائے بالمکند صاحب ... رکن

سرکار عالی — مستغیث — نگرانی خواہ

بنام

محمد امام — ملزم — طرف ثانی

استنباط: تجویز سزا بغیاب ملزم۔ ملزم کے مفرور ہونے کی صورت میں کارروائی مقدمہ کے التوا کا لزوم

تجویز ہوئی کہ جب ملزم مفرور ہو تو اس کے غیاب میں تجویز سزا
درست نہیں ہے بلکہ گرفتاری ملزم تک کارروائی ملتوی رکھنا چاہئے

واقعات یہ ہیں کہ ایک مقدمہ میں جو زیر دفعہ [illegible] تعزیرات سرکار عالی عدالت

نگرانی بنا بر تحریک مولوی سید ... صاحب ناظم عدالت ضلع سیدک ... نشان [illegible] مورخہ [illegible] امرداد ۱۳۲۳ف نسبت تجویز مولوی ... زین العابدین صاحب ... مجسٹریٹ درجہ دوم ڈویژن ... ضلع سیدک مورخہ [illegible] خورداد ۱۳۲۳ف مشعر اینکہ ملزم پانچ ماہ قید بامشقت میں رہے۔

غلام رسول بنام غلام قطب الدین

با تصویر بغرض تیاری جلد مستغیث کو دی تھی چونکہ کتاب کے سر ا ورق طلائی گلٹ کرنا مقصود تھا۔ ملزم مذکور نے مستغیث کو غلط طور پر باور کرایا کہ مجھے گلٹ کرنا آتا ہے ملزم کے غلط باور کرانے پر مستغیث نے کتاب حوالہ کردی اور ملزم آٹھ دس روز کا وعدہ کیا تھا جب بعد انقضائے مدت وعدہ مستغیث مکان ملزم پر گیا تو اہلیان محلہ سے معلوم ہوا کہ ملزم کو گلٹ سازی کا کام نہیں آتا ہے اور ملزم روپوش ہے اس واقعہ کی اطلاع پولیس میں دیگئی لیکن اہلیان پولیس نے کچھ التفات نہ کی۔ بنیر ملزم کا فعل جرم دفعہ ۴۰۶ تعزیرات میں داخل ہے اور لائق پاداش ہے بذریعہ برآمدی مال و چالان مقدمہ کیلئے پولیس متعلقہ کو حکم دیا جائے اور بعد چالان ملزم کو سزا دیجائے اور مال مستغیث کو ملے یہ استغاثہ بتاریخ ۱۸ شہریور ۱۳۳۲ ف عدالت موصوف سے بدین تجویز خارج ہوا "کوئی حاضر نہیں داخل دفتر ہو" اس کے بعد مستغیث نے بتاریخ ۲۴ آبان ۱۳۳۲ ف انہیں واقعات کی بنا پر جدید استغاثہ پیش کیا اور اوسی بعد ایک درخواست اس مضمون کی پیش کی۔

"مقدمہ زیر تحقیقات سے ملزم غیر ملکی اور پنجاب کا ساکن ہے اس سے ورثہ وہ اوسکی اعانت اوس کے عزیز غلام محمد پنجابی وغیرہ کرتے تھے جو شہر سے گئے اب ملزم بھی فرار ہونیوالا ہے اگر ملزم فرار ہو جائیگا تو پھر مستغیث کو اوس کا پتہ ملنا دشوار ہے۔ اگر سمن جاری کردیا جائیگا تو یقیناً ملزم فرار ہو جائیگا اور بیسبب مقدمہ میں زیادہ طوالت ہوگی اور نیز یہ کہ مال شہادت مادی ہے تاوقتیکہ کتاب عدالت میں پیش نہ ہو نفس جرم کے متعلق کوئی شہادت پیش نہیں ہوسکتی ہے ہائیکورٹ نے بمقدمہ محمد مصطفی بنام ماہورا ۲ مندرجہ مکمل نظائر فوجداری جلد دوم صفحہ ۱۲۷۷ یہ طے فرمایا ہے کہ مال کا برآمد ہونا ضرور ہے لہذا گذارش ہے کہ ملزم بذریعہ وارنٹ طلب فرمایا جائے اور مال ذریعہ کوتوالی برآمد کئے جانے کا حکم صادر فرمایا جائے"۔

لہذا حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حکم سزا مصدرہ عدالت ماتحت منسوخ۔ اور مقدمہ بانتظار ملزم ملتوی رہتا ہے۔

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۰۹/۱۳۳۳ف منفصلہ ۱۰ مہر ۱۳۳۳ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ارکان

غلام رسول — نگرانخواہ

بنام

غلام قطب الدین — طرف ثانی

تفتیش۔ ملزم کو بغرض تفتیش حوالہ پولیس رکھے جانے کا حکم اور اسکا عدم جواز۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۷۔

تجویز ہوا کہ ان مقدمات میں جو استغاثہ کی بنا پر دائر ہوں تفتیش کا حکم دینا قانوناً جائز نہیں ہے۔

نظیر مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۲ کا حوالہ دیا گیا۔

عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن مختلف الرائے ہیں جنکے ضمن ۲۰۷ ف حکم تفتیش دیا جاسکتا ہے۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ غلام قطب الدین نے بمقابلہ غلام رسول عدالت فوجداری بلدہ میں بتاریخ ۲۱ شہریور ۱۳۳۲ف ایک استغاثہ بدین بیان دائر کیا کہ مستغیث جلد سازی کا کام کرتا ہے نواب افسر الملک بہادر نے ایک جلد کتاب قلمی تحفۂ نظامی

نگرانی بناراضی تجویز مولوی میر حید علی خان صاحب ناظم (دوم) عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲۰ ماہ اسفندار ۱۳۳۲ف

اگر ملزم مال داخل کر دے تو حکم برآمدی ملتوی ہوسکتا ہے۔

داخل کرنے کا حکم جس طریقہ پر دیا ہے اوس سے پایا جاتا ہے کہ [illegible] ضابطہ فوجداری کا لحاظ نہین رکھا گیا اگر مقصود بالذات تفتیش [illegible] تھا حالت یہ ہے کہ نوبت تقدیم شہادت پر ایسا حکم دینا [illegible] صدر حوالہ پولیس کیا جائے ضابطہ [illegible]

حکم [illegible]

نگرانی منظور

نواب نظامت جنگ بہادر [illegible] پیش ہوا ہے میری رائے میں یہ نگرانی [illegible] منظور [illegible] دائر ہے تو برآمدگی مال کا جو حکم [illegible] لا رپورٹ جلد [illegible] جانب مستغیث [illegible] پر دائر ہوا۔ تفتیش کا حکم دیا نا [illegible]

حکم [illegible]

نگرانی منظور۔ حکم زیر نگرانی منسوخ [illegible]

نمبر مقدمہ [illegible] — نگرانی فوجداری — مورخہ [illegible]

جلسہ مقتدرہ

با جلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر۔ ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا رکان

محمد طاہر حسین — نگرانی خواہ

مستغاث الیہ

[illegible] بنا مانی تجویز مولوی میر عسکر علی صاحب ناظر اول فوجداری بلدہ مورخہ [illegible] شہریور [illegible] مدت تین ماہ دس یوم کا نفقہ مدعیہ کا مدعا علیہ بحساب ماہانہ [illegible] ادا کرے۔ دونوں بچون کے نفقہ کے لئے فی بچہ [illegible] جملہ [illegible] ماہانہ مدعیہ کو ہر ماہ کی دس تاریخ تک عدالت ہذا مین جمع کرا دے۔

غلام رسول
بنام
غلام محی الدین

اس درخواست پر عدالت نے حسب ذیل تجویز صادر کی۔

"چونکہ مقدمہ قابل اجرائی وارنٹ ہے واقعات بھی اس کے مقتضی ہیں کہ ملزم اگر وارنٹ کے ذریعہ طلب ہو تو نامناسب نہیں ہے۔ لہذا ملزم بجائے طلبنامہ حکمنامہ ضمانتی ایکسو پچاس کے ذریعہ طلب ہو اور پولس کو لکھا جائے کہ اگر مستغیث کتاب کی نشاندہی کرے تو پولیس بطور شہادت مادی کتاب حاضر لانے کا انتظام کرے"۔ اس کے بعد منجانب ملزم اس مضمون کی درخواست پیش کیگئی کہ چونکہ مال شخص ثالث کے قبضہ میں ہے اس لئے عدالت نے مستغیث کو شہادت پیش کرنے کا حکم دیا ہے ایسی حالت میں ملزم نے برآمدی مال کے لئے جو ایک طرفہ حکم بذریعہ پولیس حاصل کیا ہے اور جس سے مستغیث کا مقصود پریشان کرنا ہے لہذا پولیس کو بمقابلہ سائل مزید کارروائی نکرنیکی اطلاع فرمادیجائے۔

اس درخواست ملزم پر عدالت نے حسب ذیل تجویز صادر کی۔

"ہدایت ہو کہ اگر ملزم مال داخل کردے تو حکم برآمدی ملتوی ہوسکتا ہے"

اس تجویز کی ناراضی سے غلام رسول ملزم نے عدالت العالیہ میں یہ نگرانی پیش کی۔

منجانب نگرانخواہ مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب وکیل۔

منجانب طرف ثانی مولوی محمد عبد العظیم صاحب وکیل۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ بحث لائق وکلاء فریقین سماعت کی گئی واقعات یہ ہیں کہ ایک استغاثہ بالزام دفعہ ۴۰۶ دائر ہوا اور دوران کارروائی میں مجسٹریٹ نے پولس کو برآمدگی مال اور تفتیش کا حکم دیا۔ یہ حکم اگر کسی دفعہ کے تحت میں آسکتا ہے تو وہ دفعہ ۱۸۸ ضمن ۳ ہے اور جہاں تک ہم غور کرتے ہیں اس حکم کے دینے میں عدالت ماتحت سے کوئی بے بنا غلطی قابل دست اندازی نہیں ہوئی ہے بلحاظ حالات مقدمہ تفتیش بذریعہ کوتوالی مناسب معلوم ہوتی ہے۔ لہذا ہم نگرانی کو نامنظور کرتے ہیں۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب جج ہیئت رکن۔ ایک مقدمہ دغا کے ملزم کو عدالت نے مال

وکیل نگرانی خواہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اون کو شہادت پیش کرنے کا موقع نہیں دیا گیا اس لئے ہماری رائے میں یہ مقدمہ تکمیل تحقیقات کے لئے واپس ہونے کے قابل ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ مقدمہ عدالت تحت میں واپس کیا جائے کہ حسب ہدایت صدر تحقیقات کرنے کے بعد تجویز کریں فقط

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۳۲۱ف — منفصلہ ۱۲ بہمن ۱۳۲۲ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب فخر القدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید محمد صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

سرکار عالی بذریعہ پولیس ضلع عثمان آباد — نگرانی خواہ

بنام

سیر نواس راؤ — طرف ثانی

قتل۔ قتل عمد۔ بید کے ضربات سے ہلاکت کا باعث ہونا۔ نیت لازمہ اور اس کا ثبوت۔۔

ملزم اور مقتول کی وجہ عداوت یہ ہو سکتی تھی اور ملزم نے پہلے ہی مقتول کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس بید سے واقعہ بید سے ضرب بید دی البتہ یہ متحمل کیا جا سکے کہ مقتول کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور اس کا منہ سے خون جاری ہو گیا تھا اور جسم پر بھی ضربات کے نشانات تھے اس بنا پر وہ تیسرے روز فوت ہو گیا۔

نگرانی بربنائے تحریک ناظم صاحب عدالت صوبہ گلبرگہ مرسلہ ۲۳ ... بر فیصلہ ... صاحب ناظم عدالت ضلع عثمان آباد صادرہ ... ملزم ... انجمن ...

محبوب النسا بیگم بنام مستغیثہ طرف ثانیہ

اختیار سماعت۔ اختیار سماعت بشریٹ نسبت صدور حکم ادائی نفقہ۔ خدشہ فریق ثانی نسبت اختیار سماعت۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴۱۱ ضمن ۸۔

تجویز ہوئی کہ حسب ضمن ۸ دفعہ ۴۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
مقدمات ادائی نفقہ کی سماعت اوس ضلع میں کیجا سکتی ہے جس میں ملزم رہتا ہے
یا جہاں وہ آخر مرتبہ اپنی زوجہ یا بچہ کی ماں کیساتھ رہ چکا ہو صورت موجودہ میں
جبکہ بجانب فریق ثانی یہ عذر کیا گیا کہ اوسکی سکونت بلدہ اندرون حدود اوس عدالت
نہیں ہے تو اس کا تعلق فریقین سے ثبوت و تردید لیکر فیصلہ کرنا چاہئے
اغراض مقدمہ ہذا کیلئے رپورٹ ضروری نہیں ہے

منجانب نگرانیخواہ مولوی سید لطف حسین صاحب وکیل۔
منجانب طرف ثانی مولوی محمد ابراہیم صاحب نارودی وکیل

نواب حاکم الدولہ بہادر دبیر مجلس و مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن متعوالیہ

عدالت فوجداری بلدہ نے حسب دفعہ ۴۱۱ ضابطہ فوجداری مستغیثہ کو نفقہ دلایا ہے جس کی ناراضی سے فریق ثانی نگرانی کرتا ہے۔ سب سے اہم عذر یہ ہے کہ چونکہ مستغاث الیہ کی سکونت جالنہ میں ہے۔ اس لئے عدالت فوجداری بلدہ اس مقدمہ کی سماعت کی مجاز نہیں ہے۔ حسب ضمن ۸ دفعہ ۴۱۱ ضابطہ فوجداری سرکار عالی اس قسم کے مقدمہ کی سماعت اوس ضلع میں کی جائیگی جس میں ملزم رہتا ہو یا جہاں وہ آخر مرتبہ اپنی زوجہ یا بچہ کی ماں کے ساتھ جیسی کہ صورت ہو رہا تھا۔

وکیل نگرانی علیہ کا بیان ہے کہ جالنہ جانے سے قبل مستغاث علیہ کی سکونت حیدرآباد میں تھی۔ لیکن مثل کے ملاحظہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس امر کے متعلق مستغیثہ سے کوئی ثبوت نہیں لیا گیا حالانکہ فریقین سے اس کے متعلق ثبوت و تردید لیکر فیصلہ کرنا چاہئے کہ عدالت فوجداری بلدہ کو اس مقدمہ کی سماعت کا اختیار حاصل ہے۔

معمولی لکڑی سے ایسا صدمہ پہونچایا جاسکتا ہے جس سے شخص متضرر ہلاک ہوجائے جبکہ یہ بھی معلوم ہو کہ ملزم نے نہایت بیرحمی سے ارتکاب جرم کیا نیت کے ثبوت کے واسطے کافی ہے غرض نظر بلحاظ حالات ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ فرد جرم کو تبدیل کرکے اور ملزم کا جواب لے کے مقدمہ کو عدالت سشن کے سپرد کرتے ہیں تاکہ بلا وجہ تکمیل تحقیقات میں طوالت نہ ہو۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ عدالت سشن صوبہ گلبرگہ شریف میں بغرض تحقیقات اور فیصلہ بھیجدیا جائے:

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن :- ناظم ضلع مولوی بشیر الدین احمد صاحب نے اس مقدمہ میں ملزم کو ضرب شدید کا مجرم قرار دیکر دو سال کی سزا تجویز کی ہے پولس کی طرف سے بغرض ازدیاد سزا نگرانی پیش ہے۔

ہم نے مستغیثہ کی شہادت سنی ہم کو تعجب ہے کہ اس روئداد پر مجسٹریٹ نے بجز ضرب شدید کا الزام قائم کیا ڈاکٹر کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتولہ کے دماغ کو سخت صدمہ پہونچا تھا اور اوس کے کان اور منہ سے خون بہ رہا تھا اور سر کے زخم کے نیچے کی سطح تڑک گئی تھی اس کے سوا جسم کے دیگر حصوں پر بھی متعدد شدید ضربات کے علامات تھے ڈاکٹر کی شہادت سننے کے بعد یہ بھی باور نہیں کیا جاسکتا کہ جس شخص نے مقتولہ کے سر پر ضربات پہونچائے اوس کی نیت قتل کی نہ تھی قاتل کی نیت کا پتا اوس کے افعال سے ملتا ہے اور جب ایک شخص لکڑی اس قدر بیرحمی سے مارے کہ اوس کا دماغ شق ہوجائے اور اوس کی ناک اور منہ سے خون جاری ہوجائے تو اوس کے متعلق یہ متصور ہوگا کہ اوس کی نیت قتل کی تھی دیگر گواہ دید پیش ہوئے تھے جنہوں نے ملزم کو لکڑی سے مارتے ہوئے دیکھا۔ اس لکڑی کا ایک سرا پتلا اور ایک سرا موٹا ہے بلحاظ حالات ضربات یہ معلوم ہوتا ہے کہ موٹے طرف سے یہ صدمات پہونچائے گئے۔ مثل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ملزم نے کئی بار اس سے قبل بھی مقتولہ پر شدید حملے کئے تھے اور ایک دفعہ اوس کو تلوار سے مارنے پر آمادہ ہوا تھا۔ ان واقعات سے بھی ملزم کی نیت کا کچھ اندازہ ملتا ہے ہماری رائے میں بلحاظ روئداد مشمولہ مثل ملزم پر قتل عمد کا الزام عائد ہوتا ہے اور ہم بصیغہ نگرانی ملزم کو فرد جرم سنا کر عدالت سشن کے سپرد کرتے ہیں فقط

تجویز ہوئی کہ ملزم کے افعال سے اوس کی نیت قتل عمد کی ثابت
ہوتی ہے اور ملزم قتل عمد کا مرتکب ہے۔

(اغراض مقدمہ ہذا کیلئے رپورٹ غیر ضروری ہے)

منجانب گرانی خواہ مسٹر کلیان راؤ اکر صاحب وکیل سرکار۔

مرافعہ ثانی اصالتاً حاضر۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ لایق وکیل منجانب سرکار اور ملزم حاضر۔ عدالت ماتحت نے بہ اوثبات جرم ضرب شدید ملزم کے حق میں دو سال قید با مشقت کی سزا تجویز کی۔ منجانب سرکار درخواست گرانی اس استدعا کے ساتھ پیش ہوئی ہے کہ بلحاظ حالات مقدمہ سزا نہایت کم تجویز ہوئی ہے۔

واقعات مقدمہ یہ بیان کئے جاتے ہیں کہ ملزم اور مقتولہ اوس کی زوجہ میں عرصہ دراز سے لڑائی ہوا کرتی تھی اور ملزم نے پہلے بھی نہایت سخت حملہ مقتولہ پر کرنا چاہا تھا بالآخر بروز واقعہ ملزم نے بید سے اس بیدردی کے ساتھ مقتولہ کو مارا کہ وہ اس صدمہ کے باعث واقعہ کے تیسرے روز فوت ہوگئی۔ رویت کی شہادت سے ان واقعات کی تائید ہوتی ہے گو گواہ یہ بیان کرتے ہیں کہ بید سے ہلاکت کا واقع ہونا ممکن نہ تھا مگر یہ بیان تخفیف سزا کے واسطے ناکافی ہے جبکہ ڈاکٹر نے نعش کا معائنہ کرنے کے بعد بحلف اس امر کی تصدیق کی ہے کہ مقتولہ انہی صدمات کی وجہ سے فوت ہوئی اور جس بید سے ملزم نے اوس کو مارا تھا وہ اس قسم کے شدید صدمات کے واسطے کافی تھی مقتولہ کے سر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ نہایت سخت صدمہ اوس کی کنپٹی پر پہونچا تھا اور سارے اوس کے تمام جسم پر علامات ضربات کے نمایاں تھے اس طبی شہادت کے بعد کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ ملزم قتل عمد کا مرتکب ہوا۔ باوجودیکہ ان شدید واقعات کا خود عدالت ضلع نے اعتراف کیا ہے یا با زجہ یہ رائے قائم کی کہ ملزم کی نیت قتل عمد کی نہ تھی۔ اور صرف ضرب شدید کے عائد کرنے پر اکتفا کیا۔ اس قسم کے جرائم میں نیت کا اندازہ ملزم کے افعال سے ہوگا اور جب کوئی شخص اس قسم کا ضرب شدید کسی کو پہونچائے جس کو وہ باور کر سکتا ہے کہ اوس کا لازمی نتیجہ ہلاکت ہوگا اوس کا فعل جرم قتل عمد کی تعریف میں داخل ہوجائیگا اور کوئی ...

تھی کہ سابقہ جانچ پڑتال ان کو نوٹس اصلاح اور مقدمہ کو مکرر تفتیش کے لئے کوتوالی میں واپس کر سکتا ہے؟ ایسی بات نہیں مجسٹریٹ ماتحت نے صاف طور پر اپنے منشا مفہوم کو ظاہر نہیں کیا ہے اور ان کو چاہئے تھا کہ اپنے حکم میں بصراحت ان وجوہ کو ظاہر کرتے جن کی بنا پر مکرر تفتیش کی ضرورت لاحق ہوئی۔

کارروائی ملزمین کے خلاف ناظم ضلع کے اجلاس پر شروع ہوئی اور معاملہ ہنوز ایک حد تک ملزمین کے ساتھ رعایت کی گئی جب برآمدگی مال وغیرہ میں دشواری پیدا ہوئی ناظم ضلع نے ملزمین کو حراست میں لے لیا اس کے بعد کارروائی عدالت ماتحت کے روبرو شروع ہوئی چونکہ تفتیش ناقص تھی اور مال وغیرہ برآمد نہیں ہوا تھا جس میں کوتوالی کی طرف سے بھی کسی قدر تساہل پایا جاتا ہے مجسٹریٹ نے مکرر تفتیش کا حکم صادر کیا اس صورت میں چالان کی واپسی کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

بہرکیف جانب سرکار سے اعتراض کیا جاتا ہے کہ ضابطہ فوجداری میں صرف دو دفعات ۱۵۵ اور ۲۰۲ ایسی ہیں جن کی تحت میں تفتیش کا حکم دیا جا سکتا ہے مگر وہ دونوں موجودہ شکل سے متعلق نہیں ہیں اور اس میں سے کسی میں یہ حکم نہیں ہے کہ ایک دفعہ چالان پیش ہو جانے کے بعد ملزم مکرر کوتوالی کے سپرد کیا جا سکتا ہے دفعہ ۱۵۵ کا تعلق جرائم ناقابل دست اندازی سے ہے جس میں خاص وجوہ سے حکم تفتیش دیا جا سکتا ہے اور دفعہ ۲۰۲ عام تنقیحات کی ابتدائی کارروائی سے علاقہ رکھتا ہے ہم کو اس حد تک اتفاق ہے کہ دفعات مذکورہ سے [illegible] کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا مگر جیسا کہ لائق وکیل سرکار نے بتایا دفعہ ۱۶۷ اس خاص صورت کے واسطے جیسی مقدمہ ہذا کی ہے موجود ہے جس کی رو سے اس کی ہم شکل قانون انگریزی کے دفعہ ۳۴۴ سے بھی زیادہ عدالت کو اختیار دیا گیا ہے قانون انگریزی کی رو سے مکرر تفتیش کا حکم ہو سکتا ہے مگر اس امر میں تامل ہے کہ ملزم کا مکرر کوتوالی کی حراست میں دینا کہاں تک جائز تصور ہوگا اس ملک کے قانون میں خاص حالات میں ملزم کو کوتوالی کی حراست میں دیا جا سکتا ہے دفعہ ۱۶۷ ضابطہ فوجداری کی ضمن (۱) حسب ذیل ہے۔

" ملزم کو کوتوالی کی حراست میں نہ دیا جائیگا بجز اس کے کہ عدالت کو یقین ہو جائے کہ اول کوئی

نمبر ... سنہ ۱۳۲۳ف — **نگرانی فوجداری** — ... منفصلہ ...

جلسۂ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان

چناوینکٹ ریڈی وغیرہ — نگرانخواہان

بنام

پیداوینکٹ ریڈی وغیرہ — فریقثانی

اختیار عدالت۔ اختیار عدالت نسبت صدور حکم تفتیش کرنے اور حوالگی ملزم بحراست پولیس
مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۵۷، ۲۰۲ و ۲۰۵۔

تجویز ہوئی کہ حسب دفعہ ۲۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت کو صدور حکم تفتیش کرنے کا اختیار حاصل ہے اور وہ بہ تعمیل ضمن ساعت ملزم کو پولیس کی حراست میں بھی دے سکتی ہے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ دفعات ۱۵۰ و ۱۵۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی حکم تفتیش کرنے اور حوالگی ملزم بحراست پولیس سے متعلق نہیں ہے۔

(اغراض مقدمہ ہذا کے لئے پوسٹ مارٹم نتیجہ)۔

منجانب نگرانخواہ مولوی غلام محی الدین صاحب و مولوی شاہ مختار احمد صاحب وکلاء

فریقثانی غیر حاضر

نواب ذوالقدر جنگ بہادر و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی ارکان متفق الرائے۔

بحث لائق وکلاء نگرانخواہان سنی گئی۔ اس نگرانی میں یہ مسئلہ قانونی تصفیہ طلب ہے کہ مجسٹریٹ

نگرانی بہ لحاظ تجویز مولوی سید حسین بیگ صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ گلشن آباد مورخہ ... آبان ۱۳۲۳ف مشعر اس کے کہ نگرانی نامنظور۔

بجا
بنام
تنازع

نہیں ہے بلکہ عدالت فوجداری کو بغرض رفع نقض امن کاروائی کرنی چاہیے۔

ایک مقدمہ نقض امن زیر دفعہ ۱۴۸ ضابطہ فوجداری میں ایک تاریخ پیشی پر جو بغرض ادخال بیان تحریری مقرر تھی فریق اول غیر حاضر ہوا اور منجانب فریق ثانی بیان تحریری داخل کیا گیا عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ نے حسب ذیل تجویز صادر کی۔

"رپورٹ پولیس شمول مثل عدالت ہٰذا کے ملاحظہ سے عیاں ہے کہ پٹہ دار اراضی متنازعہ فریق ثانی ہے اور مستغیث خود بانی نقض امن و آمادہ فساد ہے حالانکہ تنازعہ قبضہ قدیم ہے اگر پٹہ داری کے متعلق کوئی نزاع تھی تو مستغیث کو سررشتہ مال میں رجوع ہونا چاہیے اعتراض حق کے متعلق تو مستغیث عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کرچکا ہے اب عدالت فوجداری کو ان جھگڑوں میں دخل دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ رپورٹ پولیس سے عیاں ہے کہ فریقین آمادہ فساد نہیں ہیں بلکہ مستغیث بانی فساد ہے اور اس حیلہ سے اراضی متنازعہ پر ناجائز قبضہ کرنا چاہتا ہے پس ہم مستغیث کو فہمائش عدالت مال کرکے یہ کارروائی ختم کردیتے ہیں اور پولیس کو حکم دیتے ہیں کہ اگر مستغیث سے کوئی فعل مجرمانہ سرزد ہو تو وہ عدالت مجاز میں پیش کیا جاسکتا ہے لہٰذا حکم ہوا کہ درخواست خارج ہو"

تجویز بالا کی ناراضی سے منجانب مستغیث فریق اول، عدالت العالیہ میں یہ نگرانی پیش ہوئی۔

منجانب نگرانخواہ مولوی محمد عبدالقیوم صاحب وکیل

منجانب طرف ثانی انیا داس راؤ صاحب وکیل۔

حکام عالی مقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن بحث لائق وکلاء فریقین سنی گئی شکایت یہ ہے کہ مجسٹریٹ نے باوجود احتمال نقض امن محض اس بنا پر کہ نگرانخواہ نے دیوانی نالش دائر کردی ہے بغیر تحقیقات درخواست نامنظور کیا مثل کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب درخواست دربارہ نقض امن پیش ہوئی مجسٹریٹ نے صحیح طور پر بغرض اطمینان سرسری تحقیقات کی اور کوتوالی سے رپورٹ بھی طلب کی کوتوالی اپنی رپورٹ میں احتمال نقض امن کا بتایا ہے

کسی جزو اہم مقدمہ کی تکمیل کے لئے ایسی اسامی سے پوچھنا ضرور ہے اور جس کے نہ پوچھنے سے تحقیقات ناقص رہجائیگی اور انصاف میں خلل واقع ہوگا"

پس جہاں تک ہم غور کرتے ہیں عدالت ماتحت کے حکم میں کسی قسم کی غلطی قابل اصلاح معلوم نہیں ہوتی البتہ صدر عدالت نے ملزم کے حقوق کی حفاظت کے خیال سے جو ہدایت اپنی تجویز میں کی ہے وہ ضرور پیش نظر رہنا چاہئے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور فقط

نمبر مقدمہ ۲۱ سنہ ۱۳۲۲ ف — **نگرانی فوجداری** — منفصلہ ۱۳ بہمن سنہ ۱۳۲۲ ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی۔ اے ارکان

بلگیا — سرکار خواہ

بنام

تمنا وغیرہ — طرفثانیان

نقض امن۔ کارروائی نقض امن ونالش دیوانی کا اثر کارروائی نقض امن پر بصورت احتمال نقض امن باوجود اجراع نالش دیوانی تحقیقات نقض امن کا جواز۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکارعالی دفعہ ۱۴۰۔

تجویز ہوئی کہ بصورت احتمال نقض امن باوجود قبل ازیں کے متعلق نالش دیوانی کا اجراع مانع کارروائی زیر دفعہ ۱۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری نہیں ہوسکتے

نگرانی بلحاظی تجویز صاحب اول تعلقہ دار بیاور ناظم عدالت ضلع گلبرگہ شریف مورخہ ۱۰ آبان ۱۳۲۱ ف صادر ہو درخواست قاضی محل ونقل تجویز۔

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۳۲۲ سنہ ۱۳۲۳ف — منفصلہ ۱۱ بہمن ۱۳۲۳ف

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم - اے بیرسٹر ایٹ لا صدر مجلس و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم - اے - ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

اجلاس

نگرانی خواہ

بنام

پیاری بیگم — طرف ثانی

نقض امن - کارروائی نقض امن بہ تعمیل حکم مجسٹریٹ - استرداد قبضہ اراضی کی ناجوازی - اصول و منشاء کارروائی نقض امن - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸

تجویز ہوئی کہ کارروائی زیر دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی سے حقوق کا تصفیہ نہیں ہو سکتا بلکہ اس دفعہ کا منشاء صرف اسیقدر ہے کہ دوری انتظام انسداد نقض امن کا تا تصفیہ حقوق از عدالت دیوانی ہو جائے پس جب تعمیل حکم مجسٹریٹ جاری ہو اور متنازعہ کسی فریق کو قبضہ دیا جائے تو تا تصفیہ عدالت دیوانی اوس قبضہ میں تغیر و تبدل کرنا صحیح نہیں ہے -

الغرض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ منظور نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی سید محمد جابر صاحب وکیل

منجانب طرف ثانی مولوی محمد ابراہیم صاحب فاروقی وکیل

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن - بحث لائق وکلاء فریقین سماعت ہوئی مختصر واقعات یہ ہیں کہ بمقابلہ پیاری بیگم نگرانی خواہ نے زیر دفعہ ۱۴۵ - ایک مقدمہ نقض امن عدالت

نگرانی بنا بر عرضی تجویز مولوی ملک یوسف اللہ صاحب فرسٹ کلاس ناظم عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۳ف جس کی بنا پر حسب فہرست متعلقہ ... مرتبہ ... تحصیل ... کا ... داخل کر دیا جائے اور ... ...

مگر ایک مقدمہ دیوانی کے خیال سے مجسٹریٹ نے مقدمہ کو خارج کیا۔ یہ ہماری رائے میں درست نہ تھا۔ اس لئے کہ کوئی نالش دیوانی مانع فوجداری کارروائی زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے نہیں ہو سکتی۔ یہ ممکن ہے کہ باوجود اجرائے نالش دیوانی فریقین میں اس قسم کی نزاع برپا ہو اگر معقول وجہ نقض امن کی موجود ہو تو ضرور عدالت فوجداری سے دفعہ مذکور کی تحت میں بخیال رفع نقض امن کارروائی ہونی چاہئے۔

مجسٹریٹ نے صراحت سے وجوہ اخراج مقدمہ کے تحریر نہیں کئے بلکہ خود مجسٹریٹ کے حکم سے مترشح ہے کہ احتمال نقض امن ہے چنانچہ کوتوالی کو اوس کے انسداد کے واسطے حکم دیا گیا ہے مگر ہم اس کا قطعی تصفیہ نہیں کرتے نگرانی اس طرح منظور کی جاتی ہے کہ مقدمہ حسب احتیاطات مندرجہ تکمیل تحقیقات کے واسطے واپس کیا جائے۔ آئندہ اگر مجسٹریٹ کی رائے میں یہ معلوم ہو کہ نقض امن کا اندیشہ باقی نہیں رہا وہ کارروائی ختم کر سکتے ہیں۔ مگر سر دست مقدمہ تحقیقات کا محتاج ہے۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ ضلع نے دفعہ ۱۴۴ کی پوری پابندی نہیں کی ہے معلوم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ نے اس بنا پر کارروائی کو ختم کر دیا ہے کہ درخواست کنندہ نے اسی اراضی کے متعلق استقرار حق کی نالش عدالت دیوانی میں کی ہے۔ لیکن ہماری رائے میں ایسی نالش دفعہ ۱۴۴ کی کارروائی کی مانع نہیں ہے اگر کوئی فریق عدالت دیوانی میں رجوع ہو جائے اور اوس کے بعد اوس کے قبضہ میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہو تو کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ وہ دفعہ ۱۴۴ کی امداد سے محروم کیا جائے۔ ہماری رائے میں مثل کو واپس کیا جانا چاہئے تاکہ مجسٹریٹ بر بنائے شہادت اس امر کے متعلق کوئی رائے قائم کرے کہ آیا کوئی اندیشہ نقض امن کا ہے یا نہیں اور اگر ہے تو حسب دفعہ ۱۴۴ تحقیقات کی جائے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ مثل بغرض تکمیل واپس ہو۔ فقط

وہ بالکل درست تھی جیسین تا تصفیہ عدالت دیوانی کسی تغیر کی ضرورت نہین معلوم ہوتی پس حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ہو حکم عدالت ماتحت منسوخ ہو اور تعمیل کرا سابق فیصلہ عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ کے کرائی گئی تھی وہ بحال رکھی جائے۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس۔ نتیجہ تجویز سے مجھے اتفاق ہے۔

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۷ سنہ ۱۳۲۳ ف — منفصلہ ۱۰ بہمن سنہ ۱۳۲۴ ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا ارکان۔

سید شاہ علی حسینی — نگرانیخواہ

بنام

محبوب علی — فریق ثانی

اختیار سماعت۔ اختیار سماعت مجلس پائیگاہ نسبت سماعت نگرانی۔ واپسی مسل مقدمہ بغرض تکمیل تحقیقات۔ رہائی۔ رہائی ملزم بلا اخذ جواب۔

تجویز ہوئی کہ مجلس پائیگاہ کو بصیغہ نگرانی کسی حکم کے صادر کرنیکا اختیار نہین ہے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ جب مجسٹریٹ جملہ شہادت کی قلم بندی کے بعد بعض ملزمین کو بوجہ عدم ثبوت جرم رہا کردے تو بعض ملزمین کا جواب قلم بند کرنیکی غرض سے مسل کی واپسی کا التزام تجویز نہین کیا جا سکتی۔

نگرانی بنا راضی تجویز حکام جلسہ منعقدہ پائیگاہ علاقہ نواب سر خورشید جاہ بہادر مرحوم مورخہ ۱۸ خورداد ۱۳۲۳ ف مشعر اینکہ ملزمین کو منسوخ کر کے فیصلہ از سرنو بعد تکمیل کارروائی منسوخ۔

ضلع اطراف بلدہ مین دائرکیا جس کا سلسلہ تقریباً گیارہ سال تک جاری رہا اوس اثنا مین اس کی متعدد نگرانیان بھی مجلس عالیہ عدالت مین ہوتی رہین بالآخر ۱۴ اسفندار سنہ ۱۳۲۱ فصلی کو عدالت ضلع اطراف بلدہ سے فیصلہ صادر فرمایا جس کی تعمیل بذریعہ عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ عمل مین آئی اور بحکم عدالت مذکور پولیس نے بتاریخ ۱۰۔ آبان سنہ ۱۳۲۲ ف نگرانی خواہان کو قبضہ حسب فیصلہ عدالت ضلع اطراف بلدہ دلادیا۔ مگر طرف ثانی یعنی پیاری بیگم کی جانب سے دوبارہ عدالت فوجداری ضلع گلبرگہ میں ایک درخواست پیش ہوئی کہ تعمیل خلاف فیصلہ عمل مین آئی ہے عدالت ضلع گلبرگہ نے بذریعہ گرداور تحصیل چند اراضیات جو بتعمیل حکم سابقہ نگرانی خواہون کو دلائی گئی تھی طرف ثانی کو دلوادین۔

وکیل طرف ثانی نے دلیل صحت حکم آخرالذکر پیش کرتے ہین کہ فیصلہ صادرہ عدالت ضلع اطراف بلدہ مین کوئی تعین یا تشخیص اراضیات نہین کی گئی تھی بلکہ حکم مین چند باولیون اور کنوؤں کے نام درج تھے پس جن اراضیات پر ان کو قبضہ دلایا گیا وہ اوس نقشہ سے خارج تھیں جس مین وہ اراضیات درج تھیں جن تک حکم مذکور متاثر ہوسکتا ہے بلکہ انہوں نے یہ بھی استدلال کیا کہ فیصلہ مذکور مین اس نقشہ مذکورہ کا ذکر بھی نہین ہے اس استدلال کو ہم قبول نہین کرسکتے ہین اس لئے کہ تمام فیصلہ کے ملاحظہ سے منشار حکم عدالت فوجداری اطراف بلدہ بھی پایا جاتا ہے کہ صرف باولی اور کنوان متذکرہ حکم ہی نہین بلکہ اراضی متعلقہ باولیات جن سے وہ سیراب ہوتے ہین بقبضہ نگرانی خواہان دلائے جائین جو تاویلات کہ کئے گئے ہین وہ ہم کو درست نہین معلوم ہوتین فریقین نے عدالت دیوانی میں بھی اپنے حقوق کے متعلق چارہ جوئی شروع کردی ہے زیر دفعہ ۱۴۵ تصفیہ حقوق نہین ہوسکتا ہے اس دفعہ کا منشار صرف اسیقدر ہے کہ کوئی فوری انتظام اس قسم کا عمل میں لایا جائے کہ تصفیہ حقوق تک جس کا تعلق عدالت ہائے دیوانی سے ہے باہمی نزاع کا برا اثر ظہور مین نہ آئے جس سے نقض امن واقع ہو۔

پس اس وقت یہ بحث کہ دراصل اراضیات متعلقہ کس فریق کے ہین بے وقت اور غیر ضروری ہے عدالت فوجداری ضلع اطراف بلدہ کے حکم کی جسطرح تعمیل اولاً تعمیل کردیگئی تھی

[illegible] بنام [illegible]

کیا جائیگا۔ کہ مجسٹریٹ نے شہادت کو ناکافی تصور کیا دوسری چیز جس کو عدالت ماتحت نے قابل اصلاح تصور کیا ہے یہ ہے کہ عدالت نے بعض ملزمین کا جواب قلم بند نہیں کیا جبکہ مجسٹریٹ کی رائے میں اُن کے مقابلہ میں جرم ثابت نہ تھا جواب کے قلمبند نکرنے سے کارروائی کالعدم کہنے کے قابل نہیں ہو سکتی

لہذا بنظر جملہ حالات ہماری رائے میں کوئی وجہ معقول تحقیقات جدید کے واسطے مقدمہ کو واپس کرنے اور مقدمہ کو طول دینے کی ضرورت نہیں ہے عدالت ماتحت نے سماعت نگرانی میں بھی اپنے اختیار سے زیادہ کام لیا ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حکم عدالت ماتحت منسوخ۔ مقدمہ عدالت ماتحت میں اس ہدایت کیساتھ واپس کیا جائے کہ سلزم لا قاسم کے عذرات کی حد تک بعد سماعت بحث حکم مناسب صادر کیا جائے فقط

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۳۴ سنہ ۲۳ف منفصلہ ۴ بہمن سنہ ۱۳۲۴ف

اجلاس مشتقہ

باجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم۔ اے بیرسٹر ایٹ لاء و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی۔ اے ارکان

سرکار عالی — نگرانخواہ

بنام

راجیگا وغیرہ — ملزمان

نگرانی بربنا تحریک عالیجناب رکن بالکنہ صاحب رکن عدالت العالیہ بنابر تنقیح دفتر ملاحظہ فوجداری ضلع نظام آباد بابت تجویز جناب میر [illegible] نواب ذوالقدر جنگ بہادر ناظم عدالت فوجداری ضلع نظام آباد و مقدمہ نمبر [illegible] سنہ ۱۳۲۲ف منفصلہ [illegible] بہمن سنہ ۱۳۲۲ف مشعر یکہ مسمیان راجیگا ملزم نمبر ۱ و [illegible] ملزم نمبر ۲ و [illegible] بالا ملزم نمبر ۳ [illegible] مرتکب جرم [illegible]

سرکارعالی بنام مہدی علی

اغراض مقدمہ ملاحظہ کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

نگرانخواہ اصالتاً حاضر۔

طرف ثانی غیر حاضر۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر (مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی) ارکان متفق الرائے

نگرانخواہ اصالتاً حاضر۔ طرف ثانی غیر حاضر۔ عدالت ماتحت نے مقدمہ کو بصیغۂ نگرانی جدید تحقیقات کے واسطے واپس کیا ہے۔ واقعات یہ ہیں کہ عدالت ابتدائی نے ایک ملزم ملا قاسم کے مقابلہ میں جرم ضرب شدید کو ثابت قرار دیکر ایک سال کی سزائے قید با مشقت اوس کے حق میں تجویز کی دیگر ملزمین کو بوجہ عدم ثبوت جرم رہا کیا ملزم ملا قاسم نے اس تجویز کی ناراضی سے عدالت ماتحت میں مرافعہ کیا عدالت مرافعہ نے عدالت ابتدائی کی جملہ کارروائی کو بیقاعدہ تصور کیا اور اوس کو کالعدم کرکے از سر نو تحقیقات کیواسطے مقدمہ کو واپس کیا ملزمین میں سے صرف شاہ علی حسینی نے یہ درخواست نگرانی اس عذر کے ساتھ پیش کی ہے کہ عدالت ماتحت کو سماعت نگرانی کا اختیار حاصل نہ تھا اور نیز ملزم نے یہ بھی صراحت بیان کیا کہ عدالت بلحاظ شہادت مشمولہ مثل اوس کی رہائی کا حکم مورخہ مہر سنہ ۱۳۲۳ف کو صادر کیا۔

جہانتک ہم مثل مقدمہ کے واقعات پر نظر ڈالتے ہیں ہماری رائے میں عدالت ابتدائی سے کوئی ایسی اہم بیقاعدگی نہیں ہوئی ہے کہ جسکی بنا پر مقدمہ تحقیقات جدید کے واسطے واپس کیا جائے۔

جبکہ شہادت بمقابلہ ملزمین امرداد اور شہریور سنہ ۱۳۲۲ف میں قلم بند ہوچکی تھی اور عدالت ابتدائی نے بعد قلم بند کرنے کل شہادت کے قبل ترتیب فرد جرم ملزمین کی نسبت بمقابلہ بعض ملزمین حسینی نگرانخواہ وغیرہ کے تجویز مورخہ ۲۰ مہر سنہ ۱۳۲۳ف صادر کرکے ملزمین کو رہا کیا اسکے بعد ۲۰ مہر سنہ ۱۳۲۳ف کو دیگر ملزمین کے مقابلہ میں فرد جرم مرتب کی یہ کارروائی بلحاظ ضابطہ قابل اعتراض نہیں ہے تعجب ہوتا ہے کہ سنہ ۱۳۲۳ف کے حکم رہائی کو مجسٹریٹ کو چاہئے تھا کہ اپنی رائے موجہ کیساتھ شہادت پر بحث کرکے تحریر کرتے مگر جبکہ شہادت سب قلم بند ہوچکی تھی یہ خیال

نقب زنی کے ساتھ مال بھی مسروقہ ہوا ہے لہذا جرم دفعہ ۳۴۲ تعزیرات قائم کرنا چاہئے (۲۰۲ یا)
امر دوم یہ کہ ملزمین سابق سے سزایاب ہیں لہذا چھ ماہ قید کافی نہیں ہے سزا میں بھی (بابیگا)
اضافہ ہونا چاہئے۔

ہم نے مثل مقدمہ کے واقعات پر غور کیا شہادت شمول مثل ان دونوں جرائم متذکرہ کے ثبوت کے واسطے ناکافی ہے روئیت کی شہادت جس سے نقب زنی ثابت ہوتی ہو موجود نہیں ہے نقب زنی کی تعریف دفعہ ۳۲۰ تعزیرات ہند میں کی گئی ہے لہذا تاوقتیکہ دفعہ مذکور کے مندرجہ اشکال میں سے کوئی شکل قابل اطمینان ثابت نہ ہو یہ جرم عائد نہیں ہوسکتا۔ بلکہ جرم سرقہ عائد ہوسکتا ہے عدالت ابتدائی نے ملزمین کو سوالات کرنے میں احتیاط نہیں کی سوال ان الفاظ میں کیا گیا ہے کہ تم نے نقب زنی کی۔ یا مستغیث کے مکان میں داخل ہوئے، ظاہر ہے کہ معمولی حیثیت کے دیہاتی لوگ ان الفاظ کو سمجھ نہیں سکتے۔ سوال اس قسم کے الفاظ میں ہونا چاہئے جس کو وہ سمجھ کر جواب ادا کرسکیں نہ صرف سوال ہی ان الفاظ میں تھا بلکہ عدالت ماتحت نے ملزمین کے جواب میں بھی اپنے الفاظ کو استعمال کیا ہے اور یہ سب سے زیادہ بعید انصاف ہے ہمیشہ جواب ملزمین کا ان ہی الفاظ اور اوسی زبان میں قلم بند کرنا چاہئے جن الفاظ اور جس زبان میں انہوں نے بیان کیا
بہرکیف ہماری رائے میں نقب زنی ثابت نہیں ہے صرف سرقہ ثابت ہے۔

امر دوم سزائے سابق کی نسبت ہماری رائے یہ ہے کہ محض کوتوالی کی جانب سے پرچہ سزائے سابق کا پیش ہونا کافی نہیں ہے ملزمین سے سوال ہونا چاہئے اور فرد قرارداد جرم میں اس سزائے سابقہ کا بصراحت ذکر ہونا چاہئے مقدمہ ہذا میں فرد جرم میں اسکا ذکر نہیں ہے۔

چونکہ ملزمین کا زمانہ سزا اس مقدمہ میں ختم ہوچکا ہے مقدمہ کے تازہ کرنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی ہے۔ عدالت ماتحت کو جرم کے عائد کرنے میں البتہ احتیاط کرنی چاہئے
ہم نگرانی نامنظور کرتے ہیں۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن۔ اس مقدمہ میں بعینہ نگرانی دست درازی کی

نقب زنی۔ اثبات نقب زنی۔ سوالات نامناسب۔ سوالات و جواب ملزم کی قلمبندی میں اصطلاحات قانونی کے استعمال کی ناجوازی۔ سزایابی سابقہ کا ثبوت اور تاثیر۔ سزائے مجوزہ کے بھگت لینے کا اثر درخواست ازدیاد سزا پر۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعات ۳۲۵، ۳۲۶ و ۳۳۷۔

تجویز ہوئی کہ (۱) تاوقتیکہ انتقال منصبہ دفعہ ۳۲۵ تعزیرات سرکار عالی میں کوئی شکل داخل ہونے کی نسبت طور پر ثابت نہ ہو جرم نقب زنی عاید نہیں ہوسکتا (۲) ملزم سے سوالات کرنے اور اس کے جواب کے قلمبند کرنے میں اصطلاحات قانونی کا استعمال جائز نہیں ہے معمولی دہقانی ملزمین سے سوالات اس قسم کے الفاظ میں کرنا چاہئے جس کو وہ سمجھ کر جواب ادا کرسکیں علیٰ ہذا ملزمین کا جواب انہی الفاظ اور اسی زبان میں قلمبند کرنا چاہئے جن الفاظ اور جس زبان میں ملزمین نے جواب دیا ہو۔
(۳) سزایابی سابقہ کے متعلق محض پولیس رپورٹ سابقہ کا پیش ہونا کافی نہیں ہے جب تک کہ فرد قرارداد جرم میں سزایابی سابق کا بصراحت اندراج کرکے ملزمین کو اس کے متعلق علم نہ کیا گیا ہو وہ ازدیاد سزا کیلئے بالکل غیر موثر ہے۔
(۴) جب ملزمین سزائے مجوزہ کو بھگت کر رہا ہو چکے ہوں تو بصیغہ نگرانی درخواست ازدیاد غیر ضروری ہے۔
رہ غرض مقدمہ ہذا کے لئے پوری رپورٹ ضرور نہیں ہے

منجانب نگرانیخواہ مسٹر کلیان رام آر صاحب وکیل سرکار۔
طرفثانیان غیر حاضر۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ لائق وکیل سرکار حاضر۔ طرفثانی غیر حاضر۔ مسٹر الکنڈ صاحب رکن عدالت العالیہ نے اپنے دورہ میں اس مثل مقدمہ کا معاینہ کیا اور مثل کو اس رائے کیساتھ بصیغہ نگرانی پیش کیا تجویز کی کہ عدالت ماتحت نے اولاً تو دفعہ ۳۲۶ تعزیرات محض مداخلت بیجا کے جرم کے قائم کرنے میں غلطی کی ہے۔ چونکہ

سرکار عالی — مستغیث

بنام

ہنمپا — ملزوم

قتل - قتل انسان مستلزم السزا، قتل عمد، اشتعال طبع، معیار اشتعال طبع، وجوہ اشتعال طبع کی تصریح کے متعلق عدالت ماتحت کا فرض - ملزوم کی جانب سے عذر اشتعال طبع نہ ہونے کے باوجود ملزوم کا استفادہ کیا جانا - ورثاء مقتول کی جانب سے قصاص کی درخواست نہ ہونے کی صورت میں فتوے کا غیر ضروری ہونا - مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعات ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰ -

تجویز ہوئی کہ (۱) اشتعال طبع کا کوئی معیار تاحال نہیں کیا جا سکتا بلکہ اشتعال طبع طبائع اور خاص حالات پر منحصر ہے۔ جب کسی جاہل اور دیہاتی شخص دن بھر باہر رہ کر واپس ہو اور اس کو کھانا نہ ملے تو اس کو سخت اشتعال طبع ہوگا اور اس پر جب اس کی زوجہ سخت کلامی کرے تو اشتعال طبع بدرجہ [illegible] ہو جائیگا کہ ضبط کی قدرت باقی نہ رہے۔

(۲) جب شہادت عدالت استغاثہ سے قاتل و مقتول کے باہم تکرار اور گالی گلوج کا ہونا ظاہر ہو تو عدالت ہائے ماتحت کو بوقت قلمبندی شہادت ان امور کے متعلق کہ جھگڑا صرف زبانی تھا یا بین الفریقین ہاتھا پائی بھی ہوئی اور مقتول نے کیا کیا اور کس قسم کی گالی دی اور وہ ایسی تھی کہ اس سے سخت اشتعال طبع ہو سکتا تھا سوالات کر کے تصریح کرا لینی چاہیے۔

(۳) گو ملزم کی جانب سے یہ عذر نہ کیا گیا ہو کہ اس کا فعل دفعہ [illegible] مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کے کسی استثنیٰ میں داخل ہے تاہم ایسے واقعات ثابت کئے گئے ہوں

یہ رائے مسٹر ملک شاہ دین شاہ منصرم ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ مورخہ ۱۰ مہر سنہ ۱۳۲۲ف [illegible] ہے اور مثل تعمیل عدالت العالیہ میں ارسال ہوئی۔

[illegible]

ضرورت نہین معلوم ہوتی اور جس سوال کے جواب مین ملزم نے اقبال کیا ہے اوس مین لفظ نقب استعمال کیا گیا اگرچہ صاف ظاہر ہے کہ ملزم اس قانونی اصطلاح کے معنی نہین سمجھ سکتا تھا جس طریقہ سے ملزم کا مکان کے اندر داخل ہونا استغاثہ کی طرف سے بیان کیا گیا اوس کی صراحت سوال مین ہونی چاہیے اور اگر اسی سوال کے جواب مین ملزم اقبال کرے تو اقبال بکار آمد ہوسکتا ملزم سے یہ پوچھنا کہ تم نے نقب زنی کی یا نہین بیکار ہے اس مقدمہ مین خود چالان مین اسکی کوئی صراحت نہین ہے کہ ملزم کس طریقہ سے مکان کے اندر داخل ہوے۔

ہماری رائے مین بلحاظ روئداد کے صرف جرم سرقہ ملزمین کے مقابلہ مین ثابت قرار دیا جا سکتا تھا لیکن چونکہ ملزمین کی مدت سزا ختم ہوچکی ہے اس لئے اب کسی دوسری کاروائی کی ضرورت نہین معلوم ہوتی سزایابی سابق کا کوئی اعتراض مقدمہ مین ملزمین کے مقابلہ مین نہین ہوسکتا اسلئے کہ سزایابی سابق کا اندراج فرد جرم مین نہین کیا گیا جبکہ چالان مین اس کا ذکر تھا اور پرچہ سزایابی بھی پولیس کی طرف سے پیش ہوا تھا تو مجسٹریٹ کا فرض تھا کہ اس کا اندراج فرد جرم مین کرتا اور اگر ملزمین انکار کرتے تو شہادت قلمبند کرنیکے بعد حسب ضابطہ تجویز کرتا۔ اب موقع دست اندازی کا باقی نہین رہا آئندہ سے مجسٹریٹ کو احتیاط کرنا چاہیے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔ فقط

تنقیح فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۰۵ ۳۲۲ ف منفصلہ ۱۲ بہمن ۱۳۳۲ ف

اجلاس کامل

اجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لاو
عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لاو
عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا ارکان۔

کلہاڑی برآمد ہونیکی شہادت اور نیز اس امر کی کہ ملزم نے پڑوسی سے عاجزی کی اور کہا کہ
بچا لے اور اپنے قصور سے اعتراف کیا پیش کی گئی ہے۔ شہادت پیش شدہ
پر بطور مجموعی نظر ڈالی جائے تو کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ ملزم نے ارتکاب جرم کیا لیکن
امر غور طلب رہ جاتا ہے کہ اشتعال طبع کے باعث جو عورت کے گالی دینے سے پیدا ہوا
اوس نے ضبط نہ کر کے ایسا کیا یا کہ کھانی لڑائی میں بغیر سوچے سمجھے بحالت غیظ اوس نے ارتکاب
جرم کیا شہود دیت کے بیانات سے اسقدر تو ضرور ثابت ہے کہ تکرار ہوئی اور گالی
گلوچ لیکن یہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ جھگڑا صرف زبانی تھا اور یا آپس میں ہاتھا پائی بھی ہوئی
اور گالی گلوچ کے متعلق بھی یہ نہیں ظاہر ہوتا ہے کہ عورت نے کیا کہا کس قسم کی
گالی دی آیا وہ ایسی تھی کہ اس سے سخت اشتعال ہو سکتا تھا عدالتہائے ماتحت کو چاہئے
تھا کہ بیانات قلم بند کرتے وقت ان امور کی نسبت سوالات کر کے ان کو صاف کرا لیتے
بہر حال شہادت کی موجودہ حالت میں یہ قرار دینا بیجا نہ ہوگا کہ ملزم کو کسی نہ کسی وجہ سے
سخت اشتعال طبع ہوا۔ اوس کی وجہ غالباً یہ تھی کہ وہ تمام دن باہر رہکر جب واپس ہوا تو اوسکو
کھانا نہیں ملا ایسی حالت میں ہم باور کر سکتے ہیں کہ ایک جاہل شخص کو ضرور سخت اشتعال
ہوگا اسپر جب اوس کی زوجہ نے سخت گالی دی تو اس سے برداشت نہ ہو سکی اور اشتعال
اور بھی زیادہ ہو گیا۔ یہان تک کہ ضبط کی قدرت باقی نہیں رہی۔

اشتعال طبع کا کوئی معیار قائم نہیں کیا جا سکتا اشتعال طبائع پر منحصر ہے اور
خاص حالات پر۔ اس مقدمہ کے حالات ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ اشتعال کے باور کرنے
میں ہمکو تامل نہیں ہوتا اور گو ملزم کی جانب سے یہ نہیں بیان کیا گیا کہ اس کا فعل دفعہ ۳۰۰
کے کسی مستثنے میں داخل ہے نہ کوئی ایسے واقعات ثابت کئے گئے تاہم جب خود شہادت
تائید الزام سے ایسی حالت ظاہر ہوتی ہے تو اس کا فائدہ جس حد تک ممکن ہے
ملزم کو ملنا چاہئے۔ عدالتہائے ماتحت نے اس مسئلہ پر کسیقدر سختی سے نظر ڈالی ہے
اور یہ طے کیا ہے کہ ملزم کسی مستثنیٰ سے مستفید نہیں ہو سکتا۔ اور الزام زیر دفعہ (۳۱۹)
قائم رکھا ہے ان کی اس رائے پر ہم کوئی اعتراض نہیں کرتے کیونکہ اسمیں قانون کی

"تاہم جب خود شہادت تائید الزام سے ایسی حالت ظاہر ہوتی ہو تو اس کا فائدہ جس حد تک کہ ممکن ہو ملزم کو ملنا چاہیے پس جب ایک جاہل اور کم سمجھ دہقان اشتعال طبع کی حالت میں قتل کا ارتکاب کرے تو زیر دفعہ (۲۴۴) سزا کا دینا مناسب ہے۔

(۴) جب ورثاء مقتول سے کوئی طالب قصاص نہ ہو تو فتوے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور عدالت العالیہ اپنی اختیاری سزا صادر کر سکتی ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مستغیث مرافعہ مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہ۔

نواب نظامت جنگ بہادر (مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے)۔ وکیل سرکار نے فیصلہ عدالت سشن ورونداد مقدمہ متنائی ملزم ہنپیا پر قتل عمد کا الزام عائد کیا گیا ہے کہا جاتا ہے کہ اوس نے اپنی زوجہ الگوا کو کلہاڑی کے ضربات سے ہلاک کیا۔ شہادت پیش شدہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ قاتل اور مقتولہ میں پانی گرم نہ کرنے اور کھانا نہ پکانے کی نسبت تکرار ہوئی۔ یہ دونوں اس وقت جنگل میں تھے جہاں آٹھ روز قبل بکریاں چرانے کی غرض سے گئے تھے ان کے ساتھ اس وقت ملزم کی خالہ ناگوا اور ناگوا کی پوتی ایوا اور ناگو کا لڑکا بامنا تین شخص موجود تھے یہی عینی گواہ ہیں باقی گواہ جو پیش ہوئے ہیں واقعات متعلقہ کے ہیں۔ گواہان رویت کے بیان میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ قاتل و مقتولہ کے درمیان تکرار ہونا اور ملزم کا کلہاڑی سے ضربات پہونچانا ان سب نے بیان کیا ہے اور چونکہ یہ سب ایک ہی جگہ ٹھیرے تھے اور جنگل میں تھے یہ قرین قیاس ہے کہ جو واقعہ ان کے سامنے گذرا اوسکو سبھوں نے یکساں دیکھا گو وقت شب کا تھا۔

ڈاکٹر نے شہادت اس امر کی دی ہے کہ نعش پر جو ضربات اونہوں نے دیکھے وہی باعث ہلاکت ہوئے اور وہ تیز سنگین آلہ کے معلوم ہوتے ہیں۔ ملزم کی نقشانمی سے

انخراج - انخراج استغاثہ ضرر بعدم پیروی مستغیث - تجویز برات - معاملات قابل اجرائی وارنٹ میں بوجہ غیر حاضری مستغیث تجویز برات کی ناجوازی - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۸ -

تجویز ہوئی کہ الزام ضرر وارنٹ کیس ہے اور بوجہ غیر حاضری مستغیث اخراج مقدمہ کی صورت میں تجویز برات غلط ہے ایسی صورت میں حسب دفعہ ۲۱۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی تجویز رہائی ہونی چاہئے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانیخواہ کوئی حاضر نہیں۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن (نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے)

نگرانی اس بناء پر چاہی جاتی ہے کہ الزام ضرر وارنٹ کیس ہے بوجہ عدم حاضری مستغیث اخراج کی صورت میں حسب دفعہ ۲۱۸ لعم کی نسبت تجویز رہائی ہونی چاہئے نہ تجویز برات یہ عذر صحیح ہے مقدمہ میں جو تجویز برات مجسٹریٹ نے کی ہے وہ قانوناً غلط ہے لہذا اس کی اصلاح بعینہ نگرانی کردی جاتی ہے اور یہ قرار دیا جاتا ہے کہ وہ تجویز رہائی ہے۔ فقط

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۶ و ۲۷ سنہ ۱۳۳۲ف — منفصلہ ۳۰ بہمن سنہ ۱۳۳۲ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا رکن

احمدی بیگم زوجہ نواب کمال یار جنگ بہادر — نگرانی خواہ

بنام

نگرانی بنا راضی تجویز صادرہ خواجہ شجاعت اللہ صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع محبوب نگر مورخہ ۹ امرداد سنہ ۱۳۳۱ف مشعر اینکہ فریقین عدالت دیوانی میں رجوع ہوئے ہیں کارروائی ختم کی جائے۔

پوری پابندی کیگئی ہے مگر ہم اون خاص حالات کے لحاظ سے جن کی بناء پر صراحت کی گئی ہے کسیقدر وسعت کے ساتھ مستثنے کی تعبیر کرنا قرین معدلت خیال کرتے ہیں اور اس صورت کو جو ارتکاب جرم کے وقت پیدا ہوئی تھی ایک جاہل اور کم سمجھ دہقان کے اشتعال طبع کے لئے کافی تسلیم کرتے ہیں ان وجوہ سے ملزم کو بجائے قتل عمد کے جو موت یا حبس دوام سے کم نہیں ہو سکتی بزیر دفعہ ۲۲۰ سزا دینا مناسب خیال کرتے ہیں۔ اس موقع پر یہ بھی قابل ذکر ہے کہ ورثاء مقتول سے کوئی خواہان قصاص نہیں ہیں۔ اس وجہ سے پوچھنے کی بھی ضرورت نہیں ہے اور ہم اپنی اختیاری سزا صادر کر سکتے ہیں۔

حکم ہوا کہ

بوجوہ مسطورۂ صدر رنہیا پاپاسش مجرم مستوجب دفعہ ۲۲۰ تعزیرات آصفیہ چودہ برس تک باشقت قید رہے۔ فقط

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۷۰۹ سنہ ۱۳۲۳ ف منفصلہ ۱۸ آبان سنہ ۱۳۲۳ ف

جلسۂ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

ماردیتی رماجیگا نگرانی خواہ

بنام

نتیال نرسیا طرف ثانی

نگرانی بربنائے تحریک ناظم صاحب عدالت فوجداری ضلع میدک مندیوم اسلہ نقار ماہ ۲،۰۵ مورخہ ۲۱ شہریور سنہ ۱۳۲۳ ف نسبت تجویز مولوی غلام دستگیر صاحب منصرم تعلقہ رناظم عدالت تعلقہ سدی پیٹ ضلع میدک مورخہ ۱۶ خورداد سنہ ۱۳۲۳ ف مقدمہ بعدم پیروی خارج اور ملزم بری کیا جائے۔

کر دیا۔ ناظم ضلع اور جائنٹ مجسٹریٹ دونوں کے احکام کی ناراضی سے علیحدہ علیحدہ نگرانی کی درخواستیں پیش اعلیٰ ہیں۔

ہماری رائے میں دونوں عدالتوں نے خلاف ضابطہ عمل کیا ہے جبکہ مقدمہ جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر رجوع ہو چکا تھا اور تحقیقات جاری تھی ناظم ضلع کا رعایا کی درخواست پر بطور خود جائداد کی ضبطی کا حکم دینا درست نہ تھا۔ بلکہ درخواست جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر بھیجدینی چاہیے تھی اور جائنٹ مجسٹریٹ نے یہ غلطی کی کہ ناظم ضلع کے حکم کو نقض امن کے انسداد کے واسطے کافی تصور کر کے کارروائی کو ختم کر دیا حالانکہ اگر بوجہ اشد ضرورت حسب دفعہ ۱۴۶ ضمن ۴ جائداد ضبط بھی کیجائے تو قبل از تکمیل تحقیقات اس طرح کارروائی کا ختم کر دینا جبکہ مجسٹریٹ نے بوجہ احتمال نقض امن تحقیقات کی ضرورت محسوس کر لی تھی بالکل بیقاعدہ تھا۔

کارروائی اسوقت ختم ہو سکتی ہے جبکہ بلحاظ حالات مقدمہ نقض امن کا اندیشہ موجود نہ ہو یا دوران مقدمہ میں کسی وقت یہ اندیشہ باقی نہ رہے پس بحیثیت ناظم ضلع کے بے محل اور خلاف قاعدہ دست اندازی کی وجہ سے ہید اعلیٰ دونوں درخواستیں نگرانی کی لائق منظوری ہیں لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ حکم عدالت ماتحت منسوخ ہو کر مقدمہ برائے تصفیہ کے واسطے جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر واپس کیا جائے۔ ایک نقل اس فیصلہ کی دوسری مثل میں شریک کی جائے فقط

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس مجھے اتفاق ہے فقط

نمبر مقدمہ ۶۹۴ سنہ ۱۳۲۳ف **نگرانی فوجداری** منفصلہ ۱۴ مہر سنہ ۱۳۲۳ف

جانب منفصلہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس

چناکشن راؤ — طرف ثانی

نقض امن - کارروائی نقض امن - اختیار ناظم ضلع - اختیار ناظم ضلع نسبت کارروائی نقض امن ستدائرہ اجلاس جائنٹ مجسٹریٹ جبکہ حکم ضبطی جائداد بوجہ اشد ضرورت - بلا تحقیقات محض بر بنائے حکم ضبطی جائداد کارروائی نقض امن کا اختتام - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۴۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب مقدمہ نقض امن جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر دائر و زیر تحقیقات ہو تو ناظم ضلع کا کسی کی درخواست پر جائداد متنازعہ کی ضبطی کا حکم دینا بے محل و خلاف ضابطہ ہے۔

(۲) اگر بوجہ اشد ضرورت جائداد متنازعہ حسب ضمن ۴ دفعہ ۱۴۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ضبط بھی کیجائے تو قبل از تکمیل تحقیقات حکم مذکور انسداد نقض امن کیلئے کافی تصور کرکے کارروائی ختم کر دینا بالکل خلاف قانون ہے

(۳) کارروائی نقض امن اسوقت ختم ہو سکتی ہے جبکہ بلحاظ حالات مقدمہ نقض امن کا اندیشہ موجود نہ ہو یا دوران مقدمہ میں کسی وقت یہ اندیشہ باقی نہ رہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب نگرانیخواہ مولوی سید محمد غلام جیلانی صاحب وکیل۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن - واقعات یہ ہیں کہ بابت دائر ایک درخواست متعلقہ شکایت نقض امن زیر دفعہ ۱۴۰ ضابطہ فوجداری جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہوئی اور مجسٹریٹ نے نقض امن کا احتمال ظاہر کرکے کارروائی آغاز کی۔ دوران مقدمہ میں کہا جاتا ہے کہ متعلم متنازعہ کی رعایا نے ایک درخواست ناظم ضلع کے اجلاس پر پیش کی ناظم ضلع نے جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس سے مثل منگوا کر تا تصفیہ مقدمہ جائداد متنازعہ کو سرکار کے زیر نگرانی لینے کا حکم صادر کیا اس کے بعد جب مثل مقدمہ جائنٹ مجسٹریٹ کے اجلاس پر بستور واپس ہوئی مجسٹریٹ نے یہ لکھکر کہ چونکہ نقض امن کا انسداد ہو چکا ہے۔ مقدمہ کو داخل دفتر

عدالت العالیہ بنام سرکار

۲۰۹ ضابطہ فوجداری بوجہ تعلق دفعہ ۷۰ ۴ تعزیرات آصفیہ سشن سپرد کیا عدالت سشن نے اس بنا پر سپردگی کو قبول نہیں کیا کہ جس مجسٹریٹ درجہ دوم نے یہ مقدمہ سپرد کیا تھا۔ اسکو بروئے دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری خاص اختیارات حاصل نہ تھے اس بنا پر مجسٹریٹ متعلقہ نے عدالت ضلع کے حکم سے مثل بصیغہ نگرانی عدالت العالیہ میں روانہ کی ہے اور عدالت ضلع کی رائے ہے کہ اغراض دفعہ ۲۷۹ ضابطہ فوجداری کے لئے ہر مجسٹریٹ کی سپردگی عدالت سشن میں کافی خیال کیجاسکتی ہے۔ عدالت ضلع کی رائے درست نہیں ہے بروئے دفعہ ۱۹۰ ضابطہ فوجداری مجسٹریٹ درجہ دوم مقدمات کے سپرد سشن کرنے کا مجاز نہیں ہے بجز اس کے کہ انکو خاص اختیار عطا ہوا ہو۔ اور جب وہ سپرد سشن کرنے کا مجاز نہیں ہے تو وہ حسب دفعہ ۲۷۹ بھی سپردگی کا مجاز نہیں قرار دیا جا سکتا۔

یہ ظاہر ہے کہ جن مقدمات میں ملزم بوجہ سزایابی سابق زیادہ سزا کا مستوجب ہو ایسے مقدمات مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ ضلع ہی کے اجلاس پر پیش ہونا چاہئیں تعجب ہے کہ اس قسم کے مقدمات ادنی درجہ کے مجسٹریٹوں کے اجلاس پر پیش ہوتے ہیں اس بارے میں عدالت العالیہ نے ایک گشتی[1] کے اجرا کا بھی حکم دیا ہے۔ مقدمہ آئین دکن جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۹ میں عدالت کو جس بحث کا تصفیہ کرنا تھا وہ یہ تھی کہ مجسٹریٹ ضلع بروئے دفعہ ۲۷۹ اس قسم کے مقدمات کی سماعت کا مجاز نہ تھا۔ لہذا اس مقدمہ میں مسئلہ زیر بحث کی نسبت کوئی تصفیہ نہیں ہوا ہے۔ بتائید ہماری رائے کے ملاحظہ ہوں مقدمات آئین دکن جلد ۱۰ صفحہ ۲۴۲ مقدمہ سرکار عالی بنام محمد خان نشان ۳۰۸ نگرانی ۲۳-۱۳۲۲ف منفصلہ ۲۶ شہریور ۱۳۲۳ف۔

چونکہ یہ مقدمہ عرصہ دراز سے اس کارروائی میں پڑا ہوا ہے لہذا اسکا دوسرا اجلاس پر از سر نو تحقیقات کے واسطے روانہ کیا جانا باعث طوالت ہوگا۔ لہذا ہم مقدمہ

[1] گشتی جاری ہوگئی ملاحظہ ہو گشتی مجلس عالیہ عدالت نشان فوجداری ۱۰ مورخہ ۱۵ آبان ۱۳۲۲ف مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۵ حصہ ۳ صفحہ ۱۶ - رپورٹر۔

دراجلاس جناب بالمکند صاحب بی۔ اے رکن۔

ووڑا نارایں (مستغیث) نگرانیخواہ

بنام

سوبایلگا وغیرہ (ملزمین) طرفثانیان

سپردگی۔ سپردگی بغرض ازدیاد سزا بوجہ سزایابی سابقہ۔ اختیار مجسٹریٹ درجہ دوم نسبت سپردگی۔ مقدمات لائق سپردگی کس مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہونا چاہئے۔

مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۸۱ و ۲۶۹)۔

تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ درجہ دوم بجز اس کے کہ اوسکو خاص اختیارات عطا ہوں بروئے دفعہ ۱۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی مقدمات کے پرسش کرنیکا مجاز نہیں ہے وہ جب وہ پرسش کرنیکا مجاز نہیں ہے تو جب دفعہ ۱۰ مجموعہ مذکور ہی سپردگی کا مجاز نہیں قرار دیا جاسکتا۔

نظیر مندرجہ دکن جلد ۲ صفحہ ۲۹۲ سپردگی اور نظیر مندرجہ دکن جلد صفحہ ۲۰۳ کو ادا کیا اور مقدمہ ... بنام ... مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۹ کی تنقید کی گئی۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایسے مقدمات جن میں ملزم بوجہ سزایابی سابق زیادہ سزا کا مستوجب ہو مجسٹریٹ درجہ اول یا مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس پر پیش ہونے چاہئے۔

الغرض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانیخواہ مسٹر کلیان رام آر صاحب وکیل سرکار۔

رائے بال مکند صاحب رکن۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ درجہ دوم نے ملزم کو بدیں وجہ

نگرانی بنا راضی تجویز ... صاحب مجسٹریٹ درجہ دوم علاقہ کہم ضلع ... مورخہ ۲۲ ... ۱۳۳۵ ف ... نمبر ۱ ایک سال ... نمبر ۲ و ۳ دو دو سال قید با مشقت ... مدت قید ... میں داخل ہے۔

جلد ارشید شام ۱۳۲۴ف

نفقہ صادر کیا جانا چاہئے ورنہ بدنیت اشخاص کو بدسلوکی کا موقع ملیگا۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں سمجھی۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی عبدالباقر خانصاحب وکیل

منجانب طرفثانی مولوی عبدالقادر صاحب وکیل

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس (رائے بالکمند صاحب کی متفق الرائے) بحث سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں بموجب دفعہ ۴۱۴ ضابطہ فوجداری نابالغ لڑکے کو اوسکے باپ سے نفقہ دلایا گیا ہے جسکی ناراضی سے باپ نگرانی کرتا ہے۔ پہلا عذر لائق وکیل نگرانی خواہ کا یہ ہے کہ باپ نے عدالت میں لڑکے کی پرورش کے واسطے آمادگی ظاہر کی تہی ایسی صورت مین بلا لحاظ اوسکی سابقہ غفلت یا انکار کے لڑکا پرورش کے واسطے اوسکے سپرد کیا جانا لازم تہا۔ ہماری رائے مین یہ بحث صحیح نہین ہے جس غفلت و انکار کا دفعہ ۴۱۴ میں ذکر ہے وہ عدالت مین آنے کے قبل کے زمانہ کا ہے اور وہی انکار و غفلت عدالت مین ثابت کیا جا سکتا ہے جس کا وقوع عدالت میں آنے کے قبل ہوا ہو۔ اور اوسی کے ثبوت پر بموجب اس دفعہ کے نفقہ کا حکم دیا جا سکتا ہے اس دفعہ میں اس امر کا ذکر نہین ہے کہ اگر باپ عدالت مین لڑکے کی پرورش پر آمادگی ظاہر کرے تو لڑکا پرورش کے واسطے اوسکے حوالہ کر دیا جائے

پس ہماری رائے میں یہ بحث قابل منظوری نہین ہے۔ ورنہ بہت سے بدنیت اشخاص اپنے نابالغ بچون کی پرورش سے انکار کر کر اونکو حسب دفعہ ۴۱۴ کارروائی پر مجبور کرینگے اور بعد دفعہ ۴۱۴ کی کارروائی کے شروع ہونے کے پرورش پر آمادگی کے اظہار سے کارروائی ختم کرا کے پہر اون سے بدسلوکی پر قادر ہوا کرینگے۔

دوسری بحث وکیل نگرانیخواہ کی یہ ہے کہ اس مقدمہ میں باپ کی غفلت یا انکار لڑکے کی پرورش کی نسبت ثابت نہین کی گئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ بحث بہی صحیح نہین ہے شہادت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ لڑکے کی پرورش کرنا تو کجا باپ لڑکے کی صورت بہی نہین دیکہنا چاہتا تہا۔ اور شہادت پیش شدہ سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ باپ اپنے نابالغ لڑکے

راگھوا چاری بنام محمد خان کی تقلید کرکر اسمقدمہ میں بھی یہ حکم دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ ناظم عدالت سشن حسب منشاء دفعہ ۵ ضابطہ فوجداری اس سپردگی کو قبول کرلیں۔ گو وہ ناظم غیر مجاز کی ہے اور مقدمہ میں باقاعدہ کارروائی کریں لہٰذا

حکم ہوا کہ

مقدمہ عدالت سشن میں حسب مندرجہ بالا کارروائی کی غرض سے روانہ ہو۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس نے مجھسے اتفاق ہے۔

نمبر مقدمہ ۱۵ سنہ ۱۳۲۱ف **نگرانی فوجداری** منفصلہ ۲۶ مہر سنہ ۱۳۲۱ف

جلسۂ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے رکن

عبد الرشید نگرانیخواہ

بنام

عبد الحمید نابالغ بولایت بسم اللہ بیگم طرفثانی

نفقۂ پرورش سے غفلت وانکار۔ عدالت میں پرورش پر آمادگی کا اظہار اور اسکا کارروائی مرجوعہ پر اثر۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۴۱۱۔

تجویز ہوئی کہ دفعہ ۴۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی اوس غفلت وانکار سے متعلق ہے جسکا وقوع قبل آغاز کارروائی عدالت ہوا ہو اور جب ایسی غفلت وانکار ثابت ہو تو محض عدالت میں پرورش پر آمادگی کے اظہار سے کارروائی زیردفعہ مذکور ختم نہیں کیجاسکتی بلکہ حکم ادائی

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی میر حیدر علیخان صاحب ناظم دوم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۴ شہریور سنہ ۱۳۲۱ف جسمیں بوجہ بالا نفقہ فریق دوم فریق اول کو تاریخ درخواست سے ادا کرے۔

سرکار عالی بنام مہتاب جاوہ

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مستغیث مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔

ملزم اصالتاً حاضر۔

رائے بالکنڈ صاحب رکن (نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن متفق الرائے ہیں) اس مقدمہ کے ملزم پر یہ الزام ہے کہ اوس نے بتاریخ ۱۶ بہمن ۱۳۱۲ف موضع راندری گاؤن تعلقہ کلمنوری مین پانچ اشخاص کو قتل کیا جن مین سے پارہ بائی معمرہ ۷۰ سالہ مستغیث نمبر ۱) کی ماں ہے اور گوتہ بائی معمرہ ۲۴ سالہ مستغیث نمبر (۱) کی زوجہ ہے اور مساۃ گنگو بائی معمرہ ۲۵ سالہ مستغیث نمبر ۲ کی زوجہ اور دو اطفال نابالغ معمر ۴ و ۵ سال مستغیث نمبر ۲ کے علی الترتیب فرزند و دختر ہین۔ اسمقدمہ میں علاوہ شہادت دو مستغیثین کے فتح اللہ و شیخ نبی و کھپاو چاندو اور دیگر گواہان پنچنامجات و طبیب کی شہادت لی گئی ہے۔

گونما جی مستغیث کا یہ بیان ہے کہ رات کے آٹھ بجے جبکہ وہ دیول سے واپس ہوا تو اوس نے اپنے مکان کا دروازہ بند پایا۔ اوس نے مکان کا دروازہ کھلوانا چاہا۔ لیکن اندر سے کسی نے جواب نہ دیا اس پر اوس نے محلہ والوں کو پکارا اور کچھ لوگ جمع ہوگئے اور انمیں سے فتح اللہ اور شیخ نبی نگا رام ہمسایہ کے گھر کے چھت پر چڑھ گئے اور چھت پر سے اونھون نے میرے چچا مہدجی کو آواز دی۔ کسی نے مکان سے جواب نہ دیا اسی اثنائے میں ملزم دروازہ اندر سے کھولکر باہر نکلا اوسکے پیچھے محلہ والے جو جمع ہوگئے تھے بھاگے اور فتح اللہ و شیخ نبی وغیرہ نے ملزم کو گرفتار کیا۔ میں مکان کے اندر داخل ہوا اور دیکھا کہ میری زوجہ اور والدہ مستغیث نمبر ۲ کے زوجہ اور اطفال زخمی اور مردہ پڑے ہین مین نے اپنے گھر کے ایک کونے میں ما صہ دفن کیے تھے وہ بھی ملزم لے گیا اور مساۃ پارو بائی کے گلے سے نقرئی ہنسلی بھی نکال لے گیا اور جب ملزم گرفتار ہوا تو یہ معہ پیا اور ہنسلی اوسکے پاس سے برآمد ہوئے۔ گواہان فتح اللہ و شیخ نبی و کھپا کے بیانات سے ان واقعات کی پوری پوری تصدیق ہوتی ہے یہ تینوں گواہ

کی پرورش سے انکار کرتا ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور شد

تصحیح فوجداری

نمبر مقدمہ ۸م سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۱۸ اردی بہشت ۱۳۲۴ف

بجلسہ کاملہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی اے ارکان

سرکار عالی مستغیث

بنام

رستم شاہ فقیر ملزم

اقبال - اقبال قبل چالان و در اثنائے تحقیقات و بعد ترتیب فرد جرم سے عدالت سشن میں انکار - اقبال جسکی تائید شہادت سے ہوتی ہو - قتل عمد - ورثائے مقتول کی سزائے قصاص سے دست برداری -

تجویز ہوئی کہ (۱) جب ملزم نے قبل چالان اور نیز در اثنائے تحقیقات اور بعد ترتیب فرد قرارداد جرم اقبال جرم کیا ہو اور اوسکی تائید اور شہادت سے بھی ہوتی ہو ملزم کا عدالت سشن و مجلس عالیہ عدالت میں اقبالات سابقہ سے رجوع کرنا بے اثر ہے -

(۲) ورثائے مقتول کی دست برداری سے قصاص ساقط ہو جاتا ہے -

تصحیح بنا راضی تجویز مولوی سید محی الدین خانصاحب ناظم صدر عدالت اورنگ آباد مورخہ ۲۹ ابان ۱۳۲۲ف بمشعر اسکے کہ ملزم مادام الحیات قید میں بسر کرے -

سرکار عالی بنام [illegible]

کونے میں پتھر کے نیچے ہانڈی میں دفن ہے اسکے بعد ملزم نے گنگا بائی کو بھی چھری ہم کے اور ضربات سے ہلاک کرکے روپیہ نشانمادہ گنگا بائی کو برآمد کیا۔

یہ اقبال بیان ملزم محمد علی مرزا مجسٹریٹ دوم نے قلمبند کیا ہے۔ اور اس امر کی تصدیق کی ہے کہ ملزم نے اقبال جرم بلاجبر واکراہ کیا ہے اور بوقت قلمبندی اقبال ملزم کو ہر طرح اطمینان دلایا گیا تھا اور پولس کو عدالت سے علیحدہ کردیا گیا تھا۔ اس اقبال قبل چالان کے علاوہ ملزم نے مولوی امیر حسن صاحب ناظم ضلع ناندیڑ کی اجلاس پر اثنائے تحقیقات مقدمہ میں اونکے استفسار پر ۲۶ مرارد ی بہشت ۱۳۲۱ف کو اقبال جرم کیا ہے اسکے اجلاس پر بعد سماعت فرد قرارداد جرم بھی اقبال کیا ہے گو ملزم نے عدالت سشن میں اور ہمارے اجلاس پر ادن اقبالات سے رجوع کیا ہے لیکن کوئی وجہ اون اقبالات کو غلط باور کرنے کی نہیں ہے۔

اس مقدمہ میں جو شہادت خلاف ملزم پیش ہوئی ہے وہ اوسکو مجرم باور کرنے کے لئے بہت کافی ہے۔ علاوہ اس شہادت کے ملزم کے اقبالات بھی موجود ہیں اور شہادت اور اقبالات ملزم کو دیکھنے کے بعد اس مقدمہ میں ذرا بھی گنجائش شک کی نہیں ہے۔ اور نہایت کافی طور پر الزام قتل عمد بمقابلہ ملزم ثابت ہے ملزم نے اس مقدمہ میں کوئی ثبوت صفائی نہیں دیا ہے اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس مقدمہ کی واردات ۱۹ بہمن ۱۳۱۹ف کو واقع ہوئی اور ۲۶ تیر ۱۳۲۱ف کو ناظم ضلع فوجداری ناندیڑ نے اس مقدمہ کی تحقیقات ختم کرکے تصفیہ کا مثل عدالت العالیہ میں سپرد کی تھی لیکن جبکہ مقدمہ بغرض تصفیہ اجلاس کامل عدالت العالیہ میں پیش ہوا۔ اوسوقت سارٹیفکٹ طبابت آیا کہ ملزم مجنون ہے اسکے بعد وہ حسب الحکم سرکار دارالمجانین میں رہا۔ ۸ خورداد ۱۳۲۳ف کو عدالت العالیہ کو اس امر کا علم ہوا کہ ملزم کی دماغی حالت اچھی ہوگئی ہے اور اوسکے ہوش و حواس درست ہیں تو پھر ملزم کے مقابلہ میں مقدمہ کی کارروائی چلانے کا حکم دیا چونکہ اس عرصہ میں عدالتہائے سشن کا قیام ہوچکا تھا عدالت ضلع نے حسب ضابطہ عدالت سشن صوبہ اورنگ آباد میں سپرد کردیا عدالت سشن میں ملزم نے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے

سرکار عالی بنام محمد قاسم

جبکہ مستغیث کے پکارنے پر دروازہ کسی نے نہ کھولا تو فتح اللہ اور شیخ بنی تکارام کے مکان
کے چھت پر چڑھے اور وہان سے دیکھا کہ مکان کے اندر چراغ کی روشنی تھی اور
ملزم مکان کے اندر پھر رہا تھا ان کے پکارنے پر بھی کسی نے دروازہ نہیں کھولا اور
اسکے بعد ہی ملزم دروازہ کھولکر بھاگا۔ اور ان دونوں گواہوں نے معہ اوروں کے
اوس کا تعاقب لیا۔ بجرپا گواہ بھی تعاقب میں شریک تھا اوسکا بیان ہے کہ جبکہ
اس نے ملزم کو بھاگتے ہوئے پکڑا اسپر ملزم نے ایک ضرب لوہے کی چھری کی اوسے
ماری اسپر اوس گواہ نے اوس کو ایک لکڑی ماری جس سے ملزم گر گیا۔ اور پکڑا گیا
اوسی وقت یہ لوگ ملزم کو گرفتار کرکے چاوڑی پر لے گئے اور ملزم معہ نقروی ہنسلی و
مال مسروقہ کے گرفتار کیا گیا۔ اور اوسکے پاس آلہ جارحہ آہنی چھری اور ایک آہنی چھری بھی
برآمد ہوئی ہے۔ اس مقدمہ میں اور ایک اہم گواہ چاندو بھی پیش ہوا ہے جس سے
بروز واقعہ ہی ملزم نے آلہ جارحہ چھری میں باڑ دلوائی تھی۔ ڈاکٹر کی شہادت سے
اس مقدمہ کا آلہ جارحہ چھری کی ضربات کی تصدیق ہوتی ہے اور ڈاکٹر کا بیان ہے
یہی ضربات باعث مقتولین کے وفات کے ہوئے ہیں۔ علاوہ اسکے مقدمہ میں پنچون کی
شہادت ہے جنکے سامنے ملزم معہ مال مسروقہ و آلہ جارحہ کے گرفتار ہوا ہے ملزم نے تاریخ واقعہ
کے دوسرے روز ہی یعنی بہمن ۱۳۲۰ف کو نہایت تفصیل کے ساتھ اقبال جرم کیا ہے جسمیں
اوس نے بتلایا ہے کہ اوسنے مکان مستغیثین میں داخل ہو کر اندر سے دروازہ بند کرلیا
پہلے اوسنے پاروبائی کو جو صحن مکان میں کھڑی تھی چھری کے ضربات سے ہلاک کیا او
اوسکے گلے سے نقروی ہنسلی نکال لی۔ اسکے بعد اوس نے دو چار وار چھری کے گنگوبائی
پر چلائے اسکے بعد دیوکی معمرہ پنج سالہ کو مارا۔ ملزم کہتا ہے کہ ان ضربات کے اثنا
میں حالت پریشانی میں ایک ضرب چھری کی چناجی معمرہ ۲ سالہ کو لگ گئی جس سے
تڑپنے لگا ملزم نے خیال کیا کہ اوسکو تکلیف ہوتی ہے وہ اوسی چھری سے ذبح کر ڈالا
اسکے بعد گنگابائی سے پکڑ کے پوچھا کہ روپیہ اور مال کہاں ہے بتلاؤ چونکہ اوسنے نہیں بتلایا
تو اوسکو ایک ضرب چھری کی پہنچائی۔ اور اسکے بعد اوس نے روپیہ کی نشاندہی کی

میران .... بنگرانیخواہ

بنام

سرکار عالی .... طرفثانی

اختیار - اختیار مجسٹریٹ نسبت قلمبندی شہادت صفائی باوجودیکہ عدالت سشن نے بہ ترتیب فرد جرم مقدمہ کے سپردگی کا حکم دیا گیا ہو - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۲۱ و ۲۲۲ -

تجویز ہوئی کہ مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ باوجودیکہ عدالت سشن نے بہ تنسیخ حکم رہائی بہ ترتیب فرد قرارداد جرم سپردگی کا حکم دیا ہو حسب دفعہ ۲۲۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی اگر مناسب سمجھے تو شہادت صفائی کے قلمبند کرنیکا مجاز ہے اور بعد قلمبندی شہادت صفائی اگر ملزم کو بری باور کرے تو حسب دفعہ (۲۲۲) مجموعہ مذکور مقدمہ سپرد عدالت سشن کر سکتا ہے

نظیر مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۴۹ صفحہ ۸۸۶ کا حوالہ دیا گیا -

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں -

منجانب نگرانیخواہان مولوی محمد اصغر صاحب کونسل -

منجانب طرفثانی مسٹر کلیان رام آکر صاحب وکیل سرکار -

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن متعلق الرائے

وکلائے فریقین کی بحث سماعت ہوئی - عدالت ابتدائی میں ملزمین پر قتل عمد کا الزام تھا - عدالت موصوفہ نے بعد تحقیقات ملزم کو رہا کیا عدالت سشن نے بصیغہ نگرانی حکم دیا کہ ملزمین کو الزام منسوبہ کی فرد جرم سنا کر مقدمہ عدالت سشن کے سپرد کیا جائے اس کے بعد ملزمین نے عدالت ابتدائی میں درخواست کی کہ ان کی شہادت صفائی قلمبند کی جائے

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی علی الدین حسن صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع عثمان آباد مورخہ مہر آذر سنہ ۱۳۳۲ ف مشعر اینکہ ملزم کو فرد جرم سنائی گئی اور جواب آخر لیا گیا لہذا مقدمہ عدالت سشن صوبہ گلبرگہ میں سپرد کیا جائے -

کوئی ثبوت صفائی پیش نہین کیا لیکن عدالت سشن میں اوس نے یہ بیان کیا تھا کہ اس مقدمہ کے چھ مہینے قبل سے اوسکی حالت جنونی کی تھی گو عدالت سشن نے اوسے موقع دیا کہ وہ اس واقعہ کو ثابت کرے لیکن اوس نے کوئی ثبوت جنون کا پیش نہین کیا باوجود اسکے عدالت سشن نے اس بات میں مفتش کا تفصیلی بیان قلمبند کیا ہے اور سول سرجن کا بیان قلمبند کیا ہے جسکے پاس یہ ملزم قبل اس مقدمہ کے چالان کے اپنے ایک خود کردہ زخم کے علاج کے لئے بہیجا گیا تھا سہ ہر ان دو قوی اشخاص کی شہادت سے عدالت سشن نے اطمینان یہ امر ثابت قرار دیا ہے کہ واقعہ کے چھ ماہ قبل سے ملزم ہرگز مجنون نہ تھا یہ عذر جو ملزم کرتا ہے محض لغو اور بے اثر ہے پس ہماری رائے میں ملزم بلحاظ حالات اس کا مستوجب ہے کہ اوسکو قتل عمد کے پاداش میں سزائے قانونی دیجائے چونکہ پانچون مقتولین کے ورثہ مستغیث شہزادہ ہین۔ اور وہ سزائے قصاص سے دست بردار ہوتے ہین لہذا ایسی صورت میں سزاے قصاص ساقط ہو جاتی ہے

حالانکہ اس مقدمہ کے واقعات ایسے ہیں کہ ملزم کسی طرح رعایت کا مستحق نہین معلوم ہوتا ہے لیکن جبکہ ورثہ قصاص سے دست بردار ہوتے ہیں تو بجز اسکے کہ ملزم کی حق مین حبس دوام کی سزا دیجائے کوئی چارہ نہین ہے لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم رستم شاہ بالزام قتل عمد پانچ مقتولین مذکورہ بالا کے حبس دوام میں بسر کرے اور حکم ہذا بعد منظوری عالیجناب نواب مدار المہام بہادر سرکار عالی نافذ ہوے

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۲ ۱۳۰۷ف — فیصلہ ۹ مہر ۱۳۰۷ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا ممبر مجلس و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا رکن

سرکار جاگیر — بمستغیث

بنام

نور محمد — ملزم

قتل — شہادت رویت و سلسلہ واقعات کی عدم موجودگی۔ اقبال ملزم یا اقبال قبل چالان۔ اقبال قبل چالان جس سے بعد میں انکار کیا جائے۔ اقبال قبل چالان جس کی تائید اور شہادت سے نہ ہوتی ہو۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۹۹ ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب واقعہ قتل کی کوئی شہادت نہ ہو اور نہ شہادت سے کوئی ایسا سلسلہ واقعات کا ثابت ہوتا ہو جس سے یہ لازم نکلے کہ بجز ملزم کے کسی اور نے قتل کا ارتکاب نہیں کیا تو ملزم پر جرم قتل عائد نہیں ہو سکتا۔

(۲) اقبال قبل چالان کی بنا پر جس سے بعدہ انکار کیا جائے اور جو تائید اقبال کوئی اور شہادت نہ ہو ملزم مرتکب جرم نہیں قرار دیا جا سکتا۔

(از عالیجناب مولوی سید اعظم صاحب بلگرامی رکن) ملزم کا ایسا اقبال جس سے یہ نہ معلوم ہو کہ مجسٹریٹ نے اطمینان کر لیا تھا کہ ملزم کا بیان اقبال کسی ترغیب یا تحریص کا اثر نہ تھا اور نہ مجسٹریٹ نے بابت تصدیق حسب دفعہ ۱۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کوئی صداقت نامہ قابل شہادت نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مستغیث مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل اسٹیٹ جاگیر۔

تصیح رائے مولوی میر سید امین صاحب ناظم عدالت جاگیرات علاقہ نواب حسام الملک خانخاناں بہادر مورخہ ۱۱ اسفندارمذ سنہ ۱۳۲۲ف مشعر اینکہ ملزم پاداش جرم منسوبہ پانچ سال قید با مشقت دیں ہے۔ مسل عدالت مذکور بغرض تجویز مجلس انتظام عدالت جاگیر ذکور میں مرسل ہو۔

[illegible]

عدالت ابتدائی نے یہ خیال کیا کہ جب عدالت سشن نے کمٹ کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ شہادت صفائی قلمبند کرنے کی مجاز نہیں ہے اس لئے شہادت صفائی کے قلمبند کرنے سے انکار کیا۔ اس حکم کی نارضامندی سے ملزمین نگرانی کرتے ہیں۔

گو ملزمین کے وکیل بحث کرتے ہیں کہ عدالت سشن کی تجویز کا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ جن مراتب کی تکمیل جائز نا جائز ہے اون کی تکمیل کے بغیر مقدمہ سپرد عدالت سشن کیا جائے ہماری رائے میں بحث کو مثل نگرانی خواہ کی بالکل درست ہے دفعہ ۲۲۱ ضابطہ فوجداری کے لحاظ سے ناظم فوجداری مجاز ہے کہ ملزمین کے گواہان صفائی کا بیان اگر مناسب سمجھے قلمبند کرے اگر شہادت صفائی قلمبند کر لینے کے بعد ملزم کو مجرم باور کرے تو حسب دفعہ ۲۲۴ مقدمہ کو عدالت نظامت سشن میں سپرد کرے گا مقدمہ جو گنجا ئبز کرجی بنام مانی لال چکرورتی انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۵۸۸ سے بھی ہماری رائے کی تائید ہوتی ہے۔

مقدمہ زیر بحث میں ملزمین کی درخواست کہ اون کی شہادت صفائی قلمبند کیجائے قابل لحاظ تھی اور عدالت ابتدائی نے عدالت سشن کے حکم کا منشاء سمجھنے میں غلطی کی لہذا

حکم ہوا کہ

ملزمین کی درخواست نگرانی منظور کیجاتی ہے اور عدالت ابتدائی ملزمین کی شہادت صفائی قلمبند کرے جس قدر مناسب خیال کرے تو قلمبند کرے اور اوس کے بعد اگر سپردگی کی ضرورت ہو تو عدالت سشن میں سپرد کرے۔ عدالت سشن کا حکم مانع قلمبندی شہادت صفائی نہیں۔

نمبر مقدمہ ۲۴۳ سنہ ۱۳۲۳ ف **تصحیح فوجداری** منفصلہ ۲۰ اردیبہشت سنہ ۱۳۲۴ ف

جلسہ کامل

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ناظم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا اراکان

سرکار بمقابلہ نور محمد

میں اوس نے دوسرے ملزم کو شناخت کر لیا تو یہ کسی طرح تسلیم نہیں کیا جا سکتا کہ پوٹلی میں نعش تھی کیونکہ گواہ کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم کا ایک ہاتھ اس طرح سے تھا کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی چیز بغل میں دبائے ہوئے ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی پوٹلی جس میں انسان کی نعش ہو اس طرح بغل میں داب کر لیجانا ممکن نہیں ہے اور زیادہ تفصیل سے اس مقدمہ میں بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ شہادت بالکل غیر کافی ہے اور اقبال سے ملزم نے رجوع کیا ہے اس وجہ سے محض اس اقبال کی بناء پر اسکو مجرم قرار دینا قرین احتیاط نہیں ہے۔ ان وجوہ سے ہم ملزم کو بری کرتے ہیں مسل چونکہ ملزم اپنا نہیں بیان کرتا لہذا بعینہ لاوارث اس کے متعلق کارروائی کیجائے۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن۔ ملزم لز محمود پر یہ الزام ہے کہ اوس نے مسمی محی الدین کو بمقام ملکوٹ بتاریخ ۲ مہر ۱۳۳۲ف چھری سے قتل کیا۔ کہا جاتا ہے کہ مقتول ناجائز تعلق پیدا کرنے کی غرض سے ملزم کی زوجہ کے قریب بیٹھا تھا۔ اتنے میں ملزم آیا اوس نے مقتول کو پکڑ لیا اوس کی عورت حجرے کے باہر ہوگئی۔ ملزم نے دروازہ بند کرکے مقتول کا کام تمام کیا ہماری رائے میں شہادت مشمولہ مسل سے ملزم کے مقابلہ میں جرم ثابت نہیں ہوتا۔ ملزم کا اقبال جو کہ بتاریخ ۹ مہر ۱۳۳۲ف ڈپٹی انسپکٹر اور گیر نے قلمبند کیا اس لئے بیکار ہے کہ یہ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ آیا مجسٹریٹ نے اطمینان کر لیا تھا کہ ملزم پر بوقت اقبال کسی ترغیب یا تحریص کا اثر نہ تھا اور نہ وہ تصدیقی عبارت لکھا جو کہ حسب دفعہ ۱۹۹ ضابطہ فوجداری لکھنا ضرور تھا۔ شہادت جو کچھ ہے وہ دو اشخاص کی ایک ممولا زوجہ ملزم دوسرا مہتاب خان۔ ممولا یہ بیان کرتی ہے کہ محی الدین اوس سے باتیں کر رہا تھا اتنے میں اوس کا شوہر آیا اوس نے مقتول کا ہاتھ پکڑ لیا۔ ممولا حجرہ کے باہر نکل آئی اور ملزم نے دروازہ بند کر لیا اس کے بعد معلوم نہیں کہ کیا ہوا اوس عورت نے یہی بیان کیا کہ ملزم نے خود اوس سے اور اوس کے باپ سے اقبال جرم کیا لیکن عجیب بات ہے کہ باوجود اس کے کہ واقعہ کے بعد ہی اس کا ذکر ملزم نے اپنی زوجہ کو کیا لیکن اوس وقت اوس کے کپڑوں پر خون کے دھبے نہ تھے اگر یہ واقعہ کی صورت یہ بیان

منجانب ملزم مولوی صدیق حسین صاحب وکیل۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ ملزم پر قتل عمد کا الزام ہے واقعات یہ بیان کئے گئے ہیں کہ اس نے تاریخ ۲۳ مہر ۱۳۳۲ ف بمقام ککلوٹ دوپہر کے وقت محی الدین کو چھری سے ہلاک کیا اور اوس کی نعش کو ایک باولی میں جو اوس گاؤں کے قریب واقع ہے پھینکدیا وجہ تحریک یہ تھی کہ محی الدین کو اوس نے اپنی زوجہ کے ساتھ ایسی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھا جس سے اوسے گمان ہوا کہ فعل ناجائز کی غرض سے وہ اوس جگہ آیا ہے۔ یہ صرف ملزم کے اوس اقبالی بیان سے ظاہر ہوتا ہے جس سے اوس نے رجوع کیا ہے۔ کسی اور شہادت سے ثابت نہیں ہے رویتی شہادت موجود نہیں ہے نہ ایسی شہادت پیش ہوئی ہے جس سے ایسا سلسلہ واقعات ثابت ہو جو بعدم موجودگی شہادت رویت ملزم کو مجرم باور کرنے کے لئے کافی سمجھا جاسکے۔ مقدمہ کا دارومدار صرف ان تین امور پر ہے۔

(۱) یہ کہ ملزم نے قتل کا اقبال کیا تھا۔

(۲) یہ کہ اوس کی زوجہ ہمولا سے اوس نے اقبال کیا۔

(۳) یہ کہ چھری اوس کی نشاندہی سے برآمد ہوئی۔

اقبال کی حالت یہ ہے کہ عدالت سے ملزم نے رجوع کیا ہے اور اوس کی زوجہ نے اپنے اظہار کی نسبت بیان کیا ہے کہ پولیس کے اثر سے ایسا لکھایا تھا۔ چھری کی برآمدگی سے کوئی قیاس بخلاف نہیں پیدا ہوتا۔ کیونکہ کوئی خاص حالت جس سے جرم کا تعلق پایا جاے ثابت نہیں ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مقتول کا پنچنامہ نہیں کیا گیا جو ایک حد تک واقعہ کی مادی شہادت ہوتی اور نہ ملزم کا کوئی لباس جس پر خون کے دھبے ہوں اوس پیش ہوا۔ نہ یہ ثابت ہوا ہے کہ ملزم نے مقتول کی نعش کو باولی میں ڈالدیا۔

اس کے متعلق مہتاب خان گواہ نے بیان کیا ہے کہ شب کے وقت اوس نے دیکھا کہ ملزم ایک پوٹلی لئے ہوئے باولی کی طرف گیا مگر مہتاب خان کا بیان اس قابل نہیں ہے کہ اس سے واقعہ متعلقہ ثابت قرار دیا جائے کیونکہ اگر یہ تسلیم بھی کیا جائے کہ اندھیرے

سرکار عالی بنام محمد

قرار دیتے ہیں اور جملہ شہادت پیش شدہ پر نظر کرتے ہیں، اونہوں نے ملزم کے حق مین پانچ سال سزائے قید باشقت تجویز فرمائی ہے۔ ہم نے بحث وکیل استغاثہ و وکیل ملزم سماعت کی اور تمام شہادت پیش شدہ پر نظر ڈالی ہم شہادت رویت بالکل کمزور پاتے ہین جو کچھ مولا نے بیان کیا ہے وہ شہادت رویت نہین متصور ہو سکتی ہے اس لئے کہ مولا نے بچشم خود واقعہ قتل نہین دیکھا بلکہ اوس کا علم صرف اوس بیان پر محدود تھا جو اوس کے متعلق ملزم نے اوس سے کیا۔ پھر یہ شہادت رویت کسطرح ہو سکتی ہے محمد وہاب جو بتائید الزام پیش کیا گیا ہے وہ اوس نے ملزم کو واردات کی رات کو بارہ بجے جب اندھیری رات تھی ایک تھیلہ لیجاتے ہوئے دیکھا ہم کو قابل اعتبار نہین معلوم ہوتی۔ کیمیکل اگزامنر صاحب نے البتہ کچھ خفیف دھبے اون اشیاء پر پائے جو اون کی امتحان کی غرض سے بھیجے گئے تھے مگر وہ اس امر کی تصدیق کرنے سے معذور ہین کہ یہ خون انسان کا خون تھا پھر یہ امر بھی ہمارے زیر نظر ہے کہ ملزم ذات سے کا قصاب ہے اور جانوروں کا ذبح کرنا اوس کا پیشہ ہے اگر دو ایک دھبے خون کے اوس کے اشیاء پر پائے گئے تو ہم اونکو ایسی حالت مین مفید استغاثہ نہین سمجھ سکتے اب رہا اقبال ملزم سو اس اقبال کو ہم زیادہ قابل وقعت نہین پاتے درحالیکہ ملزم نے من بعد اقبال سے انکار کیا جو شہادت کہ خلاف ملزم پیش ہوئی ہے وہ اسقدر کمزور ہے کہ ہم ایسے سنگین الزام کا ارتکاب بذمہ ملزم ثابت قرار نہین دے سکتے لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم جرم منسوبہ سے بری ہو اور رہا چھوڑ دیا جائے مال لاوارث سمجھا جائے۔

نمبر مقدمہ ۱۶ ۱۳۲۳ف — **نگرانی فوجداری** — فیصلہ ۳ بہمن ۱۳۲۳ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس عالیجناب
مولوی سید ضیاء الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا رکن

سرکار عالی بنام فضلو

کیجاتی ہے کہ ملزم نے مقتول کے سینہ پر سوار ہو کر اوس کا گلا کاٹا ایسی صورت مین چاہئے تو یہ تھا کہ ملزم کے کپڑے خون مین ڈوبے ہوئے ہوتے۔ لیکن مولا نے جب ملزم کو واقعہ کے بعد ہی دیکھا تو اوس کے جسم پر ایک دہبہ خون کا نہ تھا۔

یہ بھی تعجب خیز ہے کہ جس مقام پر یہ واقعہ ہوا وہان کی زمین پہلے خون آلودہ تھی اور جس چھری سے یہ قتل سرزد ہونا بیان کیا جاتا ہے اوس پر صرف چند خفیف نشانات خون کے تھے جن کے متعلق امتحان کیمیائی سے یہ نہ ثابت ہو سکا کہ یہ دہبے خون انسان کے ہین۔ مہتاب خان کی شہادت یہ ہے کہ اوس نے ملزم کو ایک پوٹلی شب کے وقت لیجاتے ہوے اور پھر وہی پوٹلی کے واپس آتے ہوئے دیکھا۔ یہ شہادت بالکل ناقابل اعتبار ہے رات اندہیری تھی لیکن اوس نے ملزم کو شناخت کرلیا۔ باوجود اس کے کہ ملزم ایک غیر معمولی حالت میں تھا یہ نہین دریافت کیا کہ کس غرض سے ملزم گیا تھا نہ اسکا ذکر کسی سے کیا۔ ہماری رائے مین یہ شہادت محض مصنوعی اور ناقابل اعتبار ہے۔ مولا کی شہادت بذات خود ضعیف ہونے کے سوا اس وجہ سے بیکار ہو گئی ہے کہ جج کورٹ مین اوس نے اپنی ابتدائی شہادت سے انحراف کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ پولیس کے دباؤ سے اوس نے شہادت ادا کی تھی۔ ملزم کے خلاف جو کچھ شہادت ہے وہ یہ ہے اور ہماری رائے مین یہ ایسی نہین ہے کہ ملزم مجرم قرار دیا جا سکے لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم نور محمد بری ہو۔ اور اشیار برآمد شدہ جن کی ملکیت سے ملزم انکار کرتا ہے بحق سرکار ضبط ہوں اور باقی اشیا بعینہ لاوارث تصور کر دیئے جائین۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ ملزم پر یہ الزام عائد ہے کہ اوس نے تاریخ ۱۹ مہر ۱۳۲۲ف بمقام موضع ککلورٹ مسمی محی الدین کو بہ ضرب جنبیہ ہلاک کیا۔ بتائید الزام علاوہ دیگر شہادت کے اقبال ملزم جو اوس نے باجلاس ناظم عدالت ڈویژن اور دیگر ضلع بیدر قلمبند کرایا ہے اور رائے کیمیکل اگزامنر دربارہ واقع ہونے خون بر جنبیہ اور مقتول کے کپڑے پر پیش کئے گئے۔ شہادت مولا زوجہ ملزم ناظم عدالت جاگیر ضلع شہادت صدیت کے

کے سر پر چھ اینچ کے قطر کی لکڑی سے ضرب لگائی جس کے صدمہ سے وہ ہلاک ہو گیا اس شہادت سے بادی النظر میں ملزم پر جرم قتل انسان مستلزم السزا کا عائد ہوتا ہے اس لئے عدالت ابتدائی کو دفعہ ۲۲۰ تعزیرات آصفیہ کی فرد جرم سنانی چاہئے تھی اگر بعد کامل تحقیقات کے یہ ثابت ہو کہ ملزم کا فعل قتل انسان مستلزم السزا کی حد تک نہیں پہونچتا ہے تو سزا میں تخفیف ہو سکتی ہے۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ عدالت ابتدائی ملزم کو دفعہ ۲۲۰ تعزیرات کی فرد سنائے اور حسب ضابطہ مقدمہ عدالت سشن میں کمٹ کرے۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ مجھے اپنے فاضل شریک کی رائے سے اتفاق ہے مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ کا دراصل اسیقدر فرض ہے کہ وہ ایسے مقدمات میں جو قابل سپردگی سشن ہیں شہادت قلمبند فرما کر اوس پر صرف اسی قدر غور کرے کہ بادی النظر میں آیا وہ شہادت ایسی ہے کہ عدالت سشن اوس پر موازنہ کرنیکے بعد کوئی نتیجہ اخذ فرما سکتی ہے بلا لحاظ اس امر کے کہ وہ ملزم کو بری یا سزایاب کرے گی جس سے مراد یہ ہے کہ موازنہ شہادت بالکل عدالت سشن کے متعلق ہے مقدمہ زیر نگرانی میں جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ ہرگز اس قبیل کی نہیں جس سے بادی النظر میں یہ کہا جا سکے کہ وہ اس قدر ضعیف ہے کہ عدالت سشن ہرگز اوس پر توجہ نکرے گی اور سپردگی ملزم کے حق میں صرف ایک طرح کی ایذا رسانی ہوگی لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم کو زیر دفعہ ۲۲۰ فرد قرارداد جرم سنا کر مقدمہ سپرد عدالت سشن کیا جائے۔ فقط

تصحیح فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۳۱ سنہ ۱۳۲۴ھ — منفصلہ ۸ اسفندار سنہ ۱۳۲۴ف

باجلاس کامل

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و

نرہری (مستغیث) نگرانی خواہ

بنام

بنکو (ملزم) طرف ثانی

قتل - قتل انسان مستلزم السزا - شہادت - شہادت تائید الزام - تجویز قرارداد جرم - شہادت تائید استغاثہ سے جو الزام بادی النظر میں عائد ہوتا ہو اوس کے خلاف فرد جرم مرتب کرنے کا عدم جواز - مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعات ۲۲۰ و ۲۲۴ -

تجویز ہوئی کہ جب گواہان رویت نے یہ بیان کیا ہو کہ اثنائے تکرار میں ملزم نے مقتول کے سر پر جو تیغہ کے قطر کی کڑی سے ضرب لگائے جسکے صدمہ سے وہ ہلاک ہو گیا تو ایسی شہادت سے بادی النظر میں ملزم پر جرم قتل انسان مستلزم السزا کا الزام عائد ہوتا ہے اسلئے ایسی صورت میں حسب دفعہ ۲۲۰ تعزیرات آصفیہ فرد جرم سنائی چاہیے -

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے -

منجانب نگرانیخواہ پنڈت کیشو راؤ صاحب مسٹر کلیان رام آر صاحب وکیل -

نواب حاکم الدولہ بہادر رئیس مجلس - وکیل نگرانیخواہ کا بیان سنا گیا واقعات یہ ہیں کہ ملزم کو پولیس نے بالزام دفعہ ۲۲۰ تعزیرات آصفیہ چالان کیا تھا عدالت نے ثبوت لینے کے بعد ملزم کو دفعہ ۲۲۴ کی فرد سنائی اور اوس کو اوس جرم کا مجرم قرار دیکر ازدیاد سزا کیلئے نظامت ضلع میں مقدمہ کو سپرد کیا - نگرانیخواہ کی بحث یہ ہے کہ شہادت تائید الزام سے ملزم پر جرم قتل انسان مستلزم السزا کا عائد ہوتا ہے - اس لئے عدالت ابتدائی کو چاہیئے کہ ملزم کو دفعہ ۲۲۰ تعزیرات آصفیہ کی فرد سنا کر مقدمہ سشن میں کمٹ کرے - ہم نے شہادت تائید الزام پر غور کیا گواہان رویت نے بیان کیا ہے کہ اثنائے تکرار میں ملزم نے مقتول

نگرانی بناراضی تجویز مولوی محمد ظہیر الدین صاحب ناظم درجہ اول تعلقات دیگلور ضلع اورنگ آباد مورخہ ۸ مہر ۱۳۲۲ف مشعر اینکہ حسب دفعہ ۲۲۰ فرد جرم مرتب کی جائے -

سرکار عالی بنام رسیا

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی و مولوی سید سراج الحسن صاحب اراکان متفق الرائے) ملزم پر مسماۃ لچھمی دیوی کے قتل کا الزام کہا جاتا ہے کہ بہ نیت سرقہ زیور ملزم مقتولہ کے مکان میں شام کے وقت داخل ہوا اور اوس کے جسم سے زیور لینا چاہا۔ مقتولہ نے پولیس میں رپورٹ کرنیکی اوس کو دہمکی دی۔ جس سے مشتعل ہو کر اوس نے مقتولہ کے سر اور کندہوں پر کلہاڑی سے شدید ضربات پہونچائے جس سے مقتولہ ہلاک ہو گئی۔ عدالت سشن نے بعد تحقیقات ملزم کو مجرم قرار دے کر قصاص کی رائے دی۔ اب یہ مقدمہ بغرض تصحیح جلسۂ کامل میں پیش ہے۔ ملزم کی طرف سے کوئی وکیل نہ تھا اس لئے مولوی عبد القیوم صاحب کے اوس کی طرف سے پیروی کرنے کی اجازت جاری ہو دی گئی۔

وکلاء کی بحث سماعت ہوئی اور شہادت شاملہ مثل پر غور کیا گیا۔ تائید الزام میں مسماۃ بینی اور لنگا ریڈی پولیس پٹیل جہڑو اور راجیا کی شہادت دلائی گئی ہے۔ مسماۃ بینی بیان کرتی ہے کہ مقتولہ کے گہر کے قریب وہ بیٹھی تھی کہ مقتولہ کے گہر سے شور و غل کی آواز آئی آواز سنکر وہ مقتولہ کے گہر گئی اور دیکہا کہ ملزم مقتولہ کو کلہاڑی سے مار رہا ہے مظہرہ کو دیکہکر ملزم بہاگ گیا جہڑو و راجیا کا بیان ہے کہ انہوں نے ملزم کو مقتولہ کے گہر کے قریب بہاگتے دیکہا پولیس پٹیل بیان کرتا ہے کہ اساس واقعہ کی اطلاع پاکر مقتولہ کے گہر گیا اور وہاں اوس کو مجروح پایا۔ اور اوس کے استفسار پر مقتولہ نے بیان کیا کہ ملزم نے اوس کو مارا ہے۔

جہڑو اور راجیا کا بیان ہے کہ جس وقت مقتولہ نے پولیس پٹیل سے یہ کہا کہ ملزم نے اوسکو مارا ہے یہ دو نون اوس وقت موجود تہے۔ اس مقدمہ میں رویت کی شہادت فقط مسماۃ بینی کی ہے بقیہ تین گواہ مقتولہ کے بیان قبل مرگ کی شہادت دیتے ہیں۔ اب دیکہنا یہ ہے کہ ان شہود نے مقتولہ کا بیان قبل مرگ ثابت ہے یا نہیں۔

ڈاکٹر عبد السبحان جنہوں نے مقتولہ کی نعش کا پوسٹ مارٹم کیا ہے بیان کرتے ہیں کہ مقتولہ کے سیدہے رخسار کی ہڈی کے نیچے ایک زخم ۳ انچہ طول اور دیڑہ انچہ

عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی۔اے بیرسٹرایٹ لاو عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا اراکان سرکار عالی

مستغیث

بنام

ونسیا

ملزم

قتل عمد - بیان مقتول قبل از مرگ - شہادت ناقابل اعتبار - اقبال ملزم - اقبال قبل چالان جس سے بعد میں انکار کیا گیا ہو - اقبال قبل چالان جس کی تائید اور شہادت سے نہ ہو - اقبال ناقابل ادخال شہادت -

تجویز ہوئی کہ (۱) چونکہ ڈاکٹر کے بیان سے ثابت ہے کہ مقتولہ کے بغیار سر اور مونڈھے پر ایسے متعدد ضربات تھے جن سے کثرت خون بہہ جانیکی وجہ سے موت واقع ہوئی لہذا یہ قیاس نہیں کیا جاسکتا کہ ایسے شدید ضربات کے بعد مقتولہ کے ہوش و حواس باقی رہے ہوں اور وہ یہ کہہ سکی ہو کہ ملزم نے اوسکو مارا ہے اس لئے شہادت نسبت بیان قبل از مرگ قطعاً ناقابل اعتبار ہے۔

(۲) اقبال قبل چالان جس سے بعد رجوع کیا جائے اور جس کی تائید کسی اور شہادت سے نہ ہوتی ہو بخلاف ملزم استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مستغیث مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔

منجانب ملزم مولوی محمد عبدالقیوم صاحب وکیل۔

تصفیہ رائے مولوی مرزا حیدر حسین بیگ صاحب ناظم صدر عدالت حیدرآباد [illegible] ملزم [illegible] بہ ثبوت جرم قتل عمد مندرجہ دفعہ ۲۱۹ تعزیرات سرکار عالی بعد منظوری حضرت اقدس و اعلیٰ قصاصاً قتل کیا جائے۔ [illegible] مجلس عالیہ میں [illegible] ہو۔

سرکار عالی بنام رسیا

جو حاضر عدالت ہیں کوئی وجہ شبہ خون کا ہے ان جملہ حالات کے لحاظ سے ہم کو ملزم کو مجرم باور کرنے میں سخت شبہ ہوتا ہے بلکہ تمام رود اد مثل پر غور کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کوئی اور شخص ہے پولیس نے ملزم کو جو ایک نا کردہ گناہ ہے عدالت میں مجرم قرار دے کر پیش کیا ہے۔

ایک امر قابل غور یہ بھی ہے کہ جس زیور کے سرقہ کے لئے اس قتل کا ہونا پولیس کی طرف سے بیان کیا جاتا ہے وہ نہایت خفیف المالیت ہے اس لئے یہ قیاس نہیں ہو سکتا کہ غرض قتل کی سرقہ زیور تھی بہر حال ہماری رائے میں ملزم اس قابل ہے کہ بری کیا جائے لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم رسیا ولد یلیا بری کیا جائے۔ مال مقتول کے ورثا کو باخذ رسید دیا جائے۔ فقط

تصحیح فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۵ ۱۳۲۳ف — ۱۲ اسفندار ۱۳۲۳ف

جانب تنقیح

باجلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے۔ ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ارکان

پولیس جاگیر راجہ شیوراج دھرم ونت بہادر — مستغیث

بنام

خنجر مستان — ملزم

بیان قبل از مرگ۔ بیان قبل از مرگ کب قابل ادخال شہادت ہے۔ اشتعال جرم

تصحیح جانب مولوی محمد شریف الدین صاحب مددگار صدر عدالت جاگیرات راجہ راجایان راجہ شیوراج بہادر دھرم ونت مورخہ مرقومہ ۱۳۲۲ف فقرہ ملزم کا فعل داخل تعریف ۔۔۔ دفعہ ۲۰۴ تعزیرات سرکار عالی ہے اور بلحاظ جملہ حالات مقدمہ ملزم کو ایک سال قید با مشقت کی سزا دینا کافی ہوگا۔

سرکار عالی بنام ہرسیا

عرض اور سوا انچ گہرا تھا۔ دوسرا زخم بائیں گال پر سوا چار انچ لانبا ایک انچ چوڑا اور ایک انچ گہرا سیدھے ہونٹ کے بیرونی حصہ سے شروع ہو کر سیدھی لو کی کے پیچھے تک پہونچا تھا۔ تیسرا زخم سیدھے مونڈھے کی پشت پر پانچ انچ لانبا ۴ انچ چوڑا دو انچ گہرا تھا اس طرح اور تین زخم مقتولہ کے سر اور مونڈھے پر تھے ان زخموں سے خون بکثرت بہہ جانے سے موت واقع ہوئی ہے جن زخموں کا ہونا ڈاکٹر بیان کرتے ہیں کبھی یہ قیاس نہیں ہو سکتا کہ ان ضربات کے پہونچنے کے بعد مقتولہ ہوش و حواس میں ہو گی بلکہ سر اور گردن کے زخموں کے بعد یہ ناممکن ہے کہ اوس کے حواس اس قابل رہیں کہ وہ پولیس پٹیل سے یہ کہسکی ہو گی کہ ملزم نے اوس کو مارا ہے اس لئے مقتولہ کے بیان قبل مرگ کی نسبت جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ قطعاً قابل اعتبار نہیں ہے۔

وکیل سرکار ملزم کے بیان اقبالی مورخہ ۲ امرتیر سنہ ۱۳۳۳ف پر زور دیتے ہیں یہ بیان ملزم کی گرفتاری کے تیسرے روز قلمبند کیا گیا ہے اس بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ مالی پٹیل کے کہنے سے ملزم نے مقتولہ کو ہلاک کیا۔ اس بیان سے واقعات مندرجہ چالان کی تائید نہیں ہوتی ہے کیونکہ چالان میں بیان کیا گیا ہے کہ ملزم بہ نیت سرقہ مقتولہ کے گھر میں داخل ہوا تھا اور مقتولہ کی مزاحمت کی وجہ سے اوس کو قتل کیا۔ ملزم نے بیان اقبالی سے بعد چالان رجوع کیا اور اقبال کی تائید کسی اور شہادت سے نہیں ہوتی لہذا ایسے بیان اقبالی سے کوئی نتیجہ ملزم کے خلاف نہیں نکالا جا سکتا۔

ایک امر حیرت خیز یہ ہے کہ باوجودیکہ ملزم نے مالی پٹیل کے اغوا سے مقتولہ کو قتل کرنا بیان کیا ہے مگر اوس مالی پٹیل کی نسبت پولیس کا کوئی کارروائی کرنا یا کم از کم اوسکو شہادت میں پیش کرنا مسل سے نہیں ظاہر ہوتا۔

یہ امر بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ملزم نے مقتولہ کے رخسار اور سر پر شدید ضربات پہونچائے اور ان زخموں سے اسقدر خون بہا کہ ہلاکت واقع ہوئی مگر اون زیورات پر جو مقتولہ کے کان اور گلے میں تھے کوئی دھبہ خون کا نہیں آیا چالان میں کوئی ذکر ان زیورات کے خون آلودہ ہونے کا نہیں ہے نہ اسوقت اون زیورات پر

سرکار عالی
بنام
شیخ مستان

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوسکتے ہیں۔

منجانب مستغیث مولوی کبیر خاں صاحب وکیل حاضر۔

ملزم اصالتاً حاضر۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان شق فوجداری
حسب دفعہ ۲۲۴ ضابطہ فوجداری سرکار عالی یہ مقدمہ بغرض تصفیہ ہمارے اجلاس پر پیش
ہوا ہے مختصر واقعات یہ ہیں اور بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم شیخ مستان نے بتاریخ ۱۶ آبان
سنہ ۱۳۲۲ف بوقت ۷ بجے شام کے بمقام قصبہ سر اشاہ پور جاگیر راجہ شیو راج بہادر واقع
ضلع پربھنی ایک شخص مسمی گوبند راؤ کو چھری کے ضرب سے زخمی کیا اور جو ان زخمین
زخموں سے تین گھنٹے کے عرصہ میں فوت ہو گیا۔ وجہ مخاصمت یہ بیان کیجاتی ہے کہ مقتول
نے ملزم کی زوجہ کو تقریباً دو ماہ سے بہ تعلقات ناجائز اپنے ساتھ اور اپنے گھر میں رکھ لیا
تھا منجانب استغاثہ بتائید الزام ۱۰ گواہوں کے علاوہ مقتول کا بیان قبل موت قلم بند
کردہ تحصیلدار صاحب تعلقہ اور اقبال ملزم جو ناظم عدالت درجہ سوم علاقہ جاگیر مذکور نے
تحریر کیا تھا پیش کئے گئے ہیں قبل اس کے کہ ہم شہادت پیش شدہ کا اندازہ کریں ہم
مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیان قبل موت مقتول اور اقبال ملزم کے قابل ادخال شہادت
ہونے کے متعلق کافی غور کر لیں۔ یہ بیان مقتول ملزم کے مواجہ میں نہیں قلم بند ہوا ہے
اور نہ تحصیلدار صاحب جس نے اسے قلم بند کیا تھا اونکی شہادت اسکے متعلق لیگئی ہے
بیان قبل از مرگ اگر قابل ادخال ہے تو وہی قانونی اثر رکھتا ہے جو مقتول کی شہادت
کا ہوتا۔ اگر وہ خود زندہ ہوتا اور ملزم کے خلاف شہادت پیش کرتا۔ لہذا اس کو قابل ادخال
تسلیم کرنے میں ازبس احتیاط کی ضرورت ہے اسی وجہ سے از روئے شرع شریف
ملزم کے خلاف استعمال ہی نہیں ہو سکتا ہے اور قانون نے اگرچہ اسکا ادخال جائز رکھا ہے
مگر انڈین لا رپورٹوں کے اکثر نظائر صاف بتلاتے ہیں کہ یہ بیان قابل ادخال نہیں تا وقتیکہ
یہ یا تو ملزم کے سامنے کیا گیا ہو یا مجسٹریٹ جس نے اوسے تحریر کیا ہے اپنی شہادت
حلفی سے اس کو ثابت نہ کرے کہ جو کچھ اوس نے بطور بیان لکھا تھا وہ مقتول ہی کے الفاظ تھے

اقبال جس سے بعدیں انکار کیا جائے۔ اقبال کا ناقابل ادخال شہادت ہونا۔ قتل۔ قتل انسان مستلزم السزا۔ ناگہانی لڑائی میں بحالت اشتعال طبع ہلاکت کا واقع ہونا۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۲۱۰) مستثنیٰ دوم و چہارم۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۶۸ و ۱۹۹۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بیان قبل از مرگ بصورت قابل ادخال ہونے کے وہی قانونی اثر رکھتا ہے جو بصورت حیات مقتول اوسکی شہادت کا ہوتا بس ہو۔ یکے قابل ادخال تسلیم کرنے میں از بس احتیاط کی ضرورت ہو اسوجہ سے خصوصاً بخلاف ملزم قابل استعمال نہیں ہے اور قانوناً بھی تاوقتیکہ وہ ملزم کے روبرو میں قلمبند نہ کیا گیا یا مجسٹریٹ قلم بند کنندہ کے علمی بیان سے یہ ثابت نہ ہو کہ سر دست جو کچھ اوس نے بطور بیان کے کہا وہ مقتول کے الفاظ تھے یا وہ مقتول کے اشارہ و کنایہ سے اخذ ہوا قابل ادخال نہیں ہے اور یہ لزوم محض اس وجہ سے کہ ملزم کی جانب سے اسکو قابل ادخال ہونے کا عذر یا اعتراض نہیں ہوا ترک نہیں ہو سکتا۔

نظیر مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۳۴ صفحہ ۹۹۱ کا حوالہ دیا گیا۔

(۲) اقبال ملزم جس سے بعد میں انکار کیا گیا ہو اوس وقت تک قابل ادخال شہادت نہیں ہو سکتا جبتک کہ بذریعہ اطمینان یہ ثابت نہ ہو کہ ملزم نے بلا جبر و اکراہ وہ اقبال کیا اور مجسٹریٹ نے بدون تمام ہدایتوں کی پوری پوری پابندی کی ہو دفعات ۱۶۸ و ۱۹۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں درج ہیں اوسکو شہادت مشکوک سے بھی اوس کی تائید ہوتی ہے۔

نظیر مندرجہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۹ صفحہ ۷۲۰ کا حوالہ دیا گیا۔

(۳) جب ناگہانی لڑائی میں بوجہ اشتعال طبع ہلاکت واقع ہو تو ملزم کا قتل مستثنیٰ چہارم دفعہ ۲۱۰ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی میں داخل ہو جاتا ہے۔

پولیس جاگیر نظام [illegible] نشان

ہا شے اور یہی طریقہ ایک گونہ ہمیں انتشار میں ڈالتا ہے کہ جو مجسٹریٹ ہیں نے اقبال کو قلم بند کیا اوس نے تمام لوازم قانونی مد نظر رکھے تھے وجہ شبہ ہم کو تھا۔ گواہ نمبر (۱) اسکو سالار صاحب سے پیدا ہوتی ہے جو جاگیر پولیس کا جوان ہے جو بجانب پولیس پیش کیا گیا ہے اسکا بیان ہے کہ بروز واردات امین صاحب کوتوالی کے مکان میں کھڑا ہوا تھا امین صاحب سے مجھے کہے کہ دوڑو تو میں اسطرف دوڑا اور دیکھا کہ مستان ملزم حاضر اجلاس اور مقتول گوبند ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے کھڑے ہے۔ تھے تو میں نے مستان کو ایک لاٹھی مارا تاکہ گوبند کو چھوڑ دے .... وغیرہ وغیرہ ..... اور میں نے ... اکو لیکر کچہری کی طرف آیا۔ امین صاحب وہیں پیچھے سے ملے ؟ اگرچہ ایک طرف تو بیان ت اقبال ملزم کی تائید ہوتی ہے مگر ساتھ ہی اوس کے ہماری توجہ دفعہ (۱) منا (۲) کی طرف معطوف ہو جاتی ہے اور وہ اس طرح سے کہ یادداشت مجسٹریٹ جنہوں نے اقبال قلم بند کیا ہے مستنبط ہوتا ہے کہ ملزم منتظم یعنے امین کوتوالی شاہ پور کی جانب سے پیش ہوا تھا گواہ نمبر (۱) کا حلفی بیان ظاہر کرتا ہے کہ اوس نے جو جوان پولیس تھا ملزم کو مارا بھی اسکے دوسرے تیسرے روز ہی ملزم کا اقبال قلم بند ہوا۔ مگر ہمکو نوٹ مجسٹریٹ سے پتہ کہیں نہیں معلوم ہوتا کہ حسب دفعہ (۱۹۰) ضابطہ وقت تحریر اقبال کوتوالی علیحدہ کردی گئی تھی علاوہ بریں ایسی حالت میں مجسٹریٹ نے اقبال ملزم کا لینے سے قبل اکراہ پیش ہونے کے متعلق کسطرح اطمینان کرلیا تھا خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ گواہ نمبر ۲ کے ایک جوان نے ملزم کو مارا بھی تھا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مجسٹریٹ نے کوئی نوٹ اس کے متعلق نہیں کیا۔ بہرحال احتیاط کا اقتضاء جو کچھ ہی معلوم ہوتا ہے ایسی حالت میں جبکہ جاگیرات کا انتظام عام طور سے سرکار عالی کے انتظام سے مختلف ہے۔ ہم ایک سنگین ترین الزام میں ملزم کے خلاف اوس کے اس اقبال کو جس کے طریقہ قلم بند کرنے میں عدم کا بھی گمان ہو قابل لحاظ شہادت سمجھیں باب صرف گواہوں کی شہادت محتاج غور رہ جاتی ہے منجملہ گواہان پیش شدہ کے صرف دو گواہ نمبر (۱) اور نمبر (۳) ایسے ہیں جنہوں نے اگرچہ ملزم کو بچشم خود نہ چھری لگاتے ہوئے نہیں دیکھا مگر مقتول اور ملزم کو ایک دوسرے

پدریاگی بنام فیض شاہ

اور اون کے قلم بند کرنے میں کس طریقہ کا استعمال کیا گیا کیا یہ بیان مسلسل بجواب سوالات مجسٹریٹ ادا کیا گیا یا وہ مقتول کے اشارے اور کنایے سے ماخوذ ہوا بہرحال وقت تحریر ملزم کی عدم موجودگی سے لازم ہوتا ہے کہ مجسٹریٹ مذکور کی شہادت اوس کے متعلق قلمبند ہوتی محض اس وجہ سے بھی یہ لزوم ترک نہیں ہو سکتا ہے کہ خود ملزم نے ایسے بیان قبل موت کے ادخال شہادت ہونے پر عذر یا اعتراض نہیں کیا۔ (دیکھو نیچو داس بنام قیصر ہند کلکتہ جلد نمبر ۲۴ صفحہ ۹۹) یہ امر لائق وکیل مستغاثہ کا مسلمہ ہے کہ لزوم متذکرہ بالا کی پابندی نہیں ہوئی۔ جس وقت تحصیلدار نے مقتول کا بیان قلم بند کیا اوس وقت ملزم موجود نہ تھا اور نہ یہ تحصیلدار شہادت میں طلب ہوئے جس سے لازم ہوا اسکے متعلق عدم کا موقع ملتا۔ ان تمام حالات سے ہم بیان قبل موت مقتول کو قابل ادخال شہادت نہیں تصور کرتے اس کے بعد ہم اقبال ملزم پر غور کرتے ہیں۔ اقبال ملزم بتاریخ ۲۲ آبان ۱۳۲۲ف ناظم عدالت درجہ سوم تعلقہ شاہ پور نے قلم بند کیا۔ حسب دفعہ ۱۹۶ ضابطہ فوجداری ناظم مذکور کا تصدیقی نوٹ بھی مندرج ہے لیکن اس اقبال سے ملزم نے وقت تحقیقات مقدمہ باجلاس مددگار صدر عدالت جاگیر شیو راج بہادر انکار کیا۔ اس میں شک نہیں کہ قانوناً ایسا اقبال مابعد کے انکار سے ناجائز نہیں ہو سکتا ہے مگر عدالت پر فرض ہے کہ اپنا کامل اطمینان کرے کہ ملزم نے اقبال اول بالجبر و استکراہ کیا ہے اور مجسٹریٹ قلم بند کنندہ نے اون تمام ہدایتوں کی پابندی کی ہے جو دفعات ۱۹۶ ضابطہ میں درج کئے گئے ہیں تمامی ہائیکورٹس اس امر پر متفق الرائے ہیں کہ ایسا اقبال اوس حالت میں قابل وقعت ہے کہ تمام لزوم ہدایات قانونی کی پابندی تحریر کنندہ مجسٹریٹ سے عمل میں آئے ہوں ایسی حالت میں جبکہ ملزم نے عدالت کے تحقیقات مقدمہ کے وقت انکار سے کیا ہو اس امر کا تصفیہ کہ ایسے اقبال کو کیا وقعت دی جائے وہ اصل حیطہ قانون سے تعلق نہیں رکھتا ہے جیسا کہ اوس احتیاط سے جو جج کو کام میں لانی چاہئے (۱۹ بمبئی صفحہ ۷۲۸) بہتر طریقہ ایسی حالت میں صحت اقبال ملزم کو جانچنے کا بھی مانا گیا ہے کہ وہ مع شہادت پیش شدہ کے ساتھ دیکھا جائے اور اوس سے کوئی نتیجہ بعد احتیاط وہ بھی اخذ کی

بہ ہلاکت وقوع میں آئی۔ اب سوال یہ ہے کہ یہ فعل کس دفعہ کی تحت میں آتا ہے۔ لائق مددگار صدر عدالت نے جو اسے زیر استثنا دوم دفعہ ۲۱۸ بیان کیا ہے اوس سے ہم اتفاق نہیں کر سکتے تمام شہادت پر غور کرنے کے بعد البتہ ہم ملزم کو اوسی دفعہ کے استثنا چہارم میں پاتے ہیں لہذا

حکم ہوا کہ

ملزم شیخ مستان تین سال قید سخت میں بسر کرے۔ کلہاڑی ورثا مقتول کو واپس اور چھری بعینہ لا وارث ہلاک کیجائے۔ فقط

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۲ ۱۳۳۱ف منفصلہ ۱۴ اسفندار ۱۳۳۱ف

عدالت متعلقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا
و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا

ارکان

سرکار عالی بذریعہ پیشانی (مستغیث) نگرانی خواہ

بنام

گھمڑم چنا وغیرہ (ملزمین) طرف ثانیان

قتل۔ شہادت رویت۔ قطعی سلسلہ واقعات کی عدم موجودگی۔ پنچنامہ برآمدی مال کب قابل ادخال شہادت ہے۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب واقعہ قتل کی شہادت نہ ہو اور نہ شہادت سے کوئی ایسا سلسلہ واقعات کا ثابت ہوتا ہو جس سے یہ لازم ٹھہرے کہ

نگرانی بنا مرافعہ تجویز مولوی محمد عبدالکریم صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع ناندیڑ مورخہ ۱۰ امرداد ۱۳۳۱ف مشعرہ سزای ملزمین مسلمہان۔

سے لپٹے ہوئے پایا۔ اور انہین نے ملزم کو پکڑا اور خون دیکھا اگرچہ چھری جس سے ضرب پہونچائے گئے تھے اوس وقت اونہوں نے نہیں پائی بلکہ دوسرے روز اوس مقام سے یہ چھری برآمد ہوئی ۔

شہادت پیش شدہ سے یہ امر تو پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے کہ ملزم کی زوجہ کو مقتول ناجائز اغراض کے لئے دو ماہ سے اپنے گھر پر رکھ لیا تھا اور ملزم نے اہل تعہد سے دادرسی چاہی تھی۔ بنا رنجا صعب ہی سمجھی جاسکتی ہے دوسرا امر جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ مقتول قوی الجثہ شخص تھا اور ملزم اوس سے خائف تھا۔

شہادت سے یہ بھی ہویدا ہے کہ جس شام کو واردات ہوئی ملزم کی زوجہ مقتول کے ساتھ آرہی تھی۔ مقتول کے ہاتھ میں ایک لوہے کی کلہاڑی بھی تھی گواہوں کی شہادت پیش شدہ اس ذکر سے بالکل ساکت ہے کہ مقتول کے زخمی ہونے سے قبل ملزم اور مقتول کے درمیان کس طرح سے حملہ کا آغاز ہوا اور اوسکا بانی کون تھا جس چھری کو کہ جارحہ بتلایا جاتا ہے وہ ایک معمولی لوہے کا ٹکڑا ہے جو عموماً ہمارے خیال میں ترکاری وغیرہ کاٹنے کے کام میں لیا جاتا ہے اور جس سے بغیر پھل تیار اور کوشش کے شاید پرندہ بھی ذبح نہ ہوسکیں۔ اس سے ہمارا قیاس ہوتا ہے کہ ایک معمولی جسامت کا شخص جو اپنے دشمن سے خائف بھی ہو اور نہ اوس کو وہ قتل کرنیکی نیت رکھتا ہو اور جبکہ ہتھیار بھی باوقت کے بہم پہونچ سکتے ہوں اس چھری کا انتخاب ایک قوی الجثہ شخص کے جبکہ وہ بالکل ہوش و حواس میں ہو سر راہ قتل کیلئے ارادہ کرے ان تمام واقعات پر غور کرتے ہوئے ہمارے خیال میں قتل عمد کا الزام ملزم پر ثابت نہیں ہوتا ہے گواہان نمبر (۱) اور تین کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ مقتول اور ملزم میں سخت لڑائی ہوئی مقتول کے ہاتھ میں ایک کلہاڑی تھی۔ ملزم نے اپنی زوجہ کو بھی مقتول کیساتھ پایا اوس کو مقتول کے خلاف ذراسی تحریک پر بھی سخت اشتعال طبع ہونا فطرتی تھا۔ اس لڑائی کا نتیجہ گو بیند کی موت ہوئی جسمیں ملزم کا ایک حصہ لینا بھی تسلیمی امر معلوم ہوتا ہے پس ملزم کے سبب سے

سرکار عالی بنام لچھرام جینا

راستہ سے گذر رہے تھے ہماری رائے میں ناظم عدالت ضلع نے صحیح طور پر اس سے
یہ رائے قائم کی ہے کہ واقعہ بینہ خلاف قیاس ہے۔

اس واقعہ کے علاوہ ندی میں نعش کو ڈبانے کی جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ بھی نہایت مشتبہ ہے ایک تو اس وجہ سے کہ (جیسا کہ عدالت ماتحت نے لکھا ہے) ہما اندھیرا تھا دوسرے یہ کہ کسی گواہ نے واقعہ کی اطلاع گاؤں میں نہیں دی یہ بھی قرینہ اون گواہوں پر عائد ہوتا ہے جنہوں نے راستہ کے قریب سے ملزمین کو نعش لیجاتے ہوئے دیکھا تھا۔ ایک امر تعجب خیز یہ بھی ہے کہ گو نعش تقریباً پانچ روز پانی میں رہنے کے بعد برآمد ہوئی ہے اور اس کی حالت ڈاکٹری رائے میں اس قابل نہ تھی کہ نوعیت ضرب کے متعلق قائم کیجا سکے باوجود اس کے بعض گواہوں نے شناخت کر لیا کہ فلاں شخص کی نعش ہے یہ بھی قابل ہے کہ مشورہ قتل کی جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ نہایت ضعیف ہے ایک گواہ (نمبر ۱) نے یہ بیان کیا ہے کہ ملزمین نمبر ۲-۴-۶ گوکھرام جینیا ملزم نمبر ۱ کے مکان پر بیٹھے ہوئے دیکھا تھا لیکن کوئی گفتگو اوس نے نہیں سنی ہے نہ ملزمین کا کوئی ایسا عمل دیکھا ہے جس سے قتل کی نیت یا اوس کی تیاری کا اظہار تسلیم کیا جاسکے اس کے بعد صرف ایک امر قابل توجہ باقی رہ جاتا ہے وہ برآمدگی مال ہے اسکی بھی حالت ناقابل اطمینان ہے۔ کہا جاتا ہے کہ کل مال ایک شخص کے پاس سے برآمد ہوا ہے اور اس شخص کی نشاندہی کل ملزمین نے کی ہے اس کے متعلق صرف پنچوں کی شہادت پیش ہوئی ہے اور وہ بھی ناقابل اعتبار ہے کیونکہ صرف پنچنامہ میں مجمل طور سے لکھدینے سے اور اسکی تصدیق بلا حلف پنچوں سے کرا دینے سے یہ نہیں تسلیم کیا جاسکتا کہ ہر ہر ملزم نے علیحدہ علیحدہ مال کی نشاندہی کی ہے پنچنامے جس طریقہ سے لکھے جاتے ہیں اس کا مجلس عالیہ عدالت کو مقدمات پیش شدہ سے کافی تجربہ حاصل ہوا ہے وہ عموماً نہایت ناقص ہوتے ہیں اور اوس میں خلاف منشاء قانون کوشش کیجاتی ہے کہ جہاں تک ہوسکے ملزم کا اقبال ظاہر ہو۔ بلالحاظ اس کے کہ ایسا اقبال صحیح نہیں ہونیکی وجہ سے بجز برآمدگی مال کے اور کسی غرض کے لئے موثر نہیں ہوسکتا۔

[illegible] بنام [illegible]

بجز ملزمین کے کسی اور نے قتل کا ارتکاب نہیں کیا تو ملزمین پر جرم قتل
عائد نہیں کیا جا سکتا۔

(۲) چونکہ اقبال مندرجہ چٹھا بجز برآمدگی مال کے کسی اور غرض کے لئے
موثر نہیں ہو سکتا لہذا چٹھا میں صراحت یہ درج ہونا چاہئے کہ کس
ملزم نے کس بیان اور کس طریقہ سے کن اشیاء کی نشاندہی کی۔ چٹھا
پنچنامہ میں مجمل طور پر یہ لکھا ہو کہ جملہ ملزمین کی نشاندہی سے مال برآمد
ہوا قابل ادخال شہادت نہیں ہے۔

الغرض مقدمہ ہذا کے لئے یہ رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب سرکار عالی مسٹر کلیان راؤ صاحب وکیل سرکار۔

منجانب ملزم ثانیان پنڈت کیشو راؤ صاحب وکیل۔

نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے

اس مقدمہ میں منجانب کوتوالی تجویز رہائی ملزمین کی نارضامندی سے درخواست نگرانی پیش ہوئی ہے۔ ہم نے عدالت ضلع کے فیصلہ کے علاوہ شہادت پیش شدہ پر بھی غور کیا۔ شہادت ناکافی ہے ایسی شہادت کی بناء پر فرد جرم سنانے کی ضرورت تسلیم نہیں کی جاتی قتل کا واقعہ کسی نے نہیں دیکھا نہ واقعات کا کوئی ایسا سلسلہ بیانات شہود سے ظاہر ہوتا ہے جس سے یہ قیاس لازم آئے کہ بجز ملزمین کے کسی اور نے قتل کا ارتکاب نہیں کیا۔ اس مقدمہ میں نہ تو یہ ثابت ہوا ہے کہ مقتول کون تھا نہ یہ ثابت ہوا ہے کہ کوئی شخص جو ایک خاص وقت تک گاؤں میں دیکھا گیا تھا یکایک غائب ہو گیا نہ یہ ثابت ہوا ہے کہ اس شخص کے ساتھ ملزمین کو عداوت تھی یہ کچھ بھی نہیں ثابت کیا گیا جو شہادت پیش ہوئی ہے وہ صرف اس امر کی ہے کہ ایک روز سر شام ملزمین کسی انسان کی نعش کو جنگلی جانور کی نعش کے لکڑی پر لٹکائے ہوئے لیجاتے ہوئے دیکھے گئے اور وہ بھی ایسے مقام پر جو راستہ سے قریب ہے اور جہاں لوگوں کی آمد و رفت ہونا خود اس سے ثابت ہے کہ گواہان پیش شدہ بازار سے واپس آ رہے تھے اور

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۳۳ ۱۳۲۶ف — منفصلہ ۱۰ اسفندارمذ ۱۳۲۶ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی۔ بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا
و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا
ارکان

بالکشن راؤ — مرافع

بنام

سرکار عالی بذریعہ پولیس اضلاع — مرافع علیہ

تلبیس۔ تلبیس اسٹامپ۔ اسٹامپ کا بلا منظوری سرکار بغرض نفع ذاتی سرکاری مواہیر سے طبع کرنا
شہادت۔ اصول موازنۂ شہادت۔ قیاس۔ قیاسات کا استعمال بخلاف ملزم مجموعہ تعزیرات سرکار عالی
دفعات ۱۰۸ و ۱۰۹۔

تجویز ہوئی کہ (۱) کسی شخص کا سرکاری مواہیر سے سرکار کی منظوری کے بغیر اپنے ذاتی نفع کیلئے اسٹامپ کا طبع کرنا تلبیس اسٹامپ کی تعریف میں داخل ہے
(۲) سرکاری مطبع میں بلا اجازت سرکار اسٹامپ کے طبع ہونے کیلئے چند اشخاص متعلقہ کی باہم سازش کا وجود ضروری ہے اور تا وقتیکہ ایسی سازش کا وجود ثابت نہ ہو محض ایک شخص پر اور اس بنا پر کہ وہ کام کو کرتا یا کر سکتا تھا جرم زیر دفعہ ۱۰۸ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی عاید نہیں ہو سکتا۔

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ سرکار عالی مورخہ ۲۲ بہمن ۱۳۲۶ف مشعر اینکہ ملزم بجرم ملازم کی پاداش میں بجرم مذکور چار سال قید با مشقت میں بسر کرے اور پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرے بصورت عدم ادائی جرمانہ اور پندرہ ماہ قید با مشقت میں بسر کرے۔

رکاوال بنام نرچنا

مال کی برآمدگی کے متعلق عموماً پنچناموں میں یہ صراحت نہیں کیجاتی اور نہ اس پنچنامہ میں ہے کہ کسی ملزم نے کس بیان سے اور کس طریقہ سے کس مال کی نسبت نشاندہی کی۔ اس مقدمہ میں پنچنامہ مورخہ ۲۹۔ شہریور سنہ ۱۳۵۲ ف لکھا ہے کہ ہم عوام سکنہ روبروئی گذام سدپاد لد زسیا ہکوتو لد زسیگا دیگر بھوجناد لد زسیا ...... دیہ کل ملزمین کے نام یہاں لکھے ہیں) ان لوگوں سے ہم ذیل لوگ پوچھنے سے ہم بیان کرتے ہیں کہ مسمی کرمجو جناد لد لیا موضع مالیگاؤں کو ہم نے روبرو شام کے وقت چراغ لگانے کا وقت تھا جب کو آج شب ۱۵ یوم ہوئے موضع گمرسر کے ہاں سے عین ہوا ہے مارے ہیں ہاتھ اور پتھروں سے مارے ہیں اس کے جسم پر کے جیزاں نکال کر مسمی کہیں نیا کے ہاتھ میں دیئے ہیں۔ گذام سدپا سے پوچھنے سے بیان کرتا ہے کہ مسمی بھیمو کو توالی پٹیل مالیگاؤں کو دیئے ہیں۔ صدر بھیمو پٹیل سے پوچھنے میں بیان کرتا ہے کہ صدر چیزیں اپنے کھیت مالیگاؤں میں گاڑ کر رکھا ہوں...... نیز اسکے متعلق کہتا ہے کہ یہ سب جیزاں نکال کر بیان کرتا ہے کہ یہ جیزاں کرمجو جناد لد لیا کے جسم پر کے ہیں تا جس طریقہ سے پنچنامہ میں بیانات لکھے گئے ہیں اسکے لحاظ سے پنچنامہ کو قابل ادخال شہادت قرار دینے میں ہم کو بہت کچھ تامل ہوتا ہے اگر وہ قابل ادخال قرار دیئے جائیں تب بھی ہم نہیں سمجھتے کہ اس سے کل ملزمین کی نشاندہی کی نسبت اطمینان ہو سکتا ہے۔

ان تمام وجوہ سے جو مختصراً اوپر بیان کئے گئے ہیں ملزمین کے مرتکبین جرم منسوبہ ہونے کی نسبت ایسے قوی شبہات پیدا ہوتے ہیں جن کا فائدہ ضرور ملزمین کو ملنا چاہئے لہذا براءت

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

بالکشن وغیرہ
بنام
سرکار عالی

ملزم سے ایک روپیہ کے ٹکٹ خرید ے ۔ یہہ ٹکٹ رامچندر کو فروخت کرنیکی غرض سے دئے ۔ رامچندر نے ایک روپیہ کے ٹکٹ مسمی بلونت کو بغرض فروخت دئے ۔ اسکے کچھ عرصہ کے بعد گنپت رامچندر کے پاس سے جو ٹکٹ باقی تھے واپس لیکر چلا گیا ایک روپیہ کے ٹکٹ جو بلونت کے پاس پہنچگئے تھے وہ رامچندر کے پاس برآمد کر کے پیش کئے گئے ہیں گنپت کا یہہ بیان ہے واپس شدہ ٹکٹ کے عوض میں ملزم نے اوسکو ۱۱ نقد دئے اور سو روپیہ کی ایک چٹھی ملزم کو بھیجے نے اوسکے نام لکھدی اور مارکی چٹھی نشان ش خود ملزم نے مسمی گنڈیا وغیرہ کے نام جو کہ دتاتری کا عزیز ہے لکھدی ۔ یہہ چٹھیان پیش ہوی ہین اور چند چٹھیان نشان ق ۔ ت ۔ دجو دتاتری نے کو ملزم سے تقاضہ کرنے کے لئے لکھین تصدیق ہوی ہین ۔ دتاتری اور گنڈیرا بھی شہادت میں پیش ہوئے ہیں ۔ مادھو راؤ خزانہ دار اول تعلقداری ضلع عثمان آباد پیش ہوا ہے یہہ اس امرکی تصدیق کرتا ہے کہ ۱۳۲۲ سالانہ کے ٹکٹ نقش ج ایک آنہ سے اسفندار ۱۳۲۳ ف واپس کر کے جدید ٹکٹ لئے ۔ ایک شخص گنپت ساکن اورنگ آباد پیش ہوا ہے جو بیان کرتا ہے کہ تین سال کے قبل میں ملزم سے ٹکٹ لیا کرتا تہا ۔ یہہ شہادت ٹکٹ بنانے اور فروخت کرنیکے متعلق ہے ہم نے شہادت مذا پر بہت غور کیا ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ یہہ شہادت شبہات سے بالکل پاک ہے جن وجوہ سے شبہات پیدا ہوتے ہین وہ درج ذیل کئے جاتے ہین ۔

خود ملزم کے مکان سے جو ٹکٹ برآمد ہوئے ہیں اونکے متعلق تین امور لایق غور ہین ۔

اول (۱) یہہ ٹکٹ آذر ۱۳۲۳ ف مین منسوخ ہوئے انکی واپسی کے لئے چھ ماہ کی مدت تہی وہ اردی بہشت مین ختم ہو گئی ۔ ماہ امرداد مین یہہ ٹکٹ برآمد ہوئے جبکہ ان ٹکٹونکی کوئی مالیت باقی نہ تھی ۔

ان کے رکھنے مین ملزم کو سوا خطرہ کے کوئی نفع نہ تھا یہہ قرین قیاس نہین ہے کہ کوئی شخص ایسی چیز اپنے قبضہ مین رہنے دے جس سے اسکو ضرر کا اندیشہ ہو اور فائدہ کی کوئی امید نہ ہو ۔

دوم (۲) یہہ ٹکٹ ملزم کے بستر کے نیچے سے برآمد ہوئے ۔ ایک خطرناک چیز کو جس کو کہ ملزم چھپانا چاہتا تھا ۔ ایسے مقام پر رکھنے کی کوئی وجہ سمجھ مین نہین آتی ۔ قرین قیاس تو یہہ

(۲) گو مقدمات فوجداری میں ملزم کے خلاف قیاسات سے کام لینا جائز ہے لیکن کارآمد نتیجہ نکالنے کیلئے قیاسات کا دائرہ محدود اور معین ہونا چاہئے۔

(۳) اثبات جرم اسٹامپ جعلی کو رکھنے یا فروخت کرنے کیلئے بجز اسکے کہ معتبر اور کافی شہادت پیش ہو محض برآمدی اسٹامپ کی شہادت جبکہ اسٹامپ منسوخ اور بیکار ہوچکے ہوں اور غیر محفوظ مقام سے برآمد کئے گئے اور جو باہم مختلف و خلاف قیاس ہو کافی و قابل اعتبار نہیں ہے۔

منجانب مرافع مولوی غیاث الدین صاحب و مولوی محمد غلام اکبر خانصاحب و مولوی محمد عبدالقیوم صاحب وکلا و مسٹر ڈیسانشاس بیرسٹرایٹ لا حاضر۔

منجانب مرافعہ علیہ مسٹر کلیان رام اپروکیل سرکار و منوہر لعل صاحب مہتمم خفیہ پولیس و مسٹر رنچ بیرسٹرایٹ لا حاضر۔

مولوی سید اعظم صاحب بلگرامی رکن۔ ملزم بالکشن کے حق مین ناظم صاحب اول فوجداری بلدہ نے تحت دفعات ۱۰۸ و ۱۰۹ تعزیرات آصفیہ ۲ سال قید و پانچہزار روپیہ جرمانہ کی سزا تجویز کی جسکی ناراضی سے یہہ مرافعہ ہے۔

ملزم پر الزام یہہ ہے کہ اوس نے کورٹ فیس نقش ح کے جعلی اسٹامپ اپنے قبضہ مین رکھے اور فروخت کئے۔ شہادت جو ملزم کے خلاف پیش ہوئی ہے وہ یہہ ہے کہ بتاریخ ۲ امرداد ۱۳۲۲ ف ملزم کے مکان سے السٹ کے اسٹامپ نقش ح کے برآمد ہوے دو گواہ ایکناتہہ اور گنپت راؤ جو گواہ پیش ہوئے ایسا بیان کرتے ہیں کہ ملزم نے نقش ح کے اسٹامپ اون کے ہاتہہ فروخت کیا۔ اور سرکاری کمیشن سے زیادہ کمیشن دیا۔

ایکناتہہ کا بیان ہے کہ اوس نے جو لا ہے کی ٹکٹ ملزم سے خریدے منجملہ ان کے ۶ الہ کے ٹکٹ سرکار میں واپس کئے اور بعد ہ ٹکٹ اسیقدر مالیت کے خریدے تھا اور ۲ ا ۶ کی ٹکٹ منوہر کے پاس رہن کئے تھے اور لہ کے ڈگمبر کے ہاتہہ فروخت کئے۔

یہہ کل ٹکٹ برآمد کرکے پیش کئے گئے ہیں۔

گنپت کا بیان ہے کہ اوس نے ۱۵ کے موتی اور دالی سونیکے چھلے مسمی دولت سے گرو میں لیکر

اسکو نئے ٹکٹ نہین دئے جو کہ وہ بہت آسانی سے کرسکتا تہا۔ ایکناتہہ کا ایسا نہ کرنا
بہت تعجب خیز ہے۔ اور خلاف قیاس ہے۔ اس امر کے ثبوت کے اغراض کیلئے کہ ملزم نے ٹکٹ
فروخت کئے دتاتری کا اور گنڈیراؤ کے بیانات اور کاغذات نشان ق۔ت۔ و اور کوئی بکار آمد
شہادت نہین ہے۔ گنپت کا دتاتری سے موتی اور سونا قرض لینا ملزم کے خلاف کوئی قیاس
نہین پیدا کرتا ہے ... [illegible] ... ملزم کے خلاف ہوسکتا ہے ... [illegible]
گنڈیراؤ کو کہنا چاہئے نشان ش جیسے متعلق گنڈیراؤ نے مشہارب ... ہے ایک ... [illegible]
لیکن اسکے متعلق ملزم نے کبھی یہہ اقبال نہین کیا کہ یہہ ... کی قیمت کی بابت ہے۔

اس امر کے متعلق کہ جو ٹکٹ نقش ع کے ایکناتہہ اور گنپت نے خریدے وہ ملزم ہی سے
خریدے سوا ان دونون کی شہادت کے اور کوئی شہادت نہین ہے لیکن خود اون کے
بیانات سے ایک دوسرے کی تصدیق نہین ہوتی۔ ایکناتہہ اپنے بیان مین یہہ ظاہر کرنا چاہتا ہے
کہ وہ گنپت راؤ بہالکر سے بالکل ناواقف ہے اور ملزم کے ذریعہ سے اوسکو علم ہوا کہ ملزم نے اوسکے
ہاتہہ ٹکٹ فروخت کئے ہین برخلاف اسکے خود گنپت اور دیگر گواہون کے بیانات سے معلوم
ہوتا ہے کہ ایکناتہہ کی ترغیب سے اور ایکناتہہ کی موجودگی مین گنپت راؤ بہالکر نے ملزم سے ٹکٹ
خریدے دونون مین خوب ملاقات ہے۔ اور دونون کے مکان کا دروازہ ایک ہے مقدمہ کے
اہم گواہون مین یہہ ایک اہم اختلاف ہے۔

اس امر کے متعلق کہ آیا ٹکٹ زیر بحث قبس ہین کوئی ثبوت نہین پیش ہوا ہے بلکہ قیاسات
سے نتیجہ نکالا گیا ہے۔ وہ قیاسات حسب ذیل ہین۔

ملزم کے پاس سے غیر معمولی تعداد کے ٹکٹ برآمد ہوے ملزم کم نرخ پر ٹکٹ فروخت کرتا تہا۔

ملزم وار العزب مین ملازم ہے۔

گواہان نمبر ۴-۱۹-۲۲-۲۳ کی شہادت سے یہہ ثابت ہے کہ کاغذ مختوم کی تعداد مین کوئی
کمی نہین ہے۔ سادہ کاغذ کی مقدار مین کمی ہے۔

سادہ کاغذ اور مواہیر مطبع کے کمرہ مین محفوظ حالت مین رکھے رہتے ہین۔ ان جملہ واقعات
سے یہہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ آیا ملزم نے تنہا یا دیگر اشخاص کی شرکت سے سرکاری منظوری

بالکل
مسکار

یہہ کسی محفوظ مقام پر رکھے جاتے خاص کر جبکہ ملزم کے پاس دو الماریان اور ایک آہنی سیف موجود ہے۔ برخلاف اسکے یہہ قرین قیاس ہے کہ اگر مخبر (یا کوئی گہر کا ایسا آدمی جو خود سے ملا ہوا ہو) برآمدگی کرانیکی غرض سے اگر کوئی چیز رکھنا چاہتا تو وہ ایسے ہی مقام پر رکھتا کہ قفل کھلے [illegible] اوسکا [illegible] نہین ہوسکتی۔

سوم ۳ ملزم کا مکان مفتش کے مکان سے لگا ہوا ہے ان سب واقعات پر غور کرنے کے بعد برآمدگی کا واقعہ ایسا اہم باقی نہین رہتا ہے اگرچہ بظاہر معلوم ہوتا ہے۔ دو پولیس افسران نے جنکو مقدمہ سے کوئی تعلق نہین ہے اس امر کی شہادت دی ہے کہ برآمدگی کے وقت ملزم نے کاغذ پہاڑ ڈالنا چاہا تہا۔ انکے بیانات کو غلط باور کرنیکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی۔ لیکن شہادت قرینہ قبضہ کے متعلق ہے جو کہ ایک ذہنی کیفیت ہے اور جسکے متعلق بالکل نیک نیتی سے ایک غلط رائے قائم ہونا بہت آسانی سے ممکن ہے یہہ ایسی قطعی چیز نہین ہے جس سے سب شبہات رفع ہوجائین اسلئے کہ یہہ ممکن ہے گواہون نے رائے قائم کرنے مین غلطی کی ہو۔

اس مقدمہ مین یہہ بہی ایک بہت تعجب خیز چیز ہے کہ ان کورٹ فیس کے ٹکٹون مین سے جو ملزم سے ایکناتہہ اور گنپت نے خریدی اور انکے ذریعہ سے دوسرے لوگون کے پاس پہونچے کوئی ایک ٹکٹ بہی کسی ایک مقدمہ کے استعمال مین نہین آیا اور علاوہ انکے جو کہ ملگئین یا واپس ہوگئے سب بجنسہ برآمد ہوگئے ہین۔

ڈگمبر نے نامعہ کے ٹکٹ ایکناتہہ سے فروردی اور تیر ۱۳۳۲ ف مین خریدی اور امرداد ۱۳۳۲ ف مین یہہ سب ٹکٹ اوسکے پاس سے برآمد ہوگئے اگرچہ اوسکا بیان ہے کہ اسکے دوکان کے اکثر مقدمات عدالتون مین ہوتے رہتے ہین کم مالیت کے اور نیز زیادہ مالیت کے لیکن ایک ٹکٹ بہی استعمال نہین ہوا۔ منوہر کے پاس ایکناتہہ نے امعہ کی ٹکٹ رہن رکہے جب ٹکٹ ممنوع ہوگئے تو ایکناتہہ تلجاپور سے عثمان آباد آیا اور جو ٹکٹ اوسکے پاس تہے وہ خزانہ ضلع مین واپس کرکے نئے ٹکٹ لیلیا۔ لیکن باوجود اوس کے منوہر اپنی رقم کیلئے سخت تقاضہ کررہا تہا اور وہ بہی عثمان آباد مین رہتا ہے لیکن ملزم نے اوس کے پاس سے ٹکٹ لیکر واپس نہین کئے۔ اور

[illegible] بنام سرکار عالی

بالکشن رما بنام سرکار عالی

منجانب سرکار جو شہادت بتائید الزام پیش ہوئے ہین اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تیس برس قبل انگلستان سے خاص کاغذ اغراض اسٹامپ منگائے گئے تھے ان مین سے بعد تنقیح مسٹر واتار گواہ نمبر ۹، ۱۸۱ ریم اور ۲۶۲ شیٹ کم پائے گئے چونکہ سنہ ۱۳۱۲ف اور ۱۳۲۳ف کے درمیان جو اسٹامپ طبع ہوئے اونکا حساب درست پایا گیا۔ اور ان مین سے کسی اسٹامپ کا کسی خزانہ سرکاری یا دار الضرب سے سرقہ نہین ہوا اور ایک کثیر تعداد اسٹامپ کے ملزم کے پاس وقت خانہ تلاشی برآمد ہوئے لہذا نتیجہ یہہ اخذ کیا گیا کہ وہ سادہ کاغذ جو کم پایا گیا اغراض طبع اسٹامپ کام مین لایا گیا اور گراشنا کے بنانے مین معمولی سرکاری مہرین مطبع سرکاری و دار الضرب کام مین لایا گیا۔ لیکن چونکہ خلاف و بغیر حکم سرکار جو اسٹامپ طبع کئے گئے لہذا یہہ اسٹامپ جو عوض برآمد ہوئے ملتبس ہین۔ اس امر کے ثابت کرنے کی غرض سے کہ ملزم نے ان ملتبس اسٹامپون کو اپنی ذاتی نفع کے لئے فروخت کیا اور وہ مجرم دفعہ ۱۰ تعزیرات کا مرتکب ہوا شہادت پیش کیگئی ہے جسمین اہم گواہ ایکناتہہ نمبر ۲ گنپت راؤ بہو ملکر (نمبر ۱۴) اور گنپت راؤ گواہ نمبر ۲۲) ہین ملزم کے ارتکاب جرم تحت دفعہ ۹ تعزیرات کے متعلق اون افسران پولیس اور پنچونکی شہادت پیش ہوئی ہے جنہون نے ملزم کے گھر کی تلاشی لی اور ملزم اپنے بستر کے اندر سے اسٹامپ نشان ع قیمتی ۱لللہ سکہ حالی کا نکالنا اور انکو پہاڑنے کی کوشش کرنا اور اوسکے ہاتھ سے وہ لفافہ جسمین یہہ اسٹامپ تھے۔ بجبر چھینا بیان کیا ہے اس مین ذرا شبہ نہین ہے کہ اس تلاش کے الزام کے ثابت کرنے مین جیسا خلاف ملزم عاید کیا گیا ہے۔ اور ایسی حالت مین جو اسمقدمہ مین پائی جاتی ہین۔ پولیس اور استغاثہ کو از بس مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اور بہت کچہہ قیاسات سے کام لینا پڑتا ہے لیکن عدالت صرف قانون کی حد تک قیاسات کو کام مین لاسکتی ہے اور اوسکے باہر استغاثہ کے مشکلات کے ساتہہ ہمدردی سے کام نہین لے سکتی ہے۔

ہم دیکھتے ہین کہ ملزم کے خلاف الزام کی تائید مین ابتداً قیاسات سے بڑی حد تک کام لیا گیا ہے۔ منجانب سرکار جو دو گواہ مسٹر واتار اور مسٹر لال پیش کئے گئے ہین اونکی شہادت سے واضح ہوتا ہے کہ دار الضرب کے اوس حجرے میں جہان اسٹامپ کے طبع کا ذخیرہ رہتا ہے متعدد اشخاص کام کرتے ہین اور کئی ہاتون سے کاغذ کا گذرنا لازمی ہے تا آنکہ اسٹامپ

کے بغیر اپنے ذاتی نفع کیلئے سرکاری مواہیر سے کاغذ مختوم طبع کیا اسلئے بپاسٹامپ دلتمس (؟)
ہمکو اس سے اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص سرکاری مواہیر سے سرکار کی منظوری کے
بغیر اپنے ذاتی نفع کیلئے کاغذ مختوم طبع کرے تو یہ ملتبس کی تعریف مین داخل ہوگا
لیکن اس امر کے قیاس کے کرنے مین کمی الحقیقت یہہ واقعات وقوع مین آنے کے
وقت معلوم ہوتی ہے بغیر اسکے کہ دار الضرب کے بہت سے اشخاص کی ساخت باخت
ایک تنہا ادمی سے یہہ فعل سرزد ہونا ممکن نہین لیکن چہیے کہ ملزم کے خلاف قیاس قایم کرنے کیلئے
مواد ہے۔ دوسرے اشخاص کے خلاف کوئی مواد نہین ہے اسمین بشک نہین کہ واقعہ
کے متعلق عینی شہادت ملنا ممکن نہین اور فوجداری مقدمات مین بہی ملزم کے خلاف قیاسات
سے کام لینا بالکل جایز ہے لیکن کوئی بکار آمد نتیجہ نکلنے کے لئے قیاس کا دائرہ محدود اور
معین ہونا چاہئے نہ کہ غیر محدود و غیر معین اس جملہ روئداد پر غور کرنے کے بعد ہماری رائے
یہہ ہے کہ شہادت ملزم کو مجرم قرار دینے کیلئے ناکافی ہے اور ملزم کو شبہ کا فائدہ دیا جاتا ہے لہذا
حکم ہوا کہ

ملزم بالکشن بری کیا جائے۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ ملزم بالکشن تحت دفعات ۱۰۸ و ۱۰۹ تعزیرات
سرکار عالی ماخوذ ہوا۔ مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم عدالت فوجداری بلدہ نے ہر دو الزام ثابت
قرار دیکر ملزم کے حق مین چار سال قید با مشقت اور پانچہزار روپیہ جرمانہ و بصورت عدم ادائی جرمانہ
اور پندرہ ماہ قید سخت کی سزا تجویز کی۔ اسکا مرافعہ اب ہمارے سامنے پیش ہے۔

مختصر واقعات یہہ ہین کہ ملزم دار الضرب سرکار عالی مین نائب صدر کاغذ شمار تہا۔ اور اسکی
خدمت یہہ تفویض تہی کہ جو سادہ کاغذ بغرض انطباع اسٹامپ جاری اور بعد طبع آئین اونکا
حساب و کتاب رکہین۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس نے نقش اسٹامپ کسی ترکیب سے حاصل کئے جو ایک
کثیر تعداد مین تہے۔ اور مختلف شخصون کے ہاتہ اونکو فروخت کرکے نفع اوٹہایا۔ چنانچہ بتاریخ
۱۰ امرداد ۱۳۲۳ف جب پولیس نے اسکے مکان واقع رزیڈنسی کی تلاشی لی تو اوس کے
بستر کے نیچے سے (۱۸۰۰) کے مالیتی اسٹامپ جو نقش ع کے نام سے موسوم ہین برآمد ہوئے

[illegible]

رگھناتھ تلجاپور میں رہتا ہے۔ اور اوس کا بیان ہے کہ ملزم کی تحریک پر یہ بلدہ آیا اور اسٹامپ فروخت کرنے کا لائسنس حاصل کیا۔ تین سو روپیہ اپنے ساتھ لیگیا تھا ملزم نے اوسکو (۴۲۱) چار سو روپیہ کے اسٹامپ دیدیئے اور کہا کہ بعد وضع کمیشن مبلغ [illegible] روپیہ رگھناتھ کے ذمہ باقی رہے۔ اس معاملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسٹامپ بعد وضع کمیشن معمولی ہی قیمت پر فروخت ہوئے۔ دوسرے دفعہ جب اسی شخص نے ملزم سے اسٹامپ خریدے تب بعوض دوصد روپیہ اور چاندی قیمتی یکصد روپیہ کے اوس نے ملزم سے اسٹامپ نقشی ع چارسو [illegible] کے حاصل کئے۔ اسی زمانہ میں یہ اسٹامپ منسوخ ہوگئے جدید اسٹامپ جاری ہوگئے تھے اور چھ ماہ کی مدت ان منسوخ شدہ اسٹامپ کو جدید اسٹامپ سے بدل لینے کی سرکار سے عطا ہوئی چنانچہ رگھناتھ نے اس سے فائدہ اٹھاکر [illegible] کے ٹکٹ کو واپس کرکے خزانہ سے جدید ٹکٹ حاصل کئے جب اس مقدمہ کی تفتیش آغاز ہوئی تو یہ جدید اسٹامپ مالیتی چھ سو اکیاسی (جنمیں وہ اسٹامپ بھی شریک تھے جو رہن رکھے گئے تھے) انسپکٹر صاحب پولیس نے رگھناتھ سے لے لئے دوسرا اہم گواہ گنپت راؤ بھولکر ہے یہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے ملزم کو موتی اور سونا مالیتی چارسو دس روپیہ کا دیکر چارسو چھبیس روپیہ کے ٹکٹ (جو نو روپیہ اور آٹھ روپیہ اور سات روپیہ آٹھ آنہ کے تھے) حاصل کئے اور اس طرح سولہ روپیہ کا نفع حاصل کیا۔ ٹکٹ لیکر بھولکر تلجاپور گیا۔ وہاں سے یہ ٹکٹ لیکر وہ لاتور پہنچا اور یہ اسٹامپ اوس نے بغرض فروخت رام راؤ کے پاس رکھا دیئے۔ رام راؤ نے یہ ٹکٹ بلونت راؤ کے پاس رکھا دیئے۔

اب یہاں سے ایک دوسرا قصہ شروع ہوتا ہے وہ یہ کہ بھولکر پھر لاتور گیا اور رام راؤ اور بلونت راؤ کے پاس سے صرف دو سو اڑتالیس روپیہ کے ٹکٹ لیکر اور باقی اونہیں کے پاس چھوڑ کر بھولکر پھر حیدرآباد آیا اور ملزم سے ان اسٹامپوں کی قیمت کا طالب ہوا۔ ملزم نے اوس سے کہا کہ شولاپور چلو روپیہ دلوادیتا ہوں دونوں ملکر شولاپور آئے۔ بھولکر کا بیان ہے کہ یہاں ملزم نے اوس کے ہاتھ سے ٹکٹ زبردستی چھینکر جلا دیئے۔ مگر جب بھولکر نے

بلکس میں ... بنام ... بار عالی

تکمیل طبع ہو کر داخل سررشتہ ہون اور اپنی اخیر صورت مین وضع ہو جائین - داروغہ نائب داروغہ، پیشین مہر کنندہ - ان سب لوگون سے استیبتا کا دینا ضرور کا پھرنا ضروری ہے - علاوہ براین شہود بالا سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ ایکطرف تو یہ حجرہ بلکہ یون کہنا چاہیئے - برآمدے کا ایک حصہ مقفل اور محفوظ حالت مین نہین رہتا ہے اور اشخاص غیر کا داخل ہونا بہی ناممکن نہین دوسری طرف ہر شخص ملازم کی آمد و رفت کیوقت اوسکی تلاشی لیجاتی ہے ایسی حالت مین اسٹامپ کی تلبیس ایک شخص کا کام نہین ہو سکتا - اس کام کیلئے تمام کارندون کے جو اس حجرے مین کام کرتے ہین سازش ضروری ہے پھر ان ملتبس اسٹامپون کو دار الضرب سے باہر لیجانیکے لیئے اون لوگون کی رفاقت اور ہمدردی بہی ضرور ہے جو جہڑتی لینے کیواسطے متعین ہین - ہم جانتے ہین کہ ملزم پر ملتبس اسٹامپ کا الزام زیر دفعہ ۲۵۵ عاید نہین کیا گیا ہے تاہم زیر دفعہ ۲۶۰ ملزم کا یہہ جاننا یا باور کرنیکی وجہ رکہنا کہ اسٹامپ بوجہ عدم اجازت اس مقام پر طبع ہو محتاج ہے اوس سازش کے وجود کا جو اس حجرہ مین ان اسٹامپون کی تلبیس مین ضروری ہے اور چونکہ ایسی سازش کا وجود ثابت نہین ہوا ہے صرف ملزم ہی پر الزام عاید ہونا مبنی ہے اس قیاس پر کہ چونکہ ملزم ایک شخص ہے منجملہ ان اشخاص کے جو اس کام کو کرتے تھے یا کر سکتے تھے - لہذا اوس سے یہہ فعل سرزد ہوا ہوگا - یہہ ایک ایسی منطق پر دلالت کرتا ہے - جیسے بخلاف ملزم تنہا بلا دوسرے ثبوت انصاف قبول نہین کر سکتا -

اس واقعہ کے ثبوت مین کہ ملزم نے اسٹامپ نقش ۸ فروخت کیئے جو شہادت پیش ہوی ہے اوسمین رگھناتھہ (گواہ نمبر ۱) گنپت راو بہولکر (گواہ نمبر ۱۴) اور گنپت راو (گواہ نمبر ۲۲) کی شہادت بہت کچھہ اہمیت رکھتی ہے یہہ تین اشخاص ایسے ہین جنکے ساتھہ ملزم کی جانب سے راست معاملت عمل مین آئی - مسمی رگھناتھہ نے اس معاملت مین سب سے زیادہ حصہ لیا ہے اور اسی کی شہادت پر پولیس کو غالبا سب سے زیادہ بہروسہ تہا اور ابتدا نقش سے ملزم کی خانہ تلاشی تک یہہ پولیس کے کام آیا - اسکا بیان ہے کہ اوس نے ملزم سے مختلف اوقات مین ۸ کے اسٹامپ خریدے - تیسری مرتبہ اوس نے ۸ کی مالیت منوہر کو ایک ہی وقت رہن دی اور ۸ روپیہ کے مسمی دگمبر کے ہاتھہ فروخت کئے -

بالکشن ملا بنام سرکار عالی

علیحدہ علیحدہ عمل میں آیا تھا اور کوئی تائیدی شہادت اس حالت کی پیش نہیں ہوئی ہے رنگناتھ
ر گنپت بھوکر کی مختلف بیانی بھی صاف عیاں ہوتی ہے۔ رنگناتھ کہتا ہے کہ وہ بھوکر سے
لکل ناواقف ہے صرف ملزم سے اوسے علم ہوا کہ اوس نے گنپت بھوکر کے ہاتھ ٹکٹ
روخت کئے برخلاف اسکے بھوکر کہتا ہے کہ اون دونوں میں خوب ملاقات ہے۔ رنگناتھ ہی نے
وسے ٹکٹ خریدنے کی ترغیب دی دونوں صرف ہمسایہ ہیں بلکہ دونوں کے مکان کا دروازہ بھی ایک ہے
سیطرح شیوہا اسٹامپ فروش کا ایکسو بائیس ٹکٹ رکھکر ایک سو چار روپیہ حوالہ رنگناتھ
کرنا خصوصًا ایسی حالتمیں کہ جب اوس کو علم تھا کہ چونکہ خزانہ سے اوس نے نہیں خریدے تھے
کی واپسی میں بھی دشواری ہے۔ ان ٹکٹوں میں سے بھی ایک ٹکٹ کا بھی نہ فروخت ہونا اور دوا
بادلہ کے جدید ٹکٹوں کے عوض خزانہ سے کوشش کرنا قابل استعجاب ہے۔ پھر یہ کل ٹکٹ بھی بجنسہ
پولیس کو ملجانا حیرت انگیز ہے۔ رنگناتھ کی عام روش جو اوس نے اس مقدمہ میں اختیار کی ہے ہمیں
اوسکی صحت البیانی کے متعلق بہت شبہ میں ڈالتی ہے اسکا بلا کسی نفع حاصل ہوئے ان اسٹامپوں کے
خرید و فروخت میں پڑنا پھر ایک افسر پولیس سے روابط پیدا کرکے اوس کو مکان میں ملزم کے قریب
اسکے پاس جاکر اوسکی حالت بیماری میں پھر ان ٹکٹوں کا المارئ میں دیکھنا جبکہ وہ منسوخ ہوگئے تھے پھر
موقعہ بھی پولیس کیساتھ ملزم کے مکان میں آنا یہ سب امور ملا کر اوسکی شہادت کو اس قابل نہیں
رکھتے ہیں کہ وہ بے لوث اور سچی شمار کیجاسکے بھوکر کی شہادت بھی اسی مقام سے اسی وجہ سے خالی
از نہیں آتی کہ نہ تو اوسکے متعلق اور شخص سے تائید ہوتی ہے اور نہ شیوہا اور ریں ملزم کے آنے سے
ٹکٹ جلا دینے کے متعلق کوئی دوسری شہادت بہم پہونچائی گئی ہے خصوصًا ایسی حالتمیں جبکہ شیوہا اور
جس وقت ٹکٹوں کی نسبت ملزم اور بھوکر میں تکرار ہوئی تھی اوسوقت ایک مجمع دوسرے لوگوں کا بھی تھا
نمیں سے ایک شخص بھی بھوکر کی شہادت کی تائید میں پیش نہیں ہوا پھر یہ بھی عجیب ہے کہ بھوکر نے
جو ٹکٹ خریدے تھے وہ بھی سب برابر رہے باوجود اس کے کہ اوسکا تو بڑا استعمال ہے کوئی
روخت نہیں ہوئے اب صرف گنپت راؤ کی شہادت باقی رہ جاتی ہے اور وہ خود مقر ہے کہ اوس نے
لزم سے ٹکٹ خریدے اور اسکو صحیح باور کرانیکے لئے میرے پاس کوئی اور ثبوت نہیں ہے۔ ۹
گواہ نمبر ۹ مسمی نصیر الدین کو انکار ہے کہ اوس نے ملزم سے ٹکٹ خریدے شہادت بالا ہم کو استغاثہ

شور غوغا مچایا تو ملزم نے دو سو روپیہ اوس کو دیئے جب یہ جھگڑا ہو رہا تھا تو لوگ بھی جمع ہو گئے علاوہ اوس روپیے کے جو ملزم نے دیئے تھے اس شر کو رنج کرنے کی غرض سے مسمی مارتنڈ نے ایک چٹھی سو روپیہ کی بھولکر کو لکھدی اس کے بعد بھولکر وتاتری سے ملاقی ہوا اور جو روپیہ ملزم سے حاصل کئے گئے اور سو روپیہ کی چٹھی جو مارتنڈ نے لکھدی تھی وتاتری کے حوالہ کی وتاتری نے نقدی تو لے لی مگر چٹھی لینے سے انکار کیا اور اوس کے رقم کی درخواست کی بھولکر نے وتاتری سے ایک چٹھی گنڈیا کے نام لی اور ریل پر سوار ہو کر ملزم کے پیچھے حیدرآباد روانہ ہوا منجملہ اسٹامپ مالیتی چار سو چھبیس کے دو سو اڑتالیس کے ٹکٹ تو شور پور میں ملزم نے حسب بیان بھولکر جلا دیئے تھے۔ باقی ایک سو اٹھتر کے جو وہ لاتور چھوڑ آیا تھا حین تفتیش مقدمہ رام راؤ انسپکٹر پولیس نے لے لئے انہیں ٹکٹوں کے متعلق رام چندر عرف رام ملو گواہ نمبر ۱۵ کا بیان ہے کہ بھولکر نے اوسے تقریباً ساڑھے چار سو کے ٹکٹ بغرض فروخت دیئے تھے۔ رامچندر نے ایک سو اٹھتر روپیہ کے ٹکٹ بلونت راؤ اجارہ دار کو دیئے اور باقی خود اپنے پاس رکھ چھوڑے۔ جب رقم کا تقاضا بھولکر نے کیا تو رام چند نے بعض ٹکٹ اوس کے پاس موجود تھے دیدیئے۔ باقی بلونت راؤ کے عدم موجودگی کے سبب اوس کے پاس رہے اوسی زمانہ میں ٹکٹ منسوخ ہو گئے اور بلونت راؤ نے رامچندر کو دیئے جس نے بعد میں پولیس کے حوالہ کئے۔

تیسرا شخص جو راست ملزم سے اسٹامپ خریدنا بیان کرتا ہے گنپت راؤ گواہ نمبر ۱۲ ہے یہ ظاہر ہے کہ سال ماقبل آٹھ دس مرتبہ تین سال میں اوس نے ہر مرتبہ دو دو سو روپیہ کے اسٹامپ کے دس فیصدی کمیشن پر تقریباً دو ہزار کے اسٹامپ ملزم سے خریدے مگر اس کے ساتھ ہی کہتا ہے کہ میں نے ملزم سے ٹکٹ خریدے اوس کو صحیح باور کرانے کے لئے میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے مجھے لکھنا پڑھنا یاد نہیں ؟ اور نہ اوس کے پاس کوئی یادداشت جس سے کوئی ثبوت بہم پہونچ سکے۔ ملزم کے خلاف جعلی بالتلبیس اسٹامپ فروخت کرنے کے متعلق بس یہی قدر شہادت ہے اب ہم ایک تنقیدی نظر اس شہادت پر ڈالتے ہیں کہ کہاں تک یہ شہادت قابل اعتبار ہے سب سے پہلے یہ امر قابل غور ہے کہ ان تینوں گواہوں اور ملزم کے درمیان جو معاملہ وہ

بالکشن پرشاد بنام سرکار عالی

بستر کے نیچے رکھا گیا اور ملزم خود بغرض حفاظت اس بیکار لفافہ کو اپنے پاس نہیں رکھا تھا۔
جس پہلو سے اوس معاملہ پر جو اس مقدمہ میں ہمارے سامنے پیش ہے ہم نظر ڈالتے ہیں ہم کو اون
قیاسات کو صحیح ماننے کے وجوہ نہیں ملتے جنکی بنا پر ناظم صاحب فوجداری بلدہ نے ملزم پر
جرم ثابت قرار دیا ہے محض اس وجہ سے کہ ملزم دار الضرب سرکار عالی کا ملازم تھا اور وہاں اوسکا
گذر ہوتا تھا جہاں کاغذ سادہ رکھا جاتا تھا اور ٹکٹ چھاپے جاتے تھے باوجودیکہ آمد و رفت
کے وقت ملازمین کی تلاشی لیجاتی ہے اور باوجودیکہ اور لوگ بھی اوس حجرے میں آمد و رفت
رکھتے اور کام کرتے ہیں ہم ملزم کو اس جرم کا مرتکب قیاس کرلیں کہ یہی وہ شخص تھا بجز دوسرے اشخاص کے
تھا کہ جس نے یا جنہوں نے کاغذ سادہ سرقہ کیا یا ٹکٹوں کو تلبیس کیا یا بہ تلبیس ٹکٹ حاصل کرکے ملزم کو ان
ٹکٹوں کو فروخت کرنا عدم موجودگی شہادت تائیدی اور رنگنا تھ کے مشتبہ روش گواہان کے بعض اقوال
کی وجہ سے ثابت نہیں متصور دیا جا سکتا۔ پھر یہ بھی لائق غور ہے کہ حسب دفعہ ۴ رسوم عدالت
اسٹامپ ایکٹ نقش ع کا فروخت کرنا عام اجازت رکھتا ہے خانہ تلاشی کے وقت ملزم کے بستر
ٹکٹوں کا برآمد ہونا ایسی حالت میں حل آیا ہے کہ ہم ان ٹکٹوں کا بستر میں رکھدینا کسی دوسرے
شخص کا فعل سمجھتے ہیں بلحاظ بر آن شہادت پیش شدہ اسقدر ضعیف اور بعض جا ایسی بے قیمت ہے کہ
ہم ملزم پر جرم منسوبہ ثابت قرار نہیں دے سکتے۔

حکم ہوا کہ

اپیل منظور ہو ملزم بالکشن پرشاد الزام منسوبہ سے بری کیا جاتا ہے۔

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۲۴ سنہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۵ مہر سنہ ۱۳۲۳ف

ملتقفہ

باجلاس عالیجناب نواب فصاحت الدولہ جنگ بہادر ... اکبر سرشتہ پایگاہ و عالیجناب مولوی مفتی سید ضیاء الدین صاحب ارکان

محمد ضیا وغیرہ نگرانی خواہان

بنام

سرکار عالی مستغیث طرف ثانی

ضعیف معلوم ہوتی ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ ملزم کے خلاف ہم مستخرج نہیں کر سکتے ۔ راؤ

اب ہمکو اس امر پر غور کرنا ہے کہ ملزم کے بستر کے اندر سے اشارہ سو روپیہ کی مالیت کے ٹکٹ برآمد ہونا کہاں تک اوس کے خلاف شہادت پیدا کرتا ہے ۔ اسٹامپ ٹکٹ ۲ع ماہ آذر ۱۳۳۲ف میں منسوخ کئے گئے تھے اور ماہ اردی بہشت سنہ مذکور میں جو مدت تبادلہ دی گئی تھی وہ ختم ہوئی اور منسوخ شدہ ٹکٹ ماہ امرداد میں ملزم کے بستر سے برآمد کئے گئے ۔ اس ضمن میں رنگناتھم کا بیان بھی قابل غور ہے ۔ مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ بالکشن کا پاؤں ٹوٹا ہے تو میں اوسکو دیکھنے گیا ۔ اس نے مجھے پوچھا کہ ٹکٹ لیتے ہو تو میں نے کہا دکھاؤ تو ملزم بہت مشکل سے اوٹھکر لنگڑاتا ہوا اندر کے حجرے میں الماری کے پاس گیا اور مجھے بھی بلا لیا اور ٹکٹ دکھائے ۔ میں نے کہا کہ اب تو یہ ٹکٹ منسوخ ہو گئے تو اوس نے کہا اچھا خیر ۔ پھر یہی گواہ بیان کرتا ہے کہ دو سہ روز خانہ تلاشی سے قبل مجھسے اور شاہ نواز خان سے ملاقات اور بات چیت ہوئی میں نے کہا کہ بالکشن کا گھر دکھا دونگا ۔ اس کے بعد کہتا ہے کہ وہ رات کو اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر پردان کے گھر سو جایا کرتا تھا اور پردان کے مکان کے بازو ہی ملزم بالکشن کا گھر ہے ۔ پردان افسر پولیس ہے جس نے اس مقدمہ کی تفتیش میں حصہ لیا ہے ۔ جب یہ ٹکٹ برآمد ہوئے اوس وقت بھی رنگناتھم پولیس کے ساتھ تھا اور معلوم ہوتا ہے کہ جو وعدہ اوس نے شاہ نواز خان سے کیا تھا وہ پورا کیا ۔ رمالی

اس شہادت کے بعد یہ امر قابل غور ہے کہ ملزم کو ان منسوخ شدہ ٹکٹوں کو اپنے پاس رکھنے میں کیا فائدہ تھا جبکہ وہ ٹکٹ فروشوں کے ہاتھ ٹکٹ فروخت کیا کرتا تھا اور ان لوگوں سے یہ توقع اوسکو ہرگز نہیں ہو سکتی تھی کہ یہ منسوخ شدہ ٹکٹ خریدینگے ۔ نیز قیاس میں آسکتا ہے کہ وہ رنگناتھم سے ایسی درخواست کریگا ۔ پھر یہ امر شبہ پیدا کرتا ہے کہ جب ملزم کے پاس الماریاں اور تجوری موجود تھی اوس وقت اوس نے ایک ایسی شئے جس سے اوسے کسی قسم کے فائدہ کی امید نہیں تھی ۔ اپنے پاس کیوں رکھ چھوڑی اور جو لوگ کہ اس طرح کا جعل کیا کرتے ہیں انکی فہم و فراست معمولی درجہ کی نہیں ہوتی ہے اور بالفرض اگر رکھے بھی تو ایسی خطرناک چیز اپنے بستر کے اندر کیوں رکھے جس کی مالیت کچھ بھی باقی نہیں تھی ۔ ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد ہم باور نہیں کر سکتے کہ بستر بلا شامل یکجنسی کے یہ لفافہ جس میں ٹکٹ رکھے تھے ملزم ہی کے

پرسیا بنام مرزا جلالی

مال کے مسروقہ ہونے میں شبہ باقی نہیں رہا۔ اب امر دیکھنا ہے کہ مال کا ملزم کے قبضہ سے برآمد ہونے کی نسبت کسی قسم کا بار قانونًا اور انصافًا ملزم پر عائد کیا جا سکتا ہے منجانب استغاثہ نہیں شک نہیں کہ قابل اطمینان شہادت ایسی پیش ہونی چاہیے جس سے یہ امر بلا شک و شبہ متحقق ہو سکے کہ ملزم نے مال کو مسروقہ جان کر اپنے پاس رکھا ہے یہ ایسی صورت ہے کہ جہاں ہم کو شہادت سے ملزم کی نیت کا اندازہ کرنا پڑتا ہے اور نیت ملزم کی دریافت کرنا اون قوی قیاسات پر منحصر ہوا کرتی ہے جو شہادت سے پیدا ہوا کرتے ہیں جہاں تک میں قانون پر غور کرتا ہوں میری رائے میں بھی ایک جرم تعزیرات میں ایسا ہے کہ جہاں اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مال مسروقہ ہوا اور سرقہ کے قریب زمانہ میں ملزم کے قبضہ سے برآمد ہوا اور ملزم کوئی وجہ قابل اطمینان دربارہ قبضہ کی ظاہر نہیں کر سکتا ہے تو قیاس ضرور ملزم کے خلاف قائم ہوگا اور بار ثبوت بذمہ ملزم منتقل ہو جائے گا اب یہ دیکھنا ہے کہ مقدمہ ہذا میں کیا ثابت ہوا ہے میری رائے میں حسب ذیل امور ثابت ہیں۔

(۱) سرقہ او اس مال کا مسروقہ ہونا۔
(۲) مال مسروقہ کا ملزم کے قبضہ سے برآمد ہونا۔
(۳) قیمتی مال کا قلیل رقم پر اپنے پاس رہن رکھنا۔
(۴) ملزم کا اپنی صفائی میں کسی وجہ معقول کا ظاہر اور ثابت نہ کرنا۔

نمبر ۱-۲-۳ مسلمہ فریقین ہیں منجانب ملزم یہ زور دیا جاتا ہے کہ ملزم اصل سارق نہیں بلکہ ملزم نمبر ۱ مقدمہ نے جو ایک شخص ناواقف ہے مال رہن رکھا تھا یہ امر ایک قسم کا قیاس ملزم کی تائید میں پیدا کر سکتا ہے مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ملزم نمبر ۱ [illegible] ایک معمولی حیثیت کا بے بضاعت شخص ہے ایک ایسے شخص کا تقریبًا چار سو روپیہ کی قیمت کا مال صرف چالیس روپیہ پر رہن رکھنا اور ملزم کا مال کو بغیر کافی اطمینان اپنے پاس رہن رکھ لینا قابل غور ہے یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ ملزم نے محض شہادت استغاثہ پر جرح مقدوح کرنے پر اکتفا کیا اور باوجود موقع ملنے کے کسی قسم کی شہادت صفائی اپنی تائید میں پیش نہیں کی پس ہماری رائے میں ہم اجزا اس جرم کے ثابت ہیں اور ملزم نے اپنے قبضہ کی نسبت کوئی وجہ قابل لحاظ ظاہر نہیں کی اسلئے ا دست اندازی کی ضرورت نہیں ہے البتہ جبکہ مقدمہ ثابت تھا عدالت ماتحت کو چاہیے تھا کہ

رسیا شام بنام سرکار عالی

مال مسروقہ - مال مسروقہ کو مسروقہ جان کر لینا یا رکھنا - نیت ملزم - نیت ملزم کا اثبات - مجموعۂ تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۴۰۳) ۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ مال زیر بحث مسقفی مال مسروقہ ہے اور ملزم نے اوسکو ایک بے بضاعت شخص کے ذریعہ سے نہایت قلیل معاوضہ میں بلا کافی اطمینان کے رہن رکھا ہے جس سے ملزم کی نیت مجرمانہ ثابت ہوتی ہے اور وہ صحیح طور پر حسب دفعہ ۴۰۳ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی مجرم قرار دیا گیا ہے ۔

منجانب نگرانخواہان پنڈت نرسہاؤ صاحب وکیل ۔

منجانب طرف ثانی مسٹر کلیان رام آئیر صاحب وکیل سرکار ۔

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن ۔ بحث لائق وکلاء فریقین سماعت کی گئی عدالت ماتحت نے ملزمین کو مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر رکھنے کے الزام میں سزائے جرمانہ دی ہے جسکی ناراضی سے یہ نگرانی منجانب ملزمین پیش ہوئی ہے ۔ بنائے نگرانی کا یقین محض شہادت متنوقل سے معلوم ہوتا ہے ۔ لائق وکیل نگرانخواہ اپنے اس عذر کو مسئلہ قانونی کی شکل میں اسطرح لانا چاہتے ہیں کہ جو تعریف اس دفعہ کی قانون میں کیگئی ہے وہ شکل موجودہ سے مطابق نہیں ہوتی ہے چونکہ دفعہ ۴۰۳ تعزیرات کا ایک ایسا واقعہ ہے جسکے ثابت قرار دینے میں ہمیشہ کمال احتیاط کو پیش نظر رکھنا لازمی ہے ہم نے بمقتضائے انصاف واقعات مقدمہ کی نسبت بھی بحث فریقین کی سماعت کی اور شہادت پر غور کیا دیکھنا یہ ہے کہ ان الفاظ قانونی کا کہ ملزم مال کو مسروقہ جانکر یا جسکو وہ مسروقہ باور کرتا ہو اپنے پاس رکھے کیا اثر ہوگا اس قسم کے مقدمات میں سرقہ کا ثابت ہونا لازمی ہے ۔ اور یہ مسلمۂ فریقین ہے کہ اس مال متنازعہ کے متعلق جرم سرقہ ثابت ہو چکا ہے اور اصل سارق کو اس جرم کی پاداش میں سزا بھی مل چکی ہے لہذا یہ شرط قانونی پوری ہو چکی ہے ۔

نگرانی ناراضی تجویز مولوی بشیر الدین احمد صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع رائچور مرقومہ ۲ خورداد ۱۳۳۲ ف مشعر بینکہ سمیا ولد بھیم نائد ملزم نمبر (۲) اور رسیا گوسی ملزم نمبر ۱ پچیس پچیس روپیہ جرمانہ ادا کریں بصورت عدم ادائی جرمانہ ایک ماہ قید بامشقت کی سزا پائیں ۔

مستغیث وہان موجود ہو کسی جرم کا ارتکاب کرین یا اوس کی تخویف یا توہین یا
رنج پہونچانے کا باعث ہون۔

نظائر منسلکہ بلیتین ... الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۹۹ و انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۲
صفحہ ۳۰۴ پنجاب ریکارڈ نمبر ... فوجداری ... کا حوالہ دیا گیا۔

بہر حال تحریر مسل سے معلوم ہوتا ہے کہ جس مقفل مکان پر قبضہ مستغیث نہ تھا اوس کے لینے سے ملزمین
کی نیت مجرمانہ کا استنباط نہیں کیا جا سکتا۔

(از عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ممبر مجلس مختلف الرائے)

(۱) چونکہ ملزمین مستغیث کے مقبوضہ مکان میں بلا اجازت داخل ہوئے اور تین روز تک
مقیم رہے اور ہلاکت وغیرہ کے مرتکب ہوئے لہذا ان افعال سے ملزمین کی نیت مجرمانہ
ثابت ہوتی ہے اور محض اس وجہ سے کہ بوقت ارتکاب جرم مکان مقفل تھا یہ نہیں
کہا جا سکتا کہ وہ مقبوضہ مستغیث نہ تھا لہذا افعال ملزمین پر جرم مداخلت بیجا مجرمانہ
کی تعریف بخوبی صادق آتی ہے۔

(۲) ہر شخص جو بانی فساد ہو اور جس کی ترغیب سے کسی جرم کا ارتکاب ہوا ہو بہ نسبت
ان اشخاص کے جو ترغیب کے باعث ارتکاب جرم کرین زیادہ سخت سزا کا مستوجب ہے۔

نواب حاکم الدولہ بہادر ممبر مجلس۔ عدالت ضلع نے ملزمین نمبر ۱ تا ۱۲ کو زیر دفعات ۱۴۳ و ۴۴۸ و ملزم نمبر ۱۳ کو جرم دفعہ ۱۰۹ و ۴۴۸ کی اعانت کا مجرم قرار دیکر سزا دی ہے۔ صدر عدالت سے ملزمین کا اپیل نامنظور ہوا اب اپیل ثانی جلسہ مشترکہ میں پیش ہے۔ وکلاء کی بحث سماعت ہوئی اور مسل ملاحظہ ہوئی۔ شہادت تائید الزام سے ثابت ہے کہ ملزمین نمبر ۱ تا ۱۲ نے ملزم نمبر ۱۳ کی ترغیب وتحریص سے بھیم ریڈی کے مکان پر ناجائز قبضہ کر لیا اور تین روز تک بھیم ریڈی کے مکان میں مقیم رہے۔ رام ریڈی مرافع کی طرف سے بحث کی جاتی ہے کہ اگر ملزمین نے بھیم ریڈی کے مکان پر قبضہ کر لیا تو چونکہ اون کی نیت مجرمانہ نہ تھی اس لئے مداخلت بیجا مجرمانہ اون پر ثابت قرار نہیں پا سکتا اور جب ملزمین پر جرم دفعہ ۴۴۸ تعزیرات ثابت نہیں ہے تو رام ریڈی پر اس جرم کی اعانت باقی نہیں رہتی۔ وکیل مرافع نے جلد ۲۰ الہ آباد صفحہ ۱۹۴ و آئین دکن جلد ۳ صفحہ ۱۰۲ کا حوالہ دیا ہے۔ نظائر مین یہ طے کیا گیا ہے کہ مداخلت بیجا مجرمانہ

عبرت آمیز سزا تجویز کرتی چونکہ منجانب سرکار اسکے متعلق کوئی نگرانی پیش نہیں ہوئی ہے اسلئے صرف نگرانی کے اخراج پر اکتفا کرتے ہیں لہٰذا حکم ہوا کہ
نگرانی نامنظور۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن۔ مجھکو بھی اتفاق ہے ایک نقل اس کی شامل متعلقین فائل کیجائے۔

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ [illegible] م ۲۳ آبان ۱۳۲۳ ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس عالیجناب نواب نواز القدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب تائے پالک صاحب بی اے ارکان۔

بابا بیا ذکیرہ [illegible] — مرافعان

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

مداخلت بیجا مجرمانہ بزعم حقیت خود جائداد غیر منقولہ مقبوضہ مستغیث پر قبضہ کر لینا بہ نیت مجرمانہ
امانت۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعات ۱۴۱ و ۱۴۳ و ۲۲۲ و ۲۴۴ و ۲۴۲۔

بغلط آرا تجویز ہوئی کہ ملزمین پر جرم اسوجہ سے کہ ملزمین نے بزعم حقیت خود کسی جائداد مقبوضہ مستغیث پر بحالت عمل ہونے کے قبضہ کر لیا حسب دفعات [illegible] مجموعہ تعزیرات سرکار عالی جرم مداخلت بیجا مجرمانہ عائد نہیں ہو سکتا تاوقتیکہ ثابت نہ ہو کہ انکی یہ نیت تھی کہ مستغیث یا ایسے شخص کے مقابلہ میں جو روز خلاف [illegible]

مرافعہ بتاریخ [illegible] نواب سعد جنگ بہادر ناظم صدر عدالت صوبہ گلبرگہ فریق مرافعہ سنہ ۱۳۲۲ ف [illegible] در
مرافعہ نامنظور۔

پاپ: بنام سرکار

میرے شریک فاضل نے ملزمین کو جرم دفعہ ۳۲۸ سے بری کیا ہے مگر جرم دفعہ ۱۴۷ کا ملزمین کو مجرم قرار دیا ہے اگر مین اس امر سے قطع نظر بھی کرون تو ملزمین پر جرم دفعہ ۳۲۸ کا ثابت ہے تب بھی مین اپنے شریک کی رائے سے اختلاف کرنے پر مجبور ہون کیونکہ میرے شریک فاضل نے باوجودیکہ ملزمین نمبر ۱ تا ۱۲ کو جرم دفعہ ۱۴۷ کا اور رام ریڈی کو اس جرم کی اعانت کا مجرم قرار دیا ہے مگر سزا مین معین او معاون کے فرق کیا ہے یہہ ظاہر ہے کہ جو شخص بانی کسی فساد کا ہو اور جس کی ترغیب سے کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے وہ شخص بمقابلہ ان اشخاص کے جن کو ارتکاب جرم کی ترغیب دیگئی ہے زیادہ سخت سزا کا مستوجب ہوگا پس یہہ کسی طرح مناسب نہین ہے کہ ملزمین نمبر ۱ تا ۱۲ جنکو چھہ مہینے قید کی سزا دیگئی ہے رام ریڈی کو جو بانی فساد ہے اور جس کی ترغیب سے اس جرم کا ارتکاب ہوا کم سزا دیجائے۔

رام ریڈی ملزم کو قید کی سزا ضرور ہونی چاہئیے تاکہ آیندہ ایسے اشخاص کے لئے عبرت ہو۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ مرافعان نمبر ۱ تا ۱۲ نامنظور۔ رام ریڈی کا مرافعہ ترمیماً منظور رام ریڈی چھہ ماہ قید بامشقت مین بسر کرے۔ اس کے علاوہ (ال۔۔۔) روپیہ جرمانہ ادا کرے۔ جرمانہ داخل نہ کرنیکی صورت مین اور تین ماہ قید بامشقت مین رکھا جائے۔ ایک ایک نقل اس تجویز کی رام ریڈی کی اپیل نمبری ۳۶ و دیگر مرافعین کی اسلہ مین شریک کیجائے۔

رائے بالمکند صاحب رکن۔ استغاثہ مین عدالت ڈیژن گلبرگہ نے ملزم نمبر ۲ کو بعلت ضرر شدید دو سال اور ملزمین نمبر ۳ تا ۱۴ کو بعلت دفعات ۱۴۷ - ۳۲۸ چھہ چھہ ماہ قید بامشقت اور ملزم نمبر ۱۵ کو باعانت دفعات ۱۴۷ و ۳۲۸ ایک سال قید بامشقت کی سزا دی ہے اور وہ سزا صدر عدالت سے بحال رہی جس کی ناراضی سے یہہ جملہ ملزمین باستثنائے ملزم نمبر ۱ اسمی پاپنا مرافعہ کرتے ہین ان جملہ مقدمات مین ایک جا ہی تجویز کیجاتی ہے۔ ملزم نمبر ۲ کے مقابلہ مین الزام ضرر شدید بخوبی ثابت ہے اس لئے جو ثبوت صفائی پیش کیا تہا وہ محض مصنوعی تہا ملزمین نمبر ۳ تا ۱۴ کے مقابلہ مین ہماری رائے مین الزام دفعہ ۳۲۸ تعزیرات آصفیہ ثابت نہین ہے جس کا ذکر رام ریڈی ملزم کے مرافعہ کے ضمن مین کیا جاوے گا۔ لیکن الزام دفعہ ۱۴۷ تعزیرات آصفیہ

مابیا
بنام
سرکار عالی

جرم ثابت قرار دینے کے لئے ملزم کی نیت مجرمانہ ثابت ہونا ضروری ہے۔ اس مقدمہ مین ملزمین کے افعال سے اون کی نیت مجرمانہ بخوبی ظاہر ہے ملزمین کا ہیم ریڈی کے مکان مین ناجائز طور پر داخل ہونا اور تین دن تک ہیم ریڈی کے خلاف مرضی وہان ٹھہرنا و ملزمین کے ایک شریک کا بالیگا کو ہلاک کرنا اور میران صاحب کو زخمی کرنا یہہ سب امور ملزمین کی نیت مجرمانہ پر دلالت کرتے ہین دفعہ ۴۴۲ تعزیرات مین مداخلت بیجا مجرمانہ کی تعریف حسب ذیل کیگئی ہے۔

ایسی جائداد مین جو کسی اور شخص کے قبضہ مین ہو داخل ہونا۔ یا بطور جائز داخل ہو کر بطور ناجائز ٹھہرنا اس نیت سے کہ اوس شخص یا کسی اور شخص کے خلاف جو اوس شخص کی رضامندی سے داخل ہوا ہو۔ کسی جرم کا ارتکاب یا کسی ایسے شخص کی تخویف یا توہین کیجاے یا اوس کو رنج پہونچے مداخلت بیجا مجرمانہ ہوگا۔ یہہ تعریف مداخلت بیجا مجرمانہ کی ملزمین کے افعال پر پوری طور پر صادق آتی ہے مرافعان کی طرف سے یہہ بھی بحث کیگئی ہے کہ جس وقت ملزمین نے ہیم ریڈی کے مکان مین مداخلت بیجا کی اوس وقت مکان ہیم ریڈی کے قبضہ مین نہین تھا کیونکہ مکان مقفل تھا اور کوئی شخص اوس مین موجود نہ تھا میران صاحب کے بیان سے ثابت ہے کہ مکان دراصل بیلون کے باندھنے کا کوٹھہ ہے نیچے کے حصہ مین بیل باندھے جاتے ہین اور اوپر کے حصہ مین جوان لوگ رہتے ہین دن کے وقت چونکہ بیل چرائی کے لئے جنگل مین بھیجدیئے جاتے ہین اسلئے دن کو مکان مقفل کر دیا جاتا ہے۔ اور شام کو جب بیل چرائی سے واپس آتے ہین تو مکان مین باندھ دئے جاتے ہین ایسی صورت مین یہہ نہین کہا جا سکتا کہ مکان ہیم ریڈی کے قبضہ مین نہین تھا لیس ہماری رائے مین ملزمین نمبر ا تا ۱۲ پر جرایم منسوبہ ثابت ہین۔

ملزم نمبر ۱۳ رام ریڈی پر جرایم صدر کی اعانت کا الزام ثابت ہے۔ تمنا و پیرا سیم بیان کرتے ہین کہ رام ریڈی نے ملزمین سے کہا کہ نیچال جاکر مکان پر قبضہ کر لو اگر کوئی مزاحمت کرے تو مارو ان گواہون کے بیان سے یہہ امر پایہ ثبوت کو پہونچتا ہے کہ رام ریڈی نے جرایم متذکرہ بالا کی اعانت کی دفعہ ۱۰۷ تعزیرات مین اعانت کی تعریف یہہ کی گئی ہے کہ کسی شخص کا کسی فعل مین اعانت کرنا اوس حالت مین کہا جائیگا جب وہ کسی شخص کو اوس فعل کے کرنے کی ترغیب دے اور چونکہ رام ریڈی کی ترغیب سے ملزمین نے جرایم دفعات ۱۴۸ - ۳۰۲ - ۴۴۸ تعزیرات کا ارتکاب کیا اس لیے رام ریڈی بھی مجرم ہے اس لئے میری رائے مین ملزمین کے مجرم ہونے مین کوئی شبہ نہین ہے۔

پاپیلی بنام سرکارعالی

مجموعہ فیصلجات مجلس عالیہ عدالت بابتہ ۱۳۰۱ف صفحہ ۸۹۔

وکیل سرکار نے بحث کی کہ مکان مقبوضہ میر قبضہ کرنے سے ہی تخویف یا رنج دہی یا توہین کی نیت کا استنباط کیا جاسکتا ہے۔ اگر یہہ بحث صحیح بھی جاوے تو دفعہ ۴۴۲ تعزیرات آصفیہ کے الفاظ مندرجہ حاشیہ بیکار ہوجاتے ہین۔ اور واضعان قانون کو مداخلت بیجا مجرمانہ کی اسقدر تعریف کرنا کافی تھا کہ اسی جائداد مین جو کسی اور شخص کے قبضہ میں ہو

"اس نیت سے کہ اوس شخص یا کسی اور شخص کے خلاف جو اوس شخص کی رضامندی سے داخل ہوا کسی جرم کا ارتکاب یا کسی ایسے شخص کی توہین یا تخویف کیجائے یا اوس کو رنج پہونچے"

داخل ہونا یا بطور جائز داخل ہوکر بطور ناجائز ٹھہرے رہنا مداخلت بیجا مجرمانہ ہے اور نیت کے کوئی شروط لگانا ہی بیکار تھے چونکہ واضعان قانون نے نیت کے شروط صراحتاً لگائی ہے۔ پس ہماری رائے مین یہہ الزام ملزمین نمبر ۲ تا ۱۴ پر عائد نہین ہوسکتا تھا اور نہ رام ریڈی اوس کی اعانت کا مجرم قرار دیا جاسکتا تہا۔ دوسرا الزام رام ریڈی پر اعانت دفعہ ۱۴۸ تعزیرات آصفیہ لگا ہے ملزمین نمبر ۲ تا ۱۴ اشرکا مجمع کی غرض مشترکہ یہہ تھی کہ اگر کوئی مکان کے قبضہ کا مزاحم ہو تو اوس کو مارین اس وجہہ سے یہہ مجمع بھی خلاف قانون بروے دفعہ ۱۴۱ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور رام ریڈی نے اوس کی اعانت کی پس یہہ الزام رام ریڈی پر ثابت ہے بنظر حالات مقدمہ ہماری رائے مین اوس کو الستہا کا جرمانہ کیا جانا کافی ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ ملزمین نمبر ۲ تا ۱۴ منظور اور اون کے نسبت حکم سزا مصدرۂ عدالت ہائے ماتحت بحال صرف رام ریڈی ملزم کا مرافعہ جزءیا منظور حکم سزا مصدرۂ عدالت ماتحت منسوخ اور بپاداش الزام اعانت دفعہ ۱۴۸ تعزیرات آصفیہ (الستہ) جرمانہ داخل کرے ورنہ دو ماہ قید باشقت مین بسر کرے۔

اس فیصلہ کی نقل دیگر ملزمین کے مرافعات مین شامل کیجائے فقط

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ بحث لایق وکلاء فریقین سماعت کی گئی و اقعات مقدمہ جو بوجہ اختلاف رائے حکام جلسہ منعقدہ اسس وقت میرے سامنے پیش ہین

ثابت ہے جس کے لئے سزائے انتہائی یعنی پہانسی ہوسکتی ہے اور ہم ان ملزمین کے مقابلہ میں جرم مجوزہ عدالت ابتدائی بحال رکہتے ہین یہہ جملہ ملزمین نمبر ۴ تا ۱۴ اعانتاً و وکالتاً حاضر نہ تہے لیکن روئداد مثل کی بنا پر ان کے مرافعات نامنظور کئے جاتے ہین۔ بابیا بنام سرکار عالی

اب ہم کو ملزم نمبر ۵ رام ریڈی کے مرافعہ مین غور کرنا ہے جس کے طرف سے مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل نے بحث کی واقعات الزامی اس شخص کے مقابلہ مین یہہ ہین کہ کہا جاتا ہے کہ اس شخص کی نیت ونکٹا متوفی کے مکان پر قبضہ کرنیکی تہی جو بقبضہ بہیم ریڈی تہا اس غرض سے یہہ دیگر ملزمین ۱۴ اشخاص کو ضلع دولت آباد سے لایا تہوڑی دور اون کی ساتہہ خود بہی چلا اور اوس نے یہہ کہا کہ تم سب جاکر مکان پر قبضہ کرلو کوئی مزاحم ہو تو مارو اور ہوشیاری سے جاؤ یہہ کہکر اون اشخاص کو موضع بچپال روانہ کیا جہان مکان مقبوضہ بہیم ریڈی واقع ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ ان ملزمین نے بچپال جاکر اسی مکان پر قبضہ کرلیا۔ ان واقعات کی بنا پر عدالت ماتحت نے رام ریڈی ملزم نمبر ۸ کو بانی اس فساد کا قرار دیکر اوس کو اعانت دفعات ۱۴۸ و ۳۲۸ تعزیرات آصفیہ کا مجرم قرار دیا ہے۔

ہماری رائے مین جو شہادت اس بارہ مین پیش ہوئی ہے کہ رام ریڈی نے دیگر ۱۴ ملزمین کو قبضہ مکان کیلئے آمادہ کر کر روانہ کیا اور اوس نے کہا کہ کوئی مزاحم ہو تو مار دو۔ بنظر حالات مقدمہ نا قابل اعتبار نہیں ہے اور نہ شہادت کو ہم باور کرتے ہین۔ ملزمین نمبر ۲ تا ۱۴ کے مقابلہ مین الزام دفعہ ۱۴۸ اور مقابلہ رام ریڈی اوس کی اعانت ثابت قرار دیگئی ہے۔ ہماری رائے مین الزام دفعہ (۳۲۸) کسی ملزم کے مقابلہ مین قایم نہین رہ سکتا۔ عدالت ماتحت نے یہہ ثابت قرار نہین دیا ہے کہ ملزمین کی نیت قابض مکان یا کسی اور شخص کے خلاف جو شخص قابض کی رضامندی سے اوس مین داخل ہوا تہا کسی جرم کے ارتکاب یا تخویف یا توہین کی تہی یہہ ثابت ہوا ہے کہ جس وقت مکان پر ملزمین نے قبضہ کیا وہ مقفل تہا اور قابض مکان یا کوئی اور شخص موقعہ پہ حاضر نہ تہا ایسی صورت مین ہماری رائے مین الزام دفعہ ۳۲۸ قایم نہین رہ سکتا دیکہو نظائر مندرجہ ذیل۔

انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴۶ صفحہ ۱۹۴ - اردو

" " مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۲۴۰ - "

پنجاب ریکارڈ بابتہ ۱۹۰۳ء صیغہ فوجداری ۱۳ - انگریزی۔

بابا بنام سرکار

منشا اوس دفعہ کا یہہ ہے کہ جرم اوس وقت عائد ہو گا جب کہ یہہ امر قابل اطمینان ومحقق رہا ہے کہ ملزم کسی مقبوضہ جائداد مین اس نیت سے ناجائز طور پر داخل ہوا یا ناجائز طور پر رہا اگر کسی جرم کا ارتکاب کیے یا اوس شخص کو تخویف وغیرہ پہونچائے نیت کا انحصار ملزم کے افعال پر ہے۔ لایق وکیل مرافع کی تقریر کا ماحصل یہہ ہے کہ یہہ امر ثابت نہین ہے کہ جس وقت ملزم کے حکم سے دیگر ملزمین مکان مین داخل ہوے اوس وقت مکان مین ہمیر پٹی یا اوس کے طرف سے کوئی شخص موجود تہا بلکہ مین روتنک با وجہ اس علم کے کہ ملزمین نے مکان پر قبضہ کرلیا ہے کوئی معترض نہین ہوا عدالت ابتدائی کی تجویز سے ظاہر ... یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ جائداد ایک عورت کی تہی جو فوت ہو گئی اور یہہ دونو ملزم اپنے کو حقدار ہی مکان کا تہاتے مین یہہ واقعہ اس قسم کا ہے جو شکل موجودہ کو عدالت فوجداری کے اختیار سے خارج کرتیا ہے اس قسم کے افعال گو وہ خلاف قانون ہون اور وہ گو وہ کسی دوسرے شخص کے باعث تکلیف اور پریشانی کے ہون سزائے تعزیری کے مستوجب قرار نہین پا سکتے تاوقتیکہ جرم مداخلت بیجا کی تعریف کے تمام اہم اجزاء ثابت نہ کئے جائین یہی منشا قانون کا ہے اور اس کی تائید انگریزی ہائیکورٹوں کی اون نظائر سے ہوتی ہے جو رائے بالمکند صاحب کی تجویز مین مذکور مین ایک شخص اس طرح کی مداخلت کا مرتکب اپنے حقوق کی حفاظت کے واسطے ہوتا ہے۔ اور دوسرا بہ نیت مجرمانہ اول الذکر حالت مین جہان نیت مجرمانہ ناثابت یا مشتبہ ہو دیوانی چارہ کار موجود ہے۔ اور حالت ثانی قابل تصفیہ عدالت فوجداری ہے۔ ہم روزانہ دیکھتے ہین کہ جہان جائداد غیر منقولہ کی نزاع برپا ہوتی ہے اوس کو فوراً فوجداری شکل مین لانیکی کوشش کیجاتی ہے اور یا تو جرم مداخلت بیجا قایم کیا جاتا ہے یا دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری کی مدد لیجاتی ہے اس مقدمہ مین بھی علی ہذا واقعات میری رائے ہے کہ عدالت ماتحت کو چاہیئے تہا کہ حسب دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری عمل کرتی اور بعد قبضہ کے تصفیہ کے فریق ناراض کو عدالت دیوانی کی ہدایت کیجاتی مداخلت بیجا کی صورت کسیطرح اس مقدمہ سے متعلق نہین ہوتی ہے۔

لایق وکیل منجانب سرکار نے اپنی مدلل تقریر مین اس چیز پر بہت کچھ زور دیا ہے کہ جس طرح قفل توڑ کر جائداد پر قبضہ حاصل کیا گیا ہے اس امر کا کافی ثبوت ہے کہ ملزم کو معلوم تہا کہ اوس کے اس فعل سے ضرور مستغیث کو رنج اور تکلیف پہونچیگی لہذا ہم اس استدلال سے اختلاف کی کوئی وجہ

یہہ بیان کئے جاتے ہین کہ ایک مکان بہیم ریڈی کے قبضہ مین سررشتہ مال کے ذریعہ سے آچکا تہا مکان پر بہیم ریڈی کا قفل پڑا ہوا تہا اوس مین کسی کی بود وباش نہ تھی ملزم رام ریڈی نے اپنے آدمیون کے ذریعہ سے قفل توڑکر مکان پر قبضہ کرلیا۔ دو تین روز ملزمین اوسی مکان مین رہے تیسرے روز بہیم ریڈی کے آدمی گہانس وغیرہ کے واسطے مکان مین داخل ہوے۔ ملزمین نے اون پر حملہ کیا چنانچہ اس ہنگامہ مین ایک شخص جان سے مارا بہی گیا۔ جس کے مقابلہ مین علیحدہ مقدمہ بالزام قتل اس وقت زیر تحقیقات ہے کوتوالی نے بعد تکمیل تفتیش ملزمین پر جرم مداخلت بیجا مجرمانہ اور مجمع خلاف قانون عاید کرکے عدالت مین چالان کیا حکام ملتفقہ مین جرم مجمع خلاف قانون کے نسبت کسی قسم کا اختلاف نہین ہے۔ دونون نے بلحاظ شہادت شمولہ مثل اسی جرم کو ثابت قرار دیا۔ اختلاف حسب ذیل امور کی نسبت ہے۔

(۱) مداخلت مجرمانہ ثابت ہے یا نہین۔

(۲) مقدار سزا۔

نواب حاکم الدولہ بہادر نے عدالت ماتحت کی تجویز سے اتفاق کیا ہے اور ملزم رام ریڈی کو مداخلت بیجا اور مجمع خلاف قانون دونون جرایم کی اعانت مین چہہ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ رائے بالمکند صاحب نے مداخلت بیجا مجرمانہ کو ناثابت قرار دیا ہے اور صرف مجمع خلاف قانون کی پاداش مین یعنے اوس کی اعانت مین ملزم کے حق مین صرف جرمانہ کی سزا پر اکتفا کیا ہے۔ یہہ مسلمہ فریقین ہے کہ ملزم رام ریڈی مقام واردات پر موجود نہین تہا دیگر ملزمین اوس کے حکم سے مکان مین داخل ہوئے تہے۔ لایق وکیل مرافع بہیم ریڈی کے قبضہ کو تسلیم کرکے یہہ بیان کرتے ہین کہ باوجود بہیم ریڈی کے قبضہ کے جرم مداخلت بیجا مجرمانہ عاید نہین ہوتا ہے دفعہ ۲۲۲ تعزیرات مین مداخلت مجرمانہ کی جو تعریف درج ہے اور وہ حسب ذیل ہے۔

ایسی جائداد مین جو کسی اور شخص کے قبضہ مین ہو داخل ہونا۔ یا بطور جائز داخل ہوکر بطور ناجائز ٹہرنا اس نیت سے کہ وہ اس شخص یا کسی اور شخص کے خلاف جو اوس شخص کی رضامندی سے داخل ہوا ہو کسی جرم کا ارتکاب یا کسی ایسے شخص کی تخویف یا توہین کرے یا رنج پہونچائے مداخلت بیجا مجرمانہ ہوگا۔

بیجا
ہام
داخلت

میر ریاست بنام سرکار

اختیار سماعت - اختیار سماعت عدالت ضلع اطراف بلدہ نہ ملک پیٹھ کے شرکت حدود کوتوالی بلدہ و بیرون کا اختیار سماعت عدالت ضلع اطراف بلدہ پر غیر موثر ہونا - رزولیوشن محکمہ سرکار صیغہ کوتوالی مورخہ یکم بہمن سنہ ۱۳۲۲ف - نگرانی - نگرانی نا راضی ترتیب فرد جرم بر بناء موازنہ شہادت

تجویز ہوئی کہ

(۱) رزولیوشن مجریہ محکمہ سرکار صیغہ کوتوالی مورخہ یکم بہمن سنہ ۱۳۲۲ف بغرض انتظام کوتوالی کی حد تک محدود ہے اور اختیار سماعت عدالت ضلع اطراف بلدہ پر موثر نہیں ہے۔

(۲) بصیغہ نگرانی ترتیب فرد قرار داد جرم میں بر بناء موازنہ شہادت دست اندازی نہیں کیجا سکتی۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب نگرانخواہ - مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب وکیل۔

منجانب طرف ثانی - مسٹر کلیان رام ایر صاحب وکیل۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس - اس مقدمہ میں عذر اول یہ ہے کہ عدالت اطراف بلدہ اس مقدمہ کی سماعت کی مجاز نہیں ہے۔ کیونکہ یکم بہمن سنہ ۱۳۲۲ف کو ملک پیٹھ کے حدود جہاں کہ جرم کا ارتکاب ہونا بیان کیا جاتا ہے بلدہ اور بیرون بلدہ کے حدود میں شریک کردئے گئے۔ دیکھو رزولیوشن سرکار محکمہ عدالت و کوتوالی (صیغہ کوتوالی) مورخہ یکم بہمن سنہ ۱۳۲۲ف - رزولیوشن مذکور مجریہ محکمہ سرکار صیغہ کوتوالی ہے اور اس کا اثر کوتوالی کی حد تک محدود ہے اس کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے کہ بغرض انتظام کوتوالی یہ حدود کوتوالی بلدہ میں شامل کئے گئے ہیں۔ لہذا اس رزولیوشن کا عدالت اطراف بلدہ کے اختیار سماعت پر کوئی اثر نہیں ہے۔

دوسرا عذر سائل کا یہ ہے کہ شہادت تائید الزام فرد جرم سنانے کے لئے کافی نہیں ہے۔ اس نوعیت کارروائی پر ہم ایسے عذر کی بناء پر بصیغہ نگرانی دست اندازی نہیں کرنا چاہتے مقدمہ ختم ہونیکے بعد سائل اپیل کر سکتا ہے۔

حکم ہوا کہ

نہیں پاتے ہیں مگر محض یہہ خیال کہ بلحاظ واقعات ملزم کو یہہ باور کرنے کا موقع تہا کہ اوس کے فعل سے تنفیذ
کی پریشانی اور تکلیف کا باعث ہوگا۔ جرم مداخلت بیجا کے قائم کرنیکے لئے کافی نہیں ہے۔ تاوقتیکہ اس
کی نیت مجرمانہ بغیر گنجایش شک وشبہ ثابت نہوتی ہو۔ دیکہو نیجاب ریکارڈ جلد ۴ بابتہ ۱۹۰۵ء صفحہ ۳۰
فیصلہ فوجداری نمبر ۶۳ اس نظیر میں دیگر فیصلوں پر غور کرنے کے بعد یہہ طے کیا گیا ہے کہ اس قسم کی
مضرت کی نوعیت دیوانی اور فوجداری میں جو قانونی فرق رکہا گیا ہے۔ وہ ضرور پیش نظر رہنا چاہیئے
اگر چارہ کار دیوانی کے اختیار کرنے میں اس کی تلافی ہوسکتی ہو تو فوجداری چارہ کار کو روکنا چاہیئے
اس قسم کے مقدمات میں اکثر دیکہا گیا ہے کہ فریق متضرر مقدمات کے دائر کرنے میں نہایت
تعجیل کرتے ہیں اور عموماً رفع نقصان کے واسطے فوجداری کا آسان اور سہل طریقہ یا چارہ کا اختیار
کرتے ہیں جو ہمیشہ رد کیا گیا ہے۔

غرض جہاں تک میں نے غور کیا میری رائے میں جرم مداخلت بیجا مجرمانہ قائم نہیں ہوسکتا
مجمع خلاف قانون کی پاداش میں جو سزا جرمانہ رائے بالمکند صاحب نے تجویز کی ہے وہ ہی بلحاظ حالات
مقدمہ میرے خیال میں کافی ہے انتہا۔

حکم ہوا کہ

ملزم رامم ریڈی ایک ہزار روپیہ بطور جرمانہ داخل کرے۔ ورنہ دو ماہ قید میں رکہا جائے۔

نمبر مقدمہ ۲۲ ۱۳۳۲ف — نگرانی فوجداری — منفصلہ ۱۱ ۱۳۳۲ف

جلسہ مشتغفہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا ممبر مجلس و عالیجناب رائے بالمکند صاحب بی۔ اے۔ رکن
میر ہدایت علی — نگرانیخواہ

بنام

سرکار عالی — مستغیث — طرف ثانی

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی سید محمد خان صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۷ اسفندار ۱۳۳۲ف
مشعر اینکہ ملزم کو فرد جرم سنائی جائے۔

بالمقابل سرکار

قانون آبکاری - شراب برآمد شدہ کا مقدار معینہ قانون سے زائد ہونے کا ثبوت - ایسے مکان سے جس میں متعدد اشخاص رہتے ہوں ایک شیشہ سے زائد شراب کی برآمدی - قانون میعاد سماعت نشان (۲) بابتہ ۱۳۲۲ف فقرہ ۵ - قانون آبکاری نشان (۱) بابتہ ۱۳۱۰ف دفعہ ۱۱ -

تجویز ہوئی کہ

(۱) محرر وکیل کی غلطی سے اپیل کا بحیثیت درخواست نگرانی پیش ہو کر نامنظور ہو جانا انقضائے میعاد اپیل کے لئے سبب وجہ قانون نشان (۲) بابتہ ۱۳۲۲ف وجہ معقول میں داخل ہے -

انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۱۴۸ کا حوالہ رد کیا گیا -

(۲) تا وقتیکہ شراب برآمد شدہ کے متعلق یہ ثابت نہ ہو کہ وہ مقدار معینہ قانون سے زیادہ ہے حسب دفعہ (۱۱) قانون آبکاری جرم ثابت تجویز نہیں کیا جا سکتا -

(۳) جب کسی ایسے مکان سے جس میں متعدد اشخاص سکونت پذیر ہوں اور مقدار شراب برآمد شدہ بلحاظ تعداد ساکنین مکان مقدار معینہ قانون سے زیادہ نہ ہو تو کوئی شخص مجرم تجویز نہیں کیا جا سکتا -

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں

منجانب مرافع مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب و مولوی وحید الحسن صاحب وکلائے -

منجانب سرکار مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل سرکار -

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن - اس مرافعہ کی میعاد ۱۲ ماہ اردی بہشت ۱۳۳۲ف تک تھی، لیکن ۱۰ خورداد کو پیش ہوا - غلام اکبر خان صاحب کے حلفی بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے درخواست مرافعہ مرتب کی تھی لیکن محرر کی غلطی سے لفظ نگرانی درخواست کے عنوان پر لکھ دیا گیا اور چونکہ کوئی قانونی بیجا بطگی نہ تھی اس لئے وہ درخواست خارج کی گئی بروز اخراج درخواست وکیل صاحب کو اس غلطی کی اطلاع ہوئی اور فوراً درخواست مرافعہ کی پیش کر دی گئی بلحاظ غلام اکبر خان صاحب کے حلفی بیان کے ہم نے اس واقعہ کو باور کیا کہ ان کے محرر کے سہو کی وجہ سے

نگرانی نامنظور۔

رائے بالمکند صاحب رکن مجھے بھی اتفاق ہے۔ جس حکم رزولیوشن سرکار مورخہ یکم بہمن ۱۳۲۲ ف پر استدلال کیا جاتا ہے وہ صیغہ کوتوالی کا ہے۔ اور اوس کا اثر صرف انتظام کوتوالی تک ہی محدود ہے۔

اس کے علاوہ اس مقدمہ میں چالان ۲۵ اردی بہشت ۱۳۲۲ ف کو ہوا ہے اور یہ عذر کہ عدالت مجاز نہیں ہے، استفسار ۱۳۲۳ ف یعنے تجویز فرد جرم کے شائے ہونے تک نہیں کیا گیا ہے۔ اور ہماری رائے میں اس سے انصاف میں کسی طرح خلل بھی واقع نہیں ہوا ہے۔ ایسی صورت میں ہم اس نوبت کارروائی پر کسی دست اندازی کی ضرورت نہیں پاتے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

نمبر مقدمہ ۱۳۲۳ ف　　**مرافعہ فوجداری**　　منفصلہ ۱۱ ابان ۱۳۲۳ ف

جلسہ منقسمہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی۔ بی۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا ارکان۔

بالا پرشاد　　مرافع

بنام

سرکار عالی　　مرافعہ علیہ

میعاد سماعت۔ اپیل۔ محررہ وکیل کی غلطی سے اپیل کا بحیثیت درخواست نگرانی پیش ہو کر نامنظور ہونا۔ اپیل کا بعد انقضائے میعاد پیش ہونا۔ وجہ موجہ انقضائے میعاد اپیل۔ خلاف ورزی۔

مرافعہ بنا راضی تجویز مولوی سید محمد اکرام اللہ خان صاحب ناظم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۳ اسفندار ۱۳۲۲ ف مشعر نگرانی اغراض فلسطین

بالا پرشاد بنام سرکار عالی

ہین جہان تک ایسی سختی سے ملزم اپنے حق سے بغیر اپنے قصور یا غفلت کے محروم ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد نفس مرافعہ تجویز طلب ہے۔ میری رائے شہادت پیش شدہ کی نسبت یہہ ہے کہ وہ ناقص ہے جو جرم ملزم پر عاید کیا جاتا ہے یہہ ہے کہ اس نے بخلاف ورزی دفعہ ۱۱ قانون آبکاری ایک شیشہ شراب سے زیادہ شراب اپنے قبضہ مین رکھی شہادت جو پیش ہوئی ہے متعدد واقعات کی ہے پہلا واقعہ یہہ ہے کہ اتفاقی طور سے ایک جھنگہ مین سے شراب کی بو آنے سے جھنگہ والا گرفتار کیا گیا۔ اسکے بیان سے معلوم ہوا کہ ملزم مرافع نے کچھ شراب جس آباد سے منگائی ہے۔ اس پر ملزم کے مکان کی تلاشی کی گئی۔ اسکی مقدار اس قدر ہے کہ وہ ایک کلیا مین رکھی گئی۔ ملزم کے مکان سے دو شیشے شراب سے بھرے ہوئے برآمد ہوئے۔ مگر اس کے متعلق مفتش اور گواہون کے بیانات مین اختلاف ہے۔ اور پنچنامہ مین اگرچہ شیشون کا ذکر ہے۔ لیکن یہہ نہین معلوم ہوتا کہ بھرے ہوئے تھے۔ پس ہم کو یہہ ثابت قرار دینے مین بہت تامل ہے کہ دو بھرے ہوئے شیشے برآمد ہوئے۔

اس کے سوائے دو نصف نصف شیشون کے ملنے کی نسبت بھی شہادت پیش ہوئی ہے۔ مگر اول تو یہہ شیشے ایک ایسے مکان سے برآمد ہوئے ہین جس مین دوسرے لوگ رہتے ہین۔ جن مین سے ایک کا بیان یہہ ہے کہ اوس نے شراب منگائی تھی۔ دوسری یہہ کہ اگر دو نصف شیشون کی شراب کو جمع کر کے ایک شیشہ شراب قرار دین تو یہہ اجازتی مقدار حسب دفعہ ۱۱ ہے۔ اور یہہ نہین ثابت کیا گیا کہ اس سے زیادہ تھی اگر ان دو نصف شیشون مین وہ شراب بھی شریک کی جائے جو کلیان مین موری سے جمع کی گئی تھی۔ تب بھی یہہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے کہ اجازتی مقدار سے زیادہ ہوگئی۔

ان سب باتون کے علاوہ یہہ چیز بھی خاص توجہ کے قابل ہے کہ اگر اجازتی مقدار سے زیادہ شراب سمجھی جائے تب بھی چونکہ مختلف اشخاص کے پاس سے برآمد ہوئی ہے اور کسی ایک کے پاس سے ایک شیشہ سے زیادہ ملنا ثابت نہین ہوا ہے۔ اس لئے کسی شخص کو بروئے دفعہ (۱۱) قابل سزا قرار دینا ممکن نہین۔ گو ہم قیاس کر سکتے ہین کہ ملزم نے شراب جس آباد سے منگائی ہو اور تلاشی کی خبر پاکر اوس کو تلف کر دیا ہو۔ لیکن یہہ محض قیاس ہی قیاس ہو جاتا ہے جو شہادت سے ثابت نہین کی

درخواست مرافعہ پیش ہونے مین تعویق ہوئی اور اوس کو لایق معافی قرار دیکر فریقین کی بحث سنی۔ مرافع کے طرف سے اس امر پر بہت زور دیا جاتا ہے کہ گواہون مین اختلافات ہین کچھہ اختلافات گواہون مین بیشک نہین۔ لیکن ایسے اہم نہین ہین کہ جس سے ہم کل شہادت کو ناقابل اعتبار قرار دین شہادت سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ملزم کے مکان سے شراب کے دو شیشے آدھے بھرے ہوئے لیکن اور کئی شیشے اور ایک مرتبان مین شراب کی بو آ رہی تھی۔ جب پنچ لوگ ملزم کے مکان پر پہونچے تو دروازہ بند تھا اور موری مین بھی کچھہ شراب بہکر نکلی اس سے معلوم ہوتا ہے جن شیشون اور مرتبان مین شراب کی بو آ رہی تھی وہ شراب سے بھری ہوئی تھی۔ اور انسپکٹر و مہتمان کے آمد کی اطلاع سے ملزم نے اوس کو موری مین بہا دیا ہماری رائے مین جو شراب ملزم کے مکان سے برآمد ہوئی ایک شیشے سے زیادہ تھی۔

لہذا الحکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس مین سب سے پہلا امر قابل توجہ یہہ ہے کہ مرافعہ خارج المیعاد ہے۔ اس کو تسلیم کرکے وکیل مرافع بیان کرتے ہین کہ پیشی مرافعہ مین تاخیر اس وجہ سے ہوئی کہ محرر کی غلطی سے عذرات مرافعہ کے عنوان پر لفظ نگرانی لکھدیا گیا تھا۔ گو درخواست مورخہ ۱۸۔ فروردی ۱۳۲۳ف کے مضمون سے یہہ صاف ظاہر تھا کہ مرافعہ کیا جاتا ہے۔ اس غلطی کی وجہ سے درخواست مذکور نگرانی کی خیال کیجاکر نامنظور کی گئی۔ اس کے بعد مولوی غلام اکبر خان صاحب وکیل مرافع کو معلوم ہوا کہ عنوان لکھنے مین محرر نے غلطی کی تھی۔ تب اونہون نے دوسری درخواست بتاریخ ۴۔ اردی بہشت ۱۳۲۳ف پیش کی جس مین ترمیم درخواست سابق کی اجازت چاہی جو نامنظور ہوئی۔ اس کے بعد بتاریخ ۱۳۔ خورداد ۱۳۲۳ف مرافعہ کی درخواست پیش کی گئی جو مابہ البحث ہے۔

بحوالہ نظیر مندرجہ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۲۸ صفحہ ۲۱۴ و ۱۵ اس پر زور دیتے ہین کہ جو تاخیر اس غلطی کی وجہ سے ہوئی وہ حسب منشا دفعہ ۵ قانون میعاد سماعت وجہ موجہ مین داخل بھی جا سکتی ہے ہم اس بحث کو اس بناء پر قبول کرتے ہین کہ بلحاظ حالات ایک ایسی غلطی کا اثر جو محرر کی غفلت سے ہوئی اور جس کی اطلاع وکیل کو نہونے پائی موکل پر نہ پڑنا چاہیئے خصوصاً ایک فوجداری مقدمہ

لا ارشاد بنام سرکارعالی

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان :

خواجہ محی الدین نگرانیخواہ

بنام

نوکلپا طرفثانی

نگرانی۔ نگرانی بنا راضی حکم ترتیب فرد جرم۔ نگرانی بر بنائے موازنہ شہادت بادی النظر مین شہادت تائید الزام کا اثبات جرم کے لیے کافی نہ ہونا۔ مجسٹریٹ کو مکرر غور و صدور تجویز کی ہدایت سرکاری ملازم بنا۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۱۲۷۔

تجویز ہوئی کہ ملزم پر جرم حسب دفعہ ۱۲۷ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی تاوقتیکہ ملزم کا بارعائے ملازم سرکاری کسی فعل کا ارتکاب یا اقدام کرنا ثابت نہو اور ملزم کے شناخت کی کافی شہادت نہو عاید نہیں کیا جا سکتا اور نہ ایسی صورت مین ترتیب فرد قرارداد جرم کی کوئی وجہ تسلیم کیجا سکتی ہے چونکہ بصیغہ نگرانی حکم ترتیب فرد جرم کی تنسیخ پسندیدہ نہیں ہے لہذا اس ہدایت پر اکتفا کیا جاتا ہے کہ مجسٹریٹ شہادت پیش شدہ پر جو نہایت ضعیف و غیر موثر ہے مکرر غور کرنیکے بعد بلا انتظار شہادت صفائی ملزم کو بری کر سکتے ہین۔

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہین۔

منجانب نگرانیخواہ پنڈت گرراؤ صاحب وکیل

منجانب طرفثانی مسٹر کلیان رام ایر صاحب وکیل۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ یہہ نگرانی اس بیان سے ہے کہ شہادت تائید الزام بادی النظر مین بھی ثبوت الزام کے لئے کافی نہین ہے۔ ایسی صورت مین فرد جرم مرتب کرنا صحیح نہین ہے واقعات یہہ ہین کہ ملزم نگرانیخواہ پہ حسب دفعہ ۱۲۷ تعزیرات ملازم سرکاری

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی سید احمد علی صاحب ناظم فوجداری مدد جہ دوم تعلقہ شورا پور ضلع گلبرگہ مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۳۲ ف مشعر اینکہ فرد جرم مرتب کیجائے۔

ہے وہ اوس کو ثابت قرار دینے کے لیئے ہرگز کافی نہین ہے۔ ان وجوہ سے مرافعہ منظور اور ملزم بری کیا جاتا ہے۔

بالارشاد بنام سرکار عالی

نواب ذوالقدر جنگ بہادر رکن۔ بحث لایق وکلاء فریقین سماعت کی گئی۔ خلاف ورزی قانون آبکاری الزام ملزم پر اس بیان کے ساتھ عاید کیا جاتا ہے کہ اوس کے قبضہ سے ایک شیشہ سے زیادہ شراب برآمد ہوئی ملزم کے دو مکان مین ایک مکان سے جس مین یہہ خود مع اپنی زوجہ کے رہتا ہے دو شیشہ نصف نصف بھرے ہوئے نکلے۔ اور ایک اور ظرف بھی نکلا جو خالی تھا۔ مگر جس مین سے شراب کی بو آتی تھی۔ دوسرے مکان سے جس مین علاوہ ملزم کے داشتہ کے اور بھی دو چار آدمی بطور کرایہ دار مقیم ہین۔ دو شیشے شراب کے بھرے ہوئے برآمد ہوئے۔

نواب نظامت جنگ بہادر نے ملزم کو بوجہ عدم ثبوت جرم بری اور مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی نے باتفاق عدالت ماتحت سزا کو بحال رکھا ہے۔ اس اختلاف کی وجہ سے یہہ مقدمہ میرے سامنے پیش ہوا ہے۔ حسب دفعہ (۱۱) قانون آبکاری فی شخص ایک شیشہ شراب رکھنے کی اجازت ہے۔

بلحاظ تعداد اشخاص جو ان مکانات مین رہتے ہین مقدار شراب برآمد شدہ اس قدر نہین ہے کہ ملزم مستوجب سزا کا قرار دیا جائے یہہ کہ خالی ظرف بھی شراب سے بھرا تھا جسکو ملزم نے موری مین بہادیا تھا یہ محض قیاس پر مبنی ہے۔ کوئی کافی شہادت اس مرافعہ کی تائید مین پیش نہین ہوئی صرف ایک نیچشانہ پیش ہوا ہے۔ اور اوس کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ موری کی جو شراب ایک کلیا مین بھری گئی تھی وہ اوس کے سامنے نہین کی گئی تھی۔ شہادت ناقص اور ناکافی ہے شبہہ کا فائدہ ملزم کو دینا قرین انصاف ہے۔ مجھکو نواب نظامت جنگ بہادر کی رائے سے اتفاق ہے لہذا مین مرافعہ منظور اور ملزم کو بری کرتا ہون۔

مقدمہ نمبر ۱۲۶ ۱۳۲۲ف — **نگرانی فوجداری۔** — منفصلہ ۱۰ بہمن ۱۳۲۲ف

جلسۂ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب

نمبر مقدمہ ۱۳۲۲ ف — **نگرانی فوجداری** — منفصلہ ۱۳۲۲ ف

اجلاس کامل

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن

ہیرا و نتی چندما — نگرانخواہ

بنام

بچی بیگم وغیرہ — طرفثانیان

۱۔ازالہ حیثیت عرفی۔ ترک بطعامی۔ شوہر کا زوجہ کے ساتھ ترک بطعامی۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۳۷۳۔

تجویز ہوا کہ۔ شوہر پر محض اپنی زوجہ کے ساتھ ترک بطعامی سے جرم ازالہ حیثیت عرفی زیر دفعہ ۳۷۳ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی عاید نہیں ہوسکتا بلکہ تکمیل اغراض دفعہ مذکور کے لئے اس امر کا اثبات ضروری ہے کہ مستغیثہ کی نیکنامی کو ضرر پہونچانا اس فعل سے مقصود تھا۔

اغراض مقدمہ بذا کیلئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانخواہ۔ مولوی مرزا محمود علی بیگ صاحب وکیل۔

منجانب طرفثانی۔ مولوی جہانگیر حسین صاحب وکیل۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن و نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس متفق الرائے ہوئے۔

ایک استغاثہ کو جو بحوالہ دفعہ (۳۷۳) تعزیرات سرکار عالی دایر ہوا تھا

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی آغا حسین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع نلگنڈہ مورخہ ۲۔ تیر ۱۳۲۲ ف جس کی رو سے ایک مقدمہ دفعہ چھتا عدم ثبوت میں خارج کیا جائے۔ اور بچی بیگم وغیرہ فریق ۲ نفر مرجم جرم تحت دفعہ ۳۷۳ تعزیرات سرکار عالی سے رہا کر دئے گئے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی دوسرا چارہ کار قانونی شوہر کے مقابلہ میں اختیار کر سکتی ہے

راجہ محمد علی الدین بنام سرکار عالی

بننے کا الزام عاید کیا گیا ہے۔ مدعی کے سوا کسی گواہ نے اس کی شناخت نہیں کی اور مدعی کی شناخت بھی مشتبہ ہے اور شہادت سے یہہ نہیں ظاہر ہوا کہ ملزم نے اس ادعاے کہ وہ سرکاری ملازم ہے ی کا ارتکاب یا اقدام کیا۔ پس جو زیر دفعہ ۱۳۷ مین لازمی قرار دیا گیا ہے وہ اس مقدمہ مین مفقود ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ اس فعل یا ان افعال سے جو ملزم کی نسبت بیان کئے گئے ہین جرم متذکرہ دفعہ ۱۳۴ نہین بنتا۔ اس کے علاوہ شہادت سے ملزم کی شناخت نہین ہوتی۔ جب یہہ دونون نقایص موجود ہین تو ترتیب فرد جرم کی کوئی وجہ نہین تسلیم کیجا سکتی مجسٹریٹ کو اس پر کافی غور کرنا چاہیے تھا ہم اصولاً اس کو پسند نہین کرتے کہ دوران مقدمہ مین دست اندازی کرین اور تنسیخ فرد جرم کا حکم دین مگر اس وجہ سے مجسٹریٹ کو توجہ دلانا کافی خیال کرتے ہین کیونکہ محض ترتیب فرد جرم اس کی مستلزم نہین ہے کہ تجویز سزا صادر کیجائے۔ لہذا وہ خود شہادت پیش شدہ پر مکرر غور کرنے کے بعد جو نہایت ضعیف اور عدم شناخت کی وجہ سے غیر موثر ہے۔ موجودہ روئداد پر بلا انتظار شہادت صفائی ملزم کو بری کر سکتے ہین۔ اس ہدایت پر اکتفا کیا جاتا ہے بعینہ نگرانی کسی حکم کے صادر کرنیکی ضرورت باقی نہین ہے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن۔ نگرانی کا منشاء یہہ ہے کہ عدالت تحت نے جو حکم نسبت ترتیب فرد قرارداد جرم ملزم کے خلاف مین صادر کیا ہے منسوخ کیا جائے عذر یہہ ہے کہ شہادت سے کوئی امر ایسا متحقق نہین ہوا کہ جو وجہ ایسے حکم صادر کرنے کی ہو سکے اس عذر کا ممانعت قانونی یہہ ہے کہ مجسٹریٹ نے دفعہ (۲۱۳) کا استعمال جزو اول کے لحاظ سے صحیح طور پر نہین کیا بجائے اس کے ملزم کو رہا کرتا فرد جرم سنائی یہہ دلیل سزا دینے کی نہین ہو سکتی فرد جرم کی ترتیب سے واقعیت جرم کی تسلیم لازم نہین آتی۔ جب شہادت ختم ہو چکی ہے جس کو ہم نے ابھی سنا ہے اور اس کی نسبت یہہ کہہ سکتے ہین کہ وہ بوجہ کافی نہین ہے تو مجسٹریٹ خود اپنے اس اختیار کو جو بیارت کے متعلق ہے استعمال کر سکتا ہے اس موقع پر اس کو اظہار توجیہ راے آخر سے باز رکھنا درانحالیکہ وہ مضر حق ملزم ہونیوالا امر نہین۔ لہذا ہم مقدمہ کو انجام مقصد صدر کے لئے واپس کرتے ہین تاکید حسبہ عمل کرنے مین کامل احتیاط کو ملحوظ رکھین فقط۔

بسورام جیلدار
بنام
گنگارام سنتیا

تحقیقات ۔ تحقیقات یکجائی مشمول الزامات ۔ تین سے زیادہ الزامات کی تحقیقات یکجائی ۔ بیضابطگی ۔ بیضابطگی قابل تنسیخ ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکارعالی دفعات ۲۲۰ ، ۱۳۱ و ۵۳۵ ۔

تجویز ہوئی کہ حسب دفعات ۲۲۰ و ۱۳۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکارعالی صرف تین الزامات اندرون یکسال کی یکجائی تحقیقات جائز ہے اور تین کے زیادہ الزامات کی یکجائی تحقیقات ایک اہم بیضابطگی موثر مقدمہ ہے جو دفعہ ۵۳۵ مجموعہ مذکور میں داخل نہیں کیجا سکتی ایسی صورت میں تجویز مجسٹریٹ ہو تجویزات جو بالآخر نہ سزا کا لعدم ہے اور جملہ الزامات کی از سرنو جدید تحقیقات و تجویز ہونی چاہیئے ۔

نظائر مندرجہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۲۳ صفحہ ۲۰ و انڈین لاء رپورٹ مدراس جلد ۲۵ صفحہ ۳۰ و انڈین علیہ سٹ مدراس جلد ۳۱ صفحہ ۳۰ کا حوالہ دیا گیا ۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں ۔

منجانب نگرانی خواہ مولوی سید لطف حسن صاحب وکیل ۔

منجانب طرف ثانی مسٹر کلیان رام ایر صاحب وکیل سرکار

(نواب نظامت جنگ بہادر (مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے)

سرقہ مویشی کے تین سے زیادہ الزامات اس مقدمہ کے ملزمین پر عاید کئے گئے ہیں ۔ مویشیاں مختلف ہیں اور اوقات ارتکاب جرم مختلف ۔ لیکن ملزمین ایک ہی ہیں ۔ ایسی حالت میں حسب منشاء دفعہ ۲۲۱ ضابطہ فوجداری (ایک سال کے اندر کے تین واقعوں کی تحقیقات ایک جائے جائز تھی نہ اس سے زیادہ کی مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ نے اس طرف توجہ نہیں کی اور سات جرایم کی یکجائی تحقیقات کی اس بنا پر صدر عدالت نے جس کے اجلاس پر ایک ملزم سزا یافتہ نے مرافعہ کیا تھا مقدمہ کو بغرض نگرانی بھیجا ہے ۔ اور مرافعہ کی تجویز نکر کے اوس کو ملتوی کر دیا ہے ۔ غالباً اس خیال سے کہ عدالت ماتحت کی کاروائی خلاف ضابطہ ہونے کی وجہ سے کالعدم قرار پائے اور از سرنو حسب ضابطہ تحقیقات کرنے کا حکم دیا جائے تو تجویزات (اگر صدر عدالت سے ایسی تجویز ہوتا

عدالت تحت نے عدم ثبوت مین خارج کیا ہے۔ اس مقدمہ مین گو تعداد ملزمین کی زیادہ ہے مگر مقصود بالذات شخص ملزم اول یعنے شوہر مستغیثہ ہے۔ جس واقعہ پر صورت الزام جنی کیجاتی ہے وہ یہہ ہے کہ ملزم نے اپنی زوجہ کے ساتھ کہانا کہانا ترک کردیا۔ اور اوسپر بدچلنی کی تہمت لگائی ہے جس کی وجہ سے قوم کی نگاہ مین وہ ذلیل ہوئی۔

بر انوٹی چیٹما بنام پنچ غلم وغیرہ

ہماری رائے یہہ ہے کہ شوہر کا ترک طعام علت تشنیع قانونی قرار دیئے قابل نہوسکتا ہے تکمیل جرم ہتک عزت دفعہ محولہ کے لئے اس امر کے ثابت کئے جانے کی ضرورت تہی کہ مستغیثہ کی نیک نامی کو ضرر پہنچانا ازحیثیت فعل سے مقصود تہا۔ اس کے متعلق وکیل سائیلہ نے دو درخواستین پیش کرکے چہ بیان کیا تہا جانب ملزم نمبر ا شکایات کا طوار درج ہے افسوس ہے کہ یہہ درخواستین ثابت نہین کرائی گئین پس اس تقدیر مین جو نتیجہ برآمد ہوتا ہے وہ یہہ ہے کہ صورت الزام کو دفعہ محولہ سے کوئی تعلق نہین ہے مستغیثہ چارہ کار دیوانی کرسکتی ہے۔

لہذا حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

نگرانی فوجداری

جلسہ منعقدہ

نمبر مقدمہ ۱۳۳ سنہ ۱۳۲۱ف منفصلہ ۱۴ اسفندار ۱۳۲۱ف

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے ایل۔ ایل بی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے۔ ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا ارکان۔

سورام ویبوگا وغیرہ نگرانخواہ

بنام

گہنشام گسٹیا طرفثانی

نگرانی نمبر ۱ تا ۳ بہ تحویز ہوم سکرٹری مناسب بناء خصومات عدالت مدد گار عثمان آباد سیوک مورخہ ۸ فروردی ۱۳۲۱ف

ملزم پر الزام بہتک عزت دفعہ ۵۰۰ کا بحکم ہندوستانی تعزیرات ہند قائم ہوا ہے اور مسٹر قدر کا منظور کیا ہے تعلق سے پیش نگرانی مجلس عالیہ مین روانہ کی جائے پس جرم ہتک عزت بلحاظ گواہی کی ثبوت کافی دستیاب نہ ہونے پر نامنظور کیا گیا

سوال دوم دلیل کا [illegible] گذشتہ تنقیح [illegible]

ہر جرم کی تحقیقات جداگانہ کرنیکی ہدایت اس پر مبنی ہے کہ شہادت پیش کرنے مین آسانی ہو اور شہادت سے تحقیق واقعات کا اور الزام کا بسہولت ہوسکے اور ملزم کو بھی الزام کے اور نیز شہادت تائید الزام کے سمجھنے اور جوابدہی مین آسانی ہو یہہ ظاہر ہے کہ متعدد واقعات کے متعلق متعدد گواہون کے بیانات ایک ہی مقدمہ مین لئے جائین تو ضرور پیچیدگی واقع ہوتی ہے قانون مین تین الزامات کی ایکساتہہ تحقیقات کی جو اجازت دی ہے وہ صرف اس صورت مین کام مین لانے کے قابل ہے کہ شمول الزامات سے کوئی خاص سہولت پیدا ہوتی ہو اور پیچیدگی پیدا ہونیکا احتمال نہو مقدمہ ہذا مین ہم یہہ نہین کہہ سکتے کہ شمول الزامات سے کوئی خاص سہولت پیدا ہوسکتی ہے۔ اگر یہہ فرض کیا جائے کہ شمول مناسب ہے تب بھی تین سے زیادہ کا تو کسی طرح جائز نہین ہے اس کا لازمی نتیجہ یہہ ہے کہ تعین الزام مین اور موازنہ شہادت مین اور اس سے صحیح نتیجہ اخذ کرنے مین دقت پیدا ہوتی ہے اور اس وجہہ سے یہہ کہا جاسکتا ہے کہ انصاف مین خلل پیدا ہونے کا بہت زیادہ احتمال ہے ان وجوہ سے ہم عدالت ابتدائی کی کارروائی کو قابل تنسیخ خیال کرتے ہین۔

ہماری رائے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ برٹش انڈیا کے ہائیکورٹ نے اور نیز پریوی کونسل نے تین سے زیادہ جرایم کی یکجائی تحقیقات کو ایسی اہم بے ضابطگی قرار دیا ہے جو دفعہ کے منشا مین داخل نہین ہے۔

نظیر مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد ۲۲ الہ آباد صفحہ ۷۰۵ - ۲۵ مدراس صفحہ (۶)

ان مقدمات مین رائے ظاہر کی گئی ہے کہ یہہ محض بیضابطگی نہین ہے بلکہ صریح احکام قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اور ایسی صورت مین جدید تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے۔ اور مقدمہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ ۴۳ مدراس صفحہ ۵۰۲ یہہ بھی صاف کر دیا گیا ہے کہ گو ملزم بری کیا گیا ہو تحقیقات کالعدم ہونے کے قابل اس سے ہمارے سوال دوم کا بھی جواب ادا ہوجاتا ہے اور جو ملزمین بری ہوئے ہین اون کے متعلق بھی چونکہ تحقیقات کالعدم ہے لہذا جدید تحقیقات ہوسکتی ہے اور ہونی چاہیے۔

سوال سوم صدر عدالت کے اس طریقہ سے متعلق ہے جو اس مقدمہ میں اس نے [illegible]

بیکار ہوگی۔ اسیطرح تجویز سزا اگر بحال رکھی جائے تو وہ بھی بیکار ہوگی۔

ان حالات کے لحاظ سے اس مقدمہ مین امور ذیل تصفیہ طلب ہین۔

(۱) عدالت ابتدائی نے جو بیضابطگی کی ہے اسکا کیا اثر ہے اور اس کی اصلاح کیونکر ہوسکتی ہے۔

(۲) جس ملزم نے سزا کا مرافعہ کیا ہے اس کی نسبت کیا تجویز ہونی چاہیے اور جو ملزمین بری کئے گئے ہین ان کی نسبت کیا حکم ہونا چاہیے۔

(۳) صدر عدالت کو مرافعہ کی تجویز کرنا چاہیے تہا یا نہین اور اب مقدمہ کو صدر عدالت مین واپس کرنے کی ضرورت ہے یا نہین۔

شمول الزامات کے متعلق دفعہ ۲۱۲ مین یہہ اجازت دی گئی ہے کہ ایک سال کے اندر ایک ہی قسم کے جرایم کی تحقیقات اگر ان کی تعداد تین سے زیادہ نہ ہو تو ایک ساتھ کی جاسکتی ہے یہہ گویا اس قاعدہ کا مستثنے ہے جو دفعہ ۲۱۰ مین بیان کیا گیا ہے۔ اور جس کا منشا یہہ ہے کہ ہر جرم کی تحقیقات و تجویز علیحدہ ہونی چاہیے۔ ان دونون دفعات کو ملا کر پڑہنے سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ تین سے زیادہ جرایم کی یکجائی تحقیقات ایک ایسی اہم بیضابطگی ہے جو جو ہر مقدمہ سمجھی جاتی ہے اس وجہہ سے اس کو منشا دفعہ (۵۴۲) مین داخل کرنے مین تامل ہونا چاہیے اس دفعہ مین یہہ بتایا گیا ہے کہ کوئی تجویز یا حکم سزا یا اور حکم جو کسی عدالت مجاز نے صادر کیا ہو مرافعہ یا نگرانی مین منسوخ یا تبدیل نہ کیا جائے گا کسی غلطی یا ترک فعل یا بیضابطگی کیوجہ سے جو عرضی استغاثہ یا طلبنامہ یا حکمنامہ یا فرد قرار داد جرم یا اشتہار یا حکم یا فیصلہ یا کسی اور کاروائی مین واقع ہو جو قبل از آغاز مقدمہ یا اسکے دوران مین کیجائے یا جو کسی اور کاروائی متعلقہ مجموعہ ہذا مین واقع ہو بشرطیکہ ایسی غلطی یا ترک فعل یا بے ضابطگی سے درحقیقت انصاف مین خلل واقع ہوا یا نہین۔

جو معیار اس دفعہ مین مقرر کیا گیا ہے وہ یہہ ہے کہ انصاف مین خلل واقع نہوا ہو اگر یہہ فرض کیا جائے کہ خلاف ورزی دفعہ ۲۱۲ ایسی بیضابطگی ہے جو اس دفعہ کے منشا مین داخل سمجھی جاسکتی ہے تب بھی یہہ دیکھنا ضرور ہوگا کہ اس سے انصاف مین خلل واقع ہوا یا نہین۔

سرکار عالی
بنام
شیخ چاند

سزا۔ سزائے جرمانہ۔ جرم لائق سزائے قید مین سزائے جرمانہ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ (۲۴۴)۔

تجویز ہوئی کہ جرم زیر دفعہ ۲۴۴ تعزیرات سرکار عالی کی پاداش مین
سزائے قید دینا لازمی ہے محض سزائے جرمانہ خلاف قانون ہے۔

اعتراض مقدمہ ہذا کے لیے رپورٹ ضروری نہیں ہے۔

منجانب نگرانخواہ مسٹر کلیان رام ایم اے صاحب وکیل سرکار۔
منجانب فریق ثانی پنڈت کیشو راؤ و مناو پنڈت گرراؤ صاحبان وکلاء۔

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن۔ مجسٹریٹ ضلع نے ملزمین پر جو کہ ملازم پولیس ہیں جرم دفعہ ۲۴۴ تعزیرات سرکار عالی ثابت قرار دیکر ملزمین پر صرف جرمانہ کی سزا تجویز کی اس کے خلاف منجانب سرکار نگرانی پیش ہے۔ اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ اس جرم کے لیے محض جرمانہ کی سزا نہیں ہو سکتی۔ یہ اعتراض صحیح ہے۔ مقدمہ کو سزائے قانونی تجویز کرنے کے لئے ناظم ضلع کے اجلاس پر مسترد ہونا چاہئے۔

لہذا حکم ہوا کہ

نگرانی منظور۔ مثل بغرض تکمیل مسترد ہو۔ ملزمین فی نفر (صما) کی ضمانت اور (صما) کا مچلکہ داخل کریں۔ موجودہ ضمانت منسوخ کی جاتی ہے۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ بحث لائق وکلاء فریقین سماعت ہوئی۔ وکلاء ملزمین کو اس امر سے اعتراف ہے کہ عدالت ضلع عثمان آباد کی تجویز جو بحق ملزمین صادر ہوئی ہے ضرور قابل اصلاح ہے اس لئے کہ قانون نے زیر دفعہ (۲۴۴) تعزیرات جو سزا مقرر کی ہے اس مین محض جرمانہ کافی نہیں ہے بلکہ سزائے قید ضروری ہے تاہم وکیل سرکار زور دیتے ہیں کہ بطریق نگرانی ہمارے اجلاس سے اس کی اصلاح اور نیز حکم ازدیاد سزا صادر ہونا چاہیئے۔ ہم کو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عدالت ضلع عثمان آباد میں یہ مقدمہ پیش ہو کر

نگرانی بنا علی تجویز مسٹر ملک شاہ [illegible]

حسب دفعہ (۴۳۸) ضابطہ فوجداری عدالت مرافعہ کو از سر نو تحقیقات کا حکم دینے کا اختیار ہے۔ مگر مقدمہ ہذا میں اگر صدر عدالت اس اختیار کو کام میں لاتی تو وہ صرف اس ملزم کے مقدمہ سے متعلق ہوتا جس نے مرافعہ دائر کیا تھا۔ اور اس کا اثر ان ملزمین کے متعلق جو بری ہو چکے تھے کچھ نہ ہوتا البتہ یہ ممکن تھا کہ مرافعہ متدائرہ میں خود تجویز کرکے صدر عدالت مجلس عالیہ عدالت کو کل مقدمہ کے طرف توجہ دلاتے تاکہ بحیثیت نگرانی کل مقدمہ میں از سر نو تحقیقات کا حکم صادر ہو۔ بجائے اس کے صدر عدالت نے مرافعہ کی تجویز کو خود نہ کر کے یہاں کل مقدمہ کے متعلق تحریک کر دی۔ ان حالات میں ہم اس کی ضرورت نہیں خیال کرتے کہ صدر عدالت کی کارروائی پر اعتراض کریں۔ کیونکہ اس نے ایک ایسا طریقہ اختیار کیا جو قرین احتیاط معلوم ہوا اور مرافعہ داخل دفتر کرنا اس کو کچھ عرصہ تک ملتوی رکھنا ہے اس کا اثر یہ نہیں ہے کہ مرافعہ خارج کر دیا گیا۔ لہذا ہم اس وجہ سے بھی صدر عدالت کی کارروائی کے خلاف کوئی ریمارک کرنا نہیں چاہتے۔

دو سال میں ہونا [illegible]

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور مجسٹریٹ کی کل کارروائی منسوخ ہو از سر نو تحقیقات کیجائے ایک سال کے اندر کے تین جرائم سے زیادہ کی یکجائی تحقیقات نہو۔ تحقیقات مقدمہ ناظم عدالت ضلع کے اجلاس پر ہو۔

نمبر مقدمہ ۳۲۳ سنہ ۱۳۲۹ف — **نگرانی فوجداری** — منفصلہ ۱۲ اسفندار ۱۳۲۹ف

جلسہ مستقیم

باجلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا و
عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا

سرکار عالی ذریعہ پولیس ضلع عثمان آباد — نگرانخواہ

بنام

شیخ چاند وغیرہ — طرفثانیان

کرشنیا بنام نیکوبا

بجز اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

نمبر ایجواہ اصالتاً حاضر۔

منجانب ظرفثانی پنڈت کیشو راؤ صاحب سرینواس راؤ صاحب وکلاء۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے۔ عدالت نے ایک استغاثہ کو جو بحوالہ دفعات ۱۱۶ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۴۲۷ و ۲۷۶ دائر ہوا تھا اس ہدایت کے ساتھ واپس کیا کہ یا تو مستغیث علیحدہ علیحدہ استغاثہ دائر کرے یا تین جرائم کی حد پر یکجائی تحقیقات کو منظور کرے جسکے برخلاف نگرانی ہے

ہم کو تعجب ہے کہ یہ ہدایت کیونکر ہدایت قانونی تصور کیگئی واپسی استغاثہ کی صورت صرف مسئلہ اختیار سماعت پر مبنی ہے اور یہاں اوس سے بحث نہیں ہے یکجائی تحقیقات کے باب میں دفعات ۲۲۱ و ۲۲۲ ضابطہ فوجداری صاف ہیں جنکے لحاظ سے ترتیب فرد جرم پر اس کا موقع ہوسکتا تھا اس لئے کہ جبتک واقعات جرائم کا تصور ہی پیدا نہ ہو اوس وقت تک امتیاز ماہیت جرائم اور مماثلت کا موقع نہیں ہوسکتا مال ترتیب فرد جرم کا اس ہی قانونی تصور کا اظہار ہے اور جبتک وہ متحقق نہو غایت دفعات ۲۲۱ و ۲۲۲ پوری نہیں ہوسکتی جو حکم اس مقدمہ میں عدالت نے دیا ہے وہ قطعاً بے معنی و بے محل ثابت ہوتا ہے۔

لہذا ہم بمنظوری درخواست مستغیث حکم دیتے ہیں کہ حسب ایماء تعریف صدر باضابطہ تحقیقات کرکے عدالت تجویز صادر کرے۔ فقط

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

نیز شرکت عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت ارکان

میر مظفر علیخان — نگرانی نمبر

نمبر مقدمہ ۴ ۱۳۳۱ ف

واپس ہو کر حسب قانون بلحاظ نوعیت جرم و موازنہ شہادت سزا ئے قید عائد فرمائین اس لئے کہ فریقین کو حق اپیل مین کوئی امر مانع نہیں ہے لہذا۔

حکم ہوا کہ

مثل بہ ہدایت بالا عدالت ضلع عثمان آباد کین مسترد ہو ملزمین فی کس معہ ضامن کی ضمانت اور اسیقدر مچلکہ داخل کرین تو رہا ہون فقط

نمبر مقدمہ سنہ ۱۳۲۲ف ۱۲۵ **نگرانی فوجداری** منفصلہ ۱۰ اسفندار ۱۳۲۲ف

مجلس ثلثہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

کورنمنٹ سومیا **نگرانیخواہ**

بنام

وینکویا وغیرہ **طرفثانیان**

استغاثہ۔ استغاثہ بحوالہ دفعات متعدد۔ واپسی استغاثہ بغرض ارجاع استغاثہ ہائے جداگانہ۔ واپسی استغاثہ کا خلاف قانون ہونا۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۲۹ و ۲۳۳

تجویز ہوئی کہ استغاثہ کی محض اس بناء پر کہ وہ بحوالہ متعدد دفعات مجموعہ تعزیرات دائر ہوا ہے اس ہدایت سے واپسی کہ مستغیث علیحدہ علیحدہ استغاثہ دائر کرے غلط ہے مستغاث کو حصول الزامات کے متعلق بوقت ترتیب فرد قرارداد جرم حسب دفعات ۲۳۳ و ۲۳۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عمل کرنا چاہیے۔

نگرانی بنا ماتحتی تجویز مولوی محمد عبد الغفار صاحب منصرم مجسٹریٹ درجہ سوم تعلقہ آرمور ضلع نظام آباد مورخہ ۱۰ آبان ۱۳۲۲ف مشعر بہ ایں کہ مستغیث کو ہر ایک استغاثہ کی نسبت علیحدہ علیحدہ استغاثہ پیش کرنا چاہیے تاکہ تحقیقات و تصفیہ مین سہولت ہو ورنہ ایک جگہ دائر ہونا چاہیئے۔ نذر میند رنایا ہون۔

مظفر علیخان
بنام
جہانگیر گھو

اوس کا قبضہ بحال کرے تو بلحاظ تکمیل منشار قانون بخاص حالات
مقدمہ حکم مجسٹریٹ صحیح اور قابل بحالی ہے۔
(۴) کاروائی زیر دفعہ ۱۴۵ بلحاظ اپنی نوعیت کے دراصل
دیوانی کاروائی ہے لہذا مجسٹریٹ و ہائیکورٹ کو صیغہ فوجداری
میں اس قسم کی کاروائی سے احتراز اور اسکا انسداد کرنا چاہیے
ر فردی واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔
انب نگرانیخواہ مولوی سید ابو القاسم صاحب وکیل
انب مطرفثانی مولوی مرزا خداداد بیگ صاحب وکیل
ب نظامت جنگ بہادر (مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب
کان متفق الرائے) بحث سماعت ہوئی دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری کے ضمن میں
لت دیوانی سے بچنے کی غرض سے جو طریقے اختیار کئے جاتے ہیں اونکا یہ مقدمہ ایک
ہ نمونہ ہے جاگیردار اور تہدار کے درمیان کئی سال سے نزاع چلی آتی ہے کبھی
ب کا قبضہ جائداد متنازعہ پر رہا کبھی دوسرے کا اور اب تک اصل نزاع کا جو قابل
فیہ عدالت دیوانی ہے تصفیہ نہیں ہوا۔ اب جس بنار پر نگرانی کی درخواست ہے وہ
ہے کہ مجسٹریٹ نے چہ ماہ کا شمار اس تاریخ سے نہیں کیا جس تاریخ کہ بیانات تحریری داخل کرنیکا حکم صادر کیا گیا
۔ اس کے قبل ۴ ماسفندار ۱۳۳۲ف سے کیا۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ بیانات تحریری کے
خال کا حکم ۲۴ آبان ۱۳۳۲ف کو دیا گیا اس کے پہلے اس وجہ سے نہیں دیا گیا تھا کہ
بخ ۴ اسفندار ۱۳۳۲ف بلحاظ حالات جائداد متنازعہ پر سرکاری قبضہ کر لیا گیا تھا دفعہ
۱ میں تاریخ حکم ادخال بیانات تحریری سے مدت قبضہ شمار کرنیکی ہدایت ہے کیونکہ یہ
ہا گیا ہے کہ مجسٹریٹ فوری کاروائی کر کے نقض امن کے اندیشہ کا اطمینان حاصل ہوتے
فریقین کو بیانات تحریری داخل کرنے کا حکم دیگا اور یہ صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی ہے
چند سال تک فریقین کی چالبازیوں سے قبضہ کا رد و بدل ہونے کے بعد بیانات تحریری
ادخال کے حکم کی نوبت آئے گی۔ یہ بالکل ممکن ہے جیسا کہ اس مقدمہ میں ہوا ہے

طرفثانی بنام جہانگیرجی

نقض امن کارروائی نقض امن۔ حکم ادخال بیانات تحریری فوراً صادر ہونا چاہئے۔ شمار مدت۔ قبضہ قبل نزاع۔ جائداد متنازعہ کے زیر نگرانی سرکار لئے جانیکا حکم۔ اثنائے کارروائی میں قبضہ کی تبدیل اور اس کا غیر موثر ہونا۔ کارروائی نقض امن کی نوعیت اور منشیٔ فوجداری سے اوس کے انسداد کا مناسب ہونا مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۰۔

تجویز ہوئی کہ کارروائی زیر دفعہ ۱۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بعجلت کیجانی چاہئے اور آغاز کارروائی و حکم ادخال بیانات تحریری میں زیادہ وقفہ نہ ہونا چاہئے۔

(۲) دوران کارروائی میں کئی بار قبضہ تبدیل ہو اور حکم ادخال بیانات تحریری بعد ایسی تبدیل کے صادر ہو تو تاریخ حکم ادخال بیانات تحریری سے مدت قبضہ کا شمار خلاف منشاء قانون ہے۔

(۳) گو دفعہ ۱۴۰ مجموعہ مذکور میں تاریخ حکم ادخال بیانات تحریری سے میعاد کا شمار لکھا ہے لیکن جب مجسٹریٹ نے ۱۴ اسفندار ۱۳۲۱ف کو جائداد متنازعہ زیر نگرانی سرکار لیکر ۲۲ آبان ۱۳۲۲ف کو حکم ادخال بیانات تحریری صادر کیا اور بروقت فیصلہ یہ فرض کر کے کہ تاریخ اول الذکر پر حکم ادخال بیانات تحریری دیا جانا چاہئے تھا اور یہ سمجھا گیا کہ وہ دیا گیا اور تاریخ اول الذکر سے آسوں مدت معینہ قانون فریق اول کا قبضہ ثابت قرار دیکر

نگرانی نمبر ... تجویز مولوی خواجہ شجاعت اللہ صاحب جائنٹ مجسٹریٹ ضلع نلگنڈہ مورخہ ۴ مردادسنہ ۱۳۲۳ف حکم دیا کہ قبضہ فریق اول کا بحال ہونا چاہئے اور تصفیہ کا قبضہ تاوقتیکہ عدالت مجاز سے کوئی حکم اسکے خلاف نہو فریق اول کا قبضہ بحال رہیگا۔

نگرانی فوجداری

نمبر مقدمہ ۹۹ سنہ ۲۴ ف
منفصلہ ۲۳ اسفندار سنہ ۱۳۲۴ف

باجلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا
وعالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا ارکان

سام وہن ... نگرانیخواہ

بنام

نیاجی وغیرہ ... طرفثانیان

سرقہ۔ مستغیث کے مقبوضہ کھیت سے غلہ کا لیجانا۔ کاشتکاروں کی باہمی نزاع۔
اخراج استغاثہ سرقہ بحوالہ کشتی مالگزاری نشان ۲ بابتہ سنہ ۱۳۲۳ف برات۔ نگرانی بلا اختیار
تنسیخ تجویز برات بعینہ نگرانی۔

بظلیہ یہ تجویز ہوئی کہ (۱) ملزمان کا مستغیث کے مقبوضہ کھیت سے غلہ کا لیجانا تا وقتیکہ جرم سرقہ ہے اور کشتی مالگزاری نشان (۲) بابتہ سنہ ۱۳۲۳ف محض قبضہ اراضی تک محدود ہے اور اس طرح مقدمات ضابطہ کی یہ پوشیدہ نہیں ہو سکتی ہے۔

(۲) مجلس عالیہ عدالت بوجوہ کافی تجویز برات کو بعینہ نگرانی منسوخ کرنے کی مجاز ہے۔

نظیر مندرجہ آئین دکن جلد ۵ صفحہ (۱۹۷) کا حوالہ دیا گیا۔

از عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن چونکہ عدالت ماتحت نے شہادت پر غور کرنے کے بعد تجویز برات ملزمین صادر کیا ہے

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی سید محمد محی الدین صاحب ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد مورخہ ۲ آذر سنہ ۱۳۲۳ف مشمولہ مرافعہ منظور اور ملزمین بری کئے گئے ہیں۔

منیر علی خان بنام [illegible]

کہ دوران مقدمہ میں کئی بار قبضہ بدلے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر ادخال بیانات تحریری
کا حکم بعد ایسی تبدیل کے صادر ہو تو مدت مقررہ کے شمار سے اس فریق کا قبضہ ظاہر ہوگا
جو بوقت آغاز کارروائی یا اس سے چھ ماہ یا دو ماہ کے اندر قابض نہیں تھا ہم نہیں
سمجھتے کہ واضعان قانون کا یہ منشا ہوگا کہ اگر کوئی شخص دوران مقدمہ میں قابض ہو
جائے اس کا قبضہ بحال رکھا جائے جہاں دفعہ ۱۴۵ کی سرسری کارروائی مناسب عجلت کے
ساتھ کی جائے یہ بحث پیدا ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ آغاز کارروائی اور حکم ادخال بیانات تحریری
کے درمیان زیادہ وقفہ ہو نہیں سکتا لیکن جہاں کہ ہفتوں بلکہ برسوں کی مدت آغاز کارروائی
اور ادخال بیانات تحریری کے درمیان واقع ہو جیسا کہ مجسٹریٹوں کی عدم واقفیت اور
عدم توجہی اور فریقین اور ان کے وکلاء کی چالاکیوں سے اس ملک میں ہوتا ہے وہاں
دقت پیش آتی ہے خواہ میعاد کا شمار تاریخ حکم ادخال بیانات تحریری سے کیا جائے
خواہ تاریخ آغاز کارروائی یا تاریخ حصول اطمینان سے ایسی ہی دقت اس مقدمہ میں
درپیش ہے ہماری رائے میں یہ سخت نامناسب ہوگا کہ مجسٹریٹ کے حکم کو بصیغہ نگرانی
منسوخ کر کے تاریخ حکم ادخال بیانات تحریری سے چھ ماہ کے اندر قبضہ کی حالت دریافت
کرنے کی ہدایت کی جائے مجسٹریٹ نے یہ فرض کر کے جو ٹھیک ہے کہ ۲ اسفندار ۱۳۳۲ف
کو قبضہ کے متعلق اپنے اپنے بیانات تحریری داخل کرنے کا حکم فریقین کو دیا جانا چاہئے
تھا نہیں یہ سمجھنا چاہئے کہ دیا گیا چونکہ اس تعبیر سے قانون کا اصلی منشا پورا ہوتا ہے
ہم اس کو جملہ حالات کے لحاظ سے اس مقدمہ میں جائز قرار دیتے ہیں اور مجسٹریٹ کے
حکم کو جس کی نگرانی چاہی جاتی ہے بحال رکھتے ہیں اب اس مقدمہ میں بصیغہ فوجداری
قبضہ کے متعلق کوئی کارروائی نہ ہونی چاہئے۔ عدالت دیوانی سے قطعی فیصلہ ہونا چاہئے
جہاں تک ممکن ہو دفعہ ۱۴۵ کی کارروائی سے باز رہنا نہ صرف مجسٹریٹوں کا فرض ہے بلکہ
ہماری رائے میں ہائیکورٹ کے لئے بھی ضرور ہے کہ اس دفعہ کی کارروائیوں کا جو
دراصل صیغہ دیوانی سے تعلق رکھتی ہیں صیغہ فوجداری میں سدباب کرے۔

لہذا درخواست نگرانی نامنظور۔ فقط

مادھین
بنام
نیاجی وغیرہ

آیلنے ملزمین پر سرقہ کا الزام اس بیان سے عاید کیا گیا کہ انہوں نے مدعی کے مقبوضہ
کھیت کی جوار چرالی۔ عدالت ابتدائی نے الزام کو ثابت قرار دیا۔ اور سزا تجویز کی۔ عدالت
ضلع نے بمرافعہ اولی یہ تجویز کی کہ کاشتکاروں کے قبضہ کی نزاع کے متعلق گشتی نشان ۸
مورخہ ۲۲ دے ۱۳۳۲ف صیغہ مال نافذ ہوئی ہے جس میں نزاعات باہمی رعایا
کی نسبت فوجداری کارروائی کی ممانعت کی گئی ہے اور اس وجہ سے ملزمین کو بری کر دیا
اس تجویز کی ناراضی سے درخواست نگرانی بایں عذر پیش کی گئی کہ گشتی مولہ
صورت حال سے متعلق نہیں ہے گشتی کی عبارت مندرجہ ذیل قابل توجہ ہے۔
"بوقت تخم ریزی یا بوقت تیاری مال جو نزاعات باہمی رعایا قبضہ اراضی کے
متعلق پیش ہوں جب تک کہ مقدمہ کی بالکلیہ فوجداری کی نوعیت نہ ہو انکی دریافت
عدالت فوجداری سے نہ ہونی چاہئے" اس سے ظاہر ہے کہ نزاعات بابتہ قبضہ اراضی پر یہ
گشتی محدود ہے اس مقدمہ میں اراضی کی نزاع نہیں ہے اور نہ ملزمین نے یہ کہا ہے کہ
اراضی پر انکا قبضہ تھا اونکا جواب استفساری اور جواب بعد سماعت فرد جرم صرف
یہ ہے کہ انہوں نے سرقہ نہیں کیا ایسی حالت میں گشتی کا تعلق مقدمہ ہذا سے تسلیم نہیں
کیا جا سکتا۔ علاوہ اس کے گشتی مذکور صیغہ عدالت سے جاری نہیں ہوئی ہے اسوجہ سے
وہ اجراء مقدمات فوجداری پر مؤثر نہیں سمجھی جا سکتی اوس کے متعلق دو امور قرار دئے
ہیں تاہم عدالت ضلع نے ایک ایسی غلطی کی ہے جسکی اصلاح بصیغہ نگرانی ضروری ہے
اور گو ملزمین کو عدالت مذکور نے بری کیا ہے لیکن محض براءت سے یہ اثر نہیں پیدا
ہوتا کہ قانونی نقص جو غلطی مذکورہ سے پیدا ہوا ہے رفع نہ کیا جا سکے۔
مجلس عالیہ عدالت باجلاس ارکان خمسہ یہ طے کر دیا ہے کہ براءت کی صورت
میں بھی وجہ کافی ہو وہ اپنے اختیارات نگرانی کو کام میں لا سکتی ہے۔
مقدمہ مہدو جی بنام وشنو رام مندرجہ آئین دکن جلد ۱۵ صفحہ (۱۹۷) اس
وجہ سے میں باتفاق رائے جناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی یہ تجویز کرتا ہوں
کہ تجویز عدالت ضلع منسوخ ہو نفس مرافعہ کی نسبت عدالت ضلع تجویز کرے فقط

اور کوئی اہم غلطی قانونی فیصلہ سے ظاہر نہیں ہوتی لہذا بعینہ نگرانی دست اندازی نہیں کیجا سکتی۔

نظیر متعلقہ آئین دکن جلد ۱۰ صفحہ ۵۳ کا حوالہ دیا گیا۔

(اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہ پنڈت کیشوراو صاحب وکیل

منجانب طرفثانی انباداس راؤ صاحب ورامچندرراو صاحب وکلار

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن ۔ مدعی نے اس بیان سے استغاثہ کیا کہ ملزمین اوس کی مقبوضہ اراضی پر سے مال اوٹھالے گئے مجسٹریٹ ضلع نے ملزمین کو بعلت سرقہ سزا دی ناظم ضلع نے یہ لکھکر ملزمین کو بری کیا کہ استغاثہ لائق سماعت عدالت نہیں ہے اور کشتی نشان سے متعلق صیغہ مال کے متعلق قرار دیا۔

ہماری رائے میں اگر واقعات بینہ استغاثہ ثابت ہیں تو ضرور جرم سرقہ سرزد ہوا اور کشتی نشان سے متعلق نہیں ہے پس عدالت ضلع کو اس کا تصفیہ کرانا چاہئے تھا کہ آیا استغاثہ ثابت ہے یا نہیں

لہذا حکم ہوا

عدالت ضلع کی تجویز منسوخ ہو مثل روئداد برائے تصفیہ کے لئے واپس ہو

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن بحث لائق وکلاء فریقین سماعت ہوئی ہمارے خیال میں واقعات مقدمہ کے لحاظ سے جو حکم عدالت مرافعہ نے برات ملزمین کی نسبت شہادت پر غور کرنے کے بعد صادر فرمایا ہے وہ قابل نگرانی نہیں ہے (ایسا نام اننت ریڈی وغیرہ) آئین جلد ۱۰ صفحہ ۵۳) کوئی اہم غلطی قانونی ہم کو فیصلہ مولوی محمد محی الدینخاں صاحب ناظم عدالت ضلع میں نظر نہیں آتی ہے لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن ۔ بوجہ اختلاف آرا احکام اجلاس کامل عدالت العالیہ ... ...

نفر گوڑا
بنام
سد ھنگوا

نواب عالم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن متفق الرائے۔ ملزمین پر دفعہ ۸۲ قانون رجسٹری کا الزام ہے بیان کیا جاتا ہے کہ سد ھنگن گوڑا اور چینا نے سد ھنگوا مستغیثہ کے نام سے ایک جعلی دستاویز حق چیونا بنایا اور اوس کو رجسٹرار کے روبرو رجسٹری کے لئے پیش کیا اور ایک عورت کو سد ھنگوا قرار دیکر تصدیق کے لئے پیش کیا جسکی شناخت ملزمین نے کی لیکن رجسٹرار کے روبرو ملزمین نے بیان کیا کہ عورت حاضر محکمہ رجسٹری سد ھنگوا ہے مستغیثہ نے چاروں ملزمین پر استغاثہ کیا تھا مگر سد ھنگن گوڑہ اور چینا کو عدالت نے جرم دفعہ ۴۶۵ تعزیرات سے رہا کیا مگر ملزمین کو دفعہ ۸۲ قانون رجسٹری کے الزام میں دو ماہ قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی

صدر عدالت اسٹیٹ میں ملزمین نے اپیل کیا جو نامنظور ہوا اب اپیل ثانی ملزمین کی جانب سے جلسہ متفقہ میں پیش ہے وکلا کی بحث سماعت ہوئی اور شہادت پیش کردہ فریقین پر غور کیا گیا اس مقدمہ میں ہم کو صرف اس امر کا تصفیہ کرنا ہے کہ جس عورت کی شناخت ملزمین نے رجسٹرار کے روبرو کی وہ سد ھنگوا مستغیثہ تھی یا کوئی اور۔ تائید الزام میں اننت کشن راؤ رجسٹرار راگھونیدر راؤ کارکن رجسٹری اور اسد اللہ حسینی عرائض نویس کی شہادت پیش ہوئی ہے اننت کشن راؤ اور راگھونیدر راؤ نے بیان کیا ہے کہ جس عورت کی شناخت ملزمین نے کی وہ مستغیثہ نہ تھی بلکہ کوئی دوسری عورت تھی اسد اللہ حسینی شناخت کے وقت موجود نہ تھا مگر بیان کرتا ہے کہ دستاویز اسنے سدن گوڑہ ملزم نمبر ا کے کہنے سے لکھی تھی اور فقیر گوڑہ ملزم نے وہ دستاویز کی نقل لکھی اوسوقت مستغیثہ موجود نہ تھی پس اس گواہ سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ ملزمین نے کس عورت کی شناخت رجسٹرار کے روبرو کی مگر گواہان اول الذکر یعنی اننت کشن راؤ اور راگھونیدر راؤ کی شہادت سے ثابت ہے کہ جس عورت کی شناخت ملزمین نے رجسٹرار کے روبرو کی وہ مستغیثہ نہیں تھی عدالت ابتدائی و صدر عدالت نے ان دو گواہوں پر بھروسہ کیا ہے اور ہم کو بھی کوئی وجہ انکو غیر معتبر خیال کرنے کی نہیں پائی جاتی صفائی میں ملزمین کی طرف سے ۹ گواہ پیش ہوئے ہیں جنکی حالت نہایت مشتبہ ہے منجملہ ان گواہوں کے جو بیان کرتے ہیں کہ ملزمین نے رجسٹرار کے روبرو مستغیثہ کی

مرافعہ فوجداری

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا معتمد مجلس و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب بحیثیت رکن [حلیہ متفقہ]

مقدمہ ۱۱۹ سلطنت ... ۲۲ ... متعلقہ ...

فقیر گوڑ ۵ ... مرافع

بنام

سد لنگوا ... مرافعہ علیہا

اختیار سماعت۔ اختیار سماعت بنسبت جرائم قانون رجسٹری اختیار سماعت مجسٹریٹ ضلع سے قانون رجسٹری بابتہ ۱۲۹۱ف دفعہ ۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱

تجویز ہوئی کہ۔ چونکہ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں جرائم قانون رجسٹری کے متعلق عدالت سشن میں سماعت کا لزوم نہیں ہے اور قانون رجسٹری سرکار عالی بابتہ ۱۲۹۱ف اس بارہ میں ساکت ہے اور قانون رجسٹری مجریہ برٹش انڈیا کے بموجب مجسٹریٹ درجہ دوم تک ایسے جرائم کی سماعت کرسکتا ہے لہذا مجسٹریٹ ضلع جرم زیر دفعہ ۶۰ قانون رجسٹری ۱۲۹۱ف کی سماعت کا بلحاظ نوعیت جرم و بلحاظ سزا مجوزہ مجاز ہے

ضروری واقعات تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب مرافع رائے بشیشور ناتھ صاحب بابو گیا پرشاد صاحب وکلا و مولوی محمد اصغر صاحب کونسل۔

منجانب مرافعہ علیہا مولوی محمد عبد القیوم صاحب پنڈت گردھاری صاحب وکلا

مرافعہ بنا راضی تجویز رائے لتا پرشاد صاحب ناظم صدر عدالت مورخہ ۱۹ اخور داد ۱۳۲۲ف نمبر ... دیکھو مرافعہ تو ... بر لزوم ... صد جرمانہ ادا کرے۔

نمبر مقدمہ ۱۱۲۰ سنہ ۱۳۲۲ ف
منفصلہ ۲۱ امرداد ۱۳۲۲ ف

سیتارام وغیرہ — نگرانیخواہان

بنام

پاروتماز وجہ نیکیا — طرفثانی

اختیار۔ اختیار مجسٹریٹ بنسبت صدور حکم تفتیش۔ حکم تفتیش بنام پولس بمقدمات استغاثہ۔ حکم تقدیم چالان کا بمنزلہ حکم تفتیش ہونا۔

تجویز ہوئی کہ۔ قانوناً مجسٹریٹ مقدمات استغاثہ بنام پولس تفتیش مقدمہ کا حکم دینے کا مجاز نہیں ہے اور حکم تقدیم چالان بمنزلہ حکم تفتیش ہے دکن لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ کا حوالہ دیا گیا۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہان ابناداس راؤصاحب راچندر راؤ صاحب وکلار
منجانب مرافعہ علیہ مولوی محمود علی صاحب وکیل

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ جب استغاثہ دائر ہو تو مجسٹریٹ قانوناً مجاز نہیں ہے کہ تفتیش مقدمہ کا حکم پولس کو دے اس مقدمہ میں جو حکم دیا گیا ہے وہ اس نوعیت کا حکم ہے اور ان وجوہ سے جو ہم نے صراحت کیا تھا بمقدمہ ماسٹی اقیا بنام بریم طیا مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۲۴ تحریر کئے ہیں ناجائز ہے اور منسوخ کیا جاتا ہے اس کے بعد ضمانت کی بحث باقی رہجاتی ہے پہلے تو مجسٹریٹ نے ملزم کو ضمانت پر بحال رکھا گیا تھا بعد میں جب پولس کو مقدمہ چالان کرنیکا حکم دیا تو حکم سابق کو منسوخ کردیا غالباً اس اس خیال سے کہ وہ حکم ضمانت تفتیش گرفتاری ملزم کا مانع ہوگا از سر نو جیسا کہ چاہئے تھا اس مسئلہ پر غور نہیں کیا گیا کہ ملزم کو ضمانت پر رہنے دینا تو مناسب ہے یا نہیں تاہم ہم اسوقت

نگرانی نمبر ارفی تجویز مولوی سید محمد اکبر حسینی صاحب ناظم عدالت فوجداری اطراف بلدہ پائیگاہ و سر آسمانجاہ مورخہ ۲۲ آذر ۱۳۲۱ ف مشعر اسکے کہ حکم سابقہ منسوخ ہے بنریل شمس امین صاحب کو کہا جائے کہ بعد تکمیل چالان مع ملزمین پیش کریں۔

نمبر گواہ ۱ تا م سے فکوا

ہی شناخت کی تھی وہ یعنے گواہ نمبر ۱ تا نمبر گواہ اور سوم گواہ نے نیز ایک اشخاص میں ہیں اور باقی گواہ ایسے ہیں جن کے طرز بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمی ہونا پایا جاتا ہے بقیہ گواہ ایسے واقعات کی گواہی دیتے ہیں جو ملزمین کے شناخت کے نسبت غیر موثر ہیں ۔

ان وجوہ سے ہماری رائے میں شہادت تائید الزام مرجح ہے اور اس سے جرم منسوبہ ملزمین پر ثابت ہے ۔

مرافع کی طرف سے یہ بھی عذر کیا گیا ہے کہ عدالت ابتدائی اس مقدمہ کے سماعت کی مجاز نہیں ہے یعنے یہ کہ عدالت ابتدائی کو مقدمہ عدالت سشن میں کمٹ کرنا چاہئے تھا دفعہ ضابطہ فوجداری کا حوالہ دیا جاتا ہے ۔

ہماری رائے میں عدالت تحت کی تجویز اس تقدیر میں درست ہے کہ عدالت ابتدائی مجاز سماعت نہیں ۔ ایکٹ ۱۶ ۱۹۰۸ء کے دفعہ ۲۸ کے ضمن ۲ میں صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ جرایم تحت قانون مذکور کی سماعت ایسا مجسٹریٹ کر سکے گا جو مجسٹریٹ درجہ دوم سے کمتر نہ ہو اس میں شک نہیں کہ ہمارے یہاں کا قانون رجسٹری اس بارہ میں ساکت ہے اور ضابطہ فوجداری سرکار عالی میں کہیں اس امر کا لزوم نہیں ہے کہ اس قسم کے مقدمات عدالت سشن میں سماعت ہوں گے اس لئے عدالت ابتدائی جسکو عدالت ضلع کے اختیارات حاصل ہیں باعتبار نوعیت مقدمہ اور بلحاظ میعاد جو اوس نے تجویز کی ہے ۔ مجاز سماعت ہے ۔ لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ نا منظور ایک نقل اس تجویز کی مثل نمبری ۱۴۰ ۱۳۲۲ف میں شریک کیجائے فقط

نگرانی فوجداری

اجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن
جلسہ تنقیح

سید عبد الغفار بنام رجب علی

دفعہ ۔ مال کی خریداری ۔ خریدار کا فہرست مال پر دستخط اور اپنے مسکن سے بائع کو آگاہ کر دینا ۔ غلط بیانی درمیانی نیت عدم ادائی قیمت ۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۴۳۰ ۔

تجویز ہوئی کہ جب ملزم فہرست مال خرید کردہ پر دستخط کر کے ادائی قیمت کی ذمہ داری تسلیم کرے جو حالت [illegible] دھوکے ہو سکتی ہے اور بائع کے آدمی کو ساتھ لیکر اپنے مسکن سے آگاہ کر دے تو محض بر بنائے غلط بیانی نسبت حیثیت خود ادائی قیمت و حصول مہلت بمقابلے قیمت یہ تجویز نہیں کی جا سکتی کہ ملزم نے فریب یا بددیانتی سے مال حاصل اور جب بدفعہ ۴۳۰ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی جرم دغا کا ارتکاب کیا ۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لیے کہ رپورٹ ضرور نہیں ہے ۔

مرافع اصالتاً حاضر

منجانب مرافعہ علیہ مولوی کبیر خاں صاحب وکیل سرکار

نواب نظامت جنگ بہادر رکن ۔ ملزم مرافع پر دغا کا الزام اس بنا پر عائد کیا گیا ہے کہ اس نے رجب علی کی دوکان سے اشیاء قیمتی [illegible] منگائے ہیں حاصل کیں مگر ان کی قیمت ادا نہیں کی ملزم کا جواب بوقت سماعت فرد جرم یہ ہے کہ اس نے [illegible] کی چیزیں خرید لی ہیں [illegible] ادا کر دیا تھا اور باقی دوسرے روز دینے کا وعدہ کیا تھا مگر ملزم کی جانب سے کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی منجانب استغاثہ جو شہادت پیش ہوئی ہے اس سے ثابت ہے کہ ملزم نے دوکان سے مال لیا رجب علی کا بیان ہے کہ ملزم اپنے خسر کا نام بتا کر [illegible]

بنابرین تجویز مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ سرکار عالی مورخہ [illegible] ف [illegible] کہ ملزم سید عبد الغفار قادری دو سو روپیہ جرمانہ ادا کرے بصورت عدم ادائی جرمانہ [illegible] مہینے قید بامشقت میں بسر کرے مال مدعی رجب علی کو دیدیا جائے ۔

اس کی ضرورت نہیں خیال کرتے کہ تنسیخ ضمانت کے حکم کو بھی شل چالان مقدمہ کے حکم کے منسوخ کردیں مجسٹریٹ کو چاہئے کہ خود حالات مقدمہ پر غور کرکے اوس حکم کو اوٹھا لے یا بحال رکھے اس طور پر نگرانی منظور کی جاتی ہے۔

مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب رکن - اس مقدمہ کی موجودہ حالت یہ ہے کہ ملزم جس پر سرقہ کا الزام ہے حاضر عدالت ہونیکے بعد ناظم عدالت ضلع نے اس کی نسبت پولس کو تقدیم چالان کا حکم دیا اور ضمانت کا حکم منسوخ کردیا عذر یہ ہے کہ تقدیم چالان کا حکم بمنزلہ حکم تفتیش کے ہے استغاثہ کی بناء پر کارروائی جاری ہو وہاں تفتیش کا حکم درست نہیں ہے اسی طرح ضمانت کی نسبت بھی خوف سابق تجویز جایز نہیں ہے بظاہر اس عذر کے دو اجزا ہیں جزو اول یعنے حکم تقدیم چالان بادی النظر میں خلاف منشاء قانون ہے استغاثہ کی جانب سے جب ثبوت مہیا ہے تو وہ کارروائی کے لئے کافی ہے جزو دوم یعنے ضمانت اس خاص صورت میں کوئی وجہ معقول تائید نگرانی پیش نہیں کی گئی نوعیت الزام اور حالات کے لحاظ سے ناظم اپنے اختیار قانونی کو استعمال کرسکتا ہے جس میں ہمیں دست اندازی کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔

حکم ہوا کہ

حسب صراحت صدر نگرانی منظور فقط

مرافعہ فوجداری

اجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لاء و عالیجناب مولوی مفتی سید نورالضیاء الدین صاحب ارکان (جلسہ متفقہ) مرافعہ نمبر ۱۱۲ سنہ ۱۳۲۴ف فیصلہ ۲۲ اسفندار سنہ ۱۳۲۴ف

سید عبدالقادر - ملزم مرافع

بنام

رجب علی مستغیث مرافعہ علیہ

رجب علی

یا حق سے محروم ہونا یا کسی کو ناجایز فائدہ حاصل ہونا (ایک اہم شرط ہے پس سوال یہ ہے کہ ملزم کی نیت واقعات مشتبہ کے لحاظ سے کیا تھی استغاثہ کی طرف سے اس امر پر زور دیا جاتا ہے کہ ملزم کی نیت قیمت ادا کرنیکی اسوجہ سے باور نہیں کیجا سکتی کہ اوسنے عبدالرحیم سے غلط بیان کیا کہ مالک دوکان سے طے کرلیا ہے کہ دوسرے روز دس بجے قیمت دیجائیگی اور یہ بھی غلط بیان کیا ہے کہ نقد حصہ ادا کردئے ہیں حالانکہ قیمت کا کوئی جزو اوس نے ادا نہیں کیا ہے۔ ان بیانات سے گو یہ واقعہ کے بعد کے ہیں ملزم کی نیت کا پتہ چلتا ہے اور ملزم نے حسب بیان عبدالرحیم اپنے آپ کو پولیس اضلاع کا جمعدار بیان کیا تھا۔ ترغیب حوالگی مال کے لئے یہ واقعہ بھی قابل توجہ ہے اور مزدور کو جو مال ملزم کے مکان پر لیگیا تھا مزدوری دیکر جلد روانہ کردیتا یہ بھی ایک واقعہ متعلقہ ہے جو بدنیتی پر دلالت کرتا ہے نیز یہ بھی بدنیتی کی دلیل ہے کہ ملزم نے عبدالرحیم کو غلط باور کرایا کہ مرسے شیمہ ملزم کو پہنچا سکتے ہیں اور اگر وہ دوکان پر ہوتے تو اوسکو ملزم کے ساتھ نہ بھیجتا ان تمام امور پر غور کرنے کے بعد ہماری رائے یہ ہے کہ ملزم کی نیت اگر دھوکہ دیکر مال حاصل کرنے کی ہوتی تو وہ فہرست مال پر جو عبدالرحیم کے ساتھ بھیجی گئی تھی دستخط نکرتا اسپر دستخط کرکے اوسنے ادائی قیمت کی ذمہ داری کو تسلیم کرلیا۔ جو عدالت دیوانی میں بنا رد عوٰی ہوسکتی ہے دوسرے یہ کہ وہ عبدالرحیم کو مال کے ساتھ اپنے مکان پر لیجاکر اپنے مقام سکونت سے آگاہ کر دیا

جب ان واقعات کو اس واقعہ کے ساتھ ملاکر دیکھا جاتا ہے کہ اس نے معاملہ کو تسلیم کیا ہے تو درمیانی غلط بیانی جو کچھ بھی ہوئی ہو اس قیاس کے لئے کافی ثبوت نہیں ہے کہ ملزم نے فریب یا بدنیتی سے مال حاصل کیا غلط بیانی ترغیب حوالگی مال کے لئے ہونی چاہئے یہی قانون کا منشا ہے ایسی کوئی غلط بیانی اس مقدمہ میں ثابت نہیں کی گئی ہے جو باعث ترغیب حوالگی مال تسلیم کیجا سکے ان حالات میں قرین انصاف معلوم ہوتا ہے کہ شبہ کا فائدہ ملزم کو دیا جائے

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ ملزم بری کیا جائے۔

بعدالت عبدالقادر ناظم بلدہ

مال طلب کیا عبدالرحیم ملازم دوکان کے ذریعہ سے مال ملزم کے ساتھ بھیجا گیا عبدالرحیم
نے واپس آکر کہا کہ قیمت ۵ بجے دینے کا وعدہ ملزم نے کیا ہے چار بجے اکبر علی بہادر
رجب علی (مدعی) ملزم کے پاس گئے اکبر علی کا بیان ہے کہ چار بجے عبدالرحیم کو لیکر ملزم
کے گھر گیا وہاں لوگوں سے معلوم ہوا کہ ملزم شعبدہ باز ہے اوس کی زندگی اسی طور سے
بسر ہوتی ہے بعدہٗ اکبر علی نے پولس میں اطلاع دی۔ عبدالرحیم بیان کرتا ہے کہ ملزم
نے دوکان پر آکر چیزیں پسند کیں بہ ترتیب فہرست وہ چیزیں اس کے ساتھ کر دیگئیں
اور عبدالرحیم ہی ساتھ گیا قیمت کے متعلق ملزم نے کہا کہ چار بجے روپیہ دئے جائینگے
فہرست پر ملزم نے دستخط کر دئے اور مزدور کو مزدوری دیکر روانہ کر دیا چار بجے
عبدالرحیم پھر ملزم کے مکان پر گیا۔ ملزم کا خسر ملا اور اوس نے کہا کہ ملزم روپیہ لیکر دوکان
پر گیا ہے جب عبدالرحیم دوکان کو واپس جا رہا تھا ملزم راستہ میں ملا اور اوس نے
کہا کہ دوکان کو واپس جا رہا تھا ملزم راستہ میں ملا اور اوس سے کہا کہ دوکان کو گیا تھا
اور بڑے بیٹے سے وعدہ کیا ہے کہ دوسرے روز دس بجے روپیہ پہونچا دئے جائینگے
دوکان پر جاکر دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ غلط ہے اسکے بعد اکبر علی اور
عبدالرحیم ملزم کے مکان پر گئے اور پولس میں اطلاع دی ان واقعات کے لحاظ سے
دیکھنا یہ ہے کہ جرم دغا ثابت ہے یا نہیں۔ یہ ثابت ہے کہ ملزم نے مال لیا اور اس
سے ملزم کو اقرار بھی ہے گو قیمت میں اختلاف ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ
اس نے فہرست مال پر جو عبدالرحیم اپنے ساتھ لے گیا تھا دستخط بھی کر دئے اسکے بعد
یہ امر دریافت طلب ہے کہ فریب یا بددیانتی سے مال حوالہ کرنیکی ترغیب دینا جو دفعہ
۴۰۴ تعزیرات آصفیہ میں دغا کی ایک لازمی شرط قرار دیگئی ہے یہاں موجود ہے یا
نہیں فریب کی تعریف تعزیرات میں یہ کی گئی ہے "کسی فعل کا فریب سے کرنا" اوس حالت
میں کہا جائیگا جب کوئی فعل اس نیت سے کیا جائے کہ کوئی شخص فریب سے کسی جائداد
یا حق سے محروم ہو جائے یا کوئی جائداد یا حق اپنے یا کسی اور کے واسطے حاصل کرے۔
اور بددیانتی سے کسی فعل کا کرنا اوس حالت میں کہا جائیگا جب وہ اس نیت سے
کیا جائے کہ کسی شخص کو استحصال ناجائز یا نقصان ناجائز ہو" ان دونوں میں کسی جائداد سے

سیہونڈا گوڑہ بنام سرکار ۱۱۵

منجانب مرافعان مولوی محمد اصغر صاحب بی اے بیرسٹر ایٹ لا و مسٹر شمشیر ناتھ صاحب وکیل۔

منجانب مرافعہ علیہ مولوی محمد فیض الدین صاحب وکیل سرکار۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی ارکان متفق الرائے
بحث لایق وکلائے فریقین سماعت ہوئی۔ ابتداءً یہ مقدمہ بتاریخ ۳۰ شہریور ۱۳۲۲ف حسب دفعہ ۲۲۲
مولوی سید امین الحسن صاحب بحیثیت مجسٹریٹ ضلع کول علاقہ نواب سالار جنگ بہادر نے
اس تجویز کے ساتھ کہ ملزم نمبر ۱ ہیوڑا گوڑہ ایک سال قید بامشقت اور ملزم نمبر ۴
راگھیا ۵ سال قید بامشقت اور ملزمین نمبر ۵ ملکیا و نمبر ۳ راگیا چھ چھ ماہ قید بامشقت بہ سزا دیئے جائیں
تعمیلاً ہائیکورٹ میں بھیجا تھا جلسہ متفقہ نے بتاریخ ۲۰ آبان ۲۳ف ہدایت مقدمہ کو واپس
فرمایا تھا کہ بادی النظر میں جرم کی نوعیت قتل عمد کی پائی جاتی ہے ملزمین کو دفعہ ۲۱۹
تعزیرات کے متعلق فرد جرم سنائی جائے اسی اثنا میں عدالت سشن کا قیام جاگیر مذکور
میں عمل میں آیا لہذا مجسٹریٹ مذکور الصدر نے ملزم کو فرد قرار داد جرم سنا کر عدالت سشن
میں بتاریخ ۱۰ اسفندار ۱۳۲۳ف سپرد فرما دیا تھا تنک اون کی کارروائی درست تھی مگر ملزم
کی نسبت مادام الحیات قید رکھنے کی رائے کا جو اظہار انہوں نے کیا تحت دفعہ ۲۲۲
ضابطہ فوجداری درست نہ تھا پس اظہار رائے کالعدم ہے مختصر واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ
بتاریخ ۲۸ فروردی ۱۳۲۲ف موضع سوپیور کی ایک کھیت میں ہلا ای نے وقت ۳ بجے سہ پہر
کے مسمی گنڈپا سخت مجروح ہوا اور استغاثہ کا بیان ہے کہ پانچ اشخاص مسمیان ہیوڑا گوڑہ
ملکیا۔ منگا۔ فقیرپا۔ راگھیا۔ نے مسمی مذکور کو اس قدر شدید ضربات پہونچائے کہ وہ
انہیں ضربات کی وجہ سے ۲۹ فروردی سنہ مذکور کی رات کو مر گیا متوفی اور ملزم نمبر ۱
کے درمیان ایک اراضی کے متعلق نزاع واقع تھی اور یہی مخصومت باہمی تبلائی گئی
ہے ملزم نمبر ۴ فقیرپا فرار ہو گیا ہے اور ملزم ۵ راگھیا فوت ہو گیا ہے باقی اب ماخوذ ہیں منجانب
استغاثہ بجملہ ۱۲ گواہ پیش ہوئے ہیں جن میں سے گواہ نمبر ۲... ۵ دو گواہ ان صورت
بیان کئے جاتے ہیں گواہ نمبر ۱ سے تنہا منظر ہے کہ اوس نے تمام واقعہ کو

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن مجھے بھی اپنے شریک فاضل کی رائے سے اتفاق ہے فقط

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ ۳۰۳ ۷ گہ ۱۳۳۲ ف　　　　م کم خورداد ۱۳۳۲ ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی۔ اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا ارکان

سید راسے گوڑہ وغیرہ　　　　　　بنام　　　　　　مرافعان
سرکار عالی بذریعہ پرہبا
مرافعہ علیہ

قتل۔ قتل انسان مستلزم السزا ہتک آمیز۔ منظور بہاپائی۔ عذر عدم موجودگی بمقام وقوع جرم۔ جواب ناکافی۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۲۲۰۔

تجویز ہوئی کہ (۱) منظور بابائی (۲) عذر عدم موجودگی بمقام وقوع جرم جو ایک آئتائی عذر ہے ایک پوسٹ کارڈ سے جو کسی دوسرے مقام سے پوسٹ میں ڈالا گیا ہو اور ایک دستاویز معہ لفافہ سے جسکا منجانب ملزم دوسرے مقام پر تحریر کیا جانا ظاہر کیا جاتا ہو یا چند گواہون کے اس بیان سے کہ انہون نے ملزم کو اوقت مقام جرم پر نہین دیکھا ثابت تسلیم نہین کیا جا سکتا۔

(۲) بصورت اثبات جرم زیر دفعہ ۲۲۰ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی چھہ مہینے اور تین مہینے کی سزا قید ناکافی ہے۔

واقعات بذ مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

مرافعہ بنا راضی تجویز زیر معہ فقتا پرشاد صاحب ناظم عدالت سشن بلگرات نواب سالار جنگ بہادر صوبہ گلبرگان مشعر اینکہ بالزام دفعہ ۲۲۰ ملزم سید اگوڑہ چھہ ما ہ قید بامشقت بریں نمبر کو سلاء گلگیا اسے اسپر تین ...

سیدائے گذرہ بنام سرکار عالی

ترسیالوں سے لکھا تھا مگر قابل غور یہ امر ہے کہ کیا یہ بالکل امکان میں نہیں ہے کہ یہ پوسٹ کارڈ ملزم کی طرف سے کسی دوسرے شخص نے ڈالدیا ہو ایسے بہت ضعیف شہادت "ایساء" کی خیال کرتے ہیں۔ اسکے علاوہ بیان کیا جاتا ہے کہ اوس روز ملزم نمبر ا نے ایک قولنامہ ایک اراضی کے متعلق لکھا گواہ نمبر ۴ کاتب قول اور نمبر ۵ گواہ حاشیہ اپنی شہادت میں اس واقعہ کی تائید کرتے ہیں محض تحریر کا عمل میں آنا بالکل ممکن ہے مگر کیا واقعی اوس روز ملزم نمبر ا وہاں موجود تھا اور کیا یہ ناممکن تھا کہ یہ تحریر دوسری جگہ یا بلا موجودگی ملزم نمبر ا عمل میں آئی ہو۔ گواہان نمبر ۹ ملازمین ریلوے کراسنگ مظہر ہیں کہ اونہوں نے اوس روز جس روز کہ متوفی کے شدید ضربات لگائے گئے تھے اوس کھیت میں جہاں یہ واردات ہوئی ملزم نمبر ا کو نہیں دیکھا مگر ان گواہوں کا ملزم نمبر ا کو نہ دیکھنا اس امر کا ثبوت نہیں ہو سکتا کہ وہ وہاں موجود نہ تھا۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ملزم مذکور کھیت میں موجود ہو مگر گواہان متذکرہ بالا اوسے نہ دیکھ سکیں۔ اور اگر دیکھ نہ سکیں تو یہ کیوں ناممکن الوقوع ہو بہر حال جو شہادت الی بائی [1] کے متعلق پیش ہوئی ہے وہ ایسی نہیں معلوم ہوتی جسے ہم اس آسان عذر ایلیبائی کے لحاظ سے باور کر سکیں۔

بلحاظ شہادت پیش شدہ لایق سشن جج عدالت جاگیر نواب سالار جنگ بہادر نے صحیح طور سے ملزمین کو جرم زیر دفعہ ۳۲۰ کا مجرم قرار دیا ہے مگر جو سزا تجویز فرمائی ہے وہ اس جرم کے لئے کافی نہیں ہے شہادت پیش شدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ملزم نمبر (۱) ایک شریر شخص ہے جس سے قصبہ کے بہت سے لوگ نالاں پائے جاتے ہیں اسکے ساتھ ہی شہادت سے ہم یہ بھی پاتے ہیں کہ جس چھری کا زخم متوفی کو لگا وہ عمداً نہ تھا بلکہ غلطی سے چھری جا لگی مگر اسمیں شبہ نہیں کہ جو حملہ متوفی پر کیا گیا اوس کا بانی مبانی یہی تھا۔ بنظر جملہ واقعات حکم ہوا کہ مرافعہ نامنظور و بصیغہ نگرانی تجویز

---

[1] غلام موجودگی۔

نہ صرف بچشم خود دیکھا بلکہ وہ خود بھی مجروح ہوا۔ یہ کہتا ہے کہ ملزم نمبر ۱ سیوراٹے گوڑہ دیگر
ملزمین کو لایا تھا اور آپسمین جھگڑا ہو رہا تھا کہ اوس نے دیگر ملزمین کو حکم دیا کہ دیکھتے
کیا ہو مار ڈالو ملزمین نمبر ۲۔۳ نے متوفی گنڈپا کو لٹھہ سے ضربات پہونچانا شروع کیے
خود ملزم نمبر ۱ کے ہاتھ مین بھی چھری تھی جسکا ایک ضرب متوفی کے شانہ مین لگا مگر
اسکے ساتھ ہی گواہ یہ بھی کہتا ہے کہ یہ اتفاقی طور سے لگا۔ اس واقعہ کے بعد گواہ
نمبر ۲ گواہان نمبر ۸ اور نمبر ۹ کی امداد سے متوفی کو ایک بنڈی مین ڈالکر گاؤن مین
لے گیا۔ گواہان نمبر ۸ اور ۹ نے بھی مفصلاً واقعات ضرب وغیرہ کی تائید کی ہے
گواہان ۱۰ اور ۱۱ نے ان واقعات کو نہین دیکھا مگر بیان کرتے ہیں کہ ملزمین کو کلہاڑ
اور لٹھہ لئے ہوے کھیت متنازعہ مین جاتے ہوے دیکھے ہیں شہادت
صرف اسی قدر ہے اسکے علاوہ طبی شہادت سے پایا جاتا ہے کہ متوفی کے متعدد زخم
لگے تھے اور جن سے جریان خون باعث ہلاکت ہوا اور وہ ان ضربات کے چھتیس
گھنٹوں کے بعد فوت ہو گیا۔ ملزم کو ارتکاب جرم سے قطعاً انکار ہے اور اوس نے
اپنی صفائی مین ۱۱ گواہ پیش کیے ہین اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ
بروز واقعہ موقع واردات پر نہین تھا بلکہ اوس روز وہ مقام نرساپور جو بلوہ ریل وہان
سے پچاس میل ہے موجود تھا عدالت سشن نے ان امور پر غور وخوص کرنے کے بعد کہ
مسمی گنڈپا کی ہلاکت کا باعث کون تھا۔ ضربات کے لگانے مین ملزمین کا کیا حصہ تھا
اور کسکے ضرب ایسے سنگین تھے کہ جو بطور خود موجب ہلاکت ہوے آپسمین مخصومت
کیا تھی ملزمین کو جرم تحت دفعہ ۲۲۰ تعزیرات کا مرتکب قرار دیا ہے اور ملزم نمبر ۱ کو
چھ ماہ اور ملزمین نمبر ۲۔۳ کو تین تین ماہ قید سخت کی سزا تجویز کرائی ہے اس تجویز کا
مرافعہ اب ہمارے سامنے پیش ہے۔ لایق کاونسل مرافع نمبر ۱ ملزم سیوراٹے گوڑہ کی
صفائی مین اوس شہادت کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتے ہین جو اوس نے
بروز واقعہ مقام واردات سے پچاس میل دور موضع نرساپور مین موجود رہنے کی
نسبت پیش کی ہے اسکے ثبوت مین ایک پوسٹ کارڈ پیش کیا جاتا ہے جو ملزم نے

کشنہ پنیا بنام نانڈا بنکما

(۲) عدالت فوجداری کو رپورٹ پولیس کے بناپر وراثت متوفی کے متعلق دو اشخاص کے باہم نزاع کی وجہ سے جائداد بعینہ لاوارثی نگرانی مین لینا اور بعد اخذ شہادت یہ تجویز کرنا کہ جائداد ان مین سے ایک کے حوالہ کیجائے خلاف انصاف کا اقدام ہے۔

(۳) جب غلط طور پر بعینہ لاوارثی کسی جائداد پر قبضہ کیا جائے تو جائداد کا اسکی اصلی حیثیت پر غور کرنا ضروری ہے جو بروقت مداخلت پولیس موجود تھی یعنے جائداد اس شخص کو واپس دیجانی چاہیئے جس کے قبضہ سے پولیس نے لی تھی۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب نگرانی خواہ ابیم چند صاحب و شیوناتھ راؤ صاحب و لنباد راؤ صاحب وکلاء۔

طرفثانی غیر حاضر

عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس نگرانی کی بنا یہ ہے کہ جائداد متنازعہ جسکی نسبت عدالت فوجداری نے بعینہ لاوارثی تجویز کی ہے دراصل لاوارث نہیں ہے کیونکہ دو شخص اسکے دعویدار بربنائے وراثت ہین پولیس کی پیش کردہ رپورٹ مورخہ تیر ۱۳۲۳ف سے واضح ہے کہ مالکہ مکان کی وفات کے بعد اسکی جائداد کی نسبت فریقین مین نزاع پیدا ہوئی اور ان دونون نے پولیس مین درخواستین پیش کین چونکہ اس نزاع کی وجہ سے میت بلا تجہیز و تکفین پڑی تھی۔ پولیس نے عدالت مین رپورٹ کردی اور جائداد بھی بہ نگرانی عدالت لی گئی یہ کارروائی صحیح نہ تھی کیونکہ حسب منشاء گشتی نشان ۴ بابتہ سال ۱۳۰۰ف و گشتی نشان ۴ بابتہ ۱۲۹۶ف جائداد کو بعینہ لاوارثی لیکر اسکے متعلق کارروائی نہیں کیجاسکتی تاوقتیکہ یہ اطمینان نہ ہو کہ کوئی وارث نہیں ہے اس مقدمہ مین چاہیئے یہ تھا کہ جائداد بہ نگرانی عدالت نہ لیجاتی بلکہ فریقین کو عدالت دیوانی مین رجوع ہونے کے لئے موقع دیا جاتا بجائے اسکے بعینہ لاوارثی قرار دینے

کی جاتی ہے کہ ملزم نمبر (۱) بیسویا لمہ گوڑہ پانچ سال اور ملزم نمبر ۲ گلنگپا اور ملزم نمبر ۳ رانپا بارتکاب جرم دفعہ ۲۰۲ تین تین سال قید بامشقت میں رہیں۔

اسکی ایک ایک نقل دوسرے ملزمین کے مرافعون اور نگرانی منجانب جاگیر میں منسلک کئے جائیں فقط

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۲ — ۱۳۲۲ف — م ۳ خورداد ۱۳۲۲ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا وعالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

کستہ بیٹیا — نگرانیخواہ
ماندا بیکیا — طرفثانی
بنام

اختیار سماعت۔ اختیار سماعت عدالت فوجداری بصیغہ کارروائی۔ جائداد کا وراثت کے متعلق دو اشخاص کے باہمی نزاع کی وجہ سے بصیغہ کارروائی عدالت کی نگرانی میں لیا جانا۔ جائداد کا متنازعین میں سے ایک کے حق میں استرداد۔ تجویز خلاف اختیار و کالعدم۔ جائداد اس شخص کے حق میں قابل استرداد ہونا جسکے قبضہ سے لی گئی ہو گشتی نشان ۴ شمارہ ۲۹ ف و گشتی نشان ۲ بابتہ سنہ ۱۳۲۱ ف۔

تجویز ہوئی کہ (۱) عدالت فوجداری حسب گشتی نشان ۴ شمارہ ۲۹ ف و گشتی نشان ۲ بابتہ ۱۳۲۱ف تا وقتیکہ یہ اطمینان نہو کہ متوفی کا کوئی وارث نہیں ہے جائداد کو بصیغہ کارروائی لیکر اسکے متعلق کارروائی کرنیکا مجاز نہیں ہے۔

نگرانی بتدارکی تجویز مولوی محمد تقی حسین صاحب ناظم عدالت فوجداری ضلع اتراف بلدہ مورخہ … سنہ ۱۳۲۲ف
مشعر اینکہ جائداد متوفیہ منضبطہ عدالت بیکیا کو باخذ رسید مثالیہ حوالہ کیجائے۔

نگرانی منظور حسب ایما صدر کارروائی کیجائے فقط

حکم ہوا کہ

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ آف ۱۳۲۲ف ۸ مرداد ۱۳۲۲ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لاء
عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لاء

پانیا وغیرہ مرافعان
بنام
جمنا وغیرہ مرافعہ علیہم

نگرانی۔ اختیارات نگرانی مجلس پائیگاہ سروقارالامراء مرحوم بدلت جلد وکالت اسم تجویزات تجویزبرات کی تنسیخ بصیغہ نگرانی۔ نگرانی میں تجویزبرات کی بتجویز سزا سے تبدیل کی ناجوازی۔ فرمان مبارک مؤرخہ ۸ رجب ۱۳۲۶ہجری مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۲۲۴ و ۲۴۶۔

تجویز ہوئی کہ (۱) تجویزبرات کے متعلق باجازت سرکار حسب دفعہ ۲۲۴ مجموعہ ضابطہ فوجداری مرافعہ دائر کیا جانا چاہیے۔

(۲) مجلس پائیگاہ کو اختیار سماعت نگرانی حاصل نہیں ہے۔

نظائر مندرجہ آئین دکن جلد ۱ صفحہ ۳۴ و ۱۰۲ و ۱۴۱ و فیصلہ نگرانی نمبرہ ۵ آف ۱۳۲۲ف و نمبرہ ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۸ آف ۱۳۲۲ف نمبر آف ۱۳۲۲ف کا حوالہ دیا گیا۔

(۳) حسب دفعہ ۲۴۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی بصیغہ نگرانی تجویز برات بتجویز سزا سے تبدیل نہیں کیجا سکتی

مرافعہ جات ناراضی تجویز مجلس پائیگاہ نواب سروقارالامراء بہادر

بنام بیچیا
نامزد بنکیا

شہادت لیکر یہ تجویز کی گئی کہ بنکیا کو قبضہ دیا جائے یعنے وہ تجویز جو عدالت دیوانی سے ہونی چاہئے تھی عدالت فوجداری نے صادر کر دی تجویز کو اس وجہ سے ہم بحال نہیں رکھ سکتے کہ وہ بوجہ عدم اختیار سماعت کالعدم ہے جیسا کہ اوپر ارشاد کیا گیا ہے لیکن اب سوال یہ ہے کہ جائداد متنازعہ کس حالت میں چھوڑی جائے اسکے نسبت بہتر طریقہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے جس شخص کے قبضہ سے لیا تھا اوسی کے قبضہ میں دیدیجائے اور دوسرا فریق عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کرے رپورٹ پیش کردہ کوتوالی سے یہ نہیں معلوم ہوتا کہ کسکے قبضہ سے جائداد لی گئی تھی اسی وجہ سے عدالت کو ہدایت کیجاتی ہے کہ بعد دریافت جسکے قبضہ سے لی گئی اوسکا قبضہ کرادے

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔ حکم زیر نگرانی ایک ایسا حکم ہے جو بجنسہ کارروائی لاوارثی سے نسبت رکھتا ہے جسکا منشا یہ ہے کہ جائداد منضبطہ بحق ایک مدعی وارثت کے واگذاشت کیجائے اس حکم کی صحت پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جب نزاع مابین الورثہ تھی تو کارروائی بصیغہ لاوارثی جائز نہ تھی یہ اعتراض بادی النظر میں روداد مثل سے مطابقت رکھتا ہے جسکی بنا پر تسلیم کرنا پڑیگا کہ عدالتی کارروائی جو اس مقدمہ میں ہوئی جائز نہ تھی اسکے بعد جائداد کے نسبت سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ کس حال میں اور کسکے قبضہ میں قابل استرداد ہے اور وہ اسلئے کہ جب متذکرہ کارروائی عدالتی معدوم قرار دیجائے تو جائداد کا اوس اصلی حیثیت پر عود کرنا ضرور ہے جو کہ مداخلت پولیس کیوقت موجود تھی اس بارہ میں چونکہ پولیس کی رپورٹ ساکت ہے اسلئے واقع طور پر باور نہیں کیا جاسکتا کہ درحقیقت متنازعین سے کسکا قبضہ تھا بدین لحاظ ہم یہ تجویز کرتے ہیں کہ عدالت پولیس سے اس امر کا اطمینان حاصل کرنے کے بعد کہ اس نے جائداد کسکے قبضہ سے حاصل کی شخص قابض کے حوالہ کردے جو اشخاص کہ اپنا حق یا استحقاق قابض کے مقابلہ میں باور کرانا چاہیں اونکو عدالت دیوانی سے دادرسی طلب کرنی چاہئے جو شہادت کہ در بارہ قبضہ مثل میں موجود ہے وہ بلحاظ حالات اطمینان بخش نہیں ہے ورنہ پولیس سے اطمینان حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی اوسی کو عدالت بنا تجویز قرار دیسکتی۔

پانیا وغیرہ
بنام
جمنا وغیرہ

واقعات قابل توجہ یہ ہین کہ مجسٹریٹ نے ضرر شدید کے الزام مین ملزمین کی نسبت بعد تحقیقات تجویز برات صادر کی بجائے اسکے کہ با جازت سرکار اس تجویز کا مرافعہ حسب دفعہ ۴۳۴ ضابطہ فوجداری کیا جاتا مجلس پائیگاہ مین اسکی نسبت درخواست نگرانی پیش ہوئی۔ مجلس مذکور نے اوسکو سماعت کرکے تجویز برات کو تجویز سزا سے بدلدیا مجوزین نے اپنے فیصلہ مین جو غیر ضروری طوالت کے ساتھ لکھا گیا ہے اور تاویلات غیر معمولی سے بھرا ہوا ہے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش ناکامی کے ساتھ کی ہے کہ مجلس پائیگاہ کو نگرانی سماعت کرنے کا اختیار حاصل ہے اس امر کا فیصلہ چونکہ مجلس عالیہ عدالت نے بمقدمات مندرجہ ذیل نہایت صراحت کے ساتھ کردیا ہے۔
آئین دکن جلد ۴ صفحہ ۹۴ و آئین دکن جلد ۴ صفحہ ۱۰ و آئین دکن جلد ۴ صفحہ ۳۱۶۔
فیصلہ جلسہ متفقہ نمبرہ ۲۵ بابتہ ۱۳۲۲ف نگرانی فوجداری منفصلہ ۹ فروردی ۱۳۲۳ف
فیصلہ جلسہ متفقہ نمبرہ ۲۸۵ و ۲۸۲ و ۲۸۶ بابتہ ۱۳۲۳ف منفصلہ ۲۹ شہریور ۱۳۲۳ف
فیصلہ جلسہ متفقہ نمبر ۱۲ بابتہ ۱۳۲۴ف کشن لال وغیرہ بنام محمد برہان۔ فوجداری
اس لئے اسکے متعلق اب کچھ لکھنے کی ضرورت نہین ہے عذر اول کا تصفیہ اس طور سے خود بخود ہوجاتا ہے اسکے بعد عذر دوم باقی رہتا ہے افسوس ہے کہ مجلس پائیگاہ نے اسطرف کچھ بھی توجہ نہین کی کہ دفعہ ۴۶۴ ضابطہ فوجداری ضمن ۵ مین مجلس عالیہ عدالت بھی اس سے ممنوع قرار دیگئی ہے کہ تجویز برات کو تجویز سزا سے بدلدین۔ جس کا منشا یہ ہے کہ گو بصیغہ نگرانی ہائیکورٹ کے اختیارات وسیع ہین اور بےضابطگی کی اصلاح بصیغہ نگرانی اون مقدمات مین بھی کرسکتی ہے جن مین برات کی تجویز ہوئی لیکن نفس تجویز کو اسطرح نہین بدلسکتی کہ بجائے برات کے سزا کی تجویز صادر ہو جو جو تاویلات مجوزین علاقہ پائیگاہ سے لی گئی ہین وہ صحیح دکی اس حکم قانون کے محض بے اثر ہے اگر مجلس علاقہ پائیگاہ ہائیکورٹ کا درجہ رکھتی ہے اور اسکے اختیارات وہی ہین تب بھی اوسکو وہ اختیارات حاصل نہین ہوسکتے جو خود ہائیکورٹ کو قانون نہین دیتا ہین ان وجوہ سے ہم مجلس پائیگاہ کی تجویز کو منسوخ کرتے ہین اسکی ایک نقل

بانیا وغیرہ
بنام
جمنا وغیرہ

عدالت فوجداری تعلقہ اندر علاقہ پائیگاہ سر وقار الامرا مرحوم مین ملزمین کے خلاف زیر دفعہ ۲۲۹ تعزیرات آصفیہ چالان کیا گیا۔ عدالت نے فرد جرم سنانے اور شہادت صفائی کی قلمبندی کے بعد منجانب ملزمین ارتکاب جرم کو مشتبہ اور شبہ کا فائدہ ملزمین کو دیکر بری کر دیا۔ مجلس پائیگاہ نے مقدمہ کو بنظر نگرانی پر لیکر ملزمین پر سمن جاری کئے لیکن وہ حاضر نہین ہوئے مجلس پائیگاہ نے بغیر حاضری ملزمین بحوالہ دستور العمل عدالتہائے پائیگاہ و فرمان مبارک مشتہرہ ۲۸ رجب ۱۳۲۷ھ مجلس پائیگاہ کو مجاز سماعت نگرانی قرار دیکر تجویز مجسٹریٹ ماتحت کو منسوخ کرکے ملزمین کی نسبت چھ چھ ماہ قید با مشقت و عسہ عسہ روپیہ جرمانہ کی سزا دی جسکی ناراضی سے ملزمین نے مجلس عالیہ عدالت مین مرافعہ پیش کیا۔

منجانب مرافعہ خواہ مولوی میر حیدر علی صاحب وکیل مجلس پائیگاہ کو اختیارات نگرانی حاصل نہین ہین ملاحظہ ہو آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۲۱۰ و صفحہ ۲۱۱ قطع نظر اسکے عدالت ماتحت کی تجویز صریحاً دفعہ ۴۱۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی کے خلاف ہے۔

منجانب طرفثانی مولوی میر معظم علی صاحب وکیل مجلس پائیگاہ عدالت العالیہ کے ماتحت قرار دئے جانے کے قبل سے اختیارات نگرانی استعمال کرتی تھی اسلئے بموجب فرمان مبارک مورخہ ۸ رجب ۱۳۲۷ھ وہ اختیارات نگرانی کے استعمال کی مجاز ہے۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل تجویز صادر فرمائی۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس مقدمہ مین تنسیخ تجویز عدالت مرافعہ منہا اس بنا پر چاہی جاتی ہے کہ مجلس علاقہ پائیگاہ نے (۱) بصیغہ نگرانی تجویز کی ہے جسکی وہ قانوناً مجاز نہین ہے۔

(۲) ایسی تجویز صادر کی ہے جو خلاف قانون ہے ان عذرات کے سمجھنے کیلئے

موتی لعل بنام رشام سنگھ

اخراج ۔ استغاثہ ۔ شہادت ۔ شہادت کا جو ایک مقدمہ مین قلمبند کی گئی ہو دوسرے مقدمہ مین متعلق نہ ہوسکنا ۔ اخراج استغاثہ بربنائے تحقیقات دیگر استغاثہ دیگر تجویز ناجائز و خلاف قانون ۔ باوجود علیحدہ علیحدہ استغاثون کے دائر ہونیکے یکجائی تحقیقات کا جواز ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بلا تحقیقات یکجائی ایک استغاثہ کی شہادت کو دوسرے جداگانہ استغاثہ سے متعلق قرار دینا اور اسکے بنا پر دوسرے استغاثہ کے اخراج کی تجویز بالکل غلط اور خلاف قانون ہے ۔

(۲) اگر فریقین ایک ہی ہون اور متعدد اوقات کے جرائم کے بابت علیحدہ علیحدہ استغاثہ دائر ہون تو ایک سال کے اندر کے تین الزامات کے متعلق یکجائی تحقیقات ہوسکتی ہے ۔

نگرانیخواہ نے دو استغاثہ عدالت مجسٹریٹ درجہ اول مستقر دیہات ضلع اورنگ آباد مین بمقابلہ ملزمین زیر دفعہ ۳۸۰ و ۴۲۷ تعزیرات آصفیہ اس بیان سے دائر کئے کہ ملزمین اسکے کھیت کا مال جسکو اسکے بٹائی والے نے بویا تھا اسکے ملازم کو تخویف دلاکر جبراً اٹھالے گئے مال یا اسکی قیمت واپس دلائی جائے اور ملزمین کو سزا ہو ۔ ملزمین نمبر ۱ و ۲ کی جانب سے بیان ہوا کہ کھیت ہمارا ہے ہم نے ذریعہ بٹائی بویا تھا ہمارا قبضہ چالیس سال سے ہے مستغیث ملزم نمبر (۱) کا بھانجہ ہے اور زمین لینے کی غرض سے غلط استغاثہ کرتا ہے ملزم نمبر ۳ تا ۵ نے ارتکاب جرم سے انکار کیا عدالت ماتحت نے صرف ایک مقدمہ مین تحقیقات آغاز کی اور شہادت استغاثہ قلمبند کرنے کے بعد استغاثہ کو نزاع دیوانی قرار دیکر خارج کر دیا اور یہ بھی تجویز کیا کہ اس فیصلہ کی ایک نقل دوسرے مقدمہ سرقہ مین جو اسی کھیت کے پیداوار کے سرقہ کا انہین فریقین مین دائر ہے لگائی جائے اسکی ناراضی سے مستغیث نے مجلس عالیہ عدالت مین نگرانی پیش کی ۔

ہر مثل متعلقہ مین شریک کیجاے۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن بحث لائق وکیل پائیگاہ سماعت ہوئی بیشک باوقات مختلف مجلس عالیہ عدالت مین اس امر کے متعلق کہ بصیغہ نگرانی اعلی عدالتہائے پائیگاہ کے اختیارات کیا ہین فیصلے صادر ہو چکے ہین۔ ہمکو اسوقت صرف اسی قدر دیکھنا ہے کہ مجلس پائیگاہ نے کیا صحیح طور سے مقدمہ زیر نگرانی مین دست اندازی کی ہے بنظر دفعہ ۴۳۶ ضابطہ فوجداری جو کارروائی مجلس عدالت پائیگاہ نے کی ہے وہ کسی طرح درست نہین سمجھے جا سکتے لائق وکیل پائیگاہ کے پاس بہی کوئی جواب [illegible] اور اس دفعہ کی موجودگی مین وہ تسلیم کرتے ہین کہ مجلس پائیگاہ نے اوس اختیار سے تجاوز کیا ہے جو از روے قانون اوسکو حاصل ہین۔ مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی کو بہی یہہ اختیار حاصل نہین کہ تجویز برات کے عوض تجویز اثبات جرم صادر کرسکے لہذا

حکم ہوا کہ

اپیل منظور۔ تجویز مجلس عدالت پائیگاہ منسوخ۔ ایک ایک نقل در حصہ اشلہ اپیل مرافعین مین شریک کیجاے۔

نمبر مقدمہ ۱۰۷۲ سنہ ۱۳۲۲ ف نگرانی فوجداری ۲۰ خورداد سنہ ۱۳۲۲ ف

نگرانی فوجداری

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا
و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

موتی لال نگرانخواہ
بنام
شام لعل وغیرہ طرفثانیان

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی محمد مظہر الدین صاحب سوم تعلقدار و مجسٹریٹ ضلع اول دیپا پور صوبہ اورنگ آباد
یہ تجویز کی کہ استغاثہ بوجہ عدم ثبوت خارج اور ملزمین بری۔

ہم اس تجویز کو منسوخ کر دیتے ہیں۔

سرکار عالی بنام شام لال

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن عدالت نے اس مقدمہ میں جو غلطی کی ہے وہ یہ ہے کہ مثل نمبر ۱۴ بابتہ ۱۳۲۳ف میں جو شہادت قلمبند کر کے فیصلہ کیا اوسکی نقل بطور فیصلہ کے اسمین شامل کر دی ورحقیقت وہ شہادت اس مقدمہ مین بے اثر ہے اسلئے فیصلہ کی بنا ر صحت باقی نہیں رہتی اور یہ اسلئے ہے کہ ضابطہ کی رو سے تحقیقات یکجائی عمل میں نہیں آئی مدد استغاثے کو اوتحات مختلفہ کے جرایم کی بابت مین پیش ہوے تھے مگر جس طریقہ پر ضابطہ مین محکوم ہے یہان یکجائی تحقیقات اگر عمل مین لائی جاتی اور اوسکے موافق تجویز ہوتی تو یہ دقت پیش نہ آتی چونکہ اخراج مقدمہ ہذا کا بے معنے طور پر ہوا ہے اسلئے مانع استغاثہ جدید نہیں ہے فقط

مرافعہ فوجداری

نمبر مقدمہ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ سنہ ۱۳۲۳ف — ۴ بہمن سنہ ۱۳۲۳ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹر ایٹ لا میر مجلس و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا رکن

کنچال رامرد وغیرہ — مرافعین
بنام
سرکار عالی — مرافعہ علیہ

بیان مستغیث . بیان مستغیث قلمبند کردہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ انتقال مستغیث

مرافعہ بناراضی تجویز صدر عدالت صوبہ گلشن آباد میدک مورخہ ۳ امرداد سنہ ۱۳۲۳ف جسکے ذریعہ سے مرافعین پر دفعہ ۲۸۹ و ۲۰۲ تعزیرات آصفیہ سات سال قید باشقت مین بسر کرین اور سو سو جرمانہ ادا کرین بصورت عدم ادائی جرمانہ تین ماہ قید رہین مال برآمدہ بموجب شناخت باحتیاط سپاہیر یا کوشی زرساہ ہنیا کو ایصال کیا جائے

مرافعہ بنام شاملعل

منجانب مجاز نیجواہ مولوی محمد غلام اکبر خان صاحب وکیل ددا ستغاثہ
بلحاظ واقعات وزانہ مختلف تھے اور عدالت ماتحت مین علیحدہ علیحدہ
دائر کئے گئے تھے عدالت نے صرف ایک مقدمہ کی تحقیقات کی اور
دوسرے مقدمہ کو بلحاظ تجویز مقدمہ اول الذکر بلا تحقیقات خارج کرنے
مین خلاف اصول قانون عمل کیا ہے اور تجویز زیر نگرانی قابل تنسیخ ہے
منجانب طرفثانیان کوئی حاضر نہین ہوا۔
حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس مقدمہ کو ناظم تحقیقات کنندہ نے بلا اخذ شہادت صرف ایک دوسرے مقدمہ کی پیش شدہ شہادت کے لحاظ سے اور اس خیال سے کہ فریقین وہی ہین اور وہی زمین کے متعلق نزاع ہے خارج کردیا ہے جس طریقہ سے اخراج کی تجویز کی ہے وہ بالکل غلط اور ناجائز ہے یعنے جو فیصلہ دوسرے مقدمہ مین کیا ہے اسکی نقل مقدمہ ہذا کی مثل مین شریک کرنے کا حکم دیا ہے حالانکہ ایسا کوئی طریقہ ضابطہ فوجداری مین تحقیقات مقدمہ کا نہین بتلایا گیا ہے اگر فریقین وہی تھے اور متعدد بار ارتکاب جرم ہوا تھا تو ایک سال کے اندر کے تین الزامات کی یکجائی تحقیقات کیجاسکتی ہے۔ ایسا نکرکے ایک مقدمہ مین جو علیحدہ پیش ہوا تھا شہادت قلمبند کرنا اور اس شہادت کے لحاظ سے نہ صرف اوسی مقدمہ کی تجویز کرنا بلکہ ایک جداگانہ مقدمہ مین اس شہادت کو متعلق قرار دینا جبکہ وہ قانونی مقررہ طریقہ سے مقدمہ آخر الذکر مین پیش نہین ہوئی تھی۔ قانونی ناواقفیت پر دلالت کرتا ہے اور ہمکو افسوس کے ساتھ اسپر نوٹس لینے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے چونکہ مجسٹریٹ کی کارروائی اور تجویز مذکورہ قانوناً بالکل بیجا اثر ہے اسکو صراحتاً منسوخ کرنے کی چندان ضرورت نہین ہے اور مستغیث مجاز ہے کہ دوسرا استغاثہ پیش کرے لیکن محض اس اندیشہ کے رفع کرنے کی غرض سے کہ اگر دوسرے استغاثہ اسی مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش ہو تو بلحاظ تجویز سابقہ شاید خارج کردیا جائے

کنچپال ولد مڑد
جسنا م
سرکار عالی

تائید کرتی ہے اور مرافعان نمبر (۱و۲و۳) کو خصوصیت کے ساتھ شناخت کرتی ہے
ہنمیا لڑکا بھی بروقت ڈاکہ بسما کے مکان مین موجود تھا وہ بھی بسما کے بیان کی تائید
کرتا ہے اور مرافعان نمبر ۱و۲ کو شناخت کرتا ہے سمیان ترطو۔ لنگیا اور تاکیر (۲ و ۳) بسما کے
بیان کی تائید کرتے ہین اور مرافعان نمبر (۲ و ۳ و ۴ و ۵) کی شناخت کرتے ہین
پس اس شہادت سے مرافعان کا مرتکب جرم ڈاکہ ہونا ثابت ہے مرافعان کے
قبضہ سے زیورات نقرئی و طلائی برآمد ہوئے ہیں اور ایرپا نرسیا ہنمیا بسما نے
مال اپنا یعنے مستغیثین کا ہونا بیان کیا ہے اور اوس مال کی شناخت بھی کی ہے۔
یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے کہ ملزمین بعد ارتکاب ڈاکہ مالک محروسہ سے فرار
ہوگئے اور ۱۲ ام بہمن یعنے واقعہ کے ۴ روز بعد تعلقہ ادھونی مین گرفتار کئے گئے
جیسا کہ چناویرار ڈپٹی پولیس پٹیل علاقہ سرکار عظمت مدار کی شہادت سے ثابت ہے گواہ
نمبر (۱۱) برا مراؤ سب انسپکٹر کے بیان سے یہ بھی ثابت ہے کہ ملزمین جرائم پیشہ ہین
اور اوسکے زیر نگرانی رہتے تھے ملزمین کے جانب سے شہادت صفائی پیش نہین
ہوئی پس ہماری رائے میں مرافعان پر جرم منسوبہ ثابت ہے۔
مرافع نمبر ۳ کو بالکنڈیا نے جرم سے اقبال کیا ہے اور شہادت تائید الزام سے
اس اقبال کی تائید ہوتی ہے اسلئے جملہ ملزمین قابل سزا ہین۔ عدالت سشن نے
مرافعان کو علاوہ قید کے مع جرمانہ کی بھی سزا دی ہے ہماری رائے مین جرمانہ کی سزا
کی ضرورت نہین ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ ترمیماً منظور۔ حکم عدالت سشن نسبت ۱۰ سال قید باشقت بحال
حکم نسبت جرمانہ منسوخ۔ ایک ایک نقل اسکی جملہ اشلہ مین شریک کیجائے فقط

نمبر مقدمہ ۱۰ سنہ ۱۳۳۴ف ۱۳ فروردی سنہ ۱۳۲۴ف

تصحیح فوجداری
جلسہ کاملہ

قبل از سماعت عدالت سشن بیان مستغیث قلمبند کردہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ کا بمقابلہ ملزم قابل استعمال ہونا۔ قانون شہادت سرکار عالی دفعہ ۳۲۔

تجویز ہوا کہ بیان مستغیث قلمبند کردہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ جبکہ قبل سماعت سشن وہ فوت ہو جائے حسب دفعہ ۳۲ قانون شہادت سرکار عالی بمقابلہ ملزم قابل استعمال ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

مرافعین اصالتاً حاضر

منجانب مرافعہ علیہ مسٹر کلیان رام ارجن صاحب وکیل سرکار

بجواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی رکن عدالت العالیہ ملزمین پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے بتاریخ ۰ بہمن سنہ ۱۳۲۲ف مسماۃ لبھا زوجہ اریا کومٹی کے مکان واقع موضع پنج گنگال تعلقہ متصل ضلع محبوب نگر میں بوقت شب ڈاکہ ڈالا اور مال قیمتی (السعہ) لوٹ کر لے گئے بجز کوناکنڈ با مرافع نمبر ۴ کے جملہ ملزمین نے جرم کے ارتکاب سے انکار کیا کوناکنڈیا کو جرم کے ارتکاب سے اقبال ہے۔

عدالت سشن میدک نے بعد تحقیقات جملہ ملزمین مرافعین کے نسبت سات سات سال قید باشقت اور عہ جرمانہ کی سزا تجویز کی جسکی ناراضی سے یہ اپیل ہے۔

مرافعان اصالتاً حاضر ہیں۔ اور سرکار کے طرف سے مسٹر کلیان رام ارجن حاضر ہیں انکی بحث سماعت ہوئی۔ اور شہادت تائید الزام پر غور کیا گیا لبھا مستغیثہ کے بیان سے ثابت ہے کہ مرافعان ۰ بہمن سنہ ۱۳۲۲ف کو اسکے گھر میں جبراً داخل ہوئے اور اسکو مارا پیٹا و مرافعان نمبر ۲ و ۵ یعنی اکل نیکڑ و وغل یلو گانے اسکے جسم سے زیور اتارلے گئے قبل اسکے کہ مقدمہ عدالت سشن میں پیش ہو لبھا کا انتقال ہو گیا لیکن بموجب دفعہ ۳۲ قانون شہادت قابل ادخال شہادت ہے اور ملزمین کے خلاف اوس سے نتیجہ نکالا جاسکتا ہے۔ لبھا نے مرافعان نمبر ۳ و ۴ و ۵ کی شناخت کی ہے نرسا جو لبھا کی خادمہ ہے اور بروقت ڈاکہ لبھا کے مکان میں موجود تھی لبھا کے بیان کی

سرکار عالی
بنام
علی و علی محمد

(۳) جب ملزم کسی جرم کے متعلق دوسرے ملزم کے ساتھ شرکت کا اقبال کرے تو بیان مذکور بالتعلق دوسرے ملزم کے خود متعمل ارتکاب جرم کے اقبال کی حد تک نہیں پہونچتا۔ الا جب دوسرا ملزم بری ہو جائے اور مستقبل نوبت مابعد پر بیان مذکور سے انحراف کرے تو اقبال مذکور قابل لحاظ ہو جاتا ہے

(۴) اقبال صاف وصریح اور پورے جرم کا ہونا چاہیے اور ایسا ہونا چاہیے جو ملزم کے بیانات سے مستنبط ہوتا ہو۔

(۵) پنچنامہ معاینہ کی ترتیب میں پولیس کا فی احتیاط کام میں نہیں لاتی جس سے وہ جزو اقبال بھی جو خاص طور پر قابل ادخال قرار دیا گیا ہو اور اس کے متعلقہ شہادت بیکار ہو جاتی ہے۔

(۶) جرم قتل کے اثبات کے لئے جب رویت کی شہادت نہ ہو تو نہایت قوی قرائن اور واقعات متعلقہ کا ایسا سلسلہ ثابت ہونا چاہیے جس سے کسی قسم کا شبہ باقی نہ رہے اور محض ایسے واقعات کے اثبات کی بنا پر جو ملزم کے خلاف صرف شبہ پیدا کرتے ہوں سزا تجویز نہیں کی جا سکتی۔

(۷) محض یہ امور کہ لڑکی مقتولہ پیر میں پازیب پہنی ہوئی تھی اور اوس روز جبکہ وہ غایب ہوئی ملزم کے ساتھ دیکھی گئی تھی اور پازیب جو ملزم کی نشاندہی سے برآمد ہوے وہی ہیں جو مقتولہ کے پیر میں تھے۔ ملزم کو قاتل باور کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔

منجانب مستغیث مسٹر کلیان رام آیر صاحب وکیل سرکار

ملزمہ اصالتاً حاضر

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں

نواب قطامت جنگ بہادر مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الراے۔ ملزمہ یلی کو قتل عمد کے الزام

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل ایم بیرسٹرایٹ لا
وعالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹرایٹ لا
وعالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا

سرکار عالی ذریعہ رجب علی — مستغیث
بنام
بی بی زوجہ میتا — ملزم نمبر (۱)
علی محمد — ملزم نمبر (۲)

اقبال۔ اقبال مندرجہ پنچنامہ پولیس کا ناقابل ادخال ہونا۔ اقبال جو برآمدگی مال سے متعلق ہو کن صورتوں میں قابل ادخال ہے۔ اقبال شرکت جرم۔ اقبال شرکت جرم کا تنہا اقبال جرم کی حد تک نہ ہو سکنا۔ شریک جرم کی برات اور اقبال شرکت جرم سے انحراف کا اثر۔ اقبال جرم کیسا ہونا چاہیے۔ نقص ترتیب پنچنامہ کا اثر روئیت کے شہادت کے عدم موجودگی میں اثبات جرم کیلئے کیسی شہادت ہونی چاہیئے غیر موثر واقعات متعلقہ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) اقبال مندرجہ پنچنامہ مرتبہ پولیس فی نفسہ قابل ادخال شہادت ہے

(۲) اقبال متعلق برآمدگی مال بھی تا وقتیکہ پنچنامہ میں صراحتاً یہ نہ ہو کہ کس ملزم نے کس طریقہ سے کس مقام کی نشاندہی کی اور برآمدگی کس طور سے عمل میں آئی بمقابلہ ملزم قابل ادخال نہیں ہے

تصیح رائے مسٹر لنک شیاہ دین فقاہ ناظم صدر عدالت صوبہ ورنگل صادرہ ۹ ماہ جون ۱۳۲۶ ف مشعر اینکہ ملزم علی محمد جرم منسوبہ سے بری کیا جائے اور مساۃ بی بی ملزمہ نمبر (۱) مادام الحیات محمد اشقت میں بسر کرے اور مسل بغرض منظوری مجلس عالیہ عدالت میں روانہ کر دیا جائے۔

سرکار عالی بنام علی محمد

پنچنامہ مورخہ ۵ آبان ۱۳۲۳ ف جس پر اعتراض ہے اس قابل نہین ہے کہ اوس سے برآمدگی مال کا واقعہ بمقابلہ ملزمہ ثابت قرار دیا جائے۔ اسکو نظر انداز کردینے کے بعد جو شہادت پنچون نے اسکی صحت کی نسبت عدالت مین دی ہے وہ خود بخود بیکار ہو جاتی ہے کیونکہ ادسمین بہی کوئی صراحت ان امور کی نہین ہے جنکا تذکرہ اوپر کیا ہے ان گواہون کا بیان بہی مجمل ہے اور برآمدگی کے متعلق جو کچھ اونہون نے کہا ہے۔ ملزمہ اور علی محمد دونون سے متعلق ہے ہر ایک کی نشاندہی نہ علحدہ ہوئی اور نہ علیحدہ ثابت کی گئی ہے لہذا شہادت پیش شدہ بیکار ہے اسکے بعد پازیب کی برآمدگی کا واقعہ باقی رہجاتا ہے اوسکی نسبت پنچنامہ مورخہ ۱۰ آبان ۱۳۲۳ ف مین لکھا ہے کہ ملزمہ نے لڑکی کو بشراکت علی محمد گلا گھونٹ کر ہلاک کرنے اور اوس کی نعش کو باولی مین ڈالنے سے اقبال کیا۔ اس اقبال مین بہی دیگر غیر ضروری اور مشتبہ تفصیل واقعات متعلقہ ہلاکت کی موجود ہے جو عموماً پنچنامون مین پائی جاتی ہے۔ لیکن کام کی بات اسقدر ہے کہ تاگڈی چھمیا کے پاس پاؤ ڈال یعنے پازیب کا موجود ہونا ملزمہ نے ظاہر کیا۔ اور اوسکے مکان پر پنچون کو لے گئے اور چھمیا کو بتا کر کہا کہ اسکے پاس پاؤ ڈال کی جوڑی رکھائی ہے چھمیا نے نکالدی مگر حوالہ پولیس کردی۔ اس چھمیا کے اظہار سے واضح ہوتا ہے کہ ملی نے اسکے پاس رہنے دیا بتاریخ انند نام پچھ یہادون بدی موہن کے صمعاقل کے تھے یہ تاریخ مطابق ہے یکم آبان ۱۳۲۳ ف کی۔ اور لڑکی کی گم ہونے کی تاریخ ۳۰ مہر ۱۳۲۳ ف بیان کی گئی ہے اور گوہندا گواہ نے ہفتہ کے روز لڑکی ملزمہ کے ساتھ دیکھنا بیان کیا ہے جسکی ۳۰ مہر سے مطابقت ہوئی ہے اس پاؤ ڈال کی شناخت لڑکی مقتولہ کے والدین اور راج محمد نے کی ہے اور جس سنار نے بنایا تہا اوس نے بہی اسکو شناخت کیا ہے اور چھمیا جسکے پاس سے برآمد ہوے اوس نے اپنے اظہار مین بیان کیا ہے کہ اوس نے پاؤ ڈال کو دہو کر صاف کیا تہا۔

ان جملہ واقعات کو ملانے کے بعد ملزمہ کے خلاف نتیجہ پیدا ہوتا ہے مگر اس

بعد ناظم عدالت ضلع ورنگل نے سپرد عدالت سشن کیا اور ناظم عدالت سشن صوبہ ورنگل نے سزائے حبس دوام بامشقت تجویز کر کے مقدمہ بصیغہ تصحیح مجلس عالیہ عدالت میں پیش ہوا ہے۔ وکیل سرکار نے روئداد سنائی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ علی کے ساتھ مقتولہ لڑکی ادس روز تمام دن رہی تھی جس روز شام میں وہ غائب ہوئی لڑکی کی ماں نے اس واقعہ کو ظاہر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ جب لڑکی شام کو گھر واپس آئی تو اوسکی تلاش شروع کی اور لڑکوں سے راستہ میں دریافت کیا تو اونہوں نے بیان کیا کہ لڑکی ملزمہ کے ساتھ جا رہی تھی اس واقعہ کے متعلق گوئندا کشٹیا۔ اور بھیمی نے شہادت دی ہے۔ لڑکی کے گم ہونے کے تیسرے روز نعش برآمد ہوئی اور لڑکی کی ماں نے علی کی نسبت پولیس میں اطلاع دی اس بناپر اوس سے تفتیش شروع ہوئی۔ اور اوسکی نشاندہی سے کوٹھی ناگندی لچھیا کے پاس سے پاؤ ڈال یعنے پازیب برآمد ہوئے جو لڑکی کے پیر میں رہا کرتے تھے۔ اور کمر پٹہ ہنسلی اور کپڑے بھی ملزمہ اور علی محمد کی نشاندہی سے ایک مقام سے برآمد ہوئے جہاں سکائی ہوئی گئی تھی واقعات اسی قدر ہیں پنچنامہ میں اس آخر الذکر برآمدگی مال کی نسبت یہ لکھا ہے کہ ملزمین نے اقبال کیا اور تھوڑا زیور علی محمد نے اور تھوڑا علی نے نکالدیا مگر یہ صاف نہیں معلوم ہوتا کہ کس شخص نے کس چیز کی نشاندہی کی اور کون چیز برآمد کرادی۔ پنچناموں میں اکثر ملزمین کا اقبال لکھنے کی پولیس کی جانب سے کوشش ہوا کرتی ہے حالانکہ ایسا اقبال فی نفسہ ناقابل ادخال شہادت ہے اور صرف وہ جزو اقبال کا جو برآمدگی سے متعلق او راسی وجہ سے خاص طور پر قابل ادخال قرار دیا گیا ہے وہ کافی احتیاط سے نہیں لکھا جاتا اور نہ ایسے اہم اور ضروری امور کی صراحت کیجاتی ہے کہ کس ملزم نے کس طریقہ سے کس مقام کی نشاندہی کی اور برآمدگی کس طور سے ہوئی۔ افسوس ہے کہ پولیس ایسے اہم امور کی طرف توجہ نہیں کرتی ہم نے متعدد پنچناموں کی یہی ناقص حالت دیکھی ہے اور وقتاً فوقتاً وکلاء سرکار کو اس کے طرف متوجہ بھی کیا ہے مگر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس مقدمہ میں

سرکار عالی بنام علی و علی محمد

ہم نے غیر موثر قرار دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ اسکے متعلق شہادت کافی نہین ہے علاوہ اسکے ادس نے شہادت صفائی بہی پیش کی ہے جس سے اسکا اور لہین موجود ہونا ظاہر ہوتا ہے

پس سوال یہ ہے کہ علی محمد کی برات کے لحاظ سے ملزمہ کے اقبال کا اعتقاد مین کیا اثر ہے جو کچہہ ملزمہ نے اپنے اقبال مین ظاہر کیا ہے وہ صرف اسیقدر ہے کہ علی محمد کے کہنے سے وہ گئی ۔ اور علی محمد کے کہنے سے لڑکی کے گلے پر پیر رکھدیا اگر یہ باور کیا جائے کہ علی محمد اسموقع پر موجود ہی نہ تہا جیساکہ ادسکی شہادت صفائی سے ظاہر ہوتا ہے تو یہ بہی نہین باور کیا جاسکتا کہ ملزمہ اسکے ساتہ ارتکاب جرم مین شریک رہی اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ محض شرکت کا اقبال بمنزلہ اقبال ارتکاب جرم ہے یا نہین ملزمہ نے اپنا خاص فعل یہ بیان کیا ہے کہ لڑکی کے گلے پر پیر رکہدیا اس حدتک (بلالحاظ تعلق علی محمد) ادسکا بیان ادس کے خلاف اثر پیدا کرتا ہے مگر ادسکو قتل عمد کا اقبال قرار دینے مین ہمکو کسی قدر تامل ہوتا ہے اقبال صریح اور صاف ہونا چاہئے اور پورے جرم کا ہونا چاہیے نہ ایسا ہونا چاہئے کہ جو ملزمہ کے بیانات سے مستنبط ہوتا ہو ۔ یہان حالتیکہ ملزمہ نے اپنے آپکو علی محمد کا معین ظاہر کیا ہے اور یہ بہی ظاہر کیا ہے کہ موقع ارتکاب جرم پر موجود تہی اسوجہ سے اسکی حیثیت اصل مجرم کی ہوجاتی ہے ۔ لیکن جبکہ خود علی محمد کی موجودگی سے واقعہ کی تردید ہوگئی تو ملزمہ کی شرکت بہی باقی نہین رہی اور جب شرکت باقی نہین رہتی تو جو قانونی نتیجہ ادسکی شرکت اور موجودگی سے پیدا ہوتا تہا ؛ وہ بہی ایک طرف رہگیا اور ہمکو ازسرنو اس امر پر غور کرنے کی ضرورت ہوئی کہ کیا ملزمہ نے ارتکاب جرم سے اپنی حدتک بلالحاظ تعلق علی محمد صحیح طور سے اقبال کیا ہے یا نہین ۔ اسکی نسبت ہمنے اوپر بیان کردیا ہے کہ ایسا اقبال نہین ہوتا ہے پس جس پہلو سے دیکہا جائے ملزمہ کا بیان اقبال جرم کی حدتک نہین پہنچتا جب وہ اقبال نہین ہے تو اسکو نظرانداز کردینا چاہیے خصوصاً اسوجہ سے

امر کی نسبت پورا اطمینان نہین ہوتا کہ جسوقت لڑکی ملزمہ کے ساتھ دیکھی گئی اوسوقت اوسکے پیرہین یہ پاؤڈال موجود تہے جو کچہہ شہادت پیش ہوئی ہے اوس سے صرف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو زیورات ہمیشہ لڑکی کے جسم پر رہا کرتے تہے اوس روز بہی تھے۔

ان واقعات کو ثابت قرار دینے کے بعد کہ لڑکی ملزمہ کے ساتھ اوسی روز دیکھی گئی جسروز کہ غائب ہوئی اور پاؤڈال ملزمہ کی نشاندہی سے برآمد ہوے اور وہی ہیں جو لڑکی کے پیرہین رہتے تھے۔

یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا یہ ملزمہ کو قاتلہ باور کرنے کے لئے کافی ہے اس کا جواب تو یہی ہو سکتا ہے کہ کافی نہین ہے لیکن اسموقع پر ملزمہ کا بیان مورخہ ۲۰ آبان ۱۳۲۳ف قابل توجہ ہے جس مین ملزمہ نے بیان کیا ہے کہ ملی صاحب کے بلانے سے اوسکے ساتھ گوٹا لیبا کے مکان پر گئی تہی وہان سے ملی صاحب نے لڑکی کا گلا دبایا اور اوسکے جسم سے کچہہ زیور اوتار لیا۔ باقی نہ اوتار سکا۔ اور لڑکی ہلنے لگی تو ملزمہ سے کہا کہ اوسکے گلے پر پیر رکہدے اور ملزمہ نے پیر رکہا اس بیان سے ملزمہ کی شرکت ظاہر ہوتی ہے۔ اسکے بعد ۳۰ آبان ۱۳۲۳ف کو بعد سماعت فرد جرم ملزمہ نے پہر یہ بیان کیا ہے کہ ملی محمد نے جسوقت زیور اوتارا اوسوقت ملزمہ دو تین قدم پر کہڑی ہوئی تہی اور ملی صاحب نے پاؤڈال اوسکو دیکر کہا کہ صمہ لا دے تو اوسنے شئے مذکورہ کو رکہا کر صمہ ملی صاحب کو لا دیا۔ عدالت سشن مین ملزمہ نے بتاریخ ۱۹ آذر ۱۳۲۳ف بیان کیا ہے کہ میرے سامنے ملی صاحب نے لڑکی کا گلا دبادیا۔ اور باؤلی مین ڈالدیا۔ اس سے بہی شرکت ظاہر ہوتی ہے۔

اس موقع پر یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملی محمد جسکا نام ملزمہ نے لیا ہے ملزم بتایا گیا تہا لیکن شہادت تائید الزام اسکے مقابلہ مین کافی نہونے سے اسکو عدالت سشن نے بری کر دیا۔ اس شخص کی نسبت ملزمہ کے بیانات متذکرہ صدر کے علاوہ وہ واقعہ برآمدگی مال ظاہر ہوتا ہے جسکو پنچنامہ مورخہ ۵ آبان کے تعلق کی وجہ سے

تعزیرات سرکار عالی ۳۰۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعات ۱۶۹ و ۲۵۷ -

تجویز ہوئی کہ (۱) گو حسب دفعہ ۵۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
عدالت سشن کو اختیار ہے کہ کسی گواہ کی شہادت کو جو حسب ضابطہ
ناظم سپرد کنندہ نے قلمبند کی ہو داخل شہادت کرے لیکن یہ اختیار
تمیزی خاص طور پر عدالت العالیہ کے تنقید کے لائق ہے اور عام طور پر
حسب دفعہ مذکور سے گواہوں کی شہادت آوجہکہ ان کی وہ شہادت
جو عدالت سشن میں قلمبند کی جائے ناقابل اعتبار سمجھی جائے استعمال کرنا
خطرناک ہے نظائر مندرجہ ۱۸ کلکتہ صفحہ ۲۹۵ و ۲۲ - الہ آباد صفحہ ۴۴۵ کا
حوالہ دیا گیا -

(۲) محض اقبال قبل چالان جو من بعد قائم نہ رہا ہو بلا کسی مزید شہادت کے
حسب دفعہ ۱۶۹ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے صحیح اقبال نہیں قرار دیا جاسکتا
(۳) بیان ملزم جسے پہلے وعدہ معافی دیا گیا ہو اور پھر ملزم بنایا گیا ہو
صرف اسکے خلاف استعمال ہو سکتا اور دوسرے ملزمین کے خلاف اسکا
استعمال نامناسب و خطرناک ہے
نظائر مندرجہ ۲۸ کلکتہ صفحہ ۹ و ۱۱ کلکتہ صفحہ ۸۰۸ - ۱۲ ویکلی رپورٹر
و ۲۰ کلکتہ لاء رپورٹ صفحہ ۱۰۶ کا حوالہ دیا گیا -

ملزمین اصالتاً حاضر -
جانب سرکار عالی مولوی محمد صدیق احمد صاحب وکیل سرکار -
واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں -

جناب ڈاکٹر سید سراج الحسن صاحب رکن ا - مختصر واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ ملزم
راما زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات بالزام قتل و ملزمین پینشا و چینگا و بالیگا بالزام اعانت جرم
۲۵ امرداد ۱۳۲۳ف کو گرفتار ہوئے - استغاثہ کا بیان یہ ہے کہ ۲۴ امرداد
کو شب کے بارہ بجے بمقام امن گوڑہ پلی ملزم راما اپنے خوشدامن کے گھر سے سمی

بھی کہ اس سے ملزمہ نے ثبوت مابعد پر انحراف کیا ہے اقبال کو علیحدہ کردینے کے بعد صرف وہی شہادت باقی رہجاتی ہے جسکی نسبت ہم نے اوپر یہ رائے ظاہر کی ہے کہ وہ اس قابل نہین کہ اسکی بنا پر ملزمہ مجرمہ باور کیجائے جہان رویت کی شہادت موجود نہ ہو وہان قراین نہایت قوی ہونے چاہیین اور ایسا سلسلہ واقعات متعلقہ کا ثابت ہونا چاہیے جس سے کسی قسم کا شبہ باقی نرہے اس مقدمہ مین ایسا نہین ہے بلکہ جو واقعات ثابت ہوے ہین وہ ایسے ہین کہ ملزمہ کی نسبت صرف شبہ پیدا کرتے ہین اور شبہ کی بنا پر سزا تجویز نہین کیجاسکتی ان وجوہ سے ہم تجویز کرتے ہین کہ ملزمہ بری کیجاوے فقط

سرکار عالی بنام بالادی وغیرہ

نمبر مقدمہ ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۱۰ سنہ ۱۳۲۲ف **مرافعہ فوجداری** منفصلہ ۹ خورداد سنہ ۱۳۲۲ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم۔ اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان۔

راما وغیرہ — مرافع

بنام

سرکار عالی — مرافعہ علیہ

نقل — نقل خود شہادت — شہادت قلمبند کردہ مجسٹریٹ سپرد کنندہ کا عدالت سشن مین استعمال۔ شہادت شریک جرم بحیثیت گواہ سرکاری کا بمقابلہ دیگر ملزمین کے غیر موثر ہونا۔ اقبال قبل چالان جس سے بعد ازان رجوع کیا گیا ہو۔ مجموعہ

سنہ ۱۳۲۲ف

مرافعہ بنا راضی تجویز راے الکنند صاحب بی اے رکن دوم حاکم ابتدائی مجلس عالیہ عدالت مورخہ ۳۰ اسفندار مذکور جسکی رو سے راما بالزام دفعہ ۳۰۲ تعزیرات اور ملزمین پنٹیا۔ چنپگا و بالیگا بالزام اعانت دفعہ مذکور مستلزم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور کے اور ۲ سال قید با مشقت مین بسر کرے۔

راما وغیرہ بنام سرکار عالی

کافی نہین سمجھی جاسکتی ہے اب اقبال ملزمین قبل چالان سے اگر بحث کی جائے تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بلا کسی مزید تائیدی شہادت کے محض ایسے اقبال پر جرم ثابت قائم نہ رہا ہو اور جبکہ فاضل سشن جج کا خیال لائق ناظم تحریر کنندہ اقبال کے متعلق یہ ہو کہ ممکن ہے کہ ایک حصہ بیان کو حاکم کے سمجھنے اور قلمبند کرنے میں کچھ غلطی ہوئی ہو تو ہمارا خیال فوراً دفعہ ۱۶۹ ضابطہ کی طرف رجوع ہوتا ہے اور اسلئے اقبال کو صحیح اقبال قرار دینے مین تامل واقع ہوتا ہے۔ بیان ملزم بالیگا سے پہلے وعدہ معافی دیا گیا اور اسکے بعد وہ پھر ملزم بنایا گیا قانوناً صرف خود اوسکے خلاف استعمال ہو سکتا ہے (۲۰ کلکتہ صفحہ ۷۰۹) اور دیگر ملزمین کے خلاف اوسکا استعمال مشکل سے کیا جاسکتا ہے (۱۱ کلکتہ ۵۰۰) (۲۱ ویکلی رپورٹر ۷ کلکتہ لا رپورٹر صفحہ ۹۲) اور خصوصاً ایسی حالت مین جبکہ دوسری شہادت نہایت ضعیف ہے اوسپر استدلال کرنا نہایت خطرناک ہوگا جب شہادت کی یہ حالت ہو کہ گواہان رویت مفقود ہون گواہان واقعات متعلقہ بھی لائق اطمینان نہون وعدہ معافی پر جو ملزم کہ گواہ بنایا گیا اوس سے بھی استغاثہ کو فائدہ نہ پہنچے تو محض ایسی شہادت پر جو مسماۃ پوچی اور رامریڈی سے حاصل ہوئی ہے ملزمین کا ایک سنگین ترین جرم کا مجرمین قرار دیا جانا ہم قرین معدلت نہین سمجھتے لہذا

حکم ہوا کہ

مرافعہ منظور۔ ملزمین راما۔ نپشا۔ چینیگا و بالیگا الزام منسوبہ سے بری کئے جائین اور فوراً رہا ہون۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدینصاحب رکن۔ مجھکو بھی اپنے شریک فاضل کی رائے سے اتفاق ہے۔

ایک ایک نقل اسکی اسلہ متعلقہ مین شامل کیجائے فقط

تصحیح فوجداری

نمبر مقدمہ ۲۲۳ و ۲۲۴ سنہ ۲۴ف — منفصلہ ۱۸ خورداد سنہ ۲۴ف

رماما چنیڑہ بنام سرکار عالی

انشی لنگا متوفی کو لے گیا اور اوسی موضع کے جنگل مین اوس کو مار ڈالا ملزمین چنیاد چینگا و بالیگا بھی اوسکے ساتھ تھے اور ارتکاب جرم مین اوسکے معین رہے۔ وجہ خصومت یہ بیان کیجاتی ہے کہ متوفی اور ملزمین رماما چنیا اور بالیگا کے عورتون سے ناجائز تعلقات تھے ملزم چینگا بھی ملزم بالیگا کی عورت سے ایک زمانہ مین ملوث تھا جس نے اوسکو چھوڑکر متوفی سے ناجائز تعلق پیدا کر لیا تھا۔ اس مقدمہ مین واقعہ بروئیت کی کوئی شہادت نہین ہے اور عدالت مرافعہ ماتحت نے جس شہادت سے استدلال کیا ہے وہ اوسیقدر ہے جو کہ عدالت سپرد کنندہ مین پیش ہوئی تھی اسکے علاوہ اقبال ملزمین قبل از چالان اور بیان ملزم بالیگا جبکہ وہ بوعدہ معافی گواہ بنایا گیا تھا مگر مین بعد پھر بزمرہ ملزمین شریک کیا گیا۔ بحث کی گئی ہے عدالت سپرد کنندہ مین جو شہادت بتائید استغاثہ مساۃ شانی اور مساۃ بچی اور مساۃ یکی نے دی تھی۔ اوسے عدالت سشن مین انہون نے بالکل بدلدیا۔ اب امر قابل غور یہ ہین کہ آیا جو نتیجہ کہ اس مواد سے خلاف ملزمین عدالت سشن نے اخذ کیا ہے کیا وہ قانوناً درست ہے اسمین شبہ نہین کہ عدالت سشن کو اختیار ہے کہ حسب دفعہ ۲۰۰ ضابطہ فوجداری کسی گواہ کی شہادت جو حسب ضابطہ ناظم سپرد کنندہ نے قلمبند کی ہو داخل شہادت مقدمہ کرے مگر اوسکا یہ اختیار تمیزی خاص طور سے عدالت اپیل کی تنقیح و تنقید کے لائق ہے اسلئے کہ اگر عام طور سے اس دفعہ سے کام لیا جائے تو اوسکو عدالت سشن مین شہادت کا قلمبند ہونا امر عبث ہوجائے گا اور اسطرح اون ہی گواہون کی شہادت کو جو دوسرے جگہ دی گئی ہو باور کرنا جبکہ انہین کی وہ شہادت جو سشن مین دی گئی ہے ناقابل اعتبار سمجھی گئی بلا وجہ جو خطرناک ہوگا۔ ہائیکورٹ ہائے برٹش انڈیا (۲۹ کلکتہ ۲۹ و ۳۴ الہ آباد ۳۴۵) قطعاً اس امر کو مستحسن سمجھتے ہین کہ ایسے گواہون کی شہادت پر ملزمین کے قسمت کا فیصلہ کیا جائے۔ مقدمہ زیر اپیل مین ہم دیکھتے ہین کہ باستثناء دو تین کے باقی سب شہود عدالت سشن مین اپنے سابقہ بیانات سے منحرف ہوگئے ہین اور جو شہادت کہ عدالت سشن مین پیش ہوئی ہے وہ کسی طرح ثبوت الزام کیلئے

سرکار عالی بنام بگنا

پینگی اور ایک مکان کے قبضہ کے متعلق نزاع تھی چنانچہ بتاریخ ۱۱ اسفندار ۱۳۲۲ف ابراہیم ریڈی نے مکان پر قبضہ کر لیا اور باہمی نزاع اس حد تک بڑھ گئی کہ ۱۴ اسفندار ۱۳۲۲ف کو فریقین کے طرفداروں کی یورش نے ایک عام بلوہ کی شکل اختیار کر لی اور اس بلوہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شخص مسمی پاپیگا مارا گیا۔ اور ایک دوسرا آدمی میراں صاحب بضرب گولی مجروح ہوا۔ پولس نے چند اشخاص پر مقدمہ زیر دفعہ ۱۹۱ و ۱۹۶ بالزام بلوہ معہ قتل باجلاس ناظم عدالت فوجداری ٹولیٹرن کرنول چالان کیا بعد دریافت چند اشخاص بالزام مداخلت بیجا ایک شخص بالزام ضرر شدید سزایاب ہوئے اور ملزم پر اسی سلسلہ میں تحت دفعہ ۲۲۰ الزام عائد کر کے عدالت مذکور نے اسے سپرد عدالت سشن صوبہ گلبرگہ کیا عدالت آخر الذکر نے جرم ثابت قرار دیکر سزائے حبس دوام تجویز فرمائی جو فیصلہ ہمارے سامنے پیش ہے۔

بحث لائق وکیل سرکار اور لائق وکیل ملزم سماعت ہوئی ہمکو اس وقت صرف الزام زیر دفعہ ۲۲۰ تعزیرات سے بحث ہے ملزم کے خلاف جو جو گواہ پیش ہوئے ہیں ان میں سے مسمی چنیا نمبر ۱۲ اور مسمی میراں صاحب نمبر ۲ رویت کے گواہ سمجھے جا سکتے ہیں ان دونوں کا بیان ہے کہ جس روز بلوہ ہوا اس روز وہ بامے پر دو شخص بندوق سے مسلح بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں نے گولیاں چلائیں دو گولی چلیں ایک گولی سے میراں صاحب خود زخمی ہوا اور دوسری گولی جو ملزم بگنا نے چلائی تھی وہ وہ بالیگا مقتول کو لگی جس سے وہ ہلاک ہوا۔ یہ واقعہ روز روشن میں ہوا اور اسمیں ذرا شبہ نہیں کہ ملزم اس روز بندوق سے مسلح ہو کر سقف مکان پر موجود تھا اسی طرح ایک دوسرا شخص بھی مسلح موجود تھا دونوں نے گولیاں چلائیں ایک گواہ نمبر (۲) کو لگی اور دوسری جو ملزم نے چلائی تھی مسمی بالیگا کی ہلاکت کی وجہ ہوئی پس جملہ واقعات پر نظر کرتے ہوئے جو الزام کہ تحت دفعہ ۲۲۰ تعزیرات ملزم پر عائد کیا گیا ہے وہ ثابت ہے نواب سعد جنگ بہادر ناظم عدالت سشن گلبرگہ نے اس جرم کی پاداش میں ملزم کے حق میں قید مادام الحیات کی سزا تجویز کی ہے ہم بحال رکھتے ہیں

جلسہ کاملہ

اجلاس عالیجناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ذی بیرسٹرایٹ لا ارکان

سرکار عالی بذریعہ سائی — بنام — مستغیث

نگیا — ملزم

قتل۔ قتل انسان مستلزم السزا۔ سزا۔ سزا قید مادام الحیات۔ جرم قتل انسان مستلزم السزا میں سزائے قید مادام الحیات کی ناجوازی۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی دفعہ ۲۰۰۔

تجویز ہوئی کہ جرم دفعہ ۲۰۰ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی کے پاداش میں ملزم کو زیادہ سے زیادہ چودہ سال تک سزائے قید دیجا سکتی ہے۔ اور دفعہ مذکور کی رو سے سزائے حبس دوام سزائے قانونی نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

منجانب سرکار مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار

منجانب ملزم مولوی غلام اکبر خانصاحب وکیل۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب۔ نواب ذوالقدر جنگ بہادر مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی، ارکان متفق الرائے۔ مختصر واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ پنجال تعلقہ کوڑنگل ضلع گلبرگہ کے دو اشخاص مسمیان نرسمریڈی اور راماریڈی میں حق

تصحیح رائے نواب سعید جنگ بہادر ناظم صوبہ گلبرگہ مورخہ ۲۲ اسفندار ۱۳۲۲ف یہ تجویز کی گئی کہ ملزم کے نسبت سزائے قید مادام الحیات کی رائے دیکر مثل تصحیحاً مجلس عالیہ عدالت میں روانہ کیجائے

محمد عبد الشریف
بنام
سید محمد ... نہم

کارروائی کا اختتام۔ تجویز چارہ جوئی عدالت دیوانی اور اسکا منشا بصورت عدم احتمال نقص امن اختتام کارروائی کی صورت میں قبضہ قابض سے بحالی کا لزوم نقص امن کا جدید احتمال اور اوسکے بناپر از سرنو کارروائی کا جواز۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۱۴۸۔

تجویز ہوئی کہ (۱) بجز مجلس عالیہ عدالت کے کسی اور ماتحت کی کسی عدالت کو قانوناً نگرانی کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ہے دکن لا رپورٹ جلد (۳) صفحہ ۴۰۴ کا حوالہ دیا گیا۔

(۲) حسب دفعہ ۱۴۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عدالت کو لازم ہے کہ پولیس کی رپورٹ کو کافی وجہ اطمینان نقص امن کے قرار دے یا اگر اوسکو باوری اشتعال کافی خیال کرے فریقین کو طلب کرے تو اسکے بعد اوسکو مزید اطمینان حاصل کرنے کی غرض سے ثبوت لے اور بصورت عدم اطمینان حاصل نہ ہونے کے کارروائی کو ختم کر دے۔

(۳) عدالت کی اس تجویز کا کہ "فریق ناراض عدالت دیوانی میں چارہ جوئی کر سکتا ہے" یہ منشا نہیں ہو سکتا کہ جو شخص قبل آغاز کارروائی قابض تھا اوسکا قبضہ اوٹھا دیا جائے۔

(۴) جب بوجہ عدم احتمال نقص امن کارروائی زیر دفعہ ۱۴۸ مجموعہ مذکور ختم کی جائے تو فریقین کی وہی حالت کر دینی چاہئے جو قبل عدالت پولیس تھی۔

(۵) بعد ختم کارروائی اگر پھر نقص امن کا احتمال پیدا ہو تو بلحاظ دفعہ ۱۴۸ مجموعہ مذکور از سرنو کارروائی کیجا سکتی ہے۔

الغرض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

نگرانی خواہ اصالتاً حاضر۔

منجانب طرف ثانیان مولوی محمد جہانگیر حسین صاحب وکیل

نواب نظامت جنگ بہادر مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے

سرکار عالی بنام چکنا

گذیرز دفعہ مذکور جو زیادہ سے زیادہ سزا ملزم کو دیجاسکتی ہے وہ چودہ سال سے حبس دوام اس دفعہ کی رو سے قانونی سزا نہین ۔ اب ہمکو اس امر پر غور کرنا ہے کہ درحقیقت جرم کی ماہیت کیا ہے ۔ قتل عمد ہے یا قتل انسان مستلزم السزا اس بارہ مین بعد غور ہماری رائے یہ ہوتی ہے کہ یہ جرم قتل عمد کے حد تک نہین پہونچتا ہے اس لحاظ سے اس فرد جرم کو جسکے تحت مین عدالت سشن نے کارروائی کی ہے بدلنے کی ضرورت نہین پائی جاتی البتہ سزا کی نسبت انکی رائے کی اسطرح تصحیح کرتے ہین کہ ملزم چکنا ولد سائینا چودہ سال قید باشقت مین بسر کرے ۔

اسکی ایک نقل مثل اپیل ملزم مین شریک کی جائے مرافعہ اس ترمیم کے ساتھ منظور فقط

نمبر مقدمہ ۹۴ ذ ۵۶ سنہ ۱۳۲۲ف **نگرانی فوجداری** منفصلہ ۱۴ ۱ فروردی ۱۳۲۲ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ ڈی ۔ بیرسٹرایٹ لا ارکان

محمد عبد الشریف نگرانخواہ

بنام

سید حضرت وغیرہ طرفثانیان

اختیار سماعت ۔ اختیار سماعت نگرانی عدالت جاگیر بنقض امن ۔ کارروائی نقض امن بطریقہ اطمینان وجوہ نقص امن بعدم احتمال نقض امن کے صورت مین

نگرانی بنا بر ماضی تجویز جلسہ متفقہ مجلس جاگیرات نواب حسام الملک محمد خان بہادر صدر مورخہ ۱۲ مہر ۱۳۲۲ف مشعر اینکہ نگرانی منظور و فیصلہ تحت منسوخ ۔ مقدمہ تکمیل کے لئے واپس ۔

قبضہ مین توکوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی ۔ فیصلہ مین یہ لکہا ہے کہ فریق ناراض عدالت
دیوانی مین چارہ جوئی کرسکتا ہے اسکی نسبت وکیل فریق ثانی ہمکو یہ باور کرانا چاہتے
ہیں کہ فریق ناراض سے اونکا موکل مراد ہے اور اوسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ نگرانی خواہ کے
قبضہ مین جائداد دیدیگئی ہے ۔ ہم اسکو تسلیم نہیں کرتے عدالت ابتدائی نے کسی کے
قبضہ مین دیئے کی نسبت تجویز نہین کی ہے نہ اوسکی تجویز کا یہ منشا ہے کہ جو شخص
قبل آغاز کارروائی قابض تہا، اوسکا قبضہ اوٹہا دیا جاوے بلکہ حکم مورخہ ۲۰ تیر ۱۳۲۳ف
مین صاف یہ ہدایت ہے کہ جس کے قبضہ سے پولیس متعلقہ نے مال زیر نگرانی
لیا ہے اوس کے قبضہ مین دیدیا جائے یعنے فریقین کی وہی حالت کردیجائے
جو قبل مداخلت کوتوالی تہی ۔ یہ حکم بالکل صحیح اور مناسب ہے اس کے بعد
اگر نقص امن کا احتمال پہر پیدا ہو تو کوئی امر اسکا مانع نہین ہے کہ بلحاظ دفعہ (۱۴۸)
از سر نو کارروائی کیجائے ۔

حکم ہوا کہ

نگرانی منظور ۔ تجویز زیر نگرانی منسوخ ۔ تجویز عدالت ابتدائی بحال ۔

نوٹ ۔ چونکہ دوسری نگرانی کا بہی اسمین فیصلہ کردیا گیا ہے اسکی ایک نقل اوس مثل
مین شریک کردیجائے فقط

نمبر مقدمہ ۱۰۱۱ مسلسل ۱۳۲۲ف مرافعہ فوجداری منفصلہ ۱۴ فروردی ۱۳۲۴ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی
بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی سید مفتی محمد ضیاء الدین صاحب
ارکان

پنگنا وغیرہ مرافعین

خلاف

بنام

محمد عبد الشکور بنام سید جعفر علی

اس نگرانی مین اہم امر یہ ہے کہ علاقہ جاگیر کی عدالت اعلیٰ نے نگرانی سماعت کی ہے جسکی وہ قانوناً مجاز نہین ہے ہائیکورٹ نے بمقدمات مندرجہ حاشیہ یہ طے کردیا ہے کہ نگرانی سماعت کرنے کا اختیار بجز اس ہائیکورٹ کے کسی اور علاقہ کی کسی عدالت کو قانوناً حاصل نہین ہے اس لحاظ سے تجویز زیر نگرانی قابل تنسیخ ہے اور اسکو ہم منسوخ کرتے ہین اسکے بعد یہ امر تصفیہ طلب رہجاتا ہے کہ عدالت ابتدائی کی تجویز قابل بحالی ہے یا نہین ۔ جہانتک ہم نے روئداد پر غور کیا اوس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عدالت نے پولیس کی رپورٹ پر ابتداءً یہ رائے قایم کی کہ نقض امن کا احتمال ہے اور اس بنا پر فریقین کو طلب کیا ۔ لیکن بعد کی کارروائی سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نقض امن کے متعلق عدالت کو اطمینان نہین ہوا اسوجہ سے مزید کارروائی کی ضرورت نہین خیال کی اسپر کوئی قانونی اعتراض نہین عاید ہوتا دفعہ ۱۴۸ آئین اطمینان ضروری ہے ۔ اور صرف اطمینان حاصل ہونے کی صورت مین وہ طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے جو اوس دفعہ مین مذکور ہے کوئی عدالت اس امر پر مجبور نہین ہے کہ پولیس کی رپورٹ کو کافی وجہ اطمینان کی قرار دے یا اگر اوسکو بادی النظر مین کافی خیال کرکے فریقین کو طلب کرے تو اسکے بعد اون سے مزید اطمینان حاصل کرنے کی غرض سے ثبوت نہ دے یا یہ کہ اگر مزید اطمینان حاصل نہو تو کارروائی کو ختم کردے مقدمہ ہذا مین پولیس کی رپورٹ کی بنا پر ابتداءً جو حکم صادر کیا گیا ہے اوسکی وجوہ حصول اطمینان چونکہ نہین سمجھے گئے ہین اسوجہ سے یہ تصور کرنا چاہیے کہ عدالت کو اطمینان حاصل نہین ہوا تھا ۔ اور طلبی فریقین محض اس غرض سے ہوئی کہ اون سے ایسا اطمینان حاصل کیا جائے ان وجوہ سے ہم عدالت ابتدائی کی کارروائی کو غلط اور قابل دست اندازی نہین خیال کرتے اب صرف دیکھنا یہ ہے کہ آیا اوس کارروائی سے جو پولیس مین یا عدالت مین ہوئی ہے

(حاشیہ) نمبر ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ سنہ ۱۳۲۲ ف مندرجہ دکن لا رپورٹ منفصلہ ۱۴ امرداد ۱۳۲۲ ف مقدمہ شیو کشن وغیرہ بنام رگھو بابا ۔

ینکنا بنام سرکار

عائد کیا گیا ہے کہا یہ جاتا ہے کہ شمس آباد کے قریب اونہون نے مدعی کی بنڈی کو روک کر اوس سے کچھہ نقد روپیہ اور کچھہ پارچہ بجبر لے لیا۔

شہادت جو پیش ہوئی ہے وہ خود مدعی اور بنڈی والے کی ہے مدعی ڈاکو ڈن کو شناخت نہیں کر سکتا۔ بنڈی والا بیان کرتا ہے کہ اوس نے صرف یہ دیکھا کہ چند لوگون نے بنڈی کو روک دیا جسمین راما ملزم بہی تہا یہ دیکھتے ہی وہ بیہوش ہو گیا۔ اور جب اوسے ہوش آیا تو وہ کسی مقام پر بنڈی مین تہا۔ اس شہادت سے ملزمین کی نسبت سزا تجویز کرنے مین تامل ہونا چاہیئے برآمدگی مال کی جو شہادت پیش ہوئی ہے اوس سے استغاثہ ثابت ہوتا ہے کہ نقدی روپیہ اور رومال دو عدد ملزم راما کی نشاندہی سے برآمد ہوئے نقد روپیہ تو قابل شناخت نہین ہے اور رومال کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ ایک تو ملزم کے سر پر تہا اور دوسرا اوسکی نشاندہی سے ملزم ینکنا کے پاس سے برآمد ہوا۔ اگرچہ مدعی نے ان رومالون کو اپنا کہا ہے لیکن ہماری رائے مین یہ امر قرین قیاس نہین ہے کہ سرقہ کا مال ملزم نے اسطور سے اپنے سر پر رکہا ہوگا اور اخفا کی کوشش نہ کی ہوگی۔ دوسرا رومال جو ینکنا سے لیا گیا اسکی نسبت بہی کوئی ایسا امر ثابت نہین ہوا جس سے یہہ سمجہا جائے کہ اخفا کی کوشش کی گئی تہی محض رومال کی شناخت سے جو مدعی نے کی ہے یہ نہین لازم آتا کہ ملزمین نے ڈکیتی کا ارتکاب کیا۔ رومال اور روپیون کے برآمد ہونے کا واقعہ ایک گواہ نے اسطور سے بیان کیا ہے "ینکنا کے مکان سے ینکا اور راما اور جیوان اور کاول کارنے جا کے رومال اور روپیہ باہر نکالے ہم پنچ باہر کہڑے تہے اور سامان باہر لانے کے بعد پنچنامہ کیا گیا"۔ ایسی برآمدگی کسی کام کی نہین ہے اس سے ہرگز اطمینان نہین ہوتا۔ شہادت پیش شدہ نہایت ضعیف او مشتبہ ہے۔ راما کی نسبت سزایابی سابقہ کی وجہ سے مخالف رائے قائم ہوئی ہے مگر سزایابی سابقہ محض سزا کا ثبوت جرم حالیہ نہین ہے۔

لہذا جملہ حالات مقدمہ کے لحاظ سے شبہ کا فائدہ ملزمین کو دیکر وہ بری۔ کئے

سرکار عالی ذریعہ مہر جہانگیر سلطنت مرافعہ علیہ۔

ڈاکہ۔ شہادت۔ شہادت ناکافی۔ اشیاء ناقابل شناخت۔ قیاس نسبت مال برآمدہ۔ برآمدگی ناقابل اطمینان۔ سزایابی سابقہ۔ سزایابی سابقہ کا بنزلہ ثبوت جرم حالیہ نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) چونکہ دو گواہوں میں سے ایک ملزمین کی شناخت نہیں کرسکا اور دوسرا ہنڈی روکے جانے کے ساتھ اپنا بے ہوش ہو جانا تسلیم کرلیتا ہے ایسی شہادت کی بنا پر تجویز سزا جنس قابل ہونا چاہئے۔

(۲) زر نقد ناقابل شناخت ہے۔

(۳) یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ ملزم مال مسروقہ کو اپنے سر پر باندھے اور اخفاء کی کوشش کرے۔

(۴) جب پنچ باہر کھڑے ہوں اور ملزمین اور جوان دکان کے اندر جاکر مال باہر لائیں اور پنچنامہ کیا جائے تو ایسی برآمدگی بے کار و ناقابل اطمینان ہے۔

(۵) سزایابی سابقہ بمنزلہ ثبوت جرم حالیہ نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہیں۔

مرافعین اصالتاً حاضر

منجانب مرافعہ علیہ مسٹر کلیان رام آیر صاحب وکیل سرکار

نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب اراکان متفق الرائے۔ اس مقدمہ میں ملزمین پر بشمول چند اور شخصوں کے ڈاکہ کا الزام

مرافعہ بنا راضی تجویز نواب عزیز یار جنگ بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۵ بہمن ۱۳۳۱ ف مشعر ایکہ مال ملزمان جرم زیر دفعہ ۳۹۵ و ۴۱۱ دو دو سال قید بامشقت میں رہے اور ملزمان جرم زیر دفعہ ۴۰۲ تعزیرات آصفیہ یک سال قید بامشقت میں بسر کریں مال باخذ رسید مستغیث کو دیا جائے۔

بار یکی کا نتیجہ ہو باعث اقبال ہوا ہو۔ ثابت نہ کیا جائے قابل ادخال شہادت نہیں ہے۔

مولوی نصیر اللہ خان صاحب مہتمم خزانہ عامرہ سرکار عالی نے بمقابلہ ملزم بھیمی نارائن ایک استغاثہ زیر دفعات ۳۰۸ و ۴۲۳ و ۴۲۶ و ۴۵۵ تعزیرات سرکار عالی [illegible]ن سے پیش کیا کہ ناصر بن عیوض وظیفہ یاب حسن خدمت کا ۱۷۔ آذر ۱۳۲۲ف کو انتقال ہو گیا اس کے انتقال کے بعد ملزم نے ماہ دے ۱۳۲۲ف میں متوفی کو زندہ باور کرا کے فارم حصول وظیفہ حسن خدمت میں ڈی۔ شامرٹ کے جعلی دستخط سے تصدیق حیات لکھکر پیش کیا۔ ناظم صاحب اول فوجداری بلدہ نے باثبات جرم چھ ماہ قید بامشقت اور دو سو روپیہ جرمانہ سزا تجویز کی۔ جسکی ناراضی سے ملزم نے اپیل پیش کیا۔

منجانب مرافع مولوی عبد القیوم صاحب و مولوی محمد غیاث الدین صاحب وکلار۔

منجانب مرافعہ علیہ مولوی کبیر خان صاحب وکیل سرکار۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے ملزم مرافع کو ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ نے ایسا الزام میں چھ ماہ قید اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے کہ اس نے ناصر بن عیوض متوفی کو زندہ باور کرا کے اور حصول وظیفہ کے فارم پر تصدیق حیات کے مقام پر جی۔ ڈی۔ شامرٹ کی جعلی دستخط کر کے اس کاغذ کو وظیفہ حاصل کرنے کی غرض سے خزانہ عامرہ میں پیش کیا واقعات قابل توجہ حسب ذیل ہیں۔

ناصر بن عیوض کا انتقال ۱۷۔ آذر ۱۳۲۲ف کو ہوا جعلی حیات نامہ بتاریخ ۲۰۔ دے ۱۳۲۲ف پیش کیا گیا ملزم ناصر بن عیوض کا مختار رہ چکا تھا فارم حیات نامہ پر

جلسنے مین مال جسکے قبضہ سے لیا گیا ہے اوسکو دیدیا جائے۔
ایک نقل اسکی مثل متعلقہ مین شامل کیجائے فقط

نمبر مقدمہ ۱۱۰ سنہ ۱۳۲۳ ف   مرافعہ فوجداری منفصلہ ۳۰ بہمن سنہ ۲۳ ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب نواب نظامت بہادر ایم۔ اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا
و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے
ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لا ارکان

چوکھمی نارائن   مرافع

بنام

سرکار عالی بذریعہ مہتمم صاحب خزانہ عامرہ   مرافعہ علیہ

جعلی دستاویز۔ جعلی دستاویز کو اصلی کی حیثیت سے کام مین لانا۔ شخص متوفی کو زندہ باور کرا کے وظیفہ کا فارم بغرض حصول وظیفہ پیش کرنا۔ اقبال۔ اقبال قابل ادخال شہادت۔ اقبال روبرو ایسے شخص ذی منصب کب قابل ادخال ہے۔ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی نشان (۳) سنہ ۱۳۲۴ ف دفعہ ۳۰۴ و ۳۰۵۔

تجویز ہوا کہ (۱) ملزم کا فارم وظیفہ حسن خدمت مین شخص متوفی کی بابت کی غلط تصدیق کرا کے بغرض حصول وظیفہ فارم مذکور صیغہ متعلقہ مین پیش کرنا جعلی دستاویز کو اصلی دستاویز کی حیثیت سے کام مین لانے کی حد تک پہنچتا ہے۔

(۲) اقبال شخص ذی منصب تا وقتیکہ منجانب ملزم کوئی خاص اثر د ترغیب

مرافعہ جناب قاضی ... مولوی میر عسکر علی صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲۹ بہمن سنہ ۱۳۲۳ ف مشعر اینکہ ملزم چھ ماہ قید سخت کا مستوجب ہے اور علاوہ جرمانہ ادا کرسکے ورنہ چھ ماہ اور قید سخت مین رہے۔

نمبر مقدمہ ۱۱ سنہ ۱۳۲۲ ف   مرافعہ فوجداری منفصلہ ۱۳ اسفندار سنہ ۱۳۲۲ ف

جلسۂ منعقدہ

با جلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا
و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

لچھمی نارائن   مرافع

بنام

سرکار عالی   مرافعہ علیہ

تلبیس شخصی۔ ایک شخص کو کوئی دوسرا شخص ظاہر کر کے پیش کیا جانا۔ شہادت۔ تنزل شہادت۔ تنزل بوجہ پیچیدگی سوالات۔ اصول موازنہ شہادت۔ مراسلہ دفتر فوج۔ مراسلہ دفتر فوج کا بلا تائیدی شہادت کے قابل استعمال نہ ہونا۔

تجویز ہوئی کہ (۱) جب یہ ثابت ہو کہ ملزم نے ایک شخص کو بجائے اصلی ذلیخا کے یہ ظاہر کر کے کہ یہی نامزد معروضہ اپیل کیا تو اوس پر الزام تلبیس صحیح طور پر عائد ہوتا ہے۔

(۲) اگر بوجہ پیچیدگی سوالات گواہ کا بیان کسی واقعہ غیر متعلق کی نسبت تنزل ہو جائے تو اوس سے کوئی اثر اظہار کے اور مضمون پر نہیں پڑ سکتا۔ ایسی صورت میں گواہ کے کل بیان پر بحیثیت مجموعی غور کیا جانا چاہیے

(۳) مراسلہ دفتر فوج کسی واقعہ کے متعلق تا وقتیکہ اوسکی تائید میں شہادت پیش نہ ہو کوئی شہادت نہیں ہے۔

واقعات مقدمہ تجویز سے ظاہر ہوتے ہیں۔

مرافعہ ناراضی تجویز مولوی سید عسکر علی صاحب ناظم اول عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۲۹۔ دے ۱۳۲۲ ف مشعر اینکہ ملزم دو سو روپیہ جرمانہ ادا کرے ورنہ تین ماہ قید سخت بھگتے۔

بن عیوض کی مہر لبست ہے نہ اسکی تصدیقی دستخط جی ڈی شامرٹ کے جعلی ہونا خود شامرٹ کے بیان سے ثابت ہے وزیری ناصر بن عیوض کی بیوہ نے بیان کیا ہے کہ مرحوم نے کوئی تحریر ملزم کو نہیں دی تھی۔ منظہر حسین صیغہ دار کے اظہار سے ثابت ہے کہ حیات نامہ جعلی ملزم نے پیش کیا۔ لیکن منظہر کو ناصر بن عیوض کے وفات کا علم ہو چکا تھا اسوجہ سے اوس نے حیات نامہ پیش ہوتے ہی ملزم کو گرفتار کرلیا۔

مرافع کیجانب سے اسپر زور دیا جاتا ہے کہ ملزم کا جعل بنانا تو ثابت نہیں ہے اور جعلی دستاویز کو اصلی کی حیثیت سے استعمال کرنا بھی اسوجہ سے ثابت نہیں ہے کہ کسی ایسے اہلکار کو وہ کاغذ نہیں دیا گیا جو اوس پر حسب قاعدہ اجرائی کارروائی کرنے کا مجاز تھا۔ کیونکہ منظہر حسین جن کے پاس کاغذ پیش کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اوس زمانہ میں ایسی خدمت پر مامور نہ تھے کہ اوس کے متعلق کوئی عمل کر سکتے ہم نے روئداد پر غور کیا اور منظہر حسین کے اظہار کو بھی دیکھا جسپر سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔

ہماری رائے میں اوس بیان کے سمجھنے میں ملزم کے وکیل کو غلطی ہوئی ہے منظہر حسین کا پورا بیان سلسلہ پڑھا جائے تو اس سے کوئی شبہ باقی نہیں رہتا کہ علاوہ اور چند اشخاص کے وہ بھی اس زمانہ میں اوس صیغہ میں کام کرتے تھے جس میں وظایف کے اجرا کی غرض سے وثایق پیش ہوا کرتے ہیں۔

نصر اللہ خان صاحب مہتمم خزانہ عامرہ کے بیان سے واضح ہے کہ ملزم نے اون سے اقرار کیا کہ اوس نے کاغذ پیش کیا ہے اور وہ کاغذ ناصر بن عیوض کی بیوہ نے اوسے دیا تھا اس سے بھی پیش کرنے کے واقعہ کی تائید ہوتی ہے اور یہ امر کہ نصر اللہ خان کی حیثیت اس مقدمہ میں شخص ذی منصب کی تھی اسوجہ سے اون سے کیا ہوا اقبال قابل ادخال نہیں رہتا۔ اسوجہ سے قابل لحاظ نہیں ہے کہ کوئی خاص اثر (ترغیب یا دہمکی کا) جو اس اقبال کا باعث ہوا ملزم کی جانب سے ثابت بھی نہیں کیا گیا ہے کل روئداد سے الزام ثابت ہے اور سزا لحاظ نوعیت جرم زیادہ نہیں ہے۔

لہذا مرافعہ نامنظور فقط

اور گواہوں کے بیانات سے بھی ہم پہنچتا ہے پس اس واقعہ کو باور کرنے کی کافی وجہ موجود ہے اور ملزم کے وکیل کی اس بحث سے اسکو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا کہ ملزم کی محض موجودگی سے یہ قیاس نہیں لازم آتا کہ اُس نے کسی شخص کو نامزد جیوم ظاہر کرکے پیش کیا۔ اور چونکہ افسر فوج کے مراسلہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نامزد جیوم کی ماہوار کے لئے کوئی شخص بھیجا گیا تھا یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ وہ شخص آیا ہوگا اور ایسی صورت مین ملزم پر کسی کو پیش کرکے غلط باور کرانے کا الزام باقی نہیں رہتا

افسوس ہے کہ ہم اسکو تسلیم نہیں کرسکتے کہ منجانب وظیفہ یاب کسی شخص کا حصول رقم کے لئے آنا ثابت ہے وہ مراسلہ جس پر بھروسہ کیا جاتا ہے کوئی شہادت نہیں ہے کیونکہ حلفی بیان اس کے متعلق نہیں ہوا ہے اور اگر وہ ثابت بھی ہوتا تو یہ سوال باقی رہتا کہ آیا وہ شخص جو بھیجا گیا تھا ملازم آیا روز تھا جس روز ایک شخص کو پیش کرنے کا ملزم پر الزام ہے علاوہ اس کے اگر وہ شخص حقیقت مین بھیجا گیا ہوتا۔ اور تنخواہ لینے کو آتا تو یہ بات ظاہر کردیتا جو شخص پیش کردہ ملزم نے ظاہر نہیں کیا۔

پس ہم کسیطرح اس بحث کو قبول نہیں کرسکتے جو وکیل ملزم نے پیش کی ہے جملہ حالات پر غور کرنے کے بعد مجسٹریٹ کی تجویز قابل بحالی پائی جاتی ہے۔

حکم ہوا کہ

مرافعہ نامنظور فقط

نمبر مقدمہ ۲۱۰ سنہ ۱۳۲۲ف   **نگرانی فوجداری**   منفصلہ ۱۴ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۴ف

جلسہ [illegible]

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی۔ بیرسٹر ایٹ لاء و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل بی۔ ڈپٹی بیرسٹر ایٹ لاء ارکان

منجانب مرافع مولوی غیاث الدین صاحب و مولوی عبد القیوم صاحب
و مولوی غلام اکبر خان صاحب وکلاء۔
منجانب مرافع علیہ مولوی محمد کبیر خان صاحب وکیل و مولوی
سید سراج الحسن صاحب کونسل۔

نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب
ارکان متفق الرائے۔ ملزم مرافع پر الزام یہ ہے کہ نامزدین مرحوم ظاہر کرکے کسی اور شخص کو رقم وظیفہ حاصل کرنے کی غرض سے پیش کیا۔ ملزم کی جانب سے اس پر زیادہ زور دیا جاتا ہے کہ کسی اور شخص کو اصل وظیفہ یاب ظاہر کرکے اس نے پیش نہیں کیا جو شہادت استغاثہ میں پیش کی گئی ہے قابل اعتبار نہیں ہے اور یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اصل وظیفہ یاب کی علالت کی وجہ سے کوئی اور شخص وصول وظیفہ کی رقم وصول کرنے کی غرض سے حقیقت میں بھیجا گیا تھا۔

ہم نے ان عذرات کے لحاظ سے روئداد پر غور کیا ہماری رائے میں اگرچہ بعض گواہوں کے بعض بیانات کسی قدر متزلزل ہو گئے ہیں۔ لیکن اسکی وجہ صریح یہ ہے کہ بعض سوالات پیچیدہ کئے گئے۔ چنانچہ گواہ مرزا احمد حسین بیگ سے ایک ایسا سوال کیا گیا ہے جس میں متعدد سوالات داخل ہیں اور اس کے جواب میں گواہ نے جو کچھ کہا ہے اس سے بادی النظر میں یہ خیال ہوتا ہے کہ اس نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ محض مہتمم صاحب خزانہ کے خیال سے ایسا بیان کرنا پڑا لیکن جب اس کے کل بیان پر غور کیا جاتا ہے تو ہمکو پورا اطمینان ہوتا ہے کہ محض سوالات کی پیچیدگی سے گواہ کے بیان میں بظاہر ایک قسم کی لغزش پیدا ہوتی ہے کہ جواب میں جو الفاظ اس نے کہے ہیں وہ ایسا مبہم ہے کہ ان سے یہ نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ کس امر سے متعلق ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس جواب سے کوئی اثر اظہار کے اور حصوں پر نہیں پڑ سکتا اس گواہ کے بیان سے استغاثہ ضرور ثابت ہے کہ ملزم نے ایک شخص کو پیش کیا اور یہ ظاہر کیا کہ وہی نامزدین مجوزہ وظیفہ یاب ہے اس واقعہ کا ثبوت

جو کہ بادی النظر میں وہ ہنوز شکل فوجداری کی نہیں ہے لہذا برخلاف دفعہ ۴۹۷ ضابطہ فوجداری سائلان سے مچلکہ حاضری عدالت تعدادی ... لیا گیا ہے اور پولیس کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس مقدمہ کا چالان جلد اندرون آٹھ یوم پیش کرے اور بلا تحقیقات عدالت ہذا سائلان کی نسبت کارروائی گرفتاری نہ کرے۔

اس تجویز کی ناراضی سے یہ نگرانی پیش ہوئی ہے

منجانب نگرانی خواہ مولوی مرزا محمد علی بیگ صاحب وکیل

منجانب طرف ثانی مولوی عبد العلی صاحب وکیل۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس مقدمہ میں نگرانی خواہ کا عذر یہ ہے کہ جو حکم مجسٹریٹ نے صادر کیا ہے وہ اس وجہ سے صحیح نہیں ہے کہ ضمن ب دفعہ ۴۹۷ ضابطہ فوجداری میں لکھا ہے کہ کسی نوبت تفتیش یا تحقیقات یا کارروائی میں عدالت کو یہ معلوم ہو کہ ملزم کو جرم منسوبہ کا مرتکب باور کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے لیکن اسکی نسبت مزید تحقیقات ہونی چاہئے تو باخذ مچلکہ مع یا بلا ضمانت تا تحقیقات وہ رہا کیا جاسکے گا۔"

یہ شرط اس مقدمہ میں پوری نہیں ہوئی کیونکہ مجسٹریٹ کے سامنے کوئی مواد ایسا پیش نہیں ہوا جس پر سے رائے قائم کیجاسکے کہ ملزم کو مرتکب جرم باور کرنے کی وجہ ہے یا نہیں۔ ہم اس عذر کو اس بنا پر نامنظور کرتے ہیں کہ مجسٹریٹ نے حالات مقدمہ اور کوتوالی کی رپورٹوں پر غور کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے کہ نزاع کی شکل دیوانی کی ہے اور ملزمین کو حراست میں لئے جانے سے بچانے کی غرض سے وہ حکم صادر کیا ہے جسکی نگرانی چاہی جاتی ہے۔ مجسٹریٹ نے نہ کوئی بےضابطگی کی اور نہ کوئی نامناسب حکم صادر کیا جو اختیار تمیزی قانون نے دیا ہے اوس کے لحاظ سے عمل کیا ہے۔

گنگم پلنکٹ نرسا   نگرانی خواہ

بنام

رام راؤ وغیرہ   طرف ثانیان

رہائی ۔ رہائی بر مچلکہ ۔ اختیار تمیزی نسبت رہائی بر مچلکہ ۔ نگرانی ۔ اختیار تمیزی میں بصیغہ نگرانی دست اندازی سے انکار ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ (۴۶۸) ضمن (ب)

تجویز ہوئی کہ جب مجسٹریٹ نے پولیس کی رپورٹ اور دیگر حالات پر غور کر کے یہ رائے قائم کی کہ نزاع کی شکل دیوانی کی ہے اور ملزمین مچلکہ پر رہا رہیں تو وہ ایک قانونی اختیار تمیزی کا جائز استعمال ہے جس میں بصیغہ نگرانی دست اندازی نہیں کی جاسکتی ۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ طرف ثانیان نے عدالت دوم تعلقداری مجسٹریٹ حصہ ضلع اطراف بلدہ ایک درخواست بدیں مضمون پیش کی کہ پولیس بالزام سرقہ درخواست گزاران کی آبرو ریزی کرنی چاہتی ہے فی الحقیقت فریقین میں جائداد مشترکہ کی نزاع ہے جسکو صیغہ فوجداری سے کوئی تعلق نہیں ہوسکتا عدالت نے اس درخواست پر حکم صادر فرمایا کہ درخواست سائلین و کاغذات متعلقہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقدمہ دراصل فوجداری نوعیت کا نہیں ہے فی نفسہ تقسیم جائداد کی کارروائی پائی جاتی ہے معلوم نہیں پولیس کے سامنے کیا واقعات ہیں جو دست اندازی کی گئی ہے چونکہ سائلان جو ملزمین کہلاتے ہیں عدالت کے سامنے اصالتاً پیش ہوگئے ہیں اور صورت مقدمہ

نگرانی خواہ علی تجویز مولوی سید جعفر حسین صاحب دوم تعلقدار مجسٹریٹ درجہ اول ناظم حصہ ضلع اطراف بلدہ مورخہ ۲- اسفندار ۱۳۳۰ ف مشعر اینکہ بحوالہ دفعہ ۴۶۸ ضابطہ فوجداری سائلان سے مچلکہ حاضری عدالت تعدادی ۵۰۰ لیا جائے ۔ پولیس کو حکم دیا جائے کہ چالان مقدمہ سائلان آٹھ یوم پیش کرے ۔

محمد اسحاق
بنام
سرکار عالی

سرکار عالی بذریعہ خفیہ پولیس — مستغیث

جھوٹی اطلاع دینا۔ ملازمت کے لئے غلط بیان کرنا۔ ملازمت پولیس۔ ملزم کا امتحان وکالت میں کامیاب ظاہر کرکے پولس میں ملازمت کا حاصل کرنا۔

تجویز ہوئی کہ ملزم کا اپنے آپ کو غلط طور پر امتحان وکالت درجہ سوم میں کامیاب ظاہر کرکے خدمت پولس انسپکٹری کا حاصل کرنا۔ دفعہ ۴۲۰ تعزیرات سرکار عالی میں داخل ہے۔

انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۵ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۱۵ صفحہ ۱۰۲ و انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۲ کا حوالہ دیا گیا۔

مسمی محمد اسحاق پر الزام زیر دفعہ ۴۲۰ مجموعہ تعزیرات سرکار عالی اس بیان کے ساتھ لگایا گیا کہ ملزم نے اپنے کو وکیل درجہ سوم غلط بادر کرا کر خدمت سب انسپکٹر کوتوالی اضلاع حاصل کی۔ ملزم نے جرم منسوبہ سے انکار کرکے یہ بیان کیا وہ واقعی وکیل درجہ سوم ہے۔ اسپیشل مجسٹریٹ صاحب اضلاع نے تائید الزام شہادت قلمبند کی اور اوسکو ترتیب فرد جرم کے لئے کافی خیال کرکے ملزم کو زیر دفعہ ۴۲۰ تعزیرات فرد جرم سنانے کا حکم دیا۔ جسکی ناراضی سے ملزم نے یہ نگرانی پیش کی۔

منجانب نگرانخواہ مولوی غیاث الدین صاحب مولوی غلام جیلانی صاحب وکلا۔

منجانب طرفثانی مسٹر کلیان رام آئر صاحب وکیل سرکار۔

حکام عالیمقام نے حسب ذیل فیصلہ صادر فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ اس نگرانی میں تنسیخ فرد جرم کی استدعا ہے وہ اس بنا پر کہ ملزم کا فعل دفعہ ۴۲۰ تعزیرات کے منشا میں داخل نہیں سمجھا جاسکتا الزام یہ ہے کہ ملزم نے اپنے آپ کو وکیل درجہ سوم ظاہر کرکے علاقہ پولس میں ملازمت

حکم ہوا کہ

درخواست نگرانی نامنظور۔

مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن۔ بحث طرفین و وکلاء فریقین سماعت ہوئی۔ واقعات مبینہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ فریقین میں جو تکرار واقع ہوئی اوسکی بناء دراصل متروکہ پر تھی چنانچہ طرف ثانی نے جو مراسلت مہتمم پولس کی پڑھکر سنائی اوس سے واضح ہوتا ہے کہ مفتش کو کمال ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ واردات سرقہ کے متعلق تحقیقات کا حکم دیا گیا ہے جب فریقین کے مابین اس قبیل کے تنازعات واقع ہوں اور ایک فریق دوسرے کو فوجداری جرم کا مرتکب بنانا چاہے تو جو کارروائی نسبت دفعہ (۲۸۴) دوم تعلقدار ناظم عدالت ضلع اطراف بلدہ نے اس مقدمہ میں نظر کرتے ہوئے کی ہے وہ ہمکو بالکل درست معلوم ہوتی ہے۔ اور ہم کوئی وجہ درست اندازی کی نہیں پاتے ہیں۔

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور فقط۔

نمبر مقدمہ ۵۳ ۱۳۲۲ف **نگرانی فوجداری** منفصلہ ۱ اسفندار ۱۳۲۳ف

جلسہ شفعت

باجلاس عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل بی بیرسٹر ایٹ لا و عالیجناب مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب ارکان

محمد اسحاق — نگرانی خواہ

بنام

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی سید محمد صاحب علی صاحب اسپیشل مجسٹریٹ اضلاع صوبہ منقضہ ۱۰ بہمن ۱۳۲۲ف مشعر اینکہ فرد قرار داد جرم مرتب کی جاسکتی۔

مادوم نشی ننگیا — نگرانی خواہ

بنام

محمد جمال الدین — طرف ثانی

تصرف بیجا ۔ شراکت ۔ منجملہ چند شرکار کے ایک شریک کا رقم کاروبار شراکتی کو وصول کرنا ۔ بدنیتی ۔ بوجہ عدم بدنیتی الزام کا عائد نہ ہونا ۔ اختیار ۔ اختیار مجسٹریٹ نسبت اخراج مقدمہ ۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۱۳ ۔

تجویز ہوئی کہ (۱) کاروبار شراکتی میں ایک شریک کا بجواز روئے معاہدہ آسامیوں سے وصول رقم کا مجاز ہو رقم وصول کرنا اور اپنے پاس رکھنا بدنیتی ملزم کو ثابت نہیں کرتا ۔ اس لئے تصرف بیجا کا الزام عائد نہیں ہو سکتا ۔

(۲) حسب دفعہ ۲۱۳ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ناظم فوجداری مجاز ہے کہ کسی نوبت ماقبل پر اگر الزام کو بے بنیاد خیال کرنے کے وجوہ پائے جائیں تو ان کو قلمبند کر کے ملزم کو رہا کرے ۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضروری نہیں ہے ۔

منجانب نگرانی خواہ کوئی حاضر نہیں

منجانب طرف ثانی مولوی محمد عبد القیوم صاحب

مولوی سید سراج الحسن صاحب و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی ارکان متفق الرائے ۔ بیان مستغیث یہ ہے کہ مابین مستغیث مادوم نشی ننگیا و محمد معین الدین نابالغ بولایت محمد جمال الدین ملزم اور پوسم راسیا اور پڈم بھیا ایک کاروبار

نگرانی بنا راضی تجویز مولوی محمد اسد اللہ صاحب ناظم عدالت فوجداری بلدہ مورخہ ۱۸ آبان ۱۳۳۵ ف یہ تجویز کی کہ بوجہ عدم اصلیت جرم مقدمہ نمبر سے خارج اور ملزم رہا ہو ۔

حاصل کی کہا جاتا ہے کہ اگر وہ اس واقعہ کا جو صحیح نہیں ہے اظہار نکرتا تو ناظم صاحب کوتوالی اضلاع اسکو مامور نکرتے۔ نگرانی خواہ کی جانب سے بحث یہ کیجاتی ہے کہ ملزم وکیل درجہ سوم ہے اگر نہ بھی ہوتا اور غلط بیان کرتا تب بھی اوس کے فعل پر جہوٹی اطلاع دینے کی تعریف حسب دفعہ ۱۴۴ تعزیرات صادق نہیں آتی۔ اس مسئلہ پر غور کیا گیا برٹش انڈیا کی بعض ہائیکورٹس نے یہ طے کیا ہے کہ ایسے اشکال دفعہ (۱۸۲ تعزیرات ہند (ہم مضمون دفعہ ۱۴۸ تعزیرات آصفیہ) مین داخل ہین جلد ۳ انڈین صفحہ ۵۰۶ و ۱۳۰- الہ آباد صفحہ ۱۵۱ و ۳۵۱ الہ آباد صفحہ ۲۱۰ و ۲۱ الہ آباد صفحہ ۱۱۳) مقدمہ اول الذکر مین یہ طے کیا گیا ہے کہ حصول ملازمت کی عرض سے یہ ظاہر کرنا کہ درخواستگزار کامیاب امتحان ہے دفعہ ۱۸۲ ضمن ۲ مین داخل ہے برخلاف اس کے وکیل نگرانی خواہ ۱۳ الہ آباد صفحہ ۹۷ و ۲۰۰ - آئین دکن صفحہ ۱۷۴ کا حوالہ دیتے ہین۔ جو بالکل غیر متعلق ہے۔

ہمکو صرف یہ دیکھنا ہے کہ مقدمہ ہذا مین جو الزام عائد کیا گیا ہے کسیطرح دفعہ ۱۴۴ کے منشار مین داخل ہو سکتا ہے یا نہین دفعہ مذکور کے ضمن ۲ کے الفاظ حاوی ہین اوس مین قلیل تشکل داخل سمجھی جاسکتی ہے اور جب اسکے ہم مضمون دفعہ تعزیرات ہند مین بھی ایسی صورتین داخل قرار دی گئی ہین تو یہ نہین کہا جاسکتا کہ مجسٹریٹ نے فرد جرم مرتب کرنے مین کوئی ایسا عمل کیا جو خلاف قانون سمجھا جاسکے اور جنکی اصلاح بہ صیغہ نگرانی ضروری خیال کیجائے۔

ان وجوہ سے نگرانی نامنظور کی جاتی ہے۔

مولوی مفتی سید نور الضیاء الدین صاحب رکن۔ مجھکو بھی اتفاق ہے فقط

نمبر مقدمہ ۸۰ ۱۳۲۲ نگرانی فوجداری ۱۰ فروردی ۲۲ سنہ ف

جلسہ منعقدہ

باجلاس عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے بیرسٹر ایٹ لا وعالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل ڈی بیرسٹر ایٹ لا اراکین

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس و
عالیجناب نواب نظامت جنگ بہادر ایم اے ایل ایل
بی بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم
اے ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا ارکان

سرکار عالی مستغیث

بنام

چناوینکیا وغیرہ ملزمین

تجدید شہادت۔ ملزم کا حق تجدید شہادت۔ نامنظوری درخواست تجدید شہادت اور اسکا اثر بمقدمات اپیل تجویز عدالت سشن۔ اصول دغرض تجدید شہادت مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۰۸۔

الف مجسٹریٹ نے بعد تحقیقات مقدمہ سپرد سشن کیا۔ عدالت سشن نے بوجہ بے ضابطگی سپردگی کارروائی کے حکم دیا کہ مقدمہ باضابطہ سپرد کیا جائے اس اثناء مین الف کا تبادلہ ہو گیا اور ب مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس پر مقدمہ پیش ہوا اور ملزمین نے تجدید شہادت کی درخواست کی جسکو نامنظور کر کے ب نے مقدمہ حسب ضابطہ سپرد سشن کر دیا اور عدالت سشن نے بعد تحقیقات ملزمین پر جرم ثابت تجویز کیا۔ بصیغہ تصحیح ملزمین نے عذر کیا کہ درخواست تجدید شہادت کی نامنظوری خلاف قانون تھی۔

تجویز ہوئی کہ گو موجب دفعہ ۲۰۸ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ملزم کو بوجہ تبدیل اجلاس تجدید شہادت کرانیکا حق حاصل ہے لیکن جب اصول

تصحیح راست مولوی مرزا حیدر حسین بیگ صاحب ناظم صوبہ گلشن آباد صادرہ ۲۱ اردیبہشت ۱۳۲۴ف اشتراکیہ ملزمین حبس دوام مینمدد کیے جانیکی اندلش تصحیحا عدالت العالیہ مین ارسال ہوا۔

شراکتی جاری ہوا۔ شراکت نامہ مورخہ ۲۹ تیر ۱۳۲۳ف جو فریقین نے مرتب کیا تھا۔ اوس کے روسے یہ قرار داد ہوا تھا کہ جملہ سرمایہ مستغیث کا صرف ہوگا صرف دو سو روپیہ مابقی شرکار ادا کرینگے۔ اسی کے بموجب عمل ہوتا رہا۔ آمدنی مستغیث کے پاس جمع ہوتی رہی مگر اسی اثنا میں ملزم نے بلا اطلاع دیگر شرکار مبلغ ۴ ر ، مختلف اشخاص سے جو اس شراکت کے واجب الادا تھے وصول کرکے اپنے تصرف میں لایا۔ لہذا ملزم مستوجب سزا ہے ملزم کا جواب یہ ہے کہ نہ صرف رقم متذکرہ مستغیث اوس نے وصول کی ہے بلکہ اور رقوم بھی اوس نے وصول کی ہیں جو اوس کے پاس امانتاً جمع ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ شراکت فسخ ہو چکی ہے۔ بعد حساب کاروبار جو شراکتی تھا۔ جو رقم اوسکے ذمہ نکلے اوسکی ادائی کو وہ آمادہ ہے فسخ و تاریخ شراکت مسلمہ مستغیث ہے اس لحاظ سے ناظم صاحب دوم فوجداری بلدہ نے یہ تجویز کی کہ شراکتی کاروبار میں ایک شریک کا جواز روئے معاہدہ آسامیون سے حصول رقم کا مجاز ہو رقم وصول کرنا اور تھوڑے عرصہ تک اپنے پاس رکھنا بدنیتی ملزم کو ثابت نہیں کرتا ہے۔ اور مقدمہ کو بوجہ عدم اصلیت جرم خارج اور ملزم کو رہا کیا۔ زیر دفعہ ۲۱۳ ضابطہ فوجداری سرکار عالی ناظم فوجداری مجاز ہے کہ کسی نوعیت مابعد پر اگر الزام کو بے بنیاد خیال کرنے کے وجوہ پائے جائیں تو اونکو قلمبند کرکے ملزم کو رہا کرے جو تجویز عمل مین لائی گئی ہے وہ نتیجتاً مطابق قانون ہے اور بعد ملاحظہ مثل ہمکو ناظم صاحب مذکور الصدر کی کارروائی بہمہ وجوہ درست معلوم ہوتی ہے لیکن مستغیث کو کوئی امر چارہ کار دیوانی مین مانع نہیں ہے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

نگرانی نامنظور فقط

نمبر مقدمہ ۱۳۰۴ سنہ ۲۴ف — تصحیح فوجداری — منفصلہ ۴ شہریور سنہ ۲۴ف

جلسہ کاملہ

صدمہ سے مقتول ہلاک ہوگیا اور یہ بھی کہتا ہے کہ چنا وینکیا کے ہاتھ مین طفنگچہ تھا اور اوس نے طفنگچہ چلایا کسی کو نہین لگا۔ نارائن ریڈی اور گوپیا آنگا ریڈی کے بیان کی تائید کرتے ہین۔ لچھمن سنگہ اور ملیا گواہ نمبرہ و ۶ واقعہ متعلقہ کے شہود ہین انکا بیان ہے کہ بندوق کی آواز سنکر وہ دوڑے اور کٹے کے نیچے مقتول کو زمین پر پڑا ہوا اور ملزمین کو وہان سے بھاگتے دیکھا۔ ان گواہوں نے بمعیت نارائن ریڈی و گوپیا مقتول کو دواخانہ لے گئے۔ ڈاکٹر احمد علی کے بیان سے ثابت ہے کہ سر اور جوف شکم کے زخم سے مقتول کی ہلاکت واقع ہوئی مقتول کا بیان قبل مرگ بتاریخ ۱۱ بہمن ۱۳۲۲ف ناظم صاحب فوجداری ضلع نے قلمبند کیا ہے مقتول نے بیان کیا ہے کہ ملزمین چنا وینکیا و راما نے اوسکو چھری سے ضربات پہونچائے ملزمین نے قبل چالان باجلاس ڈویژنل مجسٹریٹ جرم سے اقبال کیا ہے گو بعد مین اوس نے رجوع کیا ہے اس جملہ شہادت سے ہماری رائے مین ملزمین پر گوپال ریڈی کے قتل کا الزام ثابت ہے۔

وکیل ملزمین بحث کرتے ہین کہ اولاً نواب رفعت یار جنگ بہادر ناظم ضلع نے اس مقدمہ کو عدالت سشن مین بھیجا تھا مگر عدالت سشن نے اوسکو عدالت ضلع مین اس وجہ سے واپس کیا کہ ناظم ضلع کے فیصلہ مین رائے کا بھی اظہار کیا تھا (جیسا کہ تنقیح کے مقدمات مین ہوتا ہے) اور عدالت ضلع کو یہ ہدایت کی کہ حسب ضابطہ مقدمہ کمٹ کیا جائے جسوقت عدالت سشن کا یہ حکم عدالت ضلع مین پہنچا رفعت یار جنگ بہادر کا تبادلہ ہوچکا تھا اور مولوی تقی حسین صاحب بہ حیثیت ناظم ضلع کارگذار تھے ملزمین نے اون کے اجلاس پر درخواست کی کہ حسب دفعہ ۲۰۱ ضابطہ فوجداری تجدید شہادت کیجائے اس درخواست کو مجسٹریٹ نے نامنظور کیا۔ اور فرد جرم مرتب کرکے مقدمہ کمٹ کردیا۔

اب ملزمین کی طرف سے بحث کیجاتی ہے کہ مجسٹریٹ کا حکم بنسبت نامنظوری درخواست تجدید شہادت خلاف قانون تھا۔ اور از روے دفعہ ۱۸۲ ملزمین کو گواہان تائید الزام کا

کہ یہ حق مبنی ہے وہ یہ ہے کہ روداد پر تجویز کرنے والا وہی حاکم ہو جس نے روداد مرتب کی ہو تاکہ صحیح رائے قایم ہو سکے پس مقدمہ قابل تجویز عدالت سشن میں جس میں کہ عدالت سشن نے خود کل روداد مرتب کی ہو اور نیز مثنوائی فرد جرم جملہ گواہان ابتدا الزام پر جرح کا موقع دیا ہو تو محض اس بنا پر کہ مجسٹریٹ کمٹ کنندہ نے درخواست تجدید شہادت کو نامنظور کیا انصاف میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا اور نہ مجسٹریٹ کی کل کارروائی کالعدم قرار دیجا سکتی ہے۔

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہیں ہے۔

منجانب سرکار مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار۔

منجانب ملزمین مولوی عبد الغنی صاحب وکیل۔

نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن متفق الرائے

ملزمین پر گوپال ریڈی کے قتل کا الزام ہے بیان کیا جاتا ہے کہ مقتول اور ملزمین کے درمیان حصہ داری کی نزاع تھی۔ بتاریخ ۱۰ امرداد ۱۳۲۲ ف چار بجے تالاب کے کٹے کے نیچے چناچنگیا و رامیا نے مقتول کو ہلاک کیا۔ ملزمین کے ساتھ اور تین شخص تھے جنہوں نے ارتکاب جرم میں اعانت کی۔

عدالت سشن صوبہ میدک نے بعد تحقیقات ملزمین کی نسبت حبس دوام کی رائے دیکر مثل بغرض تصحیح روانہ کی ہے اور ملزمین کے ہمراہیوں کی نسبت اپنی اختیاری سزا تجویز کی ہے بہرحال ہمکو اسوقت صرف چناچنگیا و رامیا کی نسبت تجویز کرنی ہے۔

وکیل سرکار اور وکیل ملزمین کی بحث سماعت ہوئی اور شہادت شمولہ مثل پر غور پایا گیا۔ آگا ریڈی۔ نارائن ریڈی اور گوپیا۔ شہادت رویت ادا کرتے ہیں آگا ریڈی کا بیان ہے کہ وہ مقتول کے ساتھ چاڑہ کے تالاب کیطرف جا رہا تھا کہ ملزمین کٹے پر تھے اور مقتول کو گرا کر اسکے سر اور پہلو پر چھری سے متعدد ضربات لگائے جس کے

روبروعالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب ایم اے ایل ایل
ڈی بیرسٹرایٹ لا رکن

شیخ امام مرافع

بنام

سرکارعالی مرافعہ علیہ

اختیار - اختیار عدالت نسبت التوائے تحقیقات یا تجویز - ملزم پر متعدد الزامات ثابت ہونے کی صورت مین چند الزامات مین تجویز سزا صادر کرکے بقیہ الزامات کی نسبت تجویز سزا ملتوی کرنے کا اختیار - مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی دفعہ ۲۴۰ -

تجویز ہوئی کہ جب ملزم پر متعدد الزامات ہون اور سزا کی مقدار زیادہ ہوتی ہو تو عدالت کو حسب دفعہ ۲۴۰ مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی عمل کرنا مناسب ہے اور عدالت ابتدائی ایسا عمل کرے تو عدالت اپیل کو بھی اختیار حاصل ہے کہ حسب دفعہ مذکور صرف بعض الزامات کی نسبت تجویز سزا کرکے بقیہ الزامات کی نسبت تجویز کو ملتوی کرے - کلکتہ ۱۱ جلد ۹ صفحہ ۲۵۰ کا حوالہ دیا گیا -

اغراض مقدمہ ہذا کے لئے رپورٹ ضرور نہین ہے -

منجانب مرافع کوئی حاضر نہین -
منجانب مرافعہ علیہ مولوی قاضی صدیق احمد صاحب وکیل سرکار
نواب عالم الدولہ بہادر میر مجلس و مولوی سید سراج الحسن صاحب رکن متفق الرا
شیخ امام ملزم پر بیل و بنڈی کے سرقہ کے متعدد الزامات مین اسپشل مجسٹریٹ کے اجلاس

مرافعہ بنام اس تجویز مولوی میر صاحب ... اسپشل مجسٹریٹ ضلع ... مورخہ ... ماہ ... سے ۱۳۲۲ف مشعر اینکہ
ملزم مقدمہ نمبری ... مین جرائم مذکورہ ایک سال قید سخت مین رہے -

مکرر اظہار کرانے کا حق تھا۔ اسمین شک نہین کہ ملزمین کو قانون نے تبدیل اجلاس کی صورت مین ایسا حق عطا کیا ہے لیکن جس اصول پر وہ مبنی ہے وہ یہہ ہے کہ روداد پر تجویز کرنے والا وہی حاکم ہو جس نے روداد مرتب کی ہو تاکہ صحیح رائے قایم ہوسکے اس مقدمہ مین چونکہ تجویز عدالت سشن سے ہوئی ہے اور عدالت سشن نے خود روداد مرتب کی ہے لہذا مجسٹریٹ کی غلطی یا فروگذاشت کا یہ اثر ہونا چاہئیے کہ کل کارروائی مجسٹریٹ کی کالعدم قرار دیجائے کیونکہ اس فروگذاشت سے درحقیقت انصاف مین خلل واقع نہین ہوا۔

اس مقدمہ مین عدالت سشن مین وہ تمام گواہ پیش ہوے ہین جنکی بناپر مجسٹریٹ نے فرد جرم سنائی اور ملزم کو ان گواہون پر جرح کرنے کا کافی موقع دیا گیا پس وکیل ملزمین کا عذر قابل نامنظوری ہے۔

ملزمین نے صفائی مین چند گواہ پیش کئے ہین اونکی شہادت سے یہہ ثابت نہین ہے کہ بروز واردات ملزمین ایسے مقام پر تھے جس سے قیاس کیا جاسکے کہ اونکی موجودگی موقع واردات پر غیر ممکن ہے یا بعید خیال کیجائے ان وجوہ سے ہماری رائے مین ملزمین پر جرم منسوبہ ثابت ہے اور ملزمین قابل سزا ہین۔ مفتی صاحب نے قصاص ساقط کرنیکی رائے دی ہے

حکم ہوا کہ

ملزمین چھاونیکیا و سامیا بعد منظوری سرکار دوام الحیات قید باشقت مین بسر کرین۔

نواب نظامت جنگ بہادر رکن۔ مجھے اتفاق ہے فقط

نمبر مقدمہ ۱۰۱م ۱۳۲۴ف

مرافعہ فوجداری منفصلہ ۱۸ شہریور ۱۳۲۴ف

جلسہ متفقہ

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لاء میر مجلس

باجلاس عالیجناب نواب حاکم الدولہ بہادر ایم - اے بیرسٹرایٹ لا میر مجلس
و عالیجناب مولوی محمد محی الدین خانصاحب و عالیجناب نواب
نظامت جنگ بہادر ایم - اے ایل ایل بی بیرسٹرایٹ لا و
عالیجناب مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی بی اے
بیرسٹرایٹ لا و عالیجناب مولوی سید سراج الحسن صاحب
ایم - اے - ایل ایل ڈی بیرسٹرایٹ لا
ارکان

رائپ گوڑہ نگرانخواہ
طرفثانی
بنام
سرکارعالی ذریعہ راگھوبیندراؤ

ملازم سرکاری - ملازم سرکاری کے لوازم منصبی کی انجامدہی مین مزاحمت
ملازم صیغہ عدالت جاگیر مقتدر کا ملازم سرکاری کی تعریف مین داخل ہونا - قانون
تعبیر و اطلاق قوانین بابتہ ۱۳۰۵ ف دفعہ ۲ ضمن ۱۱ الف - مجموعہ تعزیرات سرکارعالی
بابتہ ۱۳۲۴ ف دفعہ ۱۵۲ -

تجویز ہوئی کہ حسب ضمن ۱۱ الف دفعہ ۲ قانون تعبیر و اطلاق قوانین ۱۳۰۵ ف
ملازم صیغہ عدالت جاگیر مقتدر ملازم سرکاری کی تعریف مین داخل ہے
نظائر منسوخہ آئین دکن جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۰ دکن لا رپورٹ

نگرانی برخلاف تحریک راجہ بلقا پرشاد صاحب ناظم صدر عدالت اسٹیٹ نواب سالارجنگ بہادر ذریعہ مراسلہ
نشانی مورخہ ۲۲ بہمن ۱۳۲۹ ف حسب تجویز مولوی سید امین الحسن صاحب ناظم ابتدائی فوجداری
ضلع کپل مورخہ ۳۰ آبان ۱۳۲۳ ف مشعر اینکہ ملزم رائپ گوڑہ زیر الزام دفعہ ۱۵۲
تعزیرات آصفیہ پچیس روپیہ جرمانہ ادا کرے - ورنہ تین ہفتہ قید بلا مشقت بھگتے کیونکہ
لیکن گوڑہ ملزم پر بعد ثبوت جرم سزا ہو -

سے ملزم کو ان جرایم کی پاداش مین جب سزا ہوتی ہے اوسکی مجموعی تعداد ۹ سال چھ ماہ ہوتی ہے یہ سزا بہت زیادہ ہے مناسب ہوتا اگر عدالت ابتدائی حسب دفعہ (۳۵) مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکاری عمل کرتی۔ لیکن چونکہ ان مقدمات کا اپیل ہمارے سامنے پیش ہے اسلئے ہمکو اختیار حاصل ہے کہ حسب دفعہ ۴۲۴ چند الزامات کی نسبت سزا تجویز کرین اور چند الزامات کی نسبت تجویز ملتوی کرین ۔

ہماری رائے مین جو سزا ملزم کو بمقدمات مرافعہ فوجداری ۳۹۸ و ۴۱۲ و ۴۰۹ سنہ ۱۳۲۲ف ہوئی ہے اور جسکی مجموعی تعداد ۲ سال کی ہے بالکل کافی ہے اسلئے مقدمات مرافعہ فوجداری نمبری ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ سنہ ۱۳۲۲ف مین سزا تجویز کرنے کی ضرورت نہین ہے یہ اشلہ یعنے (۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳) داخل دفتر کئے جاوین۔ کلکتہ ہائیکورٹ نے بمقدمہ بشیرالدین احمد بنام کنگ امپرر جو بالکل اس مقدمہ کے ہمشکل تھا جسمین ملزم پر سرقہ کے دس الزامات تھے ایک مقدمہ مین ملزم کی نسبت دو سال قید کی سزا تجویز کرکے باقی اشلہ کو داخل دفتر کردیا اور حکم دیا کہ کوئی عدالت فوجداری اون مقدمات کی نسبت تحقیقات و تجویز نکرے دیکھو کلکتہ لا جرنل جلد ۹ صفحہ ۲۵۰ ۔

حکم ہوا کہ

اشلہ نمبری ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ بابتہ سنہ ۱۳۲۲ف مرافعہ فوجداری داخل دفتر کئے جاوین۔ اور کوئی عدالت فوجداری انہین الزامات کی نسبت اس ملزم کے مقابلہ مین تحقیقات و تجویز نکرے۔ اس تجویز کا اثر اوس مال پر نہین ہوگا جو مستغیث کو واپس دلانے کی تجویز عدالت تحت نے کی ہے ۔

ایک نقل اس تجویز کی اشلہ نمبری ۴۱۱ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ بابتہ سنہ ۱۳۲۲ف مین شریک کیجائے فقط

نمبر مقدمہ ۲۲۰ سنہ ۱۳۲۲ف — نگرانی فوجداری منفصلہ ۲۰ اردی بہشت سنہ ۱۳۲۳ف

جلسہ کاملہ

ملزم کو قابل برات قرار دینے کے لئے شل یہان بھی بدیہی ہے جب روداد سے یہ پایا جاتا ہے کہ ملزم نے فی الواقع کوئی مزاحمت نہین کی بلکہ صرف گفتگو اس قسم کی کی جس سے معلوم ہوا کہ وہ ادعا ل کی قرقی مین مدد کرتا ہے اور حکمنامہ قرقی مین بھی صراحت ال قرقی طلب کی نہین ہی تو محض اس بنا پر ملزم قابل برات ہے۔ رہا یہ امر کہ اہلکار عدالت علاقہ جاگیر سرکاری ملازم ہے یا نہین۔ اس کے متعلق وہ تعریف قابل غور ہے جو ملازم سرکاری کی کسی قانون تعبیر و اطلاق قوانین مین کیگئی ہے وہ اسقدر محدود ہے کہ اگر اسکی تعبیر کافی وسعت کیساتھ نہ کیجائے تو اکثر جاگیرات وغیرہ کے عدالتی عہدہ دار و اہلکار وغیرہ خارج ہو جاتے ہین۔ تعزیرات ہند مین جو تعریف پبلک سرونٹ کی کیگئی ہے اس کے مماثل کوئی تعریف یہان کے کسی قانون مین نہین ہے بظاہر اسکا اثر یہ ہے کہ گو علاقہ جات جاگیر وغیرہ کی عدالت بحیثیت عدالت ہونیکے اسلئے حکومت سے وہی تعلق رکھتی ہین جو عدالتہائے خالصہ رکھتی ہین اور انصاف رسانی کا ذریعہ اسی طور سے ہے جسطور سے کہ عدالتہائے خالصہ مین تاہم ان عدالتون کے عہدہ دار و اہلکار اس حفاظت سے محروم ہوجاتے ہین جو مجموعہ تعزیرات مین ملازم سرکاری کے لئے ملحوظ رکھی گئی ہے اور صرف یہی نہین بلکہ وہ بعض ایسے جرائم کے پاداش سے بھی بچ جاتے ہین جو ملازم سرکاری کے لئے مخصوص ہین چونکہ یہ باور نہین کیا جاسکتا کہ واضعان قانون کا منشا یہ تھا کہ ایسا نامناسب نتیجہ پیدا ہو جس سے مجموعہ تعزیرات کے بہت سارے دفعات ممالک محروسہ سرکار عالی کے ایک وسیع رقبہ میں محض بیکار ہو جائین (حالانکہ قانون مذکور کل ممالک محروسہ مین نافذ ہے) لہذا تعریف ملازم سرکاری کی تعبیر کافی وسعت کیساتھ ہونا ضرور ہے۔

جلد دہم صفحہ ۲۴۴ و سے اختلاف کیا گیا۔

واقعات مقدمہ یہ ہیں کہ عدالت فوجداری ضلع کپل اسسٹنٹ نواب سالار جنگ بہادر سے ملزم کی نسبت اس علت مین کہ اس نے سرکاری ملازم (ملازم جاگیر) کی بوقت قرقی مزاحمت کی ضمن جرمانہ کی سزا تجویز کی گئی چونکہ یہ فیصلہ عدالت ضلع کا قطعی تھا اس لئے صدر عدالت جاگیر مین نگرانی کی گئی۔ صدر عدالت نے تحریک کی کہ واقعات سے جرم ثابت نہیں ہے لیکن نگرانی خواہ کی یہ حجت کہ ملازم جاگیر ملازم سرکاری نہین ہے قابل نامنظوری ہے جلسہ متفقہ نے اسکو بہ تجویز ذیل اجلاس کامل کے سپرد فرمایا۔

نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے۔ صدر عدالت علاقہ نواب سالار جنگ بہادر نے اس مقدمہ مین نگرانی کی تحریک کی ہے رائے گوڑہ پر یہ الزام قایم کیا گیا کہ اس نے اہلکار عدالت (علاقہ جاگیر) کی بوقت قرقی مزاحمت کی۔ ملزم کیطرف سے جواب یہ دیا گیا کہ اہلکار عدالت مذکور ملازم سرکاری نہین ہے اسوجہ سے دفعہ ۱۸۶ کا الزام عائد نہین ہوتا نیز یہ کہ گھانس جو قرقی کے ساتھ جانکا تو قرقی طلب کی فہرست نہین تھی اور نہ مین قرقی کیوقت کوئی مزاحمت ملزم نے کی۔ ایک گھاٹے کو قرق کرنے کے بعد جب اہلکار مذکور چاہتا تھا کہ اور چیزون کو قرق کرے تو ملزم نے اوسے اوس کے متعلق صرف گفتگو کی عدالت ابتدائی نے ملزم کے اون عذرات پر لحاظ نہین کیا اور ضمن جرمانہ کی سزا تجویز کی جسکی قطعی ہونے کی وجہ سے بجائے مرافعہ کے صدر عدالت کو بصیغہ نگرانی توجہ دلائی گئی۔ صدر عدالت نے یہ رائے ظاہر کر کے کہ عمال عدالتہائے جاگیر کو ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج قرار دینے مین خرابی انتظام کا اندیشہ ہے واقعات کی بنا پر

ایسے ہی دوسرے الفاظ استعمال کئے جاتے ہین تو ان سے مراد یہ نہین ہوتی کہ وہ عدالت اسلئے حکومت کی عدالت نہین ہے بلکہ غرض یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس سے بعض خاص حالات ہی متعلق ہین پس ظاہر ہے کہ عدالتی کام جہان کہین وہ کیا جائے سرکاری کام ہے۔ کسی جاگیر کے حدود مین کئے جانے کی وجہ سے غیر سرکاری کام نہین سمجھا جا سکتا۔ جب وہ سرکاری کام ہے تو اسکا کرنے والا تعریف ۱۱ الف مین داخل سمجھا جائے گا گو اسکو سرکار سے اجورہ ملتی ہو اور کوئی اجرت ہی نہ ملتی ہو۔ بلکہ کسی اور ملک سے ماہوار ملتی ہو اسطرح ۱۱ الف کی تعبیر کرنے سے اوس مین قریب قریب وہ سب صورتین داخل ہوجاتی ہین جو تعزیرات ہند کی مندرجہ تعریف "پبلک سرونٹ" مین بیان کی گئی ہین۔ اور اس تعبیر کے لحاظ سے فیصلہ مندرجہ دکن لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۲۴۴ سے اس مسئلہ مین ہمکو اتفاق نہین ہے کہ تعمیل کنندہ ڈگری محض اسوجہ سے کہ ڈگری عدالت جاگیر کی ہے ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج ہوجاتا ہے۔

چونکہ یہ بدنما ہوگا کہ جلسہ متفقہ سے اس مسئلہ کی نسبت متضاد تجاویز صادر ہون لہذا ہم اسکو اجلاس کامل کے سپرد کرتے ہین۔ ۲۹ امرداد ۱۳۲۴ف سنہ

منجانب سرکار نتھو لال شیشو ناتھ صاحب وکیل۔

منجانب طرفثانی بابو گیا پرشاد صاحب وکیل۔

بحکام اجلاس کامل ارکان حسنہ نے حسب ذیل فیصلہ فرمایا

نواب نظامت جنگ بہادر و مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے مین اس مسئلہ کی نسبت اپنی اوس رائے پر قایم ہون جو تجویز جلسہ متفقہ مورخہ ۲۹ امرداد ۱۳۲۴ف سنہ

قانون تعبیر و اطلاق قوانین ملکی کے دفعہ (۲) ۱۷ الف میں اس اصطلاح کی تعریف حسب ذیل کی گئی ہے۔

(۱) الفاظ "ملازم سرکاری" میں ہر شخص داخل ہے جو سرکار سے ماہوار یا حق المحنت پاتا ہو یا جسکو کسی کار سرکاری کے معاوضہ میں اجرت ملتی ہو یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو۔

اس قانون میں سرکار کی تعریف یہ ہے کہ سرکار سے مراد نواب مدار المہام سرکار عالی سے ہوگی مگر شاید بعد میں اسکی ترمیم ہوئی ہے بہر حال اگر سرکار سے مراد مدار المہام سرکار عالی ہے تو ظاہر ہے کہ تعریف ۱۷ الف میں جس سرکار کا ذکر ہے وہ مدار المہام نہیں بلکہ گورنمنٹ ہے اس اختلاف کیطرف ہم اسوجہ سے توجہ کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ لفظ سرکار کے اصل مفہوم کے سمجھنے میں کوئی دقت باقی نہ رہے اس تعریف مندرجہ ۱۷ الف میں صورت دوم و سوم میں لفظ سرکاری استعمال ہوا ہے یا جسکو کسی کار سرکاری کے معاوضہ میں اجرت ملتی ہو یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو" اگر یہ سمجھا جائے کہ جو کوئی سرکاری کام کرے خواہ وہ با اجرت ہو یا بلا اجرت سرکاری ملازم ہے تو اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ سرکاری کام کرنے والا خواہ وہ کسی علاقے سے کوئی ماہوار یا اجرت پاتا ہو ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج نہیں ہو سکتا۔ یعنے سرکاری کام کرنا لازمی شرط ہے اس کے علاوہ جو کچھ حالت ہو۔ ہم نے کے اوپر بیان کیا ہے کہ عدالت خواہ کسی علاقہ میں ہو واسطے الحکومت یعنے گورنمنٹ کا ایک شعبہ اور انصاف رسانی کا ایک ذریعہ ہے اس نظر سے دیکھا جائے تو ہر عدالت گورنمنٹ کی عدالت ہے کیونکہ گورنمنٹ اپنے تمام علاقہ جات میں انصاف رسانی کی یکساں ذمہ دار ہے۔ جب کبھی عدالت علاقہ جاگیر

سرکار عالی سے ہوگی گو بعد میں اسکی ترمیم ہوئی ہے ۔ بہرحال اگر سرکار سے
مراد مدار المہام سرکار عالی ہے تو ظاہر ہے کہ تعریف ۱۰ الف میں جس سرکار کا
ذکر ہے وہ مدار المہام نہیں بلکہ گورنمنٹ ہے۔ اس اختلاف کیطرف ہم اس وجہ سے
توجہ کرنا ضروری خیال کرتے ہیں کہ لفظ سرکاری کے اصل مفہوم کے سمجھنے میں
کوئی دقت باقی نہ رہے ۔ اسی تعریف مندرجہ (۱۰) الف میں صورت دوم و سوم
میں لفظ سرکاری استعمال ہوا ہے " یا جبکو کسی کار سرکاری کے معاوضہ میں اجرت
ملتی ہو یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو " اگر یہ سمجھا جائے کہ جو کوئی سرکاری
کام کرے خواہ وہ باجرت ہو یا بلا اجرت سرکاری ملازم ہے تو اس سے یہ بھی
لازم آتا ہے کہ سرکاری کام کرنے والا خواہ وہ کسی علاقہ سے کوئی ماہوار یا اجرت
پاتا ہو ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج نہیں ہو سکتا ۔ یعنی سرکاری کام
کرنا لازمی شرط ہے اس کے علاوہ جو کچھ حالت ہو ۔ ہم نے اوپر بیان کیا ہے
کہ عدالت خواہ کسی علاقہ میں ہو اعلے الحکومت یعنی گورنمنٹ کا ایک شعبہ اور
انصاف رسانی کا ایک ذریعہ ہے اس نظر سے دیکھا جائے تو ہر عدالت گورنمنٹ
کی عدالت ہے کیونکہ گورنمنٹ اپنے تمام علاقہ جات میں انصاف رسانی کی یکساں
ذمہ دار ہے جب کبھی عدالت علاقہ جاگیر یا ایسے ہی دوسرے الفاظ استعمال
کئے جاتے ہیں تو ان سے مراد یہ نہیں ہوتی کہ وہ عدالت اعلے الحکومت کی
عدالت نہیں ہے بلکہ صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ اس سے بعض خاص
حالات ہی متعلق ہیں پس ظاہر ہے کہ عدالتی کام جہاں کہیں وہ کیا جائے سرکاری
کام ہے کسی جاگیر کے حدود میں کئے جانے کی وجہ سے غیر سرکاری کام نہیں
سمجھا جا سکتا جب وہ سرکاری کام ہے تو اوسکا کرنے والا تعریف (۱۰) الف
میں داخل سمجھا جائے گا ۔ گو اسکو سرکار سے ماہوار نہ ملتی ہو اور کوئی اجرت بھی
نہ ملتی ہو بلکہ کسی اور علاقہ سے ماہوار ملتی ہو ۔
اصطلاح (۱۰) الف کی تعبیر کرنے سے اس میں قریب قریب وہ سب صورتیں

مین ظاہر کی ہے جو حسب ذیل ہے۔
یہ امر کہ اہلکار عدالت علاقہ جاگیر سرکاری ملازم ہے یا نہین۔ اس کے متعلق وہ تعریف قابل غور ہے جو ملازم سرکاری کی قانون تعبیر و اطلاق قوانین مین کی گئی ہے یہ اسقدر محدود ہے کہ اگر اسکی تعبیر کافی وسعت کیساتھ نہ کیجائے تو اس سے جاگیرات وغیرہ کے عدالتی عہدہ دار اہلکار وغیرہ خارج ہوجاتے ہین تعزیرات ہند مین جو تعریف پبلک سرونٹ کی گئی ہے اس کے مماثل کوئی تعریف یہان کے کسی قانون مین نہین ہے بظاہر اسکا اثر یہ ہے کہ گو علاقہ جات جاگیر وغیرہ کی عدالت بحیثیت عدالت ہونے کے اعلے حکومت سے وہی تعلق رکھتی ہین جو عدالتہائے خالصہ رکھتی ہین اور انصاف رسانی کا ذریعہ اوسی طور سے بنے جسطور سے کہ عدالتہائے خالصہ مین تاہم ان عدالتون کی عہدہ دار اور اہلکار اس حفاظت سے محروم ہوجاتے ہین جو مجموعہ تعزیرات مین ملازم سرکاری کے لئے محفوظ رکھی گئی ہے اور صرف یہی نہین بلکہ وہ بعض ایسے جرائم کی پاداش سے بھی بچ جاتے ہین جو ملازم سرکاری کے لئے مخصوص ہین چونکہ یہ باور نہین کیا جا سکتا کہ واضعان کا منشاء یہ تھا کہ ایسا نامناسب نتیجہ پیدا ہو جس سے مجموعہ تعزیرات کے بہت سارے دفعات ممالک محروسہ سرکار عالی کے ایک وسیع رقبہ مین محض بیکار ہوجائیں (حالانکہ قانون مذکور کل ممالک محروسہ مین نافذ ہے) لہذا تعریف ملازم سرکاری کی تعبیر کافی وسعت کیساتھ ہونا ضروری ہے قانون تعبیر و اطلاق قوانین کے دفعہ (۲) ۲۱ الف مین اس اصلاح کی تعریف حسب ذیل کی گئی ہے۔

(الفاظ ملازم سرکاری مین ہر شخص داخل ہے جو سرکار سے ماہوار یا حق الخدمت پاتا ہو یا جسکو کسی کار سرکاری کے معاوضہ مین اجرت ملتی ہو یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو)

اس قانون مین سرکار کی تعریف یہ ہے کہ سرکار سے مراد رفاہیت مدار البہام

رائے حکم نمبر ۴ سرکار عا

اور اس مقدمہ کو امر مذکورہ کے تصفیہ کے غرض سے اجلاس فل بنچ کے سپرد
کیا اور ۲۲ ماہ شہریور ۱۳۱۲ ف کو یہ مقدمہ اجلاس فل بنچ میں پیش ہوا اور بالاتفاق
قرار پایا کہ ملازم عدالت جاگیر سرکاری ملازم کی تعریف میں داخل ہے لیکن
قبل ازانکہ جناب نواب ذوالقدر جنگ بہادر اپنی رائے تحریر فرمائیں عدالت العالیہ
سے اونکا تعلق باقی نہیں رہا - اسوجہ سے یہ مقدمہ مکرر اجلاس فل بنچ میں پیش ہوا اور
دو حکام سابق میں اپنی رائے تحریر فرما چکے تھے اسوقت بھی وہ بعد سماعت
بحث اپنی رائے سابقہ پر قائم رہتے صرف مجھے اس مقدمہ میں اپنی رائے
بیان کرنا ہے جو یہ ہے کہ عدالت العالیہ میں ۱۰ ماہ ۱۳۱۲ ف میں بمقدمہ
بیگا بنام موتی سنگھ نمبری (۲۱۱ تا ۱۱۴۳) یہ بحث پیش ہوئی کہ ملازمان نواب
سالار جنگ اسٹیٹ تعریف ملازم سرکاری میں داخل ہیں یا نہیں) اور مقدمہ مذکورہ
جناب مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس اور جناب سربلند جنگ بہادر رکن
مجلس کے اجلاس میں پیش ہوا اور حکام موصوف نے یہ تجویز فرمایا کہ

دفعہ (۲۳۲) تعزیرات ہند ملازمین سرکاری سے متعلق ہے ملازم سرکاری
کے معنے میں ملازمین اسٹیٹ داخل نہیں ہیں

اس کے بعد بمقدمہ سرکار عالی بنام شیخ بڈھے نمبری (۲۴۶) منفصلہ ۲۵ ماہ
امرداد ۱۳۱۴ ف جلسہ منعقدہ عدالت العالیہ نے بحث مذکورہ سے متعلق یہ تجویز
فرمایا کہ حاکم عدالت اسٹیٹ کا یہ تصور غلط ہے کہ مستغیث ملازم سرکاری ہے
اس لئے کہ علاقہ جاگیرات کے ملازمین ملازمین سرکاری کی تعریف میں
داخل نہیں ہیں -

اس کے بعد اس مقدمہ میں بحث مذکورہ پیش ہے مقدمہ اول الذکر
میں یہہ کچھہ نہیں بیان کیا گیا ہے کہ کیوں ملازمان اسٹیٹ سرکاری ملازم کے
معنے میں داخل نہیں ہیں - جناب نواب سربلند جنگ بہادر کی تجویز سے اسیقدر
معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر ثابت نہیں کیا گیا کہ تعزیرات ہند اسٹیٹ میں کس طرح

داخل ہوجاتی ہین جو تعزیرات ہند کی مندرجہ تعریف "پبلک سرونٹ" مین بیان کی گئی ہین اور اس تعبیر کے لحاظ سے فیصلہ مندرجہ دکن لارپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۲ ہے سے اس مسئلہ مین ہمکو اتفاق نہین ہے کہ تعمیل کنندہ ڈگری محض اسوجہ سے کہ ڈگری عدالت جاگیر کی ہے ملازم سرکاری کی تعریف سے خارج ہوجاتا ہے۔

ان وجوہ سے ہم اس مقدمہ مین تجویز کرتے ہین کہ جاگیر کا ملازم جسکی نسبت سوال پیدا ہوا ہے ملازم سرکاری کی تعریف مین داخل ہے۔ یہی جواب جلسہ متفقہ کو دیا جانا ہے۔ مورخہ ۲۱ امرداد ۱۳۲۴ف

نواب حاکم الدولہ بہادر ممبر مجلس۔ مجھے اتفاق ہے۔

مولوی محمد تقی الدین خان صاحب زکن۔ وکیل نگرانیخواہ حاضر۔ ضلع کپسل جاگیر متعلقہ نواب سالار جنگ بہادر مین بغرض اجرائے ڈگری وارنٹ قرقی جائداد مدیون اجرا ہوا۔ گوبند راؤ بیلف کی رائپ گزرہ مدیون ڈگری نے مزاحمت کی اسوجہ سے بیلف نے جرایم دفعات ۱۴۹ و ۱۵۲ و ۲۵۷ تعزیرات آصفیہ کا استغاثہ کیا عدالت ضلع نے بعد تحقیقات ملزم کو جرم دفعہ (۱۵۲) کا مجرم قرار دیکر حکم سزا صادر کیا۔ چونکہ فیصلہ غلطی تھا ملزم نے صدر عدالت اسٹیٹ مین نگرانی کی واقعات کی بنا پر عدالت موصوفہ نے ملزم کو قابل برات قرار دینے کیلئے مثل عدالت العالیہ مین بھیجدی۔ اور چونکہ نگرانیخواہ کا یہ عذر بھی تھا کہ مستغیث ملازم سرکاری کی تعریف مین داخل نہین ہے اس کے متعلق عدالت موصوفہ نے یہ رائے ظاہر کی کہ عمال عدالتہائے جاگیر کو ملازم سرکاری کی زمرہ سے خارج قرار دینے مین خرابی انتظام کا اندیشہ ہے نگرانی اجلاس متفقہ عدالت العالیہ مین پیش ہوئی اور حکام جلسہ متفقہ نے نگرانیخواہ کو تو قابل برات قرار دیا لیکن اس امر کے تصفیہ مین کہ ملازم جاگیر ملازم سرکاری کی تعریف مین داخل ہے یا نہین اسوجہ سے تامل کیا کہ قبل ازین دو مقدمات مین جلسہ متفقہ عدالت العالیہ سے بھی یہی تجویز ہوئی تھی کہ ملازم سرکاری کی تعریف مین ملازم جاگیر داخل نہین ہے

رئیس کو بذ... دام سرکار عالی

خالصہ کے رعایا کے ہیں وہی حقوق رعایائے جاگیرات کے ہیں اور عام طور پر
رعایائے خالصہ و جاگیرات میں امن عامہ قائم رکھنے کی سرکار عالی ذمہ دار ہے
لہذا سرکار عالی ہی کی عدالتیں اکثر جاگیرات کی دیوانی و فوجداری مقدمات
فیصل کرتی ہیں اور سرکار عالی ہی کی پولیس جاگیرات کی رعایا کی حفاظت کرتی
ہے بعض بعض جاگیرات کو سرکار عالی نے مختلف وجوہ سے کئی درجہ کے
مجسٹریٹ یا کسی درجہ کے منصف یا جج کے اختیارات عطا فرمائے ہیں اور ایسی
جاگیرات کا عدالتی کام زیر نگرانی عدالتہائے سرکار عالی ہے۔ ان جاگیرات
کے اختیارات کے لحاظ سے سرکار عالی کی کوئی عدالت مجاز جاگیرات کے
فیصلہ جات کا اپیل سماعت کرتی ہے اور ایسی جاگیرات کی رعایا کے لئے عدالت ہائے
اور جوڈیشل کمیٹی تک چارہ جوئی کا موقع ہے۔ عدالتہائے سرکار عالی اور عدالتہائے
جاگیرات میں جو کچھ فرق ہے وہ یہ ہے کہ عہدہ داران و عملہ عدالتہائے سرکار عالی
خزانہ شاہی سے ہی تنخواہ پاتے ہیں اور عہدہ داران و عملہ جاگیرات جاگیر سے
تنخواہ پاتے ہیں۔ اور بعض اس وجہ سے کہ وہ جاگیرات سے تنخواہ پاتے ہیں ملازم
جاگیر کہلاتے ہیں لیکن اس وجہ سے کہ کوئی جاگیردار بطور خود عدالتی اختیارات
استعمال نہیں کرسکتا تاوقتیکہ سرکار عالی سے اوسے کسی قسم کی اور درجہ کے عدالتی
اختیارات عطا نہ ہوں۔ نہ کوئی جاگیردار اپنے ایسے اختیارات حاصلہ اپنے کسی
ملازم کو عطا کرسکتا ہے تاوقتیکہ سرکار عالی اس امر کو منظور نہ فرمائے کہ اوس کے
اختیارات حاصلہ کس حد تک اوسکا ملازم استعمال کرے گا اور سرکار عالی کسی ایسے
جاگیردار کی کوئی ایسی درخواست اوس وقت تک منظور نہیں فرماتی کہ سرکار عالی کو اس امر کا
اطمینان نہ ہولے کہ جس شخص کو جاگیردار اپنے اختیارات دلانا چاہتا ہے اسکو
اون اختیارات کے استعمال کی صلاحیت ہے قانونی معلومات اوسکی سند ہے
جو امتحانات ایسے اختیارات کے لئے مشروط ہیں ان میں وہ کامیاب ہے
جسکا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی جاگیردار عدالتی کام کے لئے بطور خود کسی عہدہ دار کو

مائپ گروڑہ بنام سرکار عالی

جاری ہوا۔ اور اس بنا پر کہ تعزیرات ہند کی پابندی کی کوئی وجہ معقول نہیں تھی۔ دفعہ (۲۴۲) تعزیرات مذکورہ کے بموجب عمل بلا وجہ موجہ سمجھکر تجویز مذکورہ صادر کی گئی اور جناب مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس نے بھی بوجہ اس کے کہ کوئی سند اس امر کی نہیں پیش ہوئی کہ ملازم اسٹیٹ ملازم سرکار حسب تحولائے دفعہ (۲۴۲) تعزیرات ہند سمجھا جاسکتا ہے تجویز مذکورہ صادر فرمائی۔

درحقیقت سرکار عالی کا حکم تھا کہ جب تک قوانین مدون اور نفاذ ہوچکے سرکار عظمت مدار کے قوانین مجریہ برٹش انڈیا سے مدد لیجائے اوسی کی بنا پر عدالتہائے سرکار عالی قوانین برٹش انڈیا سے ان امور سے متعلق مدد لیتی تہین جن سے متعلق سرکار عالی سے کوئی قانون نافذ نہیں ہوا تھا اور جسطرح عدالتہائے سرکار عالی امداد حاصل کرتی تہین اوسیطرح عدالت ہائے جاگیرات امداد حاصل کرتی تہین۔ اس لئے جو قواعد اور احکام خالصہ مین نافذ ہوتے ہین جاگیرات مین بہی اونہین پر عمل ہوتا ہے فی الواقع جسطرح خالصہ ملک سرکار عالی ہے اوسیطرح جاگیرات بہی ملک سرکار عالی ہین بجز کچہہ فرق ہے وہ یہ ہے کہ خالصہ کی آمدنی خزانہ شاہی مین داخل ہوتی ہے اور جاگیرات کی آمدنی سے جاگیردار متمتع ہوتے ہین سرکار عالی نے اونہین بذریعہ عطائے جاگیر یہ حق عنایت فرمایا ہے کہ وہ محاصل جاگیر سے متمتع ہون جس سے ظاہر ہے کہ عطائے جاگیر سے کوئی موضع یا مواضعات ملکیت سرکار عالی سے خارج نہین ہو جاتے بلکہ ملکیت سرکار عالی مین علی حالہ داخل رہتی ہین۔ اور جو حق تمتع جسے عطا ہوا ہے اوس کے مرنے کے بعد وہ حق بہی سرکار عالی کو مسترد ہو جاتا ہے اور یہ امر سرکار عالی کے اختیار مین رہتا ہے کہ آئندہ جاگیردار سمجھنے کے قائمقامون کو سرکار عالی وہ حق عطا فرمائے۔ یا نہ عطا فرمائے۔ اور جاگیر کو خالصہ کرے ۔ جو بقاء ملکیت کی بین دلیل ہے اور جب کوئی جاگیر سرکار عالی کی ملکیت سے خارج نہین ہے جب ظاہر ہے کہ رعایائے جاگیر رعایائے سرکار عالی ہے نہ رعایائے جاگیرداران اور جو حقوق عام طور پر

رتیہ گورنمنٹ بنام سرکار عالی

جرائم سے متعلق ایک گشتی موجود تھی جب عمل گشتی پر ہونا چاہئے تھا نہ تعزیرات ہند پر اوس صورت میں تعزیرات کی تفصیل و تصریح ... سے استمداد حاصل کی جاسکتی تھی مگر جرم حسب گشتی مذکورہ قائم کرنا چاہئے تھا چنانچہ عدالت العالیہ نے مقدمہ مذکورہ بہ ہمین غرض واپس فرمایا کہ بنظر واقعات کے جو دفعہ ملزمین کے افعال سے متعلق ہو (بلا لحاظ ملازمت سرکاری) وہ فرد جرم میں لکھی جاوے اور تکمیل مقدمہ کے بعد فیصلہ کیا جاوے) گو جناب مولوی میر افضل حسین صاحب میر مجلس کی تجویز میں اسکا کچھ ذکر نہیں ہے کہ آیندہ جرم حسب گشتی نشان (۳) فوجداری قائم کیا جائے یا مطابق کسی اور دفعہ تعزیرات ہند کے اور نہ اسکی ضرورت تھی اس لئے کہ تعزیرات مجریہ وقت کے سوا کسی غیر نافذہ قانون کے مطابق جرم نہیں قائم کیا جاسکتا پس مقصود یہی تھا کہ بموجب تعزیرات مجریہ وقت جرم قائم کیا جائے البتہ جناب نواب سربلند جنگ بہادر نے اپنی تجویز میں تحریر فرمایا ہے کہ (کسی دوسری دفعہ تعزیرات ہند کا جرم قائم کیا جاوے) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بموجودگی گشتی مذکورہ جرائم تعزیرات ہند قائم کرنا جائز رکھا گیا تھا اور صرف اسٹیٹ کے ملازمین کو سرکاری ملازم تسلیم کرنے سے انکار کیا گیا تھا لیکن انکار کے وجوہات کچھ بھی بیان نہیں فرمائے گئے اور چونکہ اسٹیٹ کے ملازم سرکاری ملازم ہیں لہذا نظیر مذکورہ سے اتفاق نہیں کیا جاسکتا۔ علی ہذا نظیر مندرجہ سرپور انتیا بنام شیخ بڑے مصدرہ ۱۳۳۲ف سے بھی اتفاق نہیں ہوسکتا اوس میں بھی کوئی دلیل اسکی مندرج نہیں ہے کہ کیوں عدالتی ملازم اسٹیٹ سرکاری ملازم نہ سمجھا جائے حالانکہ عدالتی ملازمان اسٹیٹ کے سرکاری ملازم ہونے کے وجوہ مستذکرہ موجود ہیں اور کسیطرح اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ عدالت ہائے جاگیرات کو عدالت العالیہ اور سرکار عالی سے وہی تعلق ہے جو عدالت ہائے خالصہ کو تعلق ہے اور جسطرح عامہ رعایا کی انصاف رسانی میں عدالت ہائے خالصہ بقوانین سرکار عالی کے

رائے گوہشار / بہم / سرکار عالی

مقرر نہین کرسکتا سرکار عالی ہی کی منظوری سے تقرر ہو سکتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے
کہ گو جاگیرات کے عہدہ دار تنخواہ جاگیر سے پاتے ہین لیکن جاگیر سے وہ عدالتی اختیارات
استعمال کرنے کے مجاز نہین ہو سکتے تاوقتیکہ سرکار عالی منظوری صادر نہ فرمائے الغرض
غرض ملازمت سرکار عالی کی منظوری کی محتاج ہے اور بلا منظوری سرکار عالی حاکم جاگیر
نہین ہو سکتے تب اس حیثیت سے وہ ملازم سرکار عالی سمجھے جا سکتے ہین اور عطا جاگیر
یہی مفہوم یہی ہے کہ مصارف انتظام جاگیر کے بعد جو محاصل جاگیر ہوتا ہے صرف
اوس سے انتفاع کے جاگیردار مجاز کئے گئے ہین اور مصارف انتظام جاگیر کی حد تک
محاصل جاگیر سرکار عالی کا ہے اور سرکار عالی کو اختیار ہے کہ وہ اپنی رعایا کے
آسایش کے لئے جو انتظام مناسب سمجھے کرائے ۔

اور منجملہ مصارف انتظام جاگیر عدالتی خرچ بھی ہے لہذا جو عہدہ دار اور عمال
جاگیر کی عدالتی کام کے لئے مقرر ہون یقیناً وہ سرکار عالی کے ملازم ہین اور محض
اس وجہ سے کہ وہ جاگیر سے تنخواہ پاتے ہین جاگیر کے ملازم نہین قرار پا سکتے نواب
سالار جنگ کے اسٹیٹ جیسے ایسے جاگیرات ہین جن مین سرکار عالی نے جاگیردار کو
دیوانی مین سول جج اور فوجداری مین سشن جج کے اختیارات عطا فرمائے ہین اس
جاگیر کا ایک ضلع ضلع کپل ہے یہان کی عدالت ضلع کا ستغیث منظور کارکن عدالت
تہا اور بہ صیغہ اجرائے ڈگری عدالت ضلع کے وارنٹ کی تعمیل کرانے گیا تہا جس مین
ملزمون نے اوسکی مزاحمت کی جسکی بابت یہ استغاثہ تہا۔ بمقدمہ متعلقہ بنام موتی سنگہ وغیرہ
یہی جرم دفعہ (۳۳۳) تعزیرات ہند بوجہ مزاحمت ملازم سرکاری بوقت انجام دہی
کار منصبی عدالت اپیلنٹ نے قائم کیا تہا اور غالباً سرکار عالی کے اوسی حکم کی بنا پر
تعزیرات ہند کا جرم قائم کیا تہا جسکی روسے سرکار عظمت مدار کے قوانین سے
استمداد جائز رکھی گئی تھی اس وجہ سے کہ اوس زمانہ مین ملک سرکار عالی مین گشتی
نشان (۳) فوجداری مصدرہ سنہ ۱۳۱۱ف نافذ تہی یہ جائز نہین تہا کہ بجائے استمداد کے
تعزیرات ہند پر عمل کیا جاتا گشتی مذکورہ بجائے تعزیرات سرکار عالی تہی اور جب

غیر سرکاری ملازم نہین قرار پاتے بلکہ سرکاری ملازم قرار پاتے ہین اس سلئے کہ اوسکی دفعہ (۲) ۱۷ - الف مین تعریف حسب ذیل ہے -

الفاظ ملازم سرکاری مین ہر شخص داخل ہے -

(۱) جو سرکار سے ماہوار یا حق المحنت پاتا ہو -

(۲) یا جسکو کسی کار سرکاری کے معاوضہ مین اجرت ملتی ہو

(۳) یا جو کوئی کار سرکاری بلا اجرت کرتا ہو -

اور اس کے اجزاے دوم وسوم مین جاگیرات کے ملازم داخل ہین - اسکا جزو دوم اسطرح ملازمین جاگیر پر منطبق ہوتا ہے کہ جاگیرات کا عدالتی کام کار سرکاری ہے نہ کار ذاتی جاگیردار جیسا کہ بیان ماسبق سے ظاہر ہے اوس مین کوئی قید معاوضہ خدمت کی سرکار سے ملنے کی نہین ہے بلکہ معاوضہ کا ملنا عام ہے کہین سے ملے - صرف معاوضہ ہی کا ملنا کافی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ملازمان جاگیرات معاوضہ خدمت پاتے ہین لہذا وہ حسب جزو دوم تعریف مذکورہ سرکاری ملازم ہین جزو سوم مین ملازمان جاگیرات اسیطرح شامل ہوسکتے ہین کہ سرکار سے اونہین کوئی معاوضہ خدمت نہین ملتا جو کچھ اونہین معاوضہ خدمت ملتا وہ جاگیر سے ملتا ہے اور عدالتی کام کسی جاگیردار کا ذاتی نہین ہے بلکہ وہ سرکار کا کام ہے بمقابلہ سرکار یہ ملازمین بلا معاوضہ سرکاری کام انجام دیتے ہین لہذا یہ تعریف مذکورہ کے جزو سوم مین داخل ہین پس مجھے بھی بوجوہ مندرجہ حکام ابو بعد کی اس رائے سے پورا اتفاق ہے کہ

جاگیر مقتدر کا ملازم عدالت جسکی نسبت یہ سوال پیدا ہوتا ہے ملازم سرکاری کی خدمت مین داخل ہے - حسب تجویز حکام جلسہ متفقہ عدالت العالیہ کو جواب دیدیا جائے -

نواب نظامت جنگ بہادر رکن و نواب حاکم الدولہ بہادر میر مجلس و

پابند ہین اوسیطرح عدالت ہائے جاگیرات بھی قوانین مستذکرہ کے پابند ہین اور
ان سب عدالتون کی نگران عدالت العالیہ اور اعلیٰ نگران سرکار عالی ہے۔ پس
جاگیرات کے عدالتی ملازمین کے سرکاری ملازمین ہونے سے انکار نہین ہوسکتا
نہ وہ اوس حفاظت سے محروم کئے جاسکتے ہین جسکی انصاف رسانی کے لئے
فی الواقع ضرورت ہے اور مجموعۂ تعزیرات آصفیہ مین ملحوظ رکھی گئی ہے اگر جاگیرات
کے ملازمین عدالت کو غیر سرکاری ملازم قرار دیا جائیگا تو جو افعال بمقابلۂ
ملازمان سرکار مجموعہ تعزیرات آصفیہ مین جرم قرار پائے ہین وہ اون کے
مقابلہ مین جرم نہ رہین گے اور جائز افعال ہو جائین گے۔ اور چونکہ انصاف رسانی
اور تعمیل احکام عدالت کے لئے اسکی سخت ضرورت ہے کہ جو افعال ملازمان سرکار
کے مقابلہ مین بروئے تعزیرات جرم ہین وہ بمقابلہ ملازمان عدالت جرم ہی
رہین۔ تاکہ معاملات انصاف رسانی رُکے رہین پس افعال مذکورہ کے جرم
نہ رہنے کی صورت مین جاگیرات کے ملازمان عدالت کو جاگیرات مین
انصاف سے متعلق کام انجام دیتے دشوار اور تقریباً ناممکن ہو جائین گے۔
اور انصاف رسانی مین خلل عظیم واقع ہوگا جو مقاصد انتظامی کے نقیض ہے۔
اور جبکہ مختلف وجوہ سے ملازمان جاگیرات سرکاری ملازم قرار پاسکتے
ہین تب کوئی وجہ ایسے قرارداد کی نہین ہے جو امر واقعی کے بھی مغائر ہو اور
اوس سے جاگیرات کے وسیع حصہ ملک مین متعدد دفعات تعزیرات
آصفیہ غیر موثر اور بیکار ہو جائین حالانکہ تعزیرات آصفیہ خالصہ ہی کی حد تک
محدود نہین ہے بلکہ کل ممالک محروسہ سرکار عالی مین نافذ ہے اور اوس کے
اثر سے ایک موضع بھی ممالک محروسہ سرکار عالی کا مستثنیٰ نہین ہے گو قوانین
نافذہ ملک سرکار عالی مین بجز (قانون تجہیز و اطلاق قوانین) کے ملازم
سرکاری کی تعریف مندرج نہین ہے اور جو تعریف قانون مذکورہ مین
ہے وہ بھی نہایت محدود ہے لیکن اسکی رو سے بھی عدالتی ملازمین جاگیر

مولوی سید ہاشم صاحب بلگرامی و مولوی سید سراج الحسن صاحب ارکان متفق الرائے ہیں۔ نواب ذوالقدر جنگ بہادر کی علحدگی کی وجہ سے یہ مسئلہ پھر اجلاس کامل ارکان میں پیش ہوا ہے ہم نے اس کے قبل بتاریخ ۱۳۔ امرداد ۱۳۲۲ف جو تجویز لکھی تھی وہی اس نوبت پر ہماری تجویز تصور کی جائے۔

۱۲۔ مہر ۱۳۲۲ف

دستخط

وزارت ... عدالت العالیہ سرکار عالی